قرآن مجید

ترجمہ مع تفسیر

جلد سوم

سورۃ مریم تا سورۃ المؤمن

الحاج پیر صلاح الدین

ناشر

حکیم مبارک احمد خاں (امین آبادی)

قرآن پبلیکیشنز اسلام آباد

جلد اوّل : (سورۃ فاتحہ تا سورۃ نساء) ستمبر ۱۹۷۴ء

جلد دوم : (سورۃ مائدہ تا سورۃ کہف) اگست ۱۹۷۸ء

جلد سوم : (سورۃ مریم تا سورۃ احقاف) فروری ۱۹۸۱ء

مطبوعہ :- لاہور آرٹ پریس ۱۵- نیو انارکلی لاہور

سُورۃ مریم

ربطِ آیات

کہف میں نصارٰی اور مسلمانوں کے مقابلہ کا اور نصارٰی کے انجام کا ذکر ہے اِس سورت میں نصارٰی کے مذہب پر بحث کی گئی ہے۔

آیت ۲ :-

اِس سُورۃ کا عنوان کہٰیٰعٓصٓ ہے جس کے معنے ہیں انا الکافی والھادی الولی العالم الصادق الوعد یعنی مَیں (اللہ) تمام مخلوق کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہوں، گمراہوں کو ہدایت دیتا ہوں، نظامِ عالم کا محافظ ونگران ہوں، ہر چیز کو جانتا ہوں، اپنے وعدہ کا سچّا ہوں۔ (امام جعفر صادق)

آیت ۳ تا ۱۶ :-

اِن آیات میں زکریا کی دُعا اور یحیٰ کی پیدائش کا ذکر ہے۔ یحیٰ حضرت مسیحؑ کے لئے بطور ارہاص تھے۔ جس طرح مسیحؑ کی پیدائش خارق عادت تھی اسی طرح یحیٰ کی پیدائش بھی خارق عادت تھی فرق صرف اتنا تھا کہ مسیحؑ کی والدہ تو بچّہ جننے کے قابل تھیں لیکن زکریا کی بیوی بھی بانجھ اور بھوسٹر ہو چکی تھی اور خود زکریا بھی بڈھے ضعیف ہو چکے تھے۔

اِن آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زکریا سے عین اسی رنگ میں مکالمہ کیا تھا جس رنگ میں کہ مریمؑ سے کیا تھا اور یحیٰؑ اور مسیحؑ دونوں کو مہد میں حکمت اور دانائی سکھائی گئی تھی (۱۳، ۳۰، ۳۱) اور دونوں کو ایک ہی قسم کی بشارت دی گئی تھی (۱۶، ۳۴)

آیت ۱۷ تا ۳۴ :-

اِن آیات میں مسیحؑ کی پیدائش کا اور اس کے پروان چڑھنے کا ذکر ہے۔

آیت ۳۵، ۳۶ :-

فرمایا: مسیحؑ کی حیثیت اس سے ذرہ بھر زیادہ نہ تھی جو ہم نے بتائی ہے۔ نہ اس میں کوئی الوہیت والی بات تھی اور نہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت پڑی تھی کہ اس کو اپنی خدائی میں شریک کرتا۔ اپنی خدائی میں دوسروں کو شریک کرنے کی ضرورت تو تب ہوتی کہ وہ خدائی کا کاروبار بغیر کسی دوسرے کی مدد کے خود بخود نہ چلا سکتا لیکن جب کہ وہ صاحب کُنْ فَیَکُونُ ہے، جو چاہتا ہے ہو جاتا ہے، تو اُس کو بیٹا بنانے کی کیا ضرورت ہے۔

آیت ۳۷:۔

پس جبکہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔

آیت ۳۸ تا ۴۱:۔

فرمایا: نصاریٰ نے تو مسیحؑ کو خدا بنا دیا اور یہود نے اس کو لعنتی قرار دیا۔ دونوں فریق گمراہ ہیں۔ وہ آج نہ اپنے کانوں سے کام لیتے ہیں نہ اپنی آنکھوں سے سخت گمراہی کا شکار ہیں۔ لیکن قیامت کے دن جبکہ تمام دنیوی مال و اسباب کو چھوڑ کر لوگ ہمارے حضور حاضر ہوں گے ان پر حقیقتِ حال آشکار ہو جائے گی۔

آیت ۴۲ تا ۴۹:۔

فرمایا: یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ مسیحؑ شرک کی تعلیم دیتا جبکہ اس کا جدِّ امجد ابراہیمؑ جس کی پیروی کا اس کو دعویٰ تھا پکّا موحد تھا۔

اِن آیات میں ابراہیم اور آذر کا مکالمہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

آیت ۵۰، ۵۱:۔

پھر فرمایا ابراہیم کی توحید پرستی کی وجہ سے ہم نے اس کی اولاد میں نبوت کو جاری کیا اور اس کے بیٹے اسحٰق اور اس کے پوتے یعقوب کو جو مسیح کے دادا پردادا تھے نبی بنایا اور ان پر اپنے انعام و اکرام کئے۔

آیت ۵۲ تا ۵۴:۔

پھر اسی سلسلہ کلام کو آگے بڑھایا اور حضرت موسیٰؑ کا ذکر کیا کیونکہ مسیحؑ اسی سلسلہ کی آخری کڑی تھے۔

آیت ۵۵ تا ۵۸:۔

پھر اسمٰعیلؑ اور نوحؑ کے دادا ادریسؑ کا ذکر کیا۔

اسمٰعیلؑ کا ذکر موسیٰؑ کے ذکر کے بعد کرنا اِس بات کی علامت ہے کہ اب نبوّت کا سِلسلہ اسمٰعیل کی اولاد میں منتقل ہو جائے گا۔

اور ادریس جس کے معنیٰ ہیں بہت پڑھنے والا کا ذکر اسمٰعیل کے ذکر کے بعد کرنا اِس بات کی علامت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد یہ سلسلہ حضور کے شاگردوں میں جاری ہوگا۔ کُلّ برکۃٍ من محمّد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارك من علم وتعلم (تذکرہ طبع ثانی ص۴۵)

آیت ۵۹، ۶۰ :-

فرمایا: یہ تمام انبیاء توحید کی تعلیم دیتے تھے اور ہمارے حضور سربسجود رہتے تھے لیکن ان کے بعد ایسے لوگ آگئے جنہوں نے نماز کو چھوڑ کر اپنی شہوات کی پیروی شروع کر دی اور دوزخ کی طرف چل پڑے۔

آیت ۶۱ تا ۶۴ :-

جیسا کہ بار بار بتایا جا چکا ہے قرآن جب کسی قوم کی بدعنوانیوں کا ذکر کرتا ہے تو ان میں سے نیک لوگوں کو مستثنیٰ کر دیتا ہے چنانچہ اِس جگہ بھی فرمایا کہ نیک لوگوں کا حال جُدا ہے، ان کے لئے ہمیشہ رہنے والی جنّت ہے جس میں انکو انواع واقسام کی نعمتیں ملیں گی۔

آیت ۶۵، ۶۶ :-

جب توحید کی تعلیم کو کھول کر بیان کیا اور ان مشہور انبیاء کا ذکر کیا جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے تعلیم پاکر توحید کو دُنیا میں رائج کیا تھا۔ تو کفار نے اعتراض کیا کہ آخر فرشتے ہم پر کیوں نہیں اُترتے۔

اس کا جواب خود فرشتوں ہی کی زبان سے اِن الفاظ میں دیا: ہم اللہ کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہوتے۔ علاوہ خوردن را روئے باید۔ ہر چیز کے لئے ایک قانون ہے تم آسمان اور زمین کے ربّ کی عبادت میں راسخ ہو جاؤ تو کیا عجب کہ ہم تم سے بھی اپنے ربّ کے حکم سے کلام وپیام کا سِلسلہ جاری کر دیں۔

آیت ۶۷ :-

آیت ۶۰ تا ۶۴ میں دوزخ اور جنّت کا ذکر تھا۔ اِس سلسلہ میں مُشرکین کے اس سوال کا ذکر کیا کہ ہم مرنے کے بعد کیونکر دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

آیت ۶۸ :-

فرمایا: جو خدا تمہیں نیست سے ہست کر سکتا ہے اس کے لئے تمہیں دوبارہ زندہ کرنا مشکل نہیں۔

آیت ۶۹ تا ۷۳ :-

پھر رُوئے سخن ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا اور فرمایا: ہم ضرور ان مُنکرینِ حق کو قیامت

کے دن اکٹھا کریں گے اور انہیں واصلِ جہنّم کریں گے لیکن متّقیوں کو دوزخ کی آگ سے بچا لیں گے۔

آیت ۷۴:۔

جب مُنکرینِ حق اِن دلائلِ قاطع کا جواب نہ دے سکے تو کہنے لگے کہ ہم دُنیا میں تم سے بہتر مقام رکھتے ہیں اور یہ ہماری صداقت کی دلیل ہے (یہ وہی بات ہے جس کا ذکر کہف آیت ۳۳ تا ۴۴ میں کیا گیا تھا)

آیت ۷۵ تا ۷۷:۔

فرمایا: جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک کر دیئے گئے اسی طرح تم بھی ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ تم جلد ہی جان لو گے کہ کس کا مقام بہتر ہے۔ رہے نیک عمل کرنے والے لوگ سو اللہ ان کو ترقی پر ترقی دے گا اور بہت بڑا ثواب عطا کرے گا۔

آیت ۷۸ تا ۸۳:۔

فرمایا: سخت بھُول میں ہیں وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہمارے نشانات کا انکار کر کے وہ دُنیا کا مال و متاع حاصل کر لیں گے۔ اُن کے لئے دُنیا میں بھی ذلّت ہے اور آخرت میں بھی۔ وہ جن معبودانِ باطلہ کی پرستش کر رہے ہیں وہ اُن کے لئے کسی طاقت کا موجب نہیں بنیں گے بلکہ خود وہی معبود اُن کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے گویا وہی آلاتِ حرب، وہی دولت، وہی محلات، وہی لیڈر، وہی پروہت، وہی معبود جن پر ان کو ناز ہے یہ سب معبودانِ باطلہ خود ان کی تباہی کا باعث ہو جائیں گے۔

آیت ۸۴ تا ۸۷:۔

فرمایا: ان کے جھُوٹے خدا ان کو تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں، ان کی شان و شوکت کا وقت ختم ہونے کو ہے، یہ لوگ دُنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور آخرت میں بھی اور متّقی دُنیا میں بھی کامیاب ہوں گے اور آخرت میں بھی۔

آیت ۸۸:۔

فرمایا: یہ لوگ معبودانِ باطلہ کی شفاعت پر اعتماد کئے بیٹھے ہیں لیکن اس کے حضور شفاعت کی اجازت تو صرف اس کو ملے گی جس سے اللہ نے یہ وعدہ کر رکھا ہے۔

آیت ۸۹ تا ۹۷:۔

یہ تمام سُورت تثلیث کے بُطلان اور توحید کے بیان پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اصل مضمون کی طرف لوٹتے

ہوئے فرمایا: اللہ کا بیٹا بنانا ایسا عقیدہ ہے کہ قریب ہے کہ اس کے نتیجہ میں آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ بھلا اس کو بیٹے کی کیا ضرورت ہے۔ کائنات کی ہر ایک چیز اس کی تابع فرمان ہے۔ قیامت کے دن ایسا عقیدہ رکھنے والے اہلِ نار ایک ایک کر کے اس کے حضور حاضر ہوں گے، اور اللہ تعالےٰ مومنوں کے دل اپنی محبّت سے بھر دے گا۔

آیت ۹۸ :-

جب توحید کے مضمون کو کھول کر بیان کر دیا تو اس کتاب کا ذکر کیا جو توحید کے بیان میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔

فرمایا: اے رسُول! ہم نے قرآن کو عام فہم بنایا ہے تاکہ تُو اس کے ذریعہ متقیوں کو ان انعامات کی بشارت دے جو اس پر عمل پیرا ہو کر ان کو ملیں گے اور ان لوگوں کو جو اس کی تعلیم سے روگردان ہیں ہلاکت کی خبر دے۔

آیت ۹۹ :-

فرمایا: یہ لوگ کس بِرتے پر اکڑ رہے ہیں، ان سے پہلوں کو بھی تو ہم نے ہلاک کر دیا تھا، کیسے کیسے جبّار تھے جن کا نام ونشان باقی نہیں رہا ٭

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

كٓهٰيٰعٓصٓ ②

اے کہ تُو سب کچھ جانتا ہے، صادق القول والفعل ہے ، تمام جہان کے لئے تُو ہی کافی ہے ، تُو ہی ہادی ◉

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ③

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ④

یہ تیرے ربّ کی اس رحمت کا ذکر ہے جو اُس نے اپنے بندے زکریا پر اُس وقت کی جب اُس نے اپنے ربّ کو چُپکے چُپکے پُکارا ◉

ذِكْرُ: المبتدا محذوف۔ ای ھٰذا ذکر (املاء)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ⑤

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ

عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ﴿۶﴾

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ

رَضِيًّا ﴿۷﴾

اُس نے کہا: اے میرے ربّ! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرا سر سفیدی کے سبب شعلہ زن ہے۔ اے میرے ربّ! مَیں کبھی تجھ سے دعا مانگ کر نامراد نہیں رہا۔ مجھے خوف ہے کہ مبادا مَیں اپنے پیچھے اپنا کوئی وارث نہ چھوڑوں۔ اور یہی نہیں کہ میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرا سر سفید ہو گیا ہے، میری بیوی بانجھ ہے۔ پس مجھے اپنے خاص فضل سے ایک وارث عطا کر، جو میرا بھی وارث ہو اور آلِ یعقوبؑ کا بھی وارث ہو۔ اور میرے ربّ! اُسے اپنا برگزیدہ بندہ بنا ◉

وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا: اِستعارۃً بالوں کی سفیدی کو صرف سفیدی سے تعبیر کیا ہے (کشاف، بیضاوی)

اِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ: فیہ حذف مضاف ای عدم الموالی (املاء) اِس کی دوسری قراءت خفّت متن میں کئے گئے معنوں کی تائید کرتی ہے۔

وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا: و کا عطف وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا پر ہے۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۸﴾

اللہ نے کہا: اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں

اُس کا نام یحیٰ ہے۔ ہم نے اِس سے پہلے اس جیسے اوصاف کا کوئی
آدمی نہیں بنایا ◉

سَمِيًّا: ہم نام یا مانند۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کے متعلق فرمایا: هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا (۱۹ : ۶۶)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا
وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿۹﴾

زکریا نے کہا: اے میرے ربّ! میرے ہاں لڑکا کیونکر ہو گا
جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور مَیں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا
ہوں ◉

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿۱۰﴾

اللہ نے کہا: اللہ کے کام ایسے ہی ہیں۔ تیرا ربّ کہتا ہے: یہ
بات میرے لئے آسان ہے۔ اِس سے پہلے ہم نے تجھے بھی تو
پیدا کیا تھا جبکہ تُو کچھ بھی نہ تھا ◉

آیت ۸ سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ نُبَشِّرُكَ کا فاعل اللہ ہے یا فرشتے۔ ال عمران: ۳۹ کے مطابق پہلی بشارت فرشتوں کے ذریعہ دی گئی تھی۔ حضرت زکریا جانتے تھے کہ اصل مبشّر خدا ہی ہے پس انہوں نے اسی کو مخاطب کیا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ براہِ راست ان سے گفتگو کرتا ہے۔ اِس طرزِ کلام کو جبکہ پردے آہستہ آہستہ چھٹتے جائیں صنعت تانیس کہتے ہیں۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ

النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿۱۱﴾

زکریا نے کہا : اے میرے ربّ ! میرے لئے کوئی نشان ٹھرا۔
اللہ نے کہا : تجھے یہ نشان دیا جاتا ہے کہ تُو متواتر تین
راتیں لوگوں سے کلام نہیں کرے گا ◉

رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً : یہاں آیت سے مُراد حکم ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے بندے کو کوئی خاص حکم دیتا ہے تو یہ اس کے لئے نشان ہوتا ہے۔

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا : اِس جگہ لیال ہے آلِ عمران میں اِسی مضمون کو ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ (۳ : ۴۲) کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔ چونکہ اہلِ عرب دِن کا شمار رات سے کرتے ہیں اِس لئے دونوں جگہ ایک ہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ البتہ آلِ عمران میں اِلَّا رَمْزًا لا کر اور یہاں اس کو حذف کر کے یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ اگرچہ دن کو اشارہ سے بات کرنے کی اجازت ہے رات کو یہ اجازت بھی نہیں۔ رات خالصتہً عبادت کے لئے مخصوص ہوگی۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ
اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۱۲﴾

چنانچہ زکریا محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس گیا اور انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو ◉

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ
صَبِيًّا ﴿۱۳﴾
وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۴﴾

وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۵﴾
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ
حَيًّا ﴿۱۶﴾ ع

اور پھر یوں ہؤا کہ اس کے ہاں یحیٰ پیدا ہؤا اور وہ پروان چڑھا اور ہم نے اس سے کہا: اے یحیٰ! کتابِ الٰہی پر مضبوطی سے قائم ہو جا۔

ہم نے اُسے نوعمری ہی میں حق و حکمت کی باتیں سکھائیں اور اپنی خاص عنایت سے رحم دلی اور پاکبازی عطا کی۔ وہ پرہیزگار اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا تھا اور جابر اور نافرمان نہیں تھا۔ اس کے لئے سلامتی ہے اس کے پیدا ہونے کے دن اور اس کے مرنے کے دن اور اس کے دوبارہ زندہ ہونے کے دن ◉

يٰيَحْيٰى: على ارادة القول اى وهبنا له يحيٰى وقلنا له (روح البیان)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا
مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۷﴾ (وقف لازم)

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۖ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا
رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۸﴾

اے رسول! تُو اس کتاب میں مریم کا قِصّہ بیان کر، اس وقت کا قصّہ جب وہ اپنے لوگوں سے جُدا ہو کر مشرق کی طرف ایک مقام پر چلی گئی۔ وہاں اُس نے لوگوں کے سامنے ایک پردہ حائل کر لیا۔ پھر ہم نے اس کی طرف اپنے فرشتے جبرائیل کو بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک مکمل انسان کی صورت میں ظاہر ہوُا ◉

رُوۡح: فرشتہ۔ قرآن میں یہ لفظ جبرائیل کے لئے استعمال کیا گیا ہے چنانچہ فرمایا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ (۹۷ : ۵) جبرائیل کو رُوْحُ الْاَمِيْنُ (۲۶ : ۱۹) اور رُوْحُ الْقُدُسِ (۱۶:۱۰۳) بھی کہا گیا ہے۔

اِس جگہ یہ بیان کرنا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ مریم کا قصّہ قرآن مجید میں دُو دفعہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک تو سورہ آلِ عمران میں جہاں یہ قصّہ آیت ۳۴ سے شروع ہوتا ہے اور دوسرے سورہ مریم میں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کا کوئی لفظ اور کوئی حرف زائد نہیں۔ پس اس قصّہ کو دُوبار بیان کرکے مریمؑ اور مسیحؑ کی دو بعثتوں کی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ آلِ عمران میں مریم کا قصّہ شروع کرنے کے دو آیتوں کے بعد فرمایا: ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ۔ اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قصّہ کے دُو جُزء ہیں ایک مُستقبل سے متعلق ہے اور دوسرا ماضی سے۔ اِس ضمن میں قرآن مجید کی آیات وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ٥ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ٥ (۴۳ : ۵۸، ۵۹) قابلِ غور ہیں۔ اِن آیات میں جہاں یہ بتایا ہے کہ ابنِ مریم کی بعثتِ ثانیہ تمثیلی رنگ میں ہوگی وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ تیری قوم اس کے مقابلہ میں اپنے علماء کو ترجیح دے گی۔ اٰلِهَتُنَا سے اِس جگہ مراد ان کے علماء ہیں، چنانچہ دوسری جگہ فرمایا اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (۹ : ۳۱)

اِن دونوں مقامات پر اس قصّہ سے پہلے یحیٰ کا قصّہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح یحیٰؑ مسیحؑ کے لئے بطور ارہاص اور مصدّق تھے اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی مثیلِ مسیحؑ کے لئے بطور ارہاص اور مصدق ہیں۔

قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ﴿۱۹﴾

مریم نے کہا: مَیں تجھ سے خدائے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تجھے کچھ بھی خوفِ خدا ہے تو مجھے تنہا چھوڑ دے ◉

اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا : جواب الشرط محذوف (بیضاوی، رُوح البیان)

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۲۰﴾

اُس نے کہا: مَیں تو صرف تیرے ربّ کا پیغامبر ہوں تاکہ تجھے ایک پاک لڑکا عطا کروں ◉

یاد رکھنا چاہیئے کہ پیغام لے جانے والوں کا یہ مسلّمہ رواج ہے کہ بعض وقعہ کمال اتحاد کو ظاہر کرنے کے لئے وہ فعل کی اضافت اپنی طرف کر لیتے ہیں۔ مثال کے لئے دیکھئے ۱۸ : ۸۱۔

یہ بھی جائز ہے کہ یہ خدا کا قول ہو (کشاف، بیضاوی، املاء) اس کی دوسری قراءت لِیَهَبَ لَكِ ان معنوں کی تائید کرتی ہے۔

قَالَتْ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِیًّا ﴿۲۱﴾

مریم نے کہا: میرے لڑکا کیونکر ہو گا جبکہ نہ مجھے کسی مرد سے تعلقِ زوجیّت رہا ہے اور نہ ہی مَیں بدکار ہوں ◉

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰیَةً

لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢٢﴾

اُس نے کہا : اللہ کے کام ایسے ہی ہیں۔ تیرا ربّ کہتا ہے : یہ بات میرے لئے آسان ہے۔ ہم یہ اِس لئے کر رہے ہیں تاکہ اُسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی رحمت کا سرچشمہ بنائیں۔ یہ وہ بات ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے ◉

فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٣﴾

اور مریم حاملہ ہوئی اور بچّے کو لے کر ایک دُور مقام پر چلی گئی ◉

فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ﴿٢٤﴾

پھر دردِ زہ اسے کھجور کے ایک تنے کی طرف کھینچ کرلے گیا۔
وہ کہنے لگی : اے کاش ! مَیں اِس سے پہلے ہی مر جاتی اور ایک بھولی بسری چیز ہوتی ◉

فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٥﴾

وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٦﴾

فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ ﴿۲۷﴾

اِس پر فرشتے نے اس کی پائیں جانب سے آواز دی اور کہا: غم نہ کر۔ تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ کھجور کے تنے کو اپنی طرف کھینچ کر ہلا۔ وہ تجھ پر تازہ بتازہ کھجوریں گرائے گا۔ پس کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ اور اگر تجھے کوئی انسان نظر آئے تو اسے اشارہ سے کہہ: مَیں نے خدائے رحمٰن کے حضور چُپ کی نذر مان رکھی ہے اور آج مَیں کسی انسان سے کلام نہیں کروں گی ◉

هُزِّىْٓ اِلَيْكِ: افعلی الهز والامالة به (بیضاوی) الی سے امالة کے معنے پیدا ہو رہے ہیں۔ علم کلام میں اسے صنعت تشریب کہتے ہیں۔

قَرِّىْ عَيْنًا: طيبى نفسك (بیضاوی، کشاف، رُوح البیان)

اِس کا مادہ اَلْقَرُّ (ٹھنڈک) سے بھی ہو سکتا ہے اور القرار سے بھی۔ اوّل الذکر صورت میں اس کو خوشی سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اِنّ دمعة السّرور باردة و دمعة الحزن حارة (بیضاوی، رُوح البیان) یعنی خوشی کے آنسو ٹھنڈے ہوتے ہیں اور غم کے آنسو گرم۔ ثانی الذکر صورت میں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان العين اذا رأت مايسر النفس سكنت اليه من النظر الى غيره (بیضاوی، رُوح البیان) یعنی جب آنکھ ایسا نظارہ دیکھتی ہے جو خوشی بخشتا ہے تو اُس پر قائم ہو جاتی ہے اور اِدھر اُدھر نہیں بھٹکتی۔

صَوْمًا: صمتا او صياما (بیضاوی، رُوح البیان)

قولی: قول اس بات کو کہتے ہیں جو لفظاً کہی جائے لیکن تجوزاً یہ لفظ اشارہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ شاعر کہتا ہے ؎ فقالت له العينان سمعًا وطاعة

قال برأسه کے معنی ہیں اس نے سر سے اشارہ کیا (اقرب)

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔـا فَرِيًّا ﴿۲۸﴾

يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖۚ ﴿۲۹﴾

اور جب عیسٰی بڑا ہو گیا وہ اسے سواری پر لے کر اپنی قوم کے پاس آئی۔

وہ لوگ اسے کہنے لگے: اے مریم تُو نے عجیب بات کی ہے! اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی ◉

فَاَتَتْ بِهٖ: ف کا عطف محذوف پر ہے۔

تَحْمِلُهٗ: حمل کے معنی خود اُٹھانا یا سواری پر چڑھانا دونوں ہیں۔ انفال: ۹۲ میں آیا ہے لِتَحْمِلَهُمْ: تاکہ تُو ان کو سواری مہیا کرے۔ غریب القرآن میں اِس آیت کے وہی معنی کئے گئے ہیں جو ہم نے کئے ہیں۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۳۰﴾

اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ کہنے لگے: ہم اس سے کیونکر بات کریں جو ابھی کل تک پنگھوڑے میں بیٹھنے والا بچہ تھا ◉

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ﴿۳۱﴾ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۪ۖ﴿۳۲﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ؗ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۳﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۴﴾

مسیح نے کہا: مَیں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے، مجھے نبی بنایا ہے، اور جہاں کہیں بھی مَیں رہوں مجھے بابرکت بنایا ہے۔ اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک مَیں زندہ رہوں نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کروں۔ اور اس نے مجھے ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے جبّار اور بدبخت نہیں بنایا۔ مجھ پر سلامتی ہے میرے پیدا ہونے کے دن، میرے مرنے کے دن اور میرے دوبارہ زندہ کئے جانے کے دن ◉

زکوٰۃ: اس کے معنی تطہیرِ نفس بھی ہو سکتے ہیں (بیضاوی)

یحیٰؑ اور مسیحؑ میں یہ فرق ہے کہ یحیٰؑ کی سلامتی کا ضامن خدا ہے (۱۶) اور مسیحؑ کو سلامتی کا دعویٰ ہے (دیکھیں نوٹ زیر آیت ۳: ۴۱) بے شک مسیحؑ نے یہ دعویٰ اللہ تعالیٰ سے علم پا کر کیا لیکن قرآن کا قاعدہ ہے کہ طرزِ بیان کے فرق سے مذکورہ کی حیثیت کا فرق ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ عجیب کتاب ہے کہ اس کے ہر ایک نکتہ میں علم کے دریا بند ہیں۔

ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ

يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۵﴾

یہ تھا عیسٰی ابن مریم۔ ہم نے وہ بات ٹھیک ٹھیک بیان کر دی ہے
جس کے بارے میں لوگ شک کرتے ہیں ⊙

یعنی بعض نے انہی واقعات کو غلط رنگ دے کر اسے ولد الزنا کہا اور بعض نے رنگ آمیزی کر کے اس کو خدا بنا دیا۔ نعوذ باللہ من ذالك۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ ﴿۳۶﴾

اللہ کو سزاوار نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ ان باتوں سے پاک ہے۔
جب وہ کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ 'ہو جا'
اور وہ کوناً بعد کونٍ وجود میں آ جاتی ہے ⊙

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۷﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی
ربّ۔ پس اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے ⊙

وَاِنَّ اللّٰهَ: بتقدیر قل (جلالین)

۳ : ۵۲ میں بالکل یہی الفاظ مسیح نے کہے ہیں۔ مسیح کا قصّہ بیان کرنے کے بعد یہ الفاظ حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ میں ڈال کر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حضور مثیلِ مسیح بھی تھے ؎

حُسنِ یوسف دمِ عیسٰی یدِ بیضا داری ٭ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۸﴾

مختلف گروہوں نے مسیح کے بارے میں مختلف آراء قائم کر لی ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے کُفر کی راہ اختیار کی ہے جب قیامت کا دن دیکھیں گے تو حسرت و یاس کی تصویر بنے ہوئے ہوں گے ◉

يَوْمٍ عَظِيْمٍ : بڑا دن۔ یہاں قیامت کے دن کو اس کی عظمت کی وجہ سے یوم عظیم کہا گیا ہے۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۹﴾

جس دِن وہ ہمارے سامنے آئیں گے کِس قدر صاف سُنیں گے! کِس قدر صاف دیکھیں گے!

لیکن آج یہ ظالم کھُلی کھُلی گمراہی میں مبتلا ہیں کہ نہ سُنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں ◉

لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ : اس کے بعد ماقبل فقرہ کی رعایت سے حیث صمواعن سماع الحقّ وعمواعن البصارۃ محذوف ہیں (کشاف، بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۰﴾

اے رسول! تُو انہیں اس دن سے خبردار کر کہ جب ان کے لئے حسرت

ہی حسرت ہو گی اور ان کا معاملہ چکا دیا جائے گا لیکن اس وقت ان کا یہ حال ہے کہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے ◉

إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤١﴾ ع ۵

جب زمین اور مافیہا فنا ہو جائیں گے تو صرف ہم ہی باقی رہیں گے اور ہماری ہی طرف سب کو بے بسی کی حالت میں لوٹنا ہو گا ◉

مَنْ عَلَيْهَا: تغلیب العقلاء کے سبب من آیا ہے ورنہ اس سے مراد ما فیہا ہے (روح البیان)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ﴿٤٢﴾

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٣﴾

يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٤﴾

يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٥﴾

يَٰٓأَبَتِ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ ٱلرَّحۡمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيۡطَٰنِ وَلِيّٗا ﴿٤٦﴾

اے رسول ! تُو اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر بھی کر۔ وہ ایک راستباز انسان اور نبی تھا۔ دیکھو ! اس نے اپنے باپ سے کہا : اے باپ ! تُو ان چیزوں کی کیوں پرستش کرتا ہے جو نہ سُن سکتی ہیں، نہ دیکھ سکتی ہیں اور نہ تیرے کِسی کام آ سکتی ہیں۔

اے باپ ! مجھے وہ علم ملا ہے جو تجھے نہیں ملا۔ پس تُو میری پیروی کر۔ مَیں تجھے سیدھے راستے پر ڈال دوں گا۔

اے باپ ! شیطان کی عبادت نہ کر۔ شیطان خدائے رحمٰن کا نافرمان ہے۔

اے باپ مجھے ڈر ہے کہ مبادا تجھے خدائے رحمٰن کی طرف سے کوئی سزا ملے اور تُو اس کے نتیجہ میں شیطان کا ساتھی بن جائے ◉

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنۡ ءَالِهَتِي يَٰٓإِبۡرَٰهِيمُۖ لَئِن لَّمۡ تَنتَهِ لَأَرۡجُمَنَّكَۖ وَٱهۡجُرۡنِي مَلِيّٗا ﴿٤٧﴾

اُس نے جواب میں کہا : اے ابراہیم ! کیا تُو میرے معبودوں سے بیزار ہے ؟ اگر تُو اپنی باتوں سے باز نہ آیا تو مَیں تجھے سنگسار کر دوں گا۔ جا مجھ سے ہمیشہ کے لئے دُور ہو جا ◉

قَالَ سَلَٰمٌ عَلَيۡكَۖ سَأَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّيٓۖ إِنَّهُۥ كَانَ بِي

حَفِيًّا ﴿٤٨﴾

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٩﴾

ابراہیم نے کہا: تجھ کو سلام ہے۔ مَیں اپنے ربّ سے دعا مانگوں گا کہ تجھے اپنی مغفرت میں لے لے۔ وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ مَیں تم لوگوں سے اور ان بےجان چیزوں سے جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو الگ ہو رہا ہوں۔ مَیں اپنے ربّ کو پکاروں گا اور مجھے اُمید ہے کہ مَیں اپنے ربّ کو پکار کر نامراد نہیں رہوں گا ◉

سَلٰمٌ عَلَيْكَ: توديع ومتاركة (كشاف، بيضاوى)

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٥٠﴾

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥١﴾ ع

ع ۳/۱۰/۶

جب ابراہیم ان لوگوں سے اور ان بےجان چیزوں سے جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے الگ ہو گیا تو ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب عطا کئے۔ اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو نبی بنایا۔ ہم نے ان پر

اپنی رحمت نازل کی، ان کو نیک نامی عطا کی، اور ان کا نام بلند و بالا کیا ◉

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۲﴾

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۳﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۴﴾

اے رسول: تو اس کتاب میں موسیٰ کا ذکر بھی کر۔ وہ ہمارا برگزیدہ اور رسول اور نبی تھا۔ ہم نے اسے طور کی داہنی جانب سے پکارا، اور ہم نے اسے اپنے قریب کیا تاکہ اس سے راز کی بات کہیں، اور ہم نے اس کی خاطر اپنی رحمت سے اس کے بھائی ہارون کو نبی بنایا ◉

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۵﴾

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۶﴾

اے رسول! تو اس کتاب میں اسمٰعیل کا ذکر بھی کر۔ وہ وعدہ کا سچا

اور رسول اور نبی تھا۔ وہ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتا رہتا تھا اور اپنے رب کی نگاہ میں برگزیدہ تھا ◉

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۙ﴿۵۷﴾ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۸﴾

اے رسول! تُو اس کتاب میں ادریس کا ذکر بھی کر۔ وہ ایک راستباز انسان اور نبی تھا اور ہم نے اسے بلند مرتبہ عطا کیا تھا ◉

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۡ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۡ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۩ ﴿۵۹﴾

یہ تمام وہ لوگ تھے جن پر اللہ نے انعام کیا۔ وہ نبیوں میں سے تھے، آدم کی نسل سے اور ان لوگوں کی نسل سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ اور ان میں سے بعض ابراہیم اور اسرائیل اور ان لوگوں کی نسل سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت دی تھی اور اپنا برگزیدہ بنایا تھا۔ جب ان کو خدائے رحمٰن کی آیات پڑھ کر سُنائی جاتی تھیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے اس کے حضور گر پڑتے تھے ◉

سُجَّدًا: ساجد کی جمع

بُکِیًّا : بَاکٍ کی جمع

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٦٠﴾

ان کے بعد ان کے جانشین ایسے ناخلف لوگ ہوئے جو نماز کو بھول گئے اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔ وہ جلد ہی اپنی شرارت کی سزا پالیں گے ◉

خَلْفٌ : خَلَفٌ اچھے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور خَلْفٌ برے معنوں میں یعنی ناخلف کے معنوں میں (بیضاوی، روح البیان، شوکانی)

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ : نماز کا ضیاع کئی طریق سے ہوسکتا ہے۔ اس کو بھول جانا، وقت پر نہ پڑھنا، ترک کر دینا، مارے باندھے کا پڑھنا۔

غَيًّا : شرًّا اوجزاء غيًّا کقوله تعالیٰ يلق اثامًا (بیضاوی، روح البیان، شوکانی)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿٦١﴾

جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦٢﴾

البتہ ان لوگوں کا حال جدا ہے جنہوں نے توبہ کی اور جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے۔ ان کی ذرہ بھر حق تلفی نہ ہو گی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنّت میں داخل ہوں گے، ہمیشہ رہنے والے باغوں میں، جن کا

وعدہ خدائے رحمٰن نے اپنے بندوں سے ان کے ایمان بالغیب کی
وجہ سے کر رکھا ہے۔ یاد رکھو! اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ⦿

وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا : ولا ینقصون شیئا من جزائھم (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

بِالْغَیْبِ : ای وعدھا ایاھم وھی غائبۃ عنھم اوھم غائبون عنھا او وَعَدَھم بایمانھم بالغیب (بیضاوی) بالغیب فی محل نصب علی الحال من الجنات او من عبادہ (شوکانی) گویا اسکے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: ہمیشہ رہنے والے اَن دیکھے باغوں میں۔

مَاْتِیًّا : اسم مفعول بمعنی فاعل۔

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ﴿۶۲﴾

وہاں وہ کوئی لغو بات نہیں سُنیں گے۔ ہر طرف سے سلامتی کی دُعا سُنیں گے اور وہاں وہ پیہم اللہ کے انعام پائیں گے ⦿

بُكْرَةً وَّعَشِیًّا : اِس کے یہ معنی نہیں کہ وہاں صُبح و شام ہوں گے بلکہ یہ عربی کا محاورہ ہے جس کے معنی پیہم کے ہیں (رُوح البیان)

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾

یہ ہے وہ جنّت جس کا وارث ہم اپنے ان بندوں کو بنائیں گے جو تقویٰ اختیار کریں گے ⦿

وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَ مَا

خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٥﴾

فرشتے کہتے ہیں: ہم تیرے ربّ کے حکم کے سوا نازل نہیں ہوتے۔
ماضی، مستقبل اور حال، آگے پیچھے اور درمیان، ہر وقت اور ہر مقام پر اسی کا حکم چلتا ہے۔
اے رسُول! تیرا ربّ تجھے بھُولنے والا نہیں ◉

وَمَا نَتَنَزَّلُ: حکایة قول الملائکة (رازی)

مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ: الاماکن والاحایین (بیضاوی)

نَسِيًّا: تارکًا لك (بیضاوی، جلالین)

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے یہ مختصراتِ قرآنی ہیں کہ اکثر سوال حذف کر دیتا ہے اور جواب دے دیتا ہے۔ خود جواب سے سوال کی نوعیّت کا پتہ چل جاتا ہے۔

پہلے انبیاء کا ذکر کیا پھر ناخلفوں کا۔ اس پر لازمًا سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اب بھی خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ فرمایا: بے شک ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے، لیکن ان کا نزول خدا تعالیٰ کے خاص حکم کے ماتحت ہوتا ہے۔ وہ جب چاہتا ہے اور جہاں چاہتا ہے ان کو نازل کرتا ہے۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (انعام: ۱۲۵)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٦﴾ ع

وہ ربّ ہے آسمان اور زمین کا اور تمام ان چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں۔ پس تُو اسی کی عبادت کر اور اسی کی عبادت پر قائم رہ۔
کیا تجھے کوئی ایسی ہستی معلوم ہے جو اس کی ہمسر ہو؟ ◉

وَ يَقُولُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾

انسان ہمیشہ کہتا ہے: کیا جب مَیں مَر جاؤں گا تو جلد ہی زندہ کرکے اُٹھایا جاؤں گا؟ ◉

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿۶۸﴾

کیا انسان کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے بھی اسے پیدا کیا تھا جب وہ کوئی چیز نہ تھا؟ ◉

فَوَ رَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۹﴾

تیرے ربّ کی قسم ہم ان کو اور ان کے شیاطین کو ضرور زندہ کریں گے اور اکٹھا کریں گے اور پھر اُنہیں جہنّم کے گِرد ایسی حالت میں حاضر کریں گے کہ وہ گُھٹنوں کے بَل گِرے ہوئے ہونگے ◉

جِثِیًّا: جَاثٍ کی جمع۔ گُھٹنوں کے بَل گِرا ہُوا۔

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿۷۰﴾

پھر ہم ہر ایک گروہ میں سے ان لوگوں کو الگ کریں گے جو خدائے

رحمٰن کے سخت سرکش تھے ◉

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۱﴾

دیکھو! ہم اُن لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو جہنّم میں داخل ہونے کے سب سے زیادہ حقدار ہیں ◉

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۲﴾ ۚ

ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۳﴾

لوگو! تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو جہنّم کے سامنے حاضر نہیں ہو گا۔ یہ اللہ کا حتمی فیصلہ ہے۔ لیکن ہم متقیوں کو اس سے نجات دیں گے اور ظالموں کو اس کے اندر گھٹنوں کے بَل گِرا ہؤا چھوڑ دیں گے ◉

وَارِد : وَرَدَ سے اسم فاعل۔ حَضَرَ، د اناہ و بلغہ

داخل ہونے کے معنی مجازی ہیں (منجد)

جب اللہ کے خاص بندے جہنّم کے سامنے حاضر ہوں گے تو جہنّم کی آگ سرد ہو جائے گی چنانچہ حدیث میں آتا ہے وعن جابر انہ علیہ السّلام سُئل عنه فقال اذا دخل اهل الجنّةِ الجنّةَ قال بعضهم لبعضٍ الیس قد وعدنا ربّنا ان نرد النّار فیقال لهم قد وردتموها وهی خامدةٌ (بیضاوی) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہلِ جنّت جنّت میں داخل ہوں گے تو ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ کیا ہمارے ربّ نے ہم سے نہیں کہا تھا کہ ہم جہنّم کے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔ اس پر انہیں کہا جائے گا بے شک تم

حاضر ہوئے لیکن جہنّم خاموش تھی۔

خدا کے خاص بندوں کے لئے جنّتیں بھی دو ہیں اور جہنّم بھی دو۔ ان کی جنّت اسی دُنیا سے شروع ہو جاتی ہے اور اسی دُنیا میں ان کو جہنّم کی آگ میں ڈالا جاتا ہے، لیکن آگ ان کو جلا نہیں سکتی کیونکہ وہ خدا کی گود میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آگ ان کو کیونکر جلائے وہ تو ان کی غلام بلکہ ان کے غلاموں کی غلام ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۴﴾

جب ہماری روشن آیات ان کو سُنائی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں ہم دونوں فریقوں میں سے کس کا مقام بہتر ہے اور کس کی مجلس اچھی ہے؟ ◉

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۵﴾

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو کیا بلحاظ اسباب اور کیا بلحاظ ظاہری شان و شوکت ان سے بہتر تھیں ◉

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۶﴾

اے رسُول تُو ان سے کہہ: جو لوگ گمراہی میں گرفتار ہوتے ہیں خدائے رحمٰن انہیں لمبی ڈھیل دیتا ہے۔ لیکن جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت تو جان لیں گے کہ کس کا مقام بُرا ہے اور کس کے ساتھی کمزور ہیں ◉

فَلْيَمْدُدْ: امر کا صیغہ ہے جو خبر یعنی یَمُدُّ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

وَ يَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۷﴾

البتہ وہ لوگ جو ہدایت پا گئے اللہ ان کو ہدایت پر ہدایت دیگا۔ اے انسان! یاد رکھ تیرے ربّ کے نزدیک باقی رہنے والی نیکیاں ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں ◉

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ؕ ﴿۷۸﴾

کیا تجھے اس شخص کا حال معلوم ہے جس نے ہماری آیات کو جُھٹلایا اور کہا: مجھے مال بھی دیا جائے گا اور اولاد بھی ◉

أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٩﴾

کیا اُس نے غیب کا حال معلوم کر لیا ہے یا خدائے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے لیا ہے ◉

كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٨٠﴾

وہ کس غلط فہمی میں مبتلا ہے! ہم اس کی بات کو محفوظ کر لیں گے اور اس کے عذاب کو لمبا کر دیں گے ◉

سَنَكْتُبُ : سنحفظ (شوکانی، رُوح البیان)

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨١﴾

اور جن چیزوں کا وہ ذکر کرتا ہے بالآخر ان کے ہم وارث بنیں گے اور وہ تنِ تنہا ہمارے پاس آئے گا ◉

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨٢﴾

اُنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کی قوّت کا باعث ہوں ◉

كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٣﴾ ع ٥

وہ کس غلط فہمی میں مُبتلا ہیں! عنقریب ان کے معبود اِس بات سے انکار کریں گے کہ وہ ان کی عبادت کرتے تھے اور ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے ◉

سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ : اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: وہ لوگ عنقریب اِس بات سے انکار کریں گے

کہ وہ ان معبودوں کی عبادت کرتے تھے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٤﴾

کیا تُو نہیں دیکھتا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر مسلّط کر رکھا ہے کہ وہ ان کو گناہ پر اُکساتے رہیں ◉

ارسلهٗ علیه : سلّطه (اقرب، منجد، بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

تَؤُزُّهم اَزًّا : فی محل نصب علی الحال او مستانفة (شوکانی)

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٥﴾

پس تُو ان کے بارے میں جلدی نہ کر۔ ہم ان کے دن گن رہے ہیں ◉

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٦﴾

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٧﴾

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٨﴾

جس دن ہم متقی لوگوں کو خدائے رحمٰن کے حضور پیش کریں گے کہ وہ اپنا انعام پا لیں اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے کہ وہ اپنی پیاس بجھا لیں اس دن سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے خدائے رحمٰن سے وعدہ لے رکھا ہے کسی کو شفاعت کا اختیار نہیں

ہو گا ◉

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۹﴾

یہ لوگ کہتے ہیں خدا نے کوئی بیٹا بنا رکھا ہے ◉

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۹۰﴾

اے اِس بات کے کہنے والو! تم نے بہت ہی بُری بات کہی ہے ◉

غیبت سے خطاب کی طرف انتقال زجر میں مبالغہ پیدا کرنے کے لئے ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۱﴾

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۲﴾

قریب ہے کہ ان کی اِس بات سے، ان کے اس دعوے کے سبب کہ خدائے رحمٰن کا بیٹا ہے، آسمان پھٹ جائے اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں ◉

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا: بدلٌ من الضمير في منه (شوکانی)

وَ مَا يَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۳﴾

خدائے رحمٰن کو یہ سزاوار نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے ◉

اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۴﴾

یاد رکھو! زمین اور آسمان کے تمام باسیوں کو خدائے رحمٰن کے حضور فرمانبرداروں کی طرح حاضر ہونا ہو گا ◉

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَ عَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۵﴾

اُس نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور ان کا حساب لگا رکھا ہے ◉

وَعَدَّهُمْ عَدًّا: عدّ اشخاصهم وانفاسهم وافعالهم (بیضاوی) وآجالهم (رُوح البیان)

وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۶﴾

قیامت کے دن ان میں سے ہر ایک اس کے حضور تنِ تنہا پیش ہو گا ◉

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۷﴾

یاد رکھو! عنقریب خدائے رحمٰن اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل بجا لائے ہیں محبّت سے نوازے گا ◉

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا: اس کے لفظی معنی ہیں: ان کے لئے محبّت پیدا کرے گا۔ اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ ان سے خود محبّت کرے گا۔ یعنی انہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

۲۔ ان کے دِل اپنی محبّت سے بھر دے گا یعنی ان کو اپنا عاشق بنا لے گا۔

۳۔ لوگوں کے دِلوں میں ان کی محبّت بٹھا دے گا یعنی انہیں دُنیا کا محبوب بنا دے گا۔

۴۔ ان کے دِلوں میں بنی نوع اِنسان کی محبّت بٹھا دے گا۔

اہلِ دِل کا کہنا ہے کہ محبّت انسان کو پاک کرتی ہے، بے غرض بناتی ہے۔ یہ اِک آگ ہے جو خس وخاشاک کو

جلا دیتی ہے، دِل کو صاف کرتی ہے، رُوح کو جِلا بخشتی ہے۔لیکن اے صاحبِ دلو! خیال رکھنا کہ کہیں تم ہَوس پرستی کو تو محبّت کا نام نہیں دے رہے جو دل کو زنگ لگاتی ہے آگ کو بھڑکاتی ہے، سوہانِ رُوح ہے اور خود غرضی کا دوسرا نام ہے۔محبّت اِک موت ہے جو اِنسان اپنے اُوپر وارد کرتا ہے اور اس کی بُنیاد محبوب کا حُسن و احسان ہے۔پس یاد رکھو! حقیقی محبّت صرف اسی محبوبِ حقیقی سے ہوسکتی ہے جس کا حُسن و احسان میں کوئی نظیر نہیں۔اور وہ بھی انہی لوگوں سے محبّت کرتا ہے جو اس کا پرتو اپنے دلوں پر ڈال لیتے ہیں۔وہ اللہ سے اِس لئے محبّت کرتے ہیں کہ وہ محبوب ہے اور مخلوق سے اِس لئے کہ وہ محبوب کے ہاتھوں کی مَیل ہے۔اور اللہ ان سے اِس لئے محبّت کرتا ہے کہ وہ اس کا ظِلّ ہیں اور لوگ ان سے اِس لئے محبّت کرتے ہیں کہ وہ خدا نما ہیں، محبوب کے آئینہ دار۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ ٱلْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِۦ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٨﴾

اے رسول! اِس قرآن کو لوگوں تک پہنچا۔ہم نے اسے تیری زبان میں نازل فرما کر آسان بنا دیا ہے تاکہ تُو اس کے ذریعہ متقیوں کو بشارت دے اور ہٹ دھرمی کرنے والوں کو ان کے انجام سے آگاہ کرے ⦿

فَإِنَّمَا: الفاء للتعليل كانّه قيل بلغ هٰذا (رُوح البیان، شوکانی)

بِلِسَانِكَ: با نزالنا لهٗ على لغتك والباء بمعنى على (شوکانی، رُوح البیان)

اگر بلسانک کی باء کو آلیہ لیا جائے تو اس کے معنی ہوں گے کہ قرآن کو ہم نے تیری زبان کے ذریعہ آسان کر دیا ہے یعنی جہاں لوگوں کو اس کے سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے مطالب آسان زبان میں بیان کر دیتا ہے۔چنانچہ جب آیت وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (۲ : ۱۸۸) نازل ہوئی تو بعض صحابہؓ نے سحری کا وقت معلوم کرنے کے لئے اپنے سرہانے سفید اور سیاہ دھاگے رکھ لئے لیکن حضورؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ سیاہ و سفید دھاریاں

ہیں جو صبح کے وقت آسمان پر نمودار ہوتی ہیں۔

مطابق تسمیۃ الشئ باسم جزءہٖ لسان سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بھی ہو سکتا ہے جس طرح تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (۱۱۱ : ۲) میں ہاتھوں سے مراد ابولہب کا پورا وجود ہے (بیضاوی) اور وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ (۲ : ۱۹۶) میں ہاتھوں سے مراد مخاطبین ہیں (بیضاوی) اِس اعتبار سے آیت کے معنے ہوں گے کہ ہم نے تیرے ذریعہ قرآن کو آسان بنا دیا ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۹﴾ ع ۶ / ۱۲ / ۹

ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ کیا تجھے ان میں سے کسی کا کوئی پتہ ملتا ہے یا تجھے ان کی کوئی مدھم سی آواز بھی سنائی دیتی ہے ◉

سُورَۃ طٰہٰ

ربطِ آیات

آیت ۲ :-

اِس سُورت کا عنوان طٰہٰ ہے۔ یہ حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے مقطعات کے اعتبار سے اِس کے معنیٰ ہیں یا طالب الحقّ الھادی الیہ یعنی اے خدا کے طالب، خدا نما۔ عک کی زبان میں یہ لفظ یا رجل کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اے مردِ کامل۔

پہلی سُورتوں میں یہود اور نصارٰی کا ذکر تھا اِس سورت میں بتایا گیا ہے کہ وہ مردِ کامل جس کا قوموں کو انتظار تھا، جو مثیلِ موسیٰؑ ہے، ایک ایسی کتاب لے کر آیا ہے جو قوموں کے لئے عزّت، اور شرف کا موجب ہوگی۔

آیت ۳ :-

عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ شریعت لعنت ہے۔ فرمایا: قرآن لوگوں کے لئے لعنت نہیں بلکہ رحمت بن کر آیا ہے۔ اس کے ذریعہ قومیں عزّت اور شرف حاصل کریں گی۔

آیت ۴ تا ۹ :-

فرمایا: جس خدا نے اِنسان کی سفلی ضروریات پوری کرنے کے لئے زمین اور آسمان پیدا کئے، اسی نے اسکی رُوحانی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے سِلسلۂ نبوّت جاری کیا جس کی تکمیل قرآن کے ذریعہ ہوئی۔ وہ عالم الغیب ہے، تمام پاک صفات کا حامل ہے۔

آیت ۱۰ تا ۹۹ :-

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسیٰؑ کہا گیا اِس لئے موسیٰؑ کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔

آیت ۱۰۰ تا ۱۰۵ :-

فرمایا: موسیٰؑ کو بھی نشان دیئے گئے تھے۔ تجھے قرآن کا نشان دیا گیا ہے جو قوموں کے لئے عزّت اور شرف

کا موجب ہوگا۔ یہ وہ عصا ہے جو باطل کو کھا جائے گا، جس سے اِنحراف قوموں کو ایک دہکتے ہوئے دوزخ میں دھکیل دے گا اور ایک ہزار سال یا یوں کہو کہ ایک مدّت مدید خوابِ غفلت میں پڑے رہنے کے بعد قومیں اس کے ذریعہ بیدار کی جائیں گی۔

(ہزار سال سے مُراد فیجِ اُعوج کا زمانہ ہے جو آثار کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سَو سال بعد شروع ہوتا ہے)

آیت ۱۰۶ تا ۱۱۳:۔

فرمایا: اُس وقت بڑے بڑے جبّار جو پہاڑ کی طرح قائم ہوں گے پاش پاش کر دیئے جائیں گے اور دوبارہ وہ نظام قائم کیا جائے گا جبکہ قومیں خدائے رحمٰن کے حضور سجدۂ نیاز بجا لائیں گی اور کوئی مجرم سوائے اس کے جسے خدائے رحمٰن بچالے سزا سے بچ نہیں سکے گا۔ ایک ایسا نظام قائم ہوگا جس میں صرف خدائے واحد کی عبادت کی جائے گی اور ظالم خائب و خاسر ہوں گے اور نیک عمل کرنے والے مومن ترقی پائیں گے۔

آیت ۱۱۴:۔

فرمایا: سُن لو اور غور سے سُن لو کہ جس طرح موسیٰؑ کو نشانات دیئے گئے تھے اسی طرح آج محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قرآن کا نشان دیا جاتا ہے۔ کوئی عقدہ نہیں جو اس کے ذریعہ سے کھولا نہ گیا ہو۔ یہ قوموں کے لئے شرف اور عزت کا باعث ہوگا۔

آیت ۱۱۵:۔

جب قرآن کی عظمت کا بیان کیا تو دل بے اختیار بول اُٹھے: اللہ ہی سب سے بلند ہے، وہی سچا بادشاہ ہے۔

پھر فرمایا کہ قرآن کا نظام دوبارہ قائم ہوگا اور ضرور ہوگا۔ لیکن کوئی زمینی کیڑا اس نظام کو اپنی تیزی اور طراری سے قائم نہیں کر سکے گا۔ اس نظام کو وہی قائم کرے گا جو محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بروزِ اکمل ہوگا، جو حضورؐ کا رُوحانی فرزند، شاھدمنہ، اور مہبط وحی الٰہی ہوگا۔

آیت ۱۱۶ تا ۱۲۸:۔

جیسا کہ زیرِ آیت نوٹوں میں بتایا گیا ہے اِن آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ششم ہزار کا آدم کہا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ ابلیس پھر اپنے وقت کے آدم کی مخالفت کرے گا جس طرح کہ پہلے کرتا رہا اور پھر خائب و خاسر

ہوگا۔ آیات ۱۱۹، ۱۲۰ میں اس نظام کا خاکہ کھینچا گیا ہے جو حضورؐ کے ذریعہ قائم کیا جائے گا۔ اس میں کوئی بھوکا نہیں ہوگا، کوئی ننگا یا علم سے محروم نہیں ہوگا، اور ہر ایک بیمار کی دیکھ بھال کرنا اور ہر اس شخص کو جس کے پاس مکان نہیں مکان دینا اسٹیٹ کی ذمّہ داری ہوگی۔

معلوم ہوتا ہے کہ آدم اور شیطان کی اِس آخری جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نائب غیر ارادی طور پر کوئی ایسا قدم اُٹھائے گا جس سے دشمن فائدہ اُٹھا سکے گا لیکن نوجوانوں کی ہمّت اور اس کے توبہ اور استغفار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس غلطی پر پردہ ڈال دے گا۔

پھر فرمایا: تم یہ نہ سمجھنا کہ اب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بھول گیا ہے۔ ہر زمانہ میں ہمارے رسولؐ کا نائب تم میں ظاہر ہوگا اور تمہارا فرض ہوگا کہ اس کی ہدایت کو قبول کرو۔ اگر تم اس کی ہدایت کو قبول کروگے تو تمہارا نام دُنیا میں بلند ہوگا اور تم عزّت اور شرف پاؤگے ورنہ نہ تمہارے پاس دین رہے گا نہ دُنیا۔ اور تمہاری حالت اس شخص کی طرح ہوگی جس نے سُورج کے ہوتے ہوئے نابینا رہنا پسند کیا۔

آیت ۱۲۹:-

اِن آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو تنبیہہ کی ہے کہ اگر انہوں نے وہی طریق اختیار کیا جو ان سے پہلے لوگوں نے کیا تھا تو وہ بھی ان ہی کی طرح ہلاک کر دئیے جائیں گے۔

آیت ۱۳۰:-

فرمایا: ان پر عذاب تو ابھی آجاتا لیکن خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ عذاب نازل کرنے سے پہلے ایک مدّت تک مُہلت دیتا ہے۔

آیت ۱۳۱:-

فرمایا: تم ان کی زبان درازیوں پر صبر کرو اور اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مصروف ہو جاؤ کہ یہی فلاح کی راہ ہے۔

آیت ۱۳۲:-

فرمایا: تم غیر قوموں کی دُنیوی جاہ و ثروت کو للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھو یہ تو ان کو آزمانے کا ایک طریق ہے۔ تمہیں قرآن کے ذریعہ وہ رزق دیا گیا ہے جو اس سے بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔

آیت ۱۳۳:-

فرمایا: تم نماز کا نظام قائم کرو۔ اس کے نتیجہ میں تمہیں رزق کی فراوانی میسر ہوگی اور کامیابی تمہارے قدم چُومے گی۔

آیت ۱۳۴:۔

پھر کافروں کے اِس فرسُودہ اعتراض کا ذکر کیا کہ رسُول کیوں ہمارے لئے کوئی نشان نہیں لایا۔ فرمایا: کیا پہلے صحیفوں میں اس رسول کی آمد کا ذکر نہیں اور کیا اس میں تمام وہ باتیں نہیں پائی جاتیں جن کا ان صحیفوں میں ذکر ہے؟ کیا یہ نشان نہیں؟

آیت ۱۳۵:۔

فرمایا: اگر یہ لوگ رسول پر ایمان نہ لائے تو ہلاک کر دئے جائیں گے۔ ہلاکت کے سزاوار تو یہ پہلے ہی ہو چکے تھے ہم نے ان کی ہدایت کے لئے رسُول بھیجا ہے تاکہ اگر وہ چاہیں تو ہلاکت سے بچ جائیں۔

آیت ۱۳۶:۔

اِس پر کافروں نے کہا: ہلاک تم لوگ کئے جاؤ گے نہ کہ ہم۔

فرمایا: ہلاک تو وہی کئے جائیں گے جو ہدایت کی راہوں سے رُوگردانی کرتے ہیں۔ تم بھی انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کِس کے حق میں فیصلہ کرتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

طٰهٰ ج ②

مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ۙ③

اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ۙ④

اے حق کے طالب ! اس کی طرف ہدایت کرنے والے ! ہم نے یہ قرآن تجھ پر اِس لئے نازل نہیں کیا کہ تُو نامراد رہے بلکہ اِس لئے نازل کیا ہے کہ وہ لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں عزّت اور شرف پائیں ◉

اِلَّا : لٰکن اَنزلناہ (جلالین) استثناء منقطع ہے۔

يَخۡشٰى : یخشی اللہ (جلالین، رازی)

تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ط⑤

اسے اس خدا نے نازل کیا ہے جس نے زمین اور اُونچے آسمان پیدا کئے ◉

اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ⑥

وہ خدائے رحمٰن ہے جو اپنے تخت پر جلوہ فرما ہے ◉

اسْتَوٰی : مضبوطی سے قائم ہُوا۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ⑦

جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے سب اُسی کا ہے ◉

وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى ⑧

اگر تُو کوئی بات اُونچی آواز سے کہتا ہے تو یاد رکھ کہ وہ تیرے پوشیدہ خیالوں کو بھی جانتا ہے اور ان کو بھی جو پوشیدہ تر ہیں ◉

یعنی تحت الشعور کو بھی جانتا ہے۔

السِّرَّ : هو الحديث المكتم في النفس (مفردات)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ⑨

وہ اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں ◉

وَ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ ⑩

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ

هُدًى ﴿١١﴾

کیا تُو نے موسٰی کا قصّہ سُنا، اس وقت کا جبکہ اُس نے آگ دیکھی اور اپنے اہل سے کہا: تم یہیں ٹھہرو۔ مَیں نے آگ دیکھی ہے۔ یا تو مَیں تمہیں اس میں سے کوئی انگارہ لا دوں گا یا وہاں کسی رہبر کو پا لوں گا؟ ◉

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰىؕ ﴿١٢﴾

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًىؕ ﴿١٣﴾

وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٤﴾

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٥﴾

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٦﴾

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٧﴾

جب وہ آگ کے پاس پہنچا تو اسے آواز آئی: اے موسٰی! مَیں تیرا رب

ہوں۔ اپنی دونوں جُوتیاں اُتار دے، تُو طوٰی کی پاک وادی میں ہے۔ مَیں نے تجھے اپنا برگزیدہ بندہ بنا لیا ہے۔پس جو وحی تیری طرف بھیجی جاتی ہے اس کو غور سے سُن: مَیں اور صرف مَیں ہی اللہ ہوں۔میرے سوا کوئی معبود نہیں۔میری ہی عبادت کر۔اور نماز کو قائم کر تاکہ مَیں تیری یادوں میں بسا رہوں۔یاد رکھ! قیامت آکر رہے گی۔قریب ہے کہ مَیں اسے ظاہر کر دوں تاکہ ہر ایک اِنسان اپنی کوشش کا پھل پا لے۔ایسا نہ ہو کہ وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے تجھے اس کی فِکر سے روک دے اور تُو ہلاک ہو جائے ◉

وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٨﴾

اللہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا: موسٰی یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ ◉

قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٩﴾

موسٰی نے کہا: یہ میرا عصا ہے۔مَیں اس کا سہارا لیتا ہوں اور اس سے اپنی بھیڑ بکریوں کے لئے پتّے جھاڑتا ہوں اور اس سے مَیں اپنی اَور بھی کئی ضرورتیں پوری کرتا ہوں ◉

مَاٰرِبُ: (جمع۔واحد مَاْرُبَةٌ) حاجت۔٢٤: ٣٢ میں فرمایا: غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ۔

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿٢٠﴾

اللہ نے کہا: اے موسیٰ! اسے نیچے پھینک ◉

فَأَلْقٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۱﴾

اور اُس نے اسے نیچے پھینکا، اور ایلو! وہ ایک دوڑتا ہؤا سانپ تھا ◉

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولٰى ﴿۲۲﴾

اللہ نے کہا: اسے پکڑ لے اور خوف نہ کھا۔ ہم اسے ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹائے دیتے ہیں ◉

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرٰى ﴿۲۳﴾

اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبا۔ یہ چمکتا ہؤا بے داغ نکلے گا۔ یہ ایک اَور نشان ہے ◉

لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۴﴾

ہم نے تجھے یہ نشان اِس لئے عطا کئے ہیں تاکہ اس کے بعد ہم تجھے اپنے بڑے نشان دکھائیں ◉

لِنُرِيَكَ: فعلنا ذالك لنريك (بیضاوی، رُوح البیان)

اِذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى ﴿۲۵﴾ ع ۱۰

اور اب تو فرعون کی طرف جا۔ وہ سرکش ہو گیا ہے ◉

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٦﴾

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٧﴾

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٨﴾

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٩﴾

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٣٠﴾

هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣١﴾

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣٢﴾

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٣﴾

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾

وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٥﴾

اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٦﴾

موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں، اور مجھے میرے اہل میں سے ایک مددگار عطا فرما،

یعنی میرا بھائی، ہارون۔ اس کے ذریعہ میری طاقت کو مضبوط کر اور اسے میرا شریکِ کار کر تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔ تُو ہمارے حالات کو خوب جانتا ہے ◉

اِشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ: ابسطهٗ بنور الٰهی وسکینة (مُفردات) یعنی میرا سینہ کھول کر نُور اور سکینت سے بھر دے۔

وَزِیْر: وِزْرٌ (بوجھ اُٹھانا) سے فَعِیْلٌ کے وزن پر۔ یعنی سلطنت کا بوجھ اُٹھانے والا۔ مجازاً مددگار۔

اَزْرِیْ: اَزْرٌ: پیٹھ۔ مجازاً طاقت۔ یعنی میری پُشت پناہی کر۔

اِنَّکَ کُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا: عالمًا باحوالنا (کشاف، بیضاوی)

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی ﴿۳۷﴾

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓی ﴿۳۸﴾

اِذْ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّكَ مَا یُوْحٰٓی ﴿۳۹﴾

اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ﴿۴۰﴾

اللہ نے کہا: موسیٰ! تیری درخواست قبول ہو گئی۔ اس سے پہلے بھی ایک بار ہم نے تجھ پر احسان کیا تھا جب ہم نے تیری ماں کو وحی کے ذریعہ وہ بات بتائی تھی جو صرف وحی سے ہی معلوم ہو سکتی تھی اور کہا تھا: بچے کو صندوق میں ڈال اور صندوق کو دریا میں ڈال دے۔ دریا اسے ساحل پر پھینک دے گا اور وہ جو میرا بھی دشمن ہے اور

اس کا بھی دشمن ہے اسے اُٹھا لے گا۔

اور اے رسُول! مَیں نے تجھے اپنی محبّت سے نوازا ہے اور اِس بات

کا التزام کیا ہے کہ تُو میری نظروں کے سامنے پھلے اور پھُولے ◉

مَا يُوحٰى : مالا يعلم اِلّا بالوحی (بیضاوی) اس کی تقدیر ہے مَا يُوحٰى بِالْوَحْىِ۔

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ : الامر بمعنى الخبر (جلالين)

وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ : اگرچہ مفسّرین کا یہی خیال ہے کہ یہ الفاظ حضرت موسیٰؑ سے کہے گئے لیکن مَیں نے جب اِس آیت پر غور کی تو یہ بات میرے دِل میں میخ کی طرح گڑ گئی کہ یہ الفاظ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر کہے گئے ہیں۔

اِس کا ایک ظاہری قرینہ تو یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی موسیٰؑ کو 'ہم' (جمع متکلم) کے لفظ سے مخاطب کیا جا رہا ہے اور اس کے بعد بھی اس کے ساتھ 'ہم' کے لفظ کے ساتھ گفتگو کو جاری رکھا جا رہا ہے۔ درمیان میں 'ہم' (جمع متکلم) کا 'مَیں' (واحد متکلم) میں بدل جانا اِس بات پر دال ہے کہ مخاطب بدل گیا ہے اور اَب بات اپنے کسی بہت ہی محبوب سے کی جا رہی ہے۔

اِسی طرح اِس آیت کی اندرونی شہادت بتاتی ہے کہ یہ الفاظ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہے گئے ہیں جیسا کہ ۱۹ : ۹۷ کے ماتحت بیان کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کے محبّت سے نوازنے کے کئی طریق ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بندے سے محبّت کرتا ہے اور بندہ خدا سے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ اس بندے کے دِل میں مخلوق کی محبت کُوٹ کُوٹ کر بھر دی جاتی ہے اور مخلوق کے دِل اس کی طرف پھیر دیئے جاتے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ جس شان کے ساتھ محبّت کا یہ القاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہُوا کسی اَور پر نہیں ہُوا۔ خدا تعالیٰ کا آپؐ سے اِنتہائی محبّت کرنا تو اِس بات سے ظاہر ہے کہ اس نے فرمایا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ (حدیثِ قدسی) اگر مَیں تجھے پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔ پھر فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۳ : ۳۲) یعنی اے رسُول! کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو میری اِتّباع کرو، اللہ تم سے محبّت کرے گا۔ پھر انبیاء میں سے صرف حضورؐ ہی کو وہ مقامِ اِتّصال ملا کہ لوگوں کو یَا عِبَادِیْ (۳ : ۸۰) کہنے کی اجازت ہی نہیں بلکہ حکم دیا۔ اِس کے برعکس حضرت موسیٰؑ کے ساتھ کسی ایسے سلوک کا ذکر نہ بائیبل میں ہے نہ قرآن میں۔ رہا آپؐ کا خدا تعالیٰ سے محبّت کرنے کا سوال تو حضورؐ کو اللہ تعالیٰ سے اِس قدر

محبّت تھی کہ خود دشمن بھی کہتے تھے عشق محمدٌ ربّہٗ کہ محمدؐ اپنے رب کا عاشق ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کا آپؐ کو احمد کا خطاب دینا (۶۱: ۷) اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپؐ نے خدا تعالیٰ کی حمد اس محبّت، عشق اور شان سے کی کہ سراپا احمد (حمد کرنے والا) بن گئے۔ بے شک ہر نبی کو خدا تعالیٰ سے محبّت ہوتی ہے اور حضرت موسیٰؑ کو بھی تھی لیکن نہ ہی اس زمانہ کے لوگوں پر کوئی ایسا تاثر تھا نہ ہی بارِ ایزدی سے آپ کو کوئی اِس قسم کا خطاب ملا جس سے معلوم ہو کہ آپ کو اس ضمن میں کوئی خاص امتیاز حاصل تھا۔

پھر حضورؐ کے دِل میں مخلوق کی محبّت اِس قدر تھی کہ فرمایا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (۲۶: ۴) کہ کیا تُو اپنی جان کو اِس غم میں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ لیکن موسیٰؑ نے اگر اِس ضمن میں کچھ کہا تو صرف اتنا کہا رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ (۵: ۲۶)۔

پھر مخلوق کے دل میں آپؐ کی محبّت کا یہ عالم ہے کہ صحابہؓ آپؐ کے دائیں بھی لڑے اور آپؐ کے بائیں بھی۔ آپؐ کے آگے بھی لڑے اور آپؐ کے پیچھے بھی۔ اور انہوں نے آپؐ کے لئے عشق و محبّت کا وہ نمونہ دکھایا کہ آج تک کسی قوم نے اپنے لیڈر ربانی کے لئے نہیں دکھایا۔ اِس کے برعکس موسیٰ علیہ السّلام کی قوم کا یہ حال تھا کہ جب موسیٰؑ نے اُن سے خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے کہا تو وہ کہنے لگے فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (۵: ۲۵) کہ جا تُو اور تیرا ربّ لڑ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

پس کیا بیرونی شہادت اور کیا اندرونی شہادت دونوں سے معلوم ہُوا کہ یہ آیت فداہ ابی و امی رسُولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے۔

اِس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن میں اکثر سِلسلہ کلام کو روک کر خطاب کا رُخ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دیا جاتا ہے۔ مثلاً سُورہ ھُود میں نوحؑ اور ھُودؑ کے ذکر کے درمیان فرمایا تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ (۵۰)

اِس سے منجملہ دیگر فوائد کے یہ فائدہ حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے کہ یہ باتیں جو بیان کی جا رہی ہیں محض قصّے کہانیاں نہیں بلکہ ان میں غیب کی خبریں پوشیدہ ہیں۔ طٰہٰ مکّی سُورۃ ہے جو حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام سے پہلے نازل ہوئی تھی یعنی اُس وقت نازل ہوئی تھی جب مسلمان ابھی بہت کمزور حالت میں تھے اور نماز بھی برملا نہیں پڑھ سکتے تھے۔ موسیٰؑ کے قصّے کے درمیان حضورؐ جو مثیلِ موسیٰؑ ہیں کو مخاطب کرنے کا یہ مقصد ہے کہ اسے

میرے محبوب جب مَیں نے اپنی سکیم کو پُورا کرنے کے لئے ایک بچّے کو ظالم کے ہاتھوں سے بچا لیا تھا تو تجھے کیونکر ان ظالموں کے ہاتھوں سے نہیں بچاؤں گا جبکہ تُو وجہِ تکوینِ ارض وسما ہے اور تجھ پر مَیں نے خاص طور پر اپنی محبّت کی رداء ڈالی ہے اور تُو ہر وقت میری نظروں کے نیچے رہتا ہے۔

إِذْ تَمْشِيٓ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُۥ فَرَجَعْنَٰكَ إِلَىٰٓ أُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَٰكَ مِنَ ٱلْغَمِّ وَفَتَنَّٰكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِيٓ أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَٰمُوسَىٰ ﴿٤١﴾

اور اے موسیٰ! ہم نے تجھ پر اس وقت بھی احسان کیا جب تیری بہن چلتی ہوئی گئی اور کہنے لگی: کیا مَیں تم لوگوں کو اس عورت کا پتہ بتاؤں جو اس بچّہ کی پرورش کر سکے گی۔

اِس طرح ہم نے تجھے تیری ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کرے۔

اور پھر ایسا ہوُا کہ تُو نے ایک آدمی کو قتل کر دیا لیکن ہم نے تجھے اس غم سے نجات دی۔ اور ہم نے تجھے طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا چنانچہ تُو کئی سال مدین کے لوگوں میں رہا۔ اِس طرح ہوتے ہوتے اے موسیٰ تُو ایک خاص معیار پر آیا ◉

إِذْ تَمْشِيٓ أُخْتُكَ : بدل من إِذْ أَوْحَيْنَا (بیضاوی، املاء، شوکانی)

اقتدرہ کے معنی ہیں جَعَلَه قدرًا۔ اس نے اس چیز کو درمیانے سائز کا بنایا۔ قدر کے معنوں میں اندازہ، مقدار، مقررہ اندازہ اور مخصوص مقدار کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ گویا آیت کے معنی ہیں اِس طرح تُو بمشکل ہمارے مقررہ معیار پر آیا۔

اِس کے معنی قدرت اور غلبہ کے بھی ہیں۔

قدر علیٰ شیءٍ کے معنی ہیں: جمعہ و امسکہ (اقرب)

وقدرہٗ اللہ علیٰ کذا کے معنی ہیں جعلہ قادرًا علیہ (منجد)

اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوئے: اِس طرح تُو نے اپنے نفس پر قابو پایا اور اپنے نفس کو سرکشی سے روکا۔ قدر کے معنی حتی الامکان کے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا (۱۳:۱۸) امام راغبؒ کہتے ہیں ای بقدر المکان المقدد۔ اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوئے اور اِس طرح تُو اپنی قوّتوں کے کمال کو پہنچا۔

اِس آیت کے تمام مفہوموں کو پیشِ نظر رکھئے اور اس کے مقابل پر ہمارے رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دیکھئے کہ فرمایا: کہ وہ ایک ایسا نُور ہے يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ (۲۴:۳۶) کہ اگر اس کو وحیٔ الٰہی کی آگ نہ دکھائی جاتی تو بھی بھڑک اُٹھتا۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿۴۲﴾

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۳﴾

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۴﴾

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۵﴾

اور یُوں ہؤا کہ اس کے بعد اللہ نے موسیٰ سے کہا: ہم نے تجھے اپنی ذات کے لئے چُن لیا ہے۔ تُو اور تیرا بھائی میرے نشانوں کے ساتھ جاؤ۔ دیکھو! میری یاد میں کوتاہی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرو شاید کہ وہ سمجھ جائے یا میرے عذاب سے ڈر جائے ◉

آیت ۴۰ کے ماتحت نوٹ کے سلسلہ میں اِس آیت کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ واحد متکلم

(میں) کی ضمیر آپ کے معیار پر آجانے کے بعد استعمال کی ہے۔

اِس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ آیت ۴۲ سے ایک نیا سلسلہ کلام شروع ہوتا ہے۔ آیت ۴۱ تک سوائے ضمنی خطاب کے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہؤا خطاب کا رُخ صرف موسیٰؑ کی طرف ہے لیکن آیت ۴۲ سے اسکا رُخ موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں کی طرف ہو جاتا ہے۔ یہ امر متحقق ہے کہ ہارونؑ طُور پر اس گفتگو کے بعد پہنچے تھے جس کا ذکر آیت ۴۱ تک ہے۔

چنانچہ خروج باب ۴ میں پہلے عصا کے سانپ بننے کا ذکر ہے جس کا ذکر اس سُورۃ کی آیت ۲۰ تا ۲۲ میں ہے۔ اس کے بعد یدِبیضا کا ذکر ہے جس کا ذکر یہاں آیت ۲۳ میں ہے۔ اس کے بعد آیت ۲۷، ۲۸ میں لکھا ہے کہ خداوند نے ہارونؑ سے کہا کہ: بیابان میں جا کر موسیٰؑ سے ملاقات کر۔ چنانچہ وہ گیا اور موسیٰ نے اسے بتایا کہ خدا نے کیا کیا باتیں کہہ کر اسے بھیجا ہے اور کون کون سے مُعجزے دکھانے کا حکم دیا ہے۔

پس معلوم ہؤا کہ آیت ۴۱ تک جس گفتگو کا ذکر ہے وہ صرف حضرت موسیٰؑ سے ہوئی ہے اس وقت ہارونؑ موجود نہیں تھے اور اس آیت میں جس گفتگو کا ذکر ہے وہ حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں سے ہوئی ہے۔ اور اس سلسلہ کلام کا حصّہ نہیں جس کا ذکر آیت ۱۲ سے ۴۱ تک ہؤا ہے۔

اِصْطَنَعْتُكَ: اصطفيتك (بیضاوی) اخترتُك (جلالین، رُوح البیان) یعنی تجھے چُن لیا ہے۔ بہرحال یہ اس کے اطلاقی معنی ہیں۔ اس کا مادہ صنع ہے۔ اصطنع کے معنی ہیں صنع کرنا، بنانا، تیار کرنا۔

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۶﴾

وہ کہنے لگے: اے ہمارے ربّ! ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کرے یا سرکشی میں اَور بھی نہ بڑھ جائے ◉

ہمارے نبیؐ کا یہ مقام ہے کہ جب خِلعتِ نبوّت سے سرفراز ہوئے تو لوگوں نے راہوں میں کانٹے بچھائے، سر پر گندگی کے ڈھیر ڈالے، گلے میں پھندا ڈالا، گالیاں بکیں، غرضیکہ ہر طرح سے دُکھ دیا، لیکن آپؐ نے تبلیغِ حق میں نہ کوئی کوتاہی کی اور نہ ہی کوئی عذر کیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی ﴿۴۶﴾

فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّکَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۵ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰکَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ﴿۴۷﴾

اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿۴۸﴾

اللہ نے کہا: ڈرو نہیں۔ مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ مَیں سُنتا بھی ہوں اور دیکھتا بھی ہوں۔ جاؤ اور اس سے کہو: ہم تیرے ربّ کے فرستادہ ہیں۔ پس تُو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر اور ان کو دُکھ نہ دے۔ ہم تیرے پاس تیرے ربّ کے نشان لے کر آئے ہیں۔ اس کے لئے سلامتی ہے جو ہدایت کو قبول کرتا ہے۔ ہمیں یہ الہام کیا گیا ہے کہ جو اللہ کے حکم کا انکار کرے گا اور اس سے مُنہ موڑے گا اس کے لئے عذاب مقدر ہے ◉

قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا یٰمُوْسٰی ﴿۵۰﴾

جب وہ اپنا پیغام فرعون کو سُنا چکے تو اس نے کہا: موسٰی! تم دونوں کا ربّ کون ہے؟ ◉

قَالَ: بعد ما اتیاہ وقال لہ ما امر بہ (بیضاوی)

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۱﴾

موسیٰ نے کہا: ہمارا ربّ وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ماہیّت عطا کی اور پھر اسے ترقی کی راہوں پر ڈالا ◉

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۲﴾

فرعون نے کہا: جو نسلیں پہلے گذر چکی ہیں ان کا کیا حال ہے؟ ◉

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ فِىْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَ لَا يَنْسَى ﴿۵۳﴾

موسیٰ نے کہا: ان کا علم میرے ربّ کو ہے۔ ہر چیز ایک قانون کے ماتحت ہے۔ میرا ربّ نہ اپنی راہوں کو چھوڑتا ہے نہ کسی چیز کو بھولتا ہے ◉

الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۴﴾

كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿۵۵﴾ ع ۲

وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے اور آسمان سے پانی نازل کیا۔

دیکھو! ہم آسمان سے پانی نازل کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ مختلف نباتات کی کئی کئی انواع پیدا کرتے ہیں اور پھر تمہیں کہتے ہیں: خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی کھلاؤ۔

یاد رکھو! ان تمام باتوں میں اہلِ خرد کے لئے نشان ہیں ◉

فَاَخْرَجْنَا بِہٖ: غیبت سے تکلم کی طرف انتقال اِس بات کے اظہار کے لئے ہے کہ یہ فعل اس کی خاص قدرت نمائی سے تعلق رکھتا ہے۔ ف کا عطف محذوف پر ہے جس کا مضمون سابقہ عبارت سے نکل رہا ہے۔ گویا آیت کی تقدیر ہے آنزلنا من السّماء ماء فاخرجنا بہ....

اَزْوَاجًا: اصنافًا (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۶﴾

ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور مٹی ہی میں واپس لوٹائیں گے اور مٹی ہی سے دوبارہ پیدا کریں گے ◉

وَ لَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ﴿۵۷﴾

ہم نے فرعون کو اپنے نو کے نو نشان دکھائے لیکن اس نے ان سب کو جھٹلایا اور انکار پر اصرار کیا ◉

وَلَقَدْ اَرَیْنٰہُ اٰیٰتِنَا کُلَّھَا: ای الآیات التسع المذکورۃ فی قولہ۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ (۱۷: ۱۰۲) علی ان الاضافۃ للعھد (شوکانی)

تاکید لشمول الانواع اولشمول الافراد علی ان المراد بایاتنا ایات معھودۃ وھی الآیات التسع المختصۃ بموسٰی (بیضاوی)

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ

يٰمُوْسٰى ﴿٥٨﴾

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٩﴾

اس نے کہا: اے موسیٰ! کیا تُو ہمارے پاس اِس لئے آیا ہے کہ اپنی جادوگری سے ہمیں اپنے ملک سے نکال دے؟ ہم تیرا جواب ایسے ہی جادو سے دیں گے۔ ہم سے برابر شرائط پر مقابلہ کی جگہ اور وقت کا تعین کر جس سے نہ ہم پھریں نہ تُو ◉

موسیٰؑ نے صرف بنی اسرائیل کو قید سے چھوڑنے کا مطالبہ کیا تھا لیکن فرعون نے لوگوں کو بھڑکانے کے لئے اس مطالبہ کو غلط رنگ دے دیا۔ انبیاء اور ان کی جماعتوں کے مخالفین کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ بات کو بگاڑ کر پیش کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اشتعال دلائیں۔

مَكَانًا سُوًى: فرعون کو اپنی کامیابی پر یقین تھا۔ اُس نے برابر شرائط پر فیصلہ کرنا چاہا ورنہ انبیاء کے دشمن ہمیشہ اوچھے ہتھیاروں سے میدان مارنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ جب وہ میدان میں شکست کھا گیا تو اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آیا۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٦٠﴾

موسیٰ نے کہا: ہمارا مقابلہ جشن کے دن ہوگا۔ بہتر ہے کہ لوگ دِن چڑھے جمع کئے جائیں ◉

یعنی اُس میدان میں جہاں لوگ اس دن میلہ کرتے ہیں۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦١﴾

اس پر فرعون بے رُخی سے اُٹھ کر چلا گیا۔ اس نے اپنے تمام جادوگر جمع کئے اور میدان میں آ گیا ◉

كَيْدَهٗ: ذوی کیدہٗ (جلالین) ما یکاد بہٖ یعنی السحرۃ (بیضاوی)

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦٢﴾

موسیٰ نے جادوگروں سے کہا: تم پر اللہ کی مار ہو۔ اللہ پر جھوٹے افترا نہ باندھو ورنہ وہ تم پر ایسا عذاب نازل کرے گا کہ تمہیں جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دے گا۔ یاد رکھو! جس کسی نے بھی اللہ پر افترا کیا نامراد رہا ◉

وَيْلَكُمْ: اصلہ الدعاء للھلاک بمعنی الزمکم اللہ ویلا (رُوح البیان)

لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا: یعنی یہ نہ کہو کہ یہ معجزات جو اللہ نے دکھائے ہیں جادو ہیں اور ہم بھی ایسا جادو پیش کر سکتے ہیں۔ ایسے مواقع پر سرکش لوگ تمسخر سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی خدا کی طرف سے معجزہ دکھا رہے ہیں۔ ان کے کہنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ معجزہ ہے تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ بھی معجزہ ہے۔

فَيُسْحِتَكُمْ: جواب نہی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى: علی اللہ تعالیٰ (رُوح البیان)

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٣﴾

اِس پر وہ آپس میں اُلجھنے لگے، اور دبی دبی سرگوشیاں کرنے لگے ◉

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾

بعض نے کہا: یہ دونوں جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ اپنی جادوگری سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اور تمہاری مثالی تہذیب کو برباد کر دیں۔ پس اپنی تدبیریں پختہ کرلو اور ان کے مقابلہ میں منظم ہو کر نکلو۔ یاد رکھو! جو آج غالب آگیا اپنی مراد کو پا گیا ◉

قَالُوْٓا: لبعضهم لبعضٍ (بیضاوی)

اَلْمُثْلٰى: افعل التفضیل۔ امثل کی تانیث۔

موسیٰ نے ان کو وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى کہہ کر ڈرایا تھا انہوں نے اس کے جواب میں وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى کہہ کر اپنے لوگوں کو اُبھارا۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾

پھر انہوں نے موسیٰ کو مخاطب ہو کر کہا: اے موسیٰ! یا تو تُو اپنا کرتب پیش کر یا ہم اپنا کرتب پیش کرتے ہیں ◉

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

موسیٰ نے کہا: پہلے تم ہی پیش کرو۔ اور ایلو! جونہی انہوں نے اپنا کرتب دکھایا ان کے جادو کے سبب ان کی رسّیاں اور ان کی لاٹھیاں موسیٰ کو دوڑتی ہوئی نظر آنے لگیں ◉

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾

اِس پر موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا ◉

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

ہم نے اسے کہا: خوف نہ کر۔ تُو ہیؔ غالب ہے ◉

موسیٰ کے خوف کھانے کا ذکر جملہ فعلیہ سے کیا ہے جس میں حدوث پایا جاتا ہے اور اس کے غالب ہونے کا ذکر جملہ اسمیہ سے کیا ہے جس میں ثبوت اور دوام پایا جاتا ہے۔

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

وہ جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اُسے میدان میں ڈال۔ وہ ان کا سارا کھیل تلپٹ کر دے گا۔ جو کھیل اُنھوں نے کھیلا ہے جادوگروں کا ایک شعبدہ ہے، اور نبی کے مقابلہ میں جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کچھ بھی کرے ◉

تَلَقَّفُ : لقف۔ تیزی سے پکڑنا خواہ ہاتھ سے ہو یا مُنہ سے (مُفردات)

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾

چنانچہ موسٰی نے اپنا عصا پھینکا اور وہ ان کا سارا کھیل تلپٹ کر گیا۔ اور جادوگر بے اختیار سجدہ میں گِر گئے اور کہنے لگے : ہم موسٰی اور ہارون کے ربّ پر ایمان لاتے ہیں ◉

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا : الفاء فصیحة ای فالقاہ فوقع ما وقع من اللقف فألقی السحرة حال کونهم (سجدا) ساجدین کانّما القاهم مُلقٍ (رُوح البیان)

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾

فرعون نے ان سے کہا : پیشتر اس کے کہ مَیں تمہیں اجازت دیتا تم اس پر ایمان لے آئے۔ وہ تمہارا سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا۔ مَیں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف اطراف سے کاٹوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر لٹکاؤں گا اور تم جان لوگے کہ ہم دونوں میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ دیرپا ہے ◉

اُصَلِّبَنَّكُمْ : الصلب الّذی هو تعلیق الانسان للقتل (رُوح البیان) یعنی صلیب دینے کے

معنی انسان کو قتل کے لئے لٹکانا ہے۔ چونکہ اُردو زبان میں صرف لٹکانا اس مفہوم کو ادا کرتا ہے ہم نے اس پر اکتفا کیا ہے۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿۷۳﴾

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۴﴾

اُنھوں نے کہا: ہم ان نشانات کے مقابل جو ہم نے دیکھے ہیں اور اس خدا کے مقابل جس نے ہمیں بنایا ہے تجھے قبول نہیں کر سکتے۔ جو فیصلہ تُو کرنا چاہتا ہے کر لے۔ تُو صرف اِس دُنیوی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ ہم اپنے ربّ پر ایمان لے آئے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کر دے۔ خصوصاً ہماری اس سحرکاری کو جس پر تُو نے ہمیں مجبور کیا۔ اللہ کا دیا ہُوا انعام ہی سب سے بہتر ہے اور اسی کی سزا زیادہ دیرپا ہے ◉

وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى: فرعون نے ساحروں سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ جیت گئے تو ان کو بہت انعام دے گا (۷ : ۱۱۵) ان کے ایمان لانے پر اس نے کہا تھا کہ مَیں تمہیں دیرپا عذاب دوں گا (۷۲) ان دونوں باتوں کو مدِّنظر رکھ کر وہ جواب دیتے ہیں کہ جو انعام ایمان لاکر ہمیں اللہ کے ہاں سے ملے گا وہ تیرے انعام سے بہتر ہے اور جو سزا کُفر اختیار کرکے اس کے ہاں سے ملے گی وہ تیری سزا سے زیادہ دیرپا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا

يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٥﴾

یاد رکھو! جو شخص اپنے ربّ کے حضور مجرم بن کر حاضر ہوگا اس کے لئے جہنّم ہے جس میں نہ وہ مرے گا نہ جئے گا ◉

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٦﴾

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٧﴾ ع ۲۲ ۱۲

ان لوگوں کے لئے جو اس کے حضور اس صورت میں آئیں کہ وہ مومن ہوں اور انہوں نے دُنیا میں اچھے عمل کئے ہوں بلند درجات ہیں، ہمیشہ رہنے والے باغ جو چلتی ہوئی نہروں سے شاداب ہونگے۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ پاکبازوں کا یہی اجر ہے ◉

قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ : فی محل نصب علی الحال (شوکانی)

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٨﴾

اور پھر یوں ہؤا کہ ہم نے موسیٰ سے کہا: میرے بندوں کو لے کر

رات کو چل دے اور ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ لے، پکڑے جانے کے خوف سے بےخطر ہوکر، ہر قسم کے اندیشہ سے بےپروا ہوکر ◉

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٩﴾

وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿٨٠﴾

جب موسٰی اسرائیل کو لے کر چل دیا تو فرعون نے اپنے لاؤلشکر کے ساتھ اس کا تعاقب کیا۔ آخرکار فرعون اور اس کے ساتھیوں کو سمندر کی ایک موج نے پورا پورا ڈھانپ لیا۔ فرعون اپنے لوگوں کو غلط راہ پر لے گیا اور اس نے انہیں ٹھیک راہ پر نہ ڈالا ◉

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ : الفاء فصيحة اى فعل ما امر به فتبعهم فرعون (روح البيان)

فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ : التكرير للتعظيم و التهويل (شوكانى)

وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى : اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ ان کو گمراہی میں ڈال دیا۔ اور یہ بھی کہ اضلهم فى البحر وما نجا (بیضاوی) یعنی سمندر میں غلط راہ پر لے گیا۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ﴿٨١﴾

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ

عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨٢﴾

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٣﴾

اے بنی اسرائیل ! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی ، تمہارے ساتھ طُور کے دائیں جانب ایک معاہدہ کیا اور تم پر من و سلویٰ نازل کیا۔

جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں انہیں کھاؤ اور اس بارے میں حد سے نہ بڑھو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو گا۔ یاد رکھو! جس پر میرا غضب نازل ہوتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جو توبہ کرتا ہے اور ایمان لاتا ہے اور اعمالِ صالحہ بجا لاتا ہے اور سیدھی راہ پر چلتا ہے مَیں اس کے لئے بہت ہی بخشنے والا ہوں ●

وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ : کھانے میں حد سے بڑھنے کی کئی صُورتیں ہیں :۔

١ ۔ اسراف کرنا۔

٢ ۔ شکر نہ کرنا بلکہ تکبر کرنا۔

٣ ۔ مستحق کو کھانا نہ کھلانا۔

يَحِلَّ : جواب نہی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ : قلنا لهم (رُوح البیان ، شوکانی، بیضاوی)

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٤﴾

جب موسیٰ طُور پر پہنچا تو اس کے ربّ نے اس سے کہا: اے موسیٰ کس چیز نے تجھے اپنی قوم سے پہلے آنے پر آمادہ کیا ! ◉

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۵﴾

موسیٰ نے کہا: وہ لوگ میرے پیچھے ہی چلے آ رہے ہیں۔ اے میرے ربّ! مَیں تیرے پاس اِس لئے جلدی سے پہنچا ہوں تاکہ تُو راضی ہو جائے ◉

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿۸۶﴾

اس نے کہا: ہم نے تیرے بعد تیری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا ہے اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے ◉

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ﴿۸۷﴾

چنانچہ موسیٰ اپنی قوم کے پاس سخت غصّے اور غم کی حالت میں پلٹا۔

اس نے اُن سے کہا: اے میری قوم! کیا تمہارے ربّ نے تم سے ایک سچّا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا تمہارے لئے میری جُدائی کا زمانہ بہت لمبا ہو گیا تھا، یا کیا تم نے پسند کیا کہ تم پر تمہارے ربّ کا غضب نازل ہو اور اِس لئے تم نے اس عہد کی خلاف ورزی کی جو تم نے مجھ سے کر رکھا تھا؟ ◉

وَعْدًا حَسَنًا: صَادِقًا (جلالین، رُوح البیان)

اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ: عہد کے معنی زمانہ اور مدّت کے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ جلالین میں لکھا ہے مدة مفارقتی ایّاکم، اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: وعدکم ذالك فطال زمانُ انجاز الوعد (رُوح البیان) یعنی کیا خدا تعالیٰ نے جو تم سے وعدہ کر رکھا تھا اس کے پُورے ہونے میں بہت مدّت لگ گئی تھی۔

قَالُوا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۸﴾

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۵ فَنَسِيَ ﴿۸۹﴾

اُنہوں نے کہا: ہم نے تجھ سے کئے ہوئے عہد کی خلاف ورزی اپنی مرضی سے نہیں کی، ہم پر مصریوں کی قوم کے زیورات کا بوجھ لاد دیا گیا تھا اور ہم نے اسکو سامری کے سامنے ڈال دیا۔ سامری نے ہمیں ایسا ہی مشورہ دیا تھا۔ پھر ان زیوروں سے سامری نے اپنے ساتھیوں کے لئے ایک بچھڑا بنایا، ایک جسدِ بےجان جس سے بچھڑے کی آواز نکلتی تھی۔

پھر وہ اور اس کے ساتھی کہنے لگے یہ تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہے
جسے موسیٰ بھول گیا ہے ◉

كَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ: اَلْقٰى کے معنی وسوسہ ڈالنے، بات دل میں ڈالنے کے بھی ہیں۔ چنانچہ فرمایا:
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ (٢٢:٥٣)
فَاَخْرَجَ: الفاء فصيحة

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۥ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٩٠﴾ ع ۴ ١٣ ١٣

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩١﴾

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩٢﴾

لیکن کیا ان کو نظر نہیں آتا تھا کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا
اور نہ ان کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع ؟

اور اس سے پہلے ہارون نے بھی ان سے کہا تھا : اے میری قوم!
تمہیں اس بچھڑے کے ذریعہ آزمایا جا رہا ہے۔ تمہارا ربّ خدائے رحمٰن
ہے۔ پس میری پیروی کرو اور میری بات مانو۔ لیکن انہوں نے اس
سے کہا: جب تک موسیٰ واپس نہیں آتا ہم اس بچھڑے کی پوجا

کرتے رہیں گے ◉

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٣﴾

اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِىْ ﴿٩٤﴾

اور جب موسٰی واپس آیا تو اُس نے ہارون سے کہا: ہارون! جب تُو نے ان لوگوں کو گمراہ ہوتے دیکھا تو کِس چیز نے تجھے میری اطاعت سے روکا؟ کیا تُو ان کے پیچھے لگ گیا اور میرے حکم سے منحرف ہو گیا؟ ◉

قَالَ يٰهٰرُوْنُ : لما رجع (بیضاوی)

اَفَعَصَيْتَ اَمْرِىْ : الفاء للعطف على المقدر (شوکانی) ف کا عطف محذوف پر ہے اور آیت کی تقدیر ہے اَتَبِعْتَهُمْ فَعَصَيْتَ اَمْرِىْ۔

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِىْ وَلَا بِرَاْسِىْ ۚ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِىْ ﴿٩٥﴾

ہارون نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! مجھے ڈاڑھی اور سر سے نہ پکڑ۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں تُو یہ نہ کہے: تُو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میرے حکم کا انتظار نہ کیا ◉

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِىُّ ﴿٩٦﴾

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً

مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۷﴾

اس پر موسیٰ سامری کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟

اس نے کہا: مَیں نے وہ کچھ دیکھا ہے جو یہ لوگ نہیں دیکھ پائے۔ مَیں نے رسولؑ کی خاکِ پا سے کچھ فیض حاصل کیا تھا لیکن پھر اسے پھینک دیا۔ میرے نفس نے یہی بات مجھے خوشنما کر کے دکھائی ◉

قَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ: من سُنّته و رسمه (رازی) یعنی اس کی سُنّت اور رسم و راہ سے کچھ فیض حاصل کیا تھا۔

بعض لوگ اِس آیت کے یہ معنی کرتے ہیں کہ سامری نے کہا تھا کہ مَیں نے رسول کے نقشِ پا سے مُٹھی بھر مٹّی اُٹھائی اور اسے سانچہ میں ڈال دیا۔ لیکن وہ اس کے اگلے فقرہ کو بھول جاتے ہیں کہ وہ اقرارِ جُرم کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں اپنے نفس کے دھوکہ میں آگیا۔ اگر وہ حضرت موسیٰؑ کو ذہنی رشوت پیش کر رہا تھا تو پھر یہ کیوں کہا کہ مَیں اپنے نفس کے دھوکہ میں آگیا۔ فتدبّروا۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۸﴾

موسیٰ نے کہا: دُور ہو! تیری یہ سزا ہے کہ تُو زندگی بھر یہ صدا لگاتا پھرے گا: مَیں اچھوت ہوں۔ یہی نہیں تیرے لئے ایک اور

وعید بھی ہے جو ٹل نہیں سکے گی۔اور ذرا اپنے اس خدا کی طرف بھی دیکھ جس کی عبادت میں تُو مشغول تھا۔ہم اسے جلائیں گے اور اس کی خاک سمندر میں پھینک دیں گے ◉

اگر موعد کے معنی وعدہ کا مقام لیا جائے تو معنی ہوں گے: تیرے لئے ایک اور مقام یعنی دوزخ بھی ہے جسے تُو پا کر رہے گا۔

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۹﴾

پھر موسٰی نے جماعت سے مخاطب ہو کر کہا: لوگو! تمہارا معبود صرف اللہ ہے، وہ اللہ جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔وہ اپنے علم کے اعتبار سے ہر چیز پر محیط ہے ◉

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۱۰۰﴾ ۖۚ

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۱﴾ ۙ

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۲﴾ ۙ

اے رسول! جس طرح ہم نے تجھے یہ قصّہ ٹھیک ٹھیک سُنایا ہے اسی طرح ہم تجھے کچھ اور بھی پہلے قصّے سُناتے ہیں۔ہم نے اپنی جناب سے تجھے ایک ایسی کتاب عطا کی ہے جو تمام نوعِ اِنسانی کے لئے عزّت اور شرف کا موجب ہے۔جو لوگ اِس کتاب سے مُنہ موڑیں گے

قیامت کے دن ایک بھاری بوجھ اُٹھائیں گے جو ہمیشہ ان کے گلے کا ہار بنا رہے گا۔ کیا ہی بُرا ہے وہ بوجھ جو وہ قیامت کے دن اُٹھائیں گے! ◉

فِیۡهِ: فی عذاب الوزر (جلالین)

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۚ ﴿۱۰۳﴾

لوگو! کچھ اس دن کی بھی فکر کرو جب صُور پھونکا جائے گا۔ اس دن ہم مجرموں کو اس حالت میں اکٹھا کریں گے کہ ان کی آنکھیں بے نُور ہوں گی ◉

زُرْقًا: عمیا عیونهم لا نور لها (مفردات)

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۴﴾

وہ ایک دوسرے سے دبی دبی آواز میں کہیں گے: ہم اس حالت میں صرف دسؔ راتیں رہے ہیں ◉

اِنْ لَّبِثْتُمْ: عرب لوگ ایسے مواقع پر ہم کی بجائے تم کہتے ہیں۔

اِلَّا عَشْرًا: یاد رہے کہ تین سے دسؔ تک عدد مذکر ہو تو معدود مؤنث آتا ہے۔ مؤنث ہو تو مذکر۔ یہاں عشرا مذکّر آیا ہے۔ پس معلوم ہوُا کہ اس کا معدود لیالِ ہے جو کہ مؤنث ہے۔ اِس آیت کے مضمون کو سمجھنے کے لئے سُورۃ الفجر کی آیت ولیالٍ عشر پر غور کرنا چاہیئے۔

عرب لوگ چونکہ دن رات سے شمار کرتے ہیں اِس لئے یہاں دسؔ راتوں سے مُراد دسؔ دن ہیں۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً

ع ۵ ۱۵ ۱۴ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ع ﴿١٠٥﴾

ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کیا کہیں گے جب ان میں سے سب سے صائب الرائے شخص یہ کہے گا: ہم اس حالت میں صرف ایک دن رہے ہیں ◉

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّىْ نَسْفًا ﴿١٠٦﴾

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٧﴾

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٨﴾

اے رسول! لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اُس دن پہاڑوں کا کیا بنے گا۔

تُو ان سے کہہ: میرا ربّ انہیں ریزہ ریزہ کر کے اُڑا دے گا اور زمین کو چٹیل میدان کی صورت کر دے گا کہ تجھے اس میں نہ کوئی کجی نظر آئے گی نہ اُونچ نیچ ◉

عَنِ الْجِبَالِ: مآل امرھا (بیضاوی)

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٩﴾

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِىَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١١٠﴾

اُس دن وہ اس پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس سے انحراف کی کوئی صورت نہیں، اس دن خدائے رحمٰن کے خوف سے تمام آوازیں دب جائیں گی اور سوائے قدموں کی آہٹ کے کوئی آواز سُنائی نہیں دے گی، اُس دن کسی کی شفاعت، کام نہیں آئے گی سوائے اُس شخص کی شفاعت کے جسے خدائے رحمٰن اجازت دے اور جس کی شفاعت اس کو پسند ہو ◉

لَا عِوَجَ لَهٗ : لا يعوج لهٗ مدعو ولا يعدل عنه (بیضاوی، کشاف، جلالین، ابنِ کثیر، روح البیان)

لِلرَّحْمٰنِ : لمهابته (بیضاوی، رُوح البیان)

هَمْسًا : همس : بہت ہی ہلکی آواز۔ الهميس اُس آواز کو کہتے ہیں جو اُونٹ کے قدموں سے پیدا ہوتی ہے (بیضاوی)

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ : اِلّا شفاعة من اُذن او الا من اُذن فى ان يشفع لهٗ (بیضاوی)

مؤخر الذکر اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے : اُس دِن سوائے اس کے کہ خود خدائے رحمٰن کسی کیلئے شفاعت کرنے کی اجازت دے دے اور یہ پسند کرے کہ اس کے حق میں بات کہی جائے کوئی شفاعت سُودمند نہیں ہوگی۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۱﴾

وہ تمام لوگوں کے اگلے پچھلے حالات جانتا ہے لیکن لوگ اس کی کُنہ نہیں پا سکتے ◉

وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۲﴾

اُس دن سرکشوں کے سر خدائے حیّ و قیوم کے سامنے جھک جائیں گے
اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہو گا نامراد ہوں گے ◉

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ : وجوہ العصاۃ (کشاف، بیضاوی) واللام فی الوجوہ للجنس او للعهد
والمراد بها وجوہ العصاۃ (روح البیان)

وجوہ۔ جمع۔ واحد وجہ، مُنہ۔ بعض دفعہ جزء کو کُل کا نام دے لیتے ہیں۔ علم بیان میں اسے تسمیۃ الشئ باسم جزئہ کہتے ہیں۔ یہاں مُنہ سے مُراد لوگ یا سرکش لوگ ہیں۔ اُردو اور انگریزی میں ایسے موقع پر سر اور HEAD کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾

البتہ وہ لوگ جو نیک عمل بجا لائے اور ایمان پر قائم رہے انہیں نہ کسی زیادتی کا نہ اپنے حق سے محروم ہونے کا کوئی خوف ہو گا ◉

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾

جس طرح ہم نے یہ آیات کھول کھول کر بیان کی ہیں اسی طرح ہم نے

تمام قرآن فصیح زبان میں نازل کیا ہے۔ ہم نے اس میں اپنے بعض وعید کا ذکر مختلف پہلوؤں سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ تقوی اختیار کریں اور تاکہ قرآن ان کے دل میں اللہ کی یاد تازہ کر دے۔

پس اُونچا رہے اللہ، سچے بادشاہ کا نام۔

تُو قرآن کے بارے میں اس کی وحی کی تکمیل سے پہلے جلدی نہ کر اور ہمیشہ یہ کہہ: اے میرے ربّ! میرا علم بڑھا ◉

صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ: قرآن میں قوموں کی تباہی کے جو مختلف قصص بیان ہوئے ہیں یہ آیت ان کو سمجھنے کی کُنجی ہے۔ بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ایک ہی قصہ بار بار پہلو بدل بدل کر کیوں بیان کیا گیا ہے؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ قصّے بطور قصّے کہانیاں بیان نہیں کئے گئے ان میں سے ہر ایک قصّہ ایک پیشگوئی پر مشتمل ہے اور اگر کوئی قصّہ مکرر بیان ہوُا ہے تو اس کے معنی ہیں کہ اِس پیشگوئی کا ظہور تکراراً ہو گا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن بار بار کہتا ہے کہ جو کچھ پہلے مُنکرین کا حشر ہوُا وہی اِس زمانہ کے مُنکروں کا ہو گا پس جب وہ اُمم سابقہ کی تباہی کے قصّے بیان کرتا ہے تو دراصل آئندہ کی پیشگوئیاں کر رہا ہوتا ہے۔

اکثر مفسّرین نے اِس آیت کے معنی سُورہ قیامت کی آیت لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ کے مطابق کئے ہیں لیکن یہاں الفاظ عمومی رنگ رکھتے ہیں اور عام کو خاص کرنا معانی کو محدود کرنا ہے۔

بادی النظر میں اس کے معنی ہیں تم سوال کرنے میں جلدی نہ کرو اور یہ نہ کہو کہ فلاں امر کے متعلق کیا حکم ہے اور فلاں کے متعلق کیا۔ جب قرآن مکمّل ہو جائے گا تو تم خود دیکھ لو گے کہ تمام ضروری مسائل اس میں آ گئے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (۵: ۱۰۲) مومنو! خواہ مخواہ سوال نہ کرو۔ اگر ابہام دُور ہو گیا تو یہ بات تمہارے لئے تکلیف کا باعث ہو گی۔

اِس کے یہ معنی بھی ہیں کہ تم کسی حکم کی تنزیل سے پہلے اس کے نزول کے لئے جلدی نہ کرو۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کونسا حکم کس وقت نازل کیا جائے۔ چنانچہ قرآن فرماتا ہے کہ بعض لوگ پہلے تو شور مچاتے تھے کہ ہمیں طاقت کا جواب طاقت سے دینے کی اجازت دی جائے لیکن جب ان کو حکم دیا گیا کہ تلوار اُٹھاؤ تو بغلیں جھانکنے لگے (۴: ۷۸)

بعد کی آیت رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا، لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کی بجائے ان معنوں کی زیادہ مویّد ہے۔

اِس کے ایک تیسرے معنے بھی ہیں جن کی طرف اشارہ ربطِ آیات کے ماتحت کیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۶﴾

اِس سے پہلے ہم نے آدم سے بھی ایک عہد لیا تھا لیکن وہ اسے پُورا کرنا بُھول گیا تاہم ہم نے اس میں نافرمانی کا کوئی عزم نہیں پایا ◉

لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا: على القيام على المعصية (رازی)

جو لوگ قرآن کو قصّے کہانیوں کی کتاب کہتے ہیں انہیں آدم اور ابلیس کے قصّہ کو غور سے دیکھنا چاہیئے۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دُنیا کی تخلیق میں سات کے عدد کو ملحوظ رکھا ہے چنانچہ فرمایا: اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ (۶۵ : ۱۳) قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہزار سال کے بعد ایک عظیم الشان نبی آتا ہے جیسا کہ فرمایا يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (۳۲ : ۶)

اب دیکھیئے آدم اور ابلیس کا قِصّہ قرآن میں سات مرتبہ بیان ہوُا ہے:۔

۱۔ سب سے پہلے یہ قصّہ سُورہ البقرہ میں آیت ۳۱ تا ۴۰ میں بیان ہوُا ہے۔ اس کے بعد کسی اَور نبی کا قِصّہ بیان نہیں ہوُا۔ البتہ اس کے فوراً بعد آیت ۴۲ تا ۴۷ میں فرمایا کہ یہ وہی نظامِ حیات ہے جس کی تصدیق اور تکمیل کے لئے قرآن نازل ہوُا۔ اس سے معلوم ہوُا کہ یہ پہلے ہزار کا قصّہ ہے جب آدم کو خلیفہ بنایا گیا تھا اور اس قصّہ کو قرآن کی تصدیق کے لئے بطورِ دلیل پیش کیا گیا ہے۔

۲۔ اِس کے بعد آدم اور ابلیس کا قِصّہ سُورہ اعراف میں بیان ہوُا ہے۔ آیت ۱۲ تا ۲۶ میں تو خالص آدم کا قِصّہ بیان ہوُا ہے پھر بنی آدم کو مخاطب کر کے چند احکام بیان کئے ہیں پھر آیت ۶۰ سے آیت ۹۴ تک نوح، ہُود، صالح، لُوط اور شعیب کا قِصّہ بیان کیا ہے۔ پھر نیا باب شروع کر کے آیت ۱۰۴ سے موسٰی کا قِصّہ بیان کیا ہے۔ پھر اسی ضمن میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد چند

اِختتامی باتیں کہہ کر سُورت کو ختم کر دیا ہے۔

اِن تمام آیات کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہاں اصل بیان حضرت نوحؑ کا ہے باقی انبیاء کا قِصّہ جن کی قومیں نوحؑ کی قوم کی طرح تباہ کر دی گئیں اِس قِصّہ کی تائید میں بیان ہوا ہے۔

اب پیدائش باب ۵ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ نوح آدم کے ۱۰۵۶ سال بعد پیدا ہوئے۔ پس معلوم ہوا کہ اِس سُورۃ میں نوح کا ذکر بطور دوسرے ہزار کے آدم کے ہوا ہے۔ نوح کے ذکر کے بعد موسیٰ اور مثیلِ موسیٰ، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ نوح اِسی سلسلہ کی دوسری کڑی ہے جس کی آخری کڑی ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۳۔ اِس کے بعد آدم اور ابلیس کا قِصّہ سُورۃ الحجر آیت ۲۹ تا ۵۱ میں بیان ہُوا ہے۔ آیت ۵۲ سے ابراہیم کا قِصّہ شروع ہوا ہے۔ آپ کے قِصّہ میں ضمنی طور پر لُوط کا قِصّہ بھی بیان کر دیا ہے جو کہ آپ کے ہم عصر تھے۔

اِسی سلسلہ میں لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِیۡ سَكۡرَتِهِمۡ یَعۡمَهُوۡنَ (۷۳) کہہ کر اِس بات کا واضح اشارہ کر دیا کہ اصل مقصودِ بیان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ پھر اِسی ضمن میں اصحاب الحجر یعنی صالح کی قوم کا قِصّہ بیان کیا۔ صالحؑ حضرت ابراہیمؑ کے بعد ہوئے تھے اور بعض محققین کے نزدیک آپ کی اولاد میں سے تھے۔ اس کے بعد قرآن کا ذکر کیا ہے۔

اِس تمام ترتیب کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اصل بیان حضرت ابراہیمؑ کا ہے۔ پیدائش باب۱۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم نوح کی پیدائش کے ۸۹۰ سال بعد پیدا ہوئے۔ پس معلوم ہُوا کہ وہ تیسرے ہزار کے آدم تھے۔ آپ کے ذکر کے ساتھ نبی اکرمؐ اور قرآن کے ذکر کو متصل کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم اسی سلسلہ کی آخری کڑی ہیں جس کی تیسری کڑی حضرت ابراہیمؑ تھے۔

۴۔ اِس کے بعد آدم اور ابلیس کا قِصّہ سُورت بنی اسرائیل میں بیان ہُوا ہے۔ یہ قِصّہ آیت ۶۲ سے شروع ہوتا ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے سُورہ بنی اسرائیل موسیٰ کی قوم کے ذکر پر مشتمل ہے۔ آدم کے قِصّے کے بعد آیت ۶۸ میں بنی اسرائیل کو بتایا ہے کہ تم کو ایک بار تو سمندر سے نجات دے دی گئی لیکن اگر تم اپنی بدعنوانیوں سے باز نہ آئے تو وہ تمہیں دوبارہ سمندر میں غرق کر سکتا ہے۔ (یہودیوں کو اِس پیشگوئی پر غور کرنا چاہیئے)

اِس کے بعد کُھل کر قرآن کا اور رسولؐ کا ذکر کیا ہے اور پھر آیت ۱۰۲ میں حضرت موسیٰؑ کا قصہ بیان کیا ہے۔

اعراف اور الحجر میں آدم کے ذکر کے بعد پہلے مثیلِ آدم انبیاء کا ذکر کیا تھا اور اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لیکن اِس سُورت میں آدم کے قصہ کے بعد حضورؐ کا اور قرآن کا ذکر کیا ہے اور پھر موسیٰؑ کا۔ ترتیب کی یہ تبدیلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ آفتابِ عالم، پہلا اور آخری آدم، نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم اب ظاہر ہونے کے بالکل قریب ہے۔ جس طرح جب سُورج کے طلوع کا وقت قریب آ جاتا ہے تو ستارے ماند پڑنا شروع ہو جاتے ہیں اور نظریں ستاروں کو دیکھنے کی بجائے اُفق پر سُورج کو دیکھنے کے لئے اُٹھنے لگتی ہیں اسی طرح جب حضور کے ظہور کا وقت قریب آ گیا تو سعید فطرتیں چشمۂ آفتاب کے طلوع کے آثار اُفق پر دیکھنے لگیں اور اس رسول کا انتظار ذوق شوق سے کرنے لگیں جس کی دُعا ابراہیم نے کی تھی کہ یا اللہ وہ میری نسل سے ہو۔ پس ستارۂ صبح کا اصل مقام سُورج کی آمد کا اعلان تھا اِس لئے پہلے چشمہ آفتاب کا ذکر کیا اور پھر ستارہ صبح کا تاکہ اس ترتیب کو فطرت کی ترتیب سے مطابقت ہو۔

ترتیب کی اِس تبدیلی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضورؐ کو مطابق آیت وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ (۴۶ : ۱۱) اور مطابق آیت اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (۷۳ : ۱۶) مثیل موسیٰ کہا گیا تھا۔ سو حضورؐ کا ذکر پہلے فرما کر اِس بات کی وضاحت فرما دی کہ اگرچہ وہ نبی موسیٰ کا مثیل ہے لیکن اپنی شان اور مرتبہ کے اعتبار سے اپنے ممثل بہ سے اس قدر بڑھ کر ہے کہ موسیٰ کا بیان اس کے بیان کا صرف ایک ضمیمہ ہے۔ گویا حدیث لو کان موسیٰ حی لما وسعه الا اتباعی (الیواقیت والجواھر ص۱۷۲ مطبوعہ مصر) کا مضمون محض ترتیب کے بدلنے سے ادا کر دیا۔

حضرت موسیٰؑ حضرت ابراہیمؑ کے بعد ساتویں صدی میں ہوئے ہیں۔ گویا اِس وقت تیسرے ہزار کا سرا چوتھے ہزار سے مِل رہا تھا۔ چونکہ خدائی نوشتوں میں کسور کا شمار نہیں کیا جاتا اور چونکہ حضرت موسیٰؑ کا زمانہ چوتھے ہزار کے انتہا تک پہنچتا ہے اِس لئے معلوم ہوُا کہ چوتھے ہزار کے جلیل القدر نبی اور آدم آپ ہی تھے۔

۵ ۔ اِس کے بعد آدم اور ابلیس کا قِصّہ سُورہ کہف آیت ۵۱ سے شروع ہوتا ہے۔ سُورہ کہف میں اصحابِ

کہف کا ذکر ہے جو حضرت مسیح کے پیروکار تھے۔ آدم کے ذکر کے فوراً بعد آیت ۵۵ میں قرآن کا ذکر آتا ہے اور پھر آیت ۶۱ سے موسیٰ اور عبد من عباد اللہ کا قصّہ اور آیت ۸۴ سے ذوالقرنین کا قصّہ بیان ہوتا ہے جو چھٹی صدی قبل مسیح کا ایک نیک بادشاہ تھا۔

اِس جگہ کمال اتحاد کے اظہار کے لئے عیسیٰ کو آدم ہی کا نام دیا گیا ہے۔ آدم کے ساتھ آپ کے کمال اتحاد کا ثبوت آیت اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ (۳: ۶۰) سے بھی ملتا ہے جہاں آپ کو واضح طور پر مثیلِ آدم کہا گیا ہے۔ آدم کے ذکر کے بعد موسیٰ کا ذکر مثیلِ موسیٰ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ذوالقرنین جو کہ چھٹی صدی ق۔م میں ہؤا تھا کا ذکر اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مسیح کے چھ سَو سال بعد ایک اَور ذوالقرنین پیدا ہوگا جس کی حکومت ذوالقرنین کی طرح مغرب، مشرق اور شمال کی جانب پھیلے گی۔

مسیح کی پیدائش چوتھے ہزار کے عین آخر میں ہوئی اور ظہور پانچویں ہزار میں ہؤا پس وہ پانچویں ہزار کا آدم تھا۔

۶۔ اِس کے بعد آدم اور ابلیس کا قصّہ سُورہ طٰہٰ آیت ۱۱۶ تا ۱۲۶ میں آتا ہے۔ اِس جگہ آدم کے ذکر کے فوراً بعد رسُولِ پاکؐ کو مخاطب کر کے فرمایا فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ اِس کے بعد کسی اَور رسُول کا اشارۃً یا کنایۃً ذکر نہیں کیا۔ پس معلوم ہؤا کہ اِس جگہ چھٹے ہزار کے آدم یعنی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔

حضور سرورِ کائنات مسیح کے بعد ساتویں صدی میں ظاہر ہوئے گویا جس طرح موسیٰ کے ظہور کے وقت تیسرے ہزار کا سِرا چوتھے ہزار سے مِل رہا تھا عین اسی طرح آپؐ کے ظہور کے وقت پانچویں ہزار کا سِرا چھٹے ہزار سے مِل رہا تھا۔

۷۔ اِس کے بعد آدم اور ابلیس کا قِصّہ سُورہ صٓ آیت ۷۲ سے شروع ہوتا ہے۔ اِس سُورت میں اصل ذکر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپؐ کے مکذّبین کو انذار کرنے کے لئے نوحؑ، عاد کی قوم، فرعون، ثمود کی قوم، لُوط، شعیب، داؤد، سلیمان، ایوب، ابراہیم، اسحٰق، یعقوب، اسمٰعیل، الیسع اور ذوالکفل کا ذکر کیا ہے، پھر آخر میں آدم کا قِصّہ بیان کیا ہے۔ آدم کے قصّہ کے سِلسلہ میں جس قدر انبیاء کا ذکر اِس جگہ کیا ہے کہیں اَور نہیں کیا۔

آدم کے قصّہ کو حضورؐ کے ذکر سے مختص کر کے دوسری بار بیان کرنے سے حضورؐ کی بعثتِ ثانیہ کی

طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اکثر مقصوص انبیاء کے ذکر سے اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (۷۷: ۱۲) کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اور مہدی کا ظہور ساتویں ہزار میں ہوگا۔ مہدی کے متعلق حضورؐ کا کہنا کہ اس کا نام وہی ہوگا جو میرا ہے اور مسیح کے متعلق یدفن معی فی قبری (مشکوٰۃ) کہنا کمال اتحاد کے اظہار کے لئے ہے۔ پھر لا مھدی اِلّا عیسٰی (ابنِ ماجہ باب شدۃ الزمان) کہہ کر یہ بھی بتا دیا کہ دراصل یہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ پس مسیح موعود اور مہدی معہود کا ساتویں ہزار میں آنا دراصل حضورؐ ہی کا آنا ہے۔

اب جو لوگ قرآن کے قصص کو محض ازمنۂ گذشتہ کے قصّے کہتے ہیں غور کریں اور دیکھیں کہ قرآن نے کس طرح ایک ہی قصّہ کو مختلف مقامات پر بیان کر کے ایک نیا مضمون پیدا کر دیا ہے جس میں ترتیب کو بھی ملحوظ رکھا ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ اب آخری آدم آگیا ہے جس کا ایک ظہور ساتویں ہزار میں بھی ہوگا۔

اِس جگہ یہ بات غور طلب ہے کہ پہلے آدم کا ذکر سورۃ البقرہ میں ہے جو کہ دوسری سورۃ ہے۔

دوسرے آدم کا ذکر سورہ الاعراف میں ہے جو کہ ساتویں سُورت ہے۔

تیسرے آدم کا ذکر سورہ الحجر میں ہے جو کہ پندرھویں سُورت ہے۔

چوتھے آدم کا ذکر سورہ بنی اسرائیل میں ہے جو کہ سترھویں سُورت ہے۔

پانچویں آدم کا ذکر سورہ کہف میں ہے جو کہ اٹھارھویں سُورت ہے۔

چھٹے آدم کا ذکر سورہ طٰہٰ میں ہے جو کہ بیسویں سُورت ہے۔

ساتویں آدم کا ذکر سورہ صٓ میں ہے جو کہ اڑتیسویں سورت ہے۔

اِس ترتیب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی ترتیب الہامی ہے۔

آدم کا قِصّہ قرآن میں سات مرتبہ بیان ہوُا ہے اِن میں سے دو جگہ یعنی سُورۃ الحجر اور سُورہ ص میں آدم کی بجائے بشر کا لفظ استعمال کیا ہے۔ بشر کی تنکیر تعظیم کے لئے ہے۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دراصل اس سے مُراد اپنے وقت کا نبی ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان تمام مقامات پر آدم کے قِصّہ کے ساتھ ابلیس کا قِصّہ بیان کیا ہے۔ گویا یہ بتایا ہے کہ ہر آدم کے ساتھ ابلیس کا وجود بھی ضروری ہے۔ جس طرح آدم سے مراد وہ وجود ہے جو خدا تعالیٰ سے الہام پا کر نیا آسمان اور نئی زمین بناتا ہے اسی طرح ابلیس سے مُراد شیطان کا وہ ظِلّ ہے جو

آدم کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے، جو کبھی نمرود کے رُوپ میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی فرعون کا لقب اختیار کرتا ہے اور کبھی ابوجہل اور ابولہب کا چولہ پہن کر نکلتا ہے۔ اور جب ہفتم ہزار کے آدم کو اپنے متبع سے کمال اتحاد کے باعث حضورؐ ہی کا نام دیا گیا تو آپ کے مخالفین کے لئے بھی وہی نام پسند کیا جو کہ قرآن نے حضورؐ کے مخالفین کے لئے کیا تھا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٧﴾

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٨﴾

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٩﴾

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١٢٠﴾

وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم کی اطاعت کرو۔ اور ان سب نے اطاعت کی۔ مگر نہ کی تو ابلیس نے۔ اس نے انکار کیا۔ چنانچہ ہم نے آدم سے کہا: اے آدم! یہ تیرا اور تیرے ساتھیوں کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ تم لوگوں کو اِس باغ سے نکال دے اور تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔

یہاں تیرے لئے اِس بات کا سامان ہے کہ تُو نہ بھُوکا رہے نہ ننگا، اور یہاں تجھے نہ پیاس ستائے گی نہ دُھوپ ◉

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى

شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۱﴾

لیکن شیطان نے آدم اور اس کی جماعت کے دِل میں وسوسہ ڈالا اور کہا : اے آدم کیا میں تجھے دائمی زندگی کے درخت کا پتہ دوں اور اس سلطنت کی خبر دوں جس کو زوال نہیں ◉

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؗ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۲﴾

چنانچہ اُنہوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا اور ان کی عُریانی ان پر ظاہر ہو گئی۔ اور وہ جنّت کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانکنے لگے۔ آدم نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی اور دھوکہ کھا گیا ◉

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ : علمِ بیان میں بعض دفعہ کسی چیز کی مشابہت پر اعتبار کر کے اُسے اصل چیز کا نام دے دیتے ہیں۔ اسے تسمیۃ الشئ بسبب المشابھۃ کہتے ہیں (دیکھو مختصر المعانی) اس سے پہلے فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا (۱۱۶) کہہ کر اِس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ اس فعل کے پیچھے آدم کا ارادہ کارفرما نہ تھا۔ چونکہ اس فعل کی شکل و صُورت عصیان کی سی تھی اِس لئے اسے عصیان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ علامہ بیضاوی اور صاحبِ رُوح البیان آیت بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا (۲۱ : ۶۴) کے ماتحت اس حدیث کا ذکر کر کے کہ ابراہیم نے صرف تین دفعہ جھُوٹ بولا لکھتے ہیں سمیت المعاریض کذبا لما شبھت صورتھا صورتہ کہ یہاں معاریض کلام کو ظاہری مشابہت کی وجہ سے کذب کا نام دیا گیا ہے۔

اِس طرزِ بیان کی مثالیں ادب میں بے شمار پائی جاتی ہیں۔ مثلاً شاعر کہتا ہے ؎

صبحدم چوں رُخ نمودی شد نمازِ من قضا
سجدہ کے باشد روا چوں آفتاب آید بروں

اِس جگہ محبوب کے چہرہ کو آفتاب سے تشبیہہ دی اور مشابہت کے کمال کے اظہار کے لئے ادواتِ تشبیہہ

کو حذف کر دیا اور مشبہ بہ کو مشبہ کا قائم مقام قرار دے دیا۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾

پھر یوں ہوا کہ آدم کے رب نے اُسے اپنا برگزیدہ بنایا، اس کی توبہ قبول کی اور اسے ہدایت دی ◉

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًاۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾

اور اللہ نے آدم اور آدم کی جماعت اور ابلیس اور ابلیس کی جماعت سے کہا: تم دونوں گروہ یہاں سے نکل جاؤ، تمام کے تمام۔ تم ایکدوسرے کے دشمن ہو گے۔ اور سنو! جب بھی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو اس کی پیروی کرو کیونکہ جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہو گا اور نہ ہلاک، لیکن جو میری نصیحت کو قبول نہیں کرے گا اس کی زندگی تنگی میں بسر ہو گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اُٹھائیں گے ◉

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا: الخطاب لآدم ومعه ذریته والابلیس ومعه ذریته (رازی)

لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا: اِس سے مُراد تہی دستی نہیں بلکہ بے اطمینانی ہے کہ جس میں فراغت کے باوجود تنگی ہوتی ہے۔ شاعر کہتا ہے ؎

تنگ ہی رہتے ہیں دُنیا میں فراغت والے

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۶﴾

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۷﴾

وہ اُس دن کہے گا: اے میرے ربّ! تُو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا ہے جبکہ مَیں دُنیا میں چشمِ بینا رکھتا تھا۔

اللہ کہے گا: تیرے کام ہی ایسے تھے۔ تیرے پاس ہمارے نشان آئے لیکن تُو نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ آج تیری طرف کوئی توجہ نہیں دی جائے گی ◉

كَذٰلِكَ: مثل ذالك فعلت (بیضاوی، رُوح البیان)

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۸﴾

جو شخص حد سے گذر جاتا ہے اور اپنے ربّ کے نشانات پر ایمان نہیں لاتا ہم دُنیا میں اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں جیساکہ وہ ہمارے ساتھ کرتا ہے۔ رہا آخرت کا عذاب تو وہ اس سے بہت زیادہ سخت اور بہت زیادہ دیرپا ہے ◉

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي

ع النُّهٰى ﴿١٢٩﴾

کیا ان کو اس بات سے کوئی ہدایت نہیں ملتی کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی نسلوں کو جن کے مساکن میں اب وہ چلتے پھرتے ہیں ہلاک کر دیا ؟ ان واقعات میں عقلمندوں کے لئے نشان ہیں ◉

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ : اهلاك بالعذاب (روح البیان)

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٣٠﴾

اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے سے بات طے نہ ہو چکی ہوتی اور ان کی مہلت کی مدت مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو اب تک ان کو سزا مل چکی ہوتی ◉

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣١﴾

پس اے رسولؐ ! تو ان کی باتوں پر صبر کر اور سورج کے چڑھنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تحمید و تقدیس بیان کر، اور رات کے اوقات میں اور دن کے اطراف میں اس کی تسبیح بیان کر تاکہ تجھے حقیقی خوشی مل جائے ◉

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ وَ رِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰى ﴿۱۳۱﴾

جو کچھ ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو ، ان کے آزمانے کے لئے دنیوی زندگی کی آرائش و زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو اُن کی طرف آنکھیں پھیلا پھیلا کر نہ دیکھ ۔ جو رزق تیرے ربّ نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہت بہتر ، بہت دیرپا ہے ◉

وَ اۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا ؕ لَا نَسۡـَٔلُكَ رِزۡقًا ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ ؕ وَ الۡعَاقِبَةُ لِلتَّقۡوٰى ﴿۱۳۲﴾

اپنے اہل کو نماز کی تاکید کر اور خود بھی اس کی پابندی کر ۔ ہم نے تجھے اپنے رزق کا مکلّف نہیں بنایا ۔ تجھے ہم رزق دیتے ہیں ۔ یاد رکھ ! متقیوں ہی کا انجام بہتر ہے ◉

لَا نَسۡـَٔلُكَ رِزۡقًا : ای ان ترزق نفسك و اهلك (بیضاوی ، ابنِ کثیر ، جلالین ، رُوح البیان)

لا نکلفك الطلب (ابنِ کثیر)

قرآن کے معجزوں میں سے یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ اس کی خدمت طلبِ رزق سے مستغنی کر دیتی ہے ۔

اِس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ ہم تجھ سے اپنے لئے رزق نہیں مانگتے ہم تو خود تجھے رزق دیتے ہیں ۔

اِن معنوں کے اعتبار سے ان معبودانِ باطلہ پر طنز کی ہے جن کے پروہت ان کے لئے رزق کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں ۔

لِلتَّقۡوٰى : لذوی التقوٰی (بیضاوی ، جلالین ، رُوح البیان)

وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا يَاۡتِيۡنَا بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اَوَ لَمۡ تَاۡتِهِمۡ

بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿۱۳۴﴾

یہ لوگ کہتے ہیں: یہ شخص اپنے ربّ سے ہمارے لئے کوئی نشان کیوں نہیں لاتا؟ لیکن کیا ان کے پاس ایک ایسا نشان نہیں آیا جو تمام کتب سابقہ پر مشتمل ہے؟ ◉

بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ: یہاں قرآن کو بَيِّنَة کہا گیا ہے اور اسے مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ کی طرف مضاف کر کے یہ بتایا ہے کہ یہ ایسی بیّنہ ہے کہ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ۔

یہاں بیّنہ سے مُراد رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو سکتے ہیں (رازی) یعنی کیا ان کے پاس وہ رسول نہیں آیا جس کا ذکر پہلے صحیفوں میں ہے؟

وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ ﴿۱۳۵﴾

اگر ہم ان لوگوں کو اس رسول کے آنے سے پہلے کسی عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیتے تو یہ کہتے: اے ہمارے ربّ! تُو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ اگر تُو نے بھیجا ہوتا تو پیشتر اس سے کہ ہم ذلیل اور رُسوا ہوتے ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے ◉

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿۱۳۶﴾ ع

اے رسُول تُو ان سے کہہ: ہم میں سے ہر ایک فریق نتیجہ کا منتظر ہے۔ پس انتظار کرو۔ تم جلد ہی جان لوگے کہ کون لوگ سیدھی راہ پر چلنے والے اور کون لوگ منزلِ مقصود کو پانے والے ہیں ۞

سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۷ :-

اِس سُورت کا اصل مضمون توحید ہے۔ فرمایا: تمام سابقہ انبیاء توحید کو بیان کرتے چلے آئے ہیں اور اس مضمون کو بطریقِ اکمل بیان کرنے کے لئے یہ رسول آیا ہے۔

پچھلی سُورت کا اختتام کفّار کی ہلاکت کی پیشگوئی کے ساتھ کیا تھا۔ اِس سورت کے ابتداء میں فرمایا یوم الحساب آیا چاہتا ہے لیکن کافر اس سے غافل ہیں۔ جب بھی ان کے پاس ہماری طرف سے کوئی نصیحت آتی ہے تو وہ اسے مذاق میں اُڑا دیتے ہیں۔ وہ ہمارے رسول کے خلاف خفیہ مشورے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص تمہارے ہی جیسا ایک اِنسان ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ قرآن سحر ہے اور پھر خود ہی اِس بات کو رَدّ کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ پراگندہ خیالوں کا مجموعہ ہے۔ اور پھر خود ہی اپنی اِس بات کو بھی ردّ کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس نے قرآن اپنے من سے گھڑ لیا ہے۔ اور پھر خود ہی اِس بات کو بھی ردّ کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول شاعر ہے۔ اور آخر میں جھنجھلا کر کہتے ہیں کہ یہ رسول ہمیں کوئی قہری نشان کیوں نہیں دکھاتا؟ لیکن وہ نہیں سمجھتے کہ ہلاک ہو جانے کے بعد ایمان کیسے لائیں گے۔ نہ ان سے پہلے ہلاک ہونے والے ایمان لائے اور نہ ہلاک ہو جانے کے بعد یہ ایمان لا سکیں گے۔

آیت ۸ تا ۱۰ :-

ان کے بعض اعتراض تو ایسے تھے کہ خود انہوں نے ہی ان کو نامعقول سمجھ کر ردّ کر دیا۔ اِس آیت میں ان کے اِس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ یہ رسُول تو انسان ہے۔

فرمایا: اِس سے پہلے بھی جتنے رسول آئے ہیں سب انسان ہی تھے۔ وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور فانی بھی تھے۔ ہاں ہم نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ ہم مومنوں کو نجات دیں گے اور کافروں کو ہلاک کریں گے۔ یہی

بات اب بھی ہوگی۔

آیت ۱۱ تا ۱۶ :-

فرمایا: ہم نے تو تمہارے لئے ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس پر عمل کر کے تم دُنیا اور آخرت میں عزّت اور شرف حاصل کرو گے لیکن تم عقل سے کام نہیں لیتے اور پہلے مُنکرین کی طرح ہلاکت کی راہوں پر قدم مار رہے ہو۔

آیت ۱۷، ۱۸ :-

فرمایا: ہم نے زمین اور آسمان بے مقصد نہیں بنائے ان کے بنانے کی غرض اپنی توحید کا اظہار تھا اور اِسی لئے ہم نے انبیاء کا سِلسلہ جاری کیا۔ اگر ہم نے کسی کو اپنا بیٹا بنا کر اپنی حکومت میں شریک کرنا ہوتا تو زمین اور آسمان میں ہر جگہ توحید کا عمل کیوں نظر آتا۔ تم دیکھتے ہو کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ خواہ وہ ایک دوسرے سے کروڑوں اربوں میل دُور ہو ایک ہی قانون میں جکڑا ہوُا ہے۔ کیا تمہیں کہیں بھی تثنیہ، تثلیث یا تشریک کا عمل نظر آتا ہے؟

پھر یہ بھی سوچو کہ اگر ہم نے کسی کو بیٹا بنانا ہوتا تو ان بزرگ ہستیوں میں سے بناتے جو ہر وقت ہماری امان میں رہتی ہیں نہ کہ اُن لوگوں میں سے کہ جن پر دشمن غلبہ پا لیتا ہے۔

آیت ۱۹ تا ۲۱ :-

فرمایا: بیٹا بنانا تو کجا ہم نے قرآن کے ذریعہ اس عقیدہ کو پاش پاش کر دیا ہے اور اب تم دیکھو گے کہ خود اس کے ماننے والے اس کی توجیہیں کرتے پھریں گے۔ یاد رکھو! آسمان اور زمین کے تمام باسی اسی کی مخلوق ہیں اور ملائکہ ہر وقت اسی کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

آیت ۲۲ تا ۲۶ :-

جب اِبنیت کے عقیدہ کا بطلان کیا تو فرمایا کہ کیا وہ بُت جو تم زمین کے بعض اجزاء سے خود بناتے ہو تمہیں دوبارہ زندہ کریں گے۔ دیکھو! اگر اللہ کے سوا اور بھی خدا ہوتے تو زمین اور آسمان کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ اللہ کی شان تو یہ ہے کہ وہ اپنے کِسی فعل کا جواب دِہ نہیں لیکن تم اور تمہارے معبود ہر بات کے جواب دِہ ہو۔ آخر تمہارے پاس ان کے خدا ہونے کی کیا عقلی دلیل ہے؟ رہی نقلی دلیل سو شرک کا جواز نہ پہلے آسمانی صحیفوں میں ہے نہ قرآن میں ہے، تمام رسول یہی تعلیم دیتے آئے ہیں کہ اللہ

کے سوا کوئی خدا نہیں۔

آیت ۲۷ تا ۳۰ :۔

اِن آیات میں ابنیت کے عقیدہ کی مزید تردید کی ہے۔ فرمایا جن لوگوں کو تم خدا کے بیٹے بنا رہے ہو وہ تو اس کے مقرّب بندے ہیں اور اس کے حکم کے پابند ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی خدائی کا دعویٰ کرے تو ہم اسے جہنّم میں جھونک دیں گے۔ کیا تم آمر اور مامور میں اور عابد اور معبود میں فرق نہیں کر سکتے؟

آیت ۳۱ تا ۳۳ :۔

اِن آیات میں اپنی خدائی کی شان کا اظہار کیا ہے۔ فرمایا: ایک وقت تھا کہ زمین اور تمام ستارے ایک، باہم متصل ہیولا کی شکل میں تھے پھر ہم نے ان کو جدا جدا کیا اور پھر پانی سے ہر ایک زندہ چیز کو پیدا کیا اور زمین میں جابجا پہاڑ اور راستے بنائے اور آسمان کو ایسی چھت بنایا کہ آسمان کے ستارے تم پر گر کر تمہیں ہلاک نہیں کر سکتے۔ لیکن باوجود اس کے کافر اللہ تعالیٰ کے نشانات کا انکار کرتے ہیں۔

آیت ۳۴ :۔

فرمایا: دیکھو اللہ کی کیا شان ہے۔ اس نے رات اور دن کو بنایا، سُورج اور چاند کو بنایا اور یہ انتظام کیا کہ تمام ستارے اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

آیت ۳۵، ۳۶ :۔

جیسا کہ ابتداء میں بیان کیا گیا ہے نبوّت کے بغیر توحید کا مضمون تشنۂ تکمیل رہ جاتا ہے عقل تو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتی ہے کہ خدا ہونا چاہیئے لیکن نبی بچشمِ خود دیکھ کر توحید کا اعلان کرتا ہے۔ پس نبی کی نبوّت دراصل توحید ہی کا ثبوت ہے۔

جب رسول کی زبان سے توحید کے حق میں زبردست دلائل دیئے تو کفّار نے اِعتراض کیا یہ کیسا رسول ہے؟ رسول کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ ابد الآباد تک زندہ رہے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مدِّنظر ایلیا اور مسیح تھے جن کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔

فرمایا: یہ تمہارے توہّمات ہیں۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وجۂ تکوینِ ارض و سما، خیر البشر، خیر الرسلؐ کو تو ہم عام آدمیوں جیسی زندگی دیں اور کسی اَور کو خارق عادت زندگی عطا فرما دیں۔

آیت ۳۷ :۔

پھر توحید کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا: یہ لوگ ہمارے رسول سے اِس لئے ناراض ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ یہ بُت ہیچ ہیں لیکن ان کی اپنی یہ حالت ہے کہ وہ خدائے رحمٰن کے نام سے بیزار ہیں۔ خدا کے لئے رحمٰن ہونا ضروری ہے اور جیسا کہ پہلی آیات میں بتایا ہے زمین اور آسمان کی تخلیق اس کی رحمانیت کا ثبوت ہے لیکن ان جھوٹے خداؤں میں رحمٰن والی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

آیت ۳۸ تا ۴۲ :-

فرمایا: تم رسول کا انکار کرنے میں جلدی نہ کرو۔ اگر تم اللہ کا غضب ہی مانگتے ہو تو تم پر غضب ضرور نازل ہوگا۔ لیکن یاد رکھو کہ اس وقت کوئی بچانے والا تمہیں بچا نہیں سکے گا اور وہی عذاب جس کا اب تم تمسخر اُڑاتے ہو تمہارے گلے کا ہار بن جائے گا۔

آیت ۴۳ ، ۴۴ :-

فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے رحم کے بغیر ایک آن زندہ نہیں رہ سکتے۔ رہا عذاب سو تمہارے جھوٹے معبود تمہیں ہمارے عذاب سے نہیں بچا سکیں گے۔ تمہیں بچانا تو درکنار وہ خود اپنے آپ کو بھی نہیں بچا سکیں گے۔ اِن آیات میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ وہ وقت قریب ہے جب مُشرک ذلیل اور خوار کئے جائیں گے اور اُن کے بُت توڑ دیئے جائیں گے۔

آیت ۴۵ :-

فرمایا: یہ لوگ رسول کی مخالفت میں اِس لئے بیباک ہو رہے ہیں کہ ہم نے ایک لمبے عرصہ تک ان کو سرزنش نہیں کی لیکن اگر ان میں کچھ عقل ہے تو وہ کیوں اِس بات پر غور نہیں کرتے کہ اسلام ہر طرف سے یلغار کرتا ہوُا بڑھتا چلا آرہا ہے اور کفر ہر طرف سے سمٹ رہا ہے۔

آیت ۴۶ :-

فرمایا: اے رسول تُو ان سے کہہ کہ مَیں تمہیں اللہ تعالیٰ سے علم پاکر بتا رہا ہوں کہ اگر تم نے توحید کو اختیار نہ کیا تو ایک بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

آیت ۴۷ :-

اِس آیت میں پیشگوئی فرمائی ہے کہ اہل عرب عذاب کے ایک دو جھٹکے ہی دیکھ کر ایمان لے آئیں گے۔

آیت ۴۸ :-

اِس آیت میں روزِ حساب کا ذکر کیا ہے جبکہ تمام اعمال کا پورا پورا جائزہ لیا جائے گا۔ توحید پر ایمان رسالت اور قیامت پر ایمان کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ پس رسول کے ذکر کے ساتھ قیامت کا بھی ذکر کر دیا۔

آیت ۴۹ تا ۹۳ :-

اِن آیات میں پہلے انبیاء کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ جس طرح پہلے انبیاء اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے کے لئے آئے اسی طرح یہ رسول بھی آیا ہے۔

آیت ۹۴، ۹۵ :-

فرمایا: بجائے اِس کے کہ یہ لوگ توحید پر ایمان لاتے اور ایک قوم ہو جاتے ان لوگوں نے مختلف راہیں اختیار کر لی ہیں اور اپنی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بالآخر سب لوگ ہمارے حضور حاضر کئے جائیں گے اور اس وقت مومن اپنے ایمان کا اجر پائیں گے۔

آیت ۹۶ :-

فرمایا: یہ ہمارا قدیم سے دستور ہے کہ جب ہم کسی بستی کو اپنے رسول سے دشمنی کی وجہ سے ہلاک کر دیتے ہیں تو پھر اسے دوبارہ زندہ نہیں کرتے۔

آیت ۹۷ تا ۱۰۴ :-

قیامت کے ذکر کے ساتھ آثارِ قیامت کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ آخری زمانہ میں یاجوج اور ماجوج دو قومیں آپس میں ایک بہت خطرناک جنگ لڑیں گی جس سے تمام دُنیا ہلاکت کے قریب پہنچ جائے گی۔ اس وقت لوگ جان لیں گے کہ امن اور سلامتی اللہ ہی کی غلامی میں ہے اور تمام جھوٹے خدا، خواہ وہ قوم کے لیڈر ہوں یا زر و جواہرات ہوں یا خوبصورت عورتیں ہوں یا اونچے اونچے محل ہوں سب جہنم کا ایندھن ہیں۔ اس وقت صرف وہی لوگ عذاب سے بچائے جائیں گے جن کو خدا تعالیٰ کی رحمت بچانا چاہے گی۔

آیت ۱۰۵ :-

جب قیامتِ صغریٰ کا ذکر کیا تو قیامتِ کبریٰ کا بھی ذکر کر دیا۔

آیت ۱۰۶ تا ۱۰۸ :-

اِس افہام و تفہیم کے بعد فرمایا: یاد رکھو ہم نے پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر کہتے ہیں کہ زمین کی وراثت

صرف اُن لوگوں کو دی جاتی ہے جو اس کے اہل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں لیبل کو کوئی معنی نہیں رکھتا ہم نے رسول کو رحمۃٌ للعٰلمین بنا کر بھیجا ہے۔ پس وہ نظام جو رسول کے ذریعہ قائم کیا جائے گا ایسا نظام ہوگا جس میں تمام اہلِ زمین اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فیض یاب ہوں گے۔

آیت ۱۰۹ تا ۱۱۲:-

پھر توحید کے مضمون کی طرف لَوٹ کر فرمایا کہ تمام نیکیوں کی جڑ توحید ہے اور تمام بُرائیوں کی جڑ شرک ہے۔

اگر تم توحید پر قائم نہ ہوئے تو ایک بہت بڑے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔

آیت ۱۱۳:-

فرمایا: اس وقت رسول اپنے ربّ سے کہے گا اے میرے ربّ ہمارے درمیان حق اور انصاف سے فیصلہ کر۔ اور وہ اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لئے خدائے رحمٰن کی مدد کا طالب ہوگا ٭

الجزء ۱۷

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ‌ ۚ‏ ﴿۲﴾

لوگوں کے حساب کا دن قریب آ گیا ہے۔ لیکن وہ غفلت میں پڑے ہیں اور انہیں کوئی فکر نہیں ◉

مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ وَهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَۙ‏ ﴿۳﴾

لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ‌ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجۡوَى ۖ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۖ هَلۡ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ‌ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ‏ ﴿۴﴾

ان کے پاس ان کے ربّ کی طرف سے کوئی نیا پیغام نہیں آتا مگر وہ اسے سُن کر مذاق میں اُڑا دیتے ہیں۔ ان کے دل اس وقت کسی اور

ہی طرف مشغول ہوتے ہیں۔ظالم خفیہ مشورے کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ شخص تمہاری ہی طرح کا ایک انسان ہے۔کیا تم دیکھتے بوجھتے اس کی سحربیانی میں آجاؤ گے؟ ◉

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵

رسول کہتا ہے: تمہارے خفیہ مشورے کیا چیز ہیں۔میرا ربّ زمین اور آسمان کی ہر ایک بات کو جانتا ہے۔وہ سب کچھ سنتا، سب کچھ جانتا ہے ◉

يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ: فضلاً عما اسروا بہٖ (بیضاوی، روح البیان)

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۶

اس پر وہ اپنی بات بدلتے ہوئے کہتے ہیں: قرآن سحر نہیں بلکہ پراگندہ خوابوں کا مجموعہ ہے۔اور پھر کہتے ہیں: بات یوں نہیں یہ اس کا خودساختہ کلام ہے۔اور پھر کہتے ہیں: دراصل یہ شخص شاعر ہے۔ اگر بات اِس طرح نہیں تو پہلے رسولوں کی طرح وہ بھی ہمارے پاس کوئی نشان لائے ◉

فَلْيَاْتِنَا: الشرط محذوف، ای ان لم یکن کما قلنا (شوکانی، روح البیان)

فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ: مثل الاٰیۃ التی ارسل بھا الاوّلون (روح البیان)

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۷

لیکن اُن سے پہلے کوئی بستی جسے ہم نے ہلاک کیا نشان دیکھ کر ایمان نہیں لائی۔ پس کیا اگر ہم ان کو نشان دکھا دیں گے تو وہ ایمان لے آئیں گے ؟ ◉

اَهْلَكْنٰهَا : بتکذیبها ما اتاها من الاٰیات (جلالین)

اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ : لو اعطوا ما اقترحوا (شوکانی، رُوح البیان)

وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ⑧

رہا اُن کا یہ اعتراض کہ تُو ان جیسا ہی ایک انسان ہے سو تجھ سے پہلے ہم نے انسانوں ہی کو رسُول بنا کر بھیجا تھا اور ان کو اپنی وحی سے مشرّف کیا تھا۔ منکرو! اگر تمہیں یہ بات معلوم نہیں تو اہلِ کتاب سے پُوچھ لو ◉

اَهْلَ الذِّكْرِ : اهل الکتاب (شوکانی، جلالین)

وَ مَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ مَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ⑨

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَ مَنْ نَّشَآءُ وَ اَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ⑩

ہم نے ان کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ غیر فانی تھے۔ ہم نے ان کو اپنی وحی سے مشرّف کیا، اور جو وعدہ

ان سے کیا اسے پورا کیا، اور ان کو اور ان کے سوا جن دوسروں کو چاہا نجات دی، اور حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک کر دیا ◉

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ : معطوف علیٰ جملة یدل علیها السیاق، والتقدیر اوحینا الیهم ما اوحینا ثمّ صدقنٰهم الوعد (شوکانی، رُوح البیان)

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱﴾

لوگو! ہم نے تم پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر عمل کرنے سے تم عزّت اور شرف پاؤ گے۔ کیا تم غور نہیں کرو گے اور عقل سے کام نہیں لو گے؟ ◉

ذِكْرُكُمْ : صیتکم (کشاف، بیضاوی)

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ : الفاء للعطف علیٰ مقدر ای الا تتفکّرون فلا تعقلون (رُوح البیان)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۲﴾

ہم نے کتنی ہی بستیوں کو جن کا شیوہ ظلم تھا ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ان کی بجائے ایک دوسری قوم کو کھڑا کر دیا ◉

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۳﴾ؕ

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو اپلو! وہ اس سے بھاگنے لگے ◉

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ

لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾

اس پر ایک آواز بلند ہوئی: بھاگو نہیں! اپنے عشرت کدوں اور مساکن کی طرف واپس لوٹو، شاید کہ لوگوں کو تم سے کچھ پُوچھنا ہو ◉

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾

اُنہوں نے کہا: وائے افسوس! ہم ظلم ہی کرتے رہے ◉

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾

اور وہ یہی واویلا کرتے رہے حتٰی کہ ہم نے ان کو کاٹ کر رکھ دیا اور ان کی زندگی کا شعلہ خاموش کر دیا ◉

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾

ہم نے زمین اور آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے مقصد نہیں بنایا ◉

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

اگر ہمیں بیٹا ہی بنانا مقصود ہوتا تو ہم ان میں سے بناتے جو ہماری حضرت میں رہتے ہیں۔ اگر ہم نے کوئی ایسی بات کرنا ہوتی تو اس کی

یہی صورت تھی ◉

لَهْوًا : ما یُلھی بہ من زوجۃ اوولد (جلالین)

یسوع مسیح کا جو نقشہ انجیلوں نے کھینچا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا شمار ان لوگوں میں نہیں کیا جا سکتا جو ہر وقت اور ہر آن اس کی حضرت میں رہتے ہیں۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ﴿١٩﴾

لیکن ایسی عبث بات کرنا تو کجا ہمارا تو یہ دستور ہے کہ ہم حق کی ضرب باطل پر لگاتے ہیں اور وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے اور ایلو! باطل مٹ جاتا ہے۔

مشرکو! تم پر تمہاری باتوں کی وجہ سے افسوس ہے ◉

فَيَدْمَغُهُ : دَمغ ایسی مہلک ضرب کو کہتے ہیں جو سر کی ہڈی کو توڑ کر دماغ تک پہنچ جائے۔ استعارۃً اس کے معنی غرور توڑنا اور ذلیل کرنا بھی ہیں۔

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿٢٠﴾ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿٢١﴾

آسمان اور زمین کی تمام مخلوق اسی کی ہے۔ وہ جو اس کی حضرت میں رہتے ہیں نہ تو اُس کی عبادت سے سرتابی کرتے ہیں اور نہ اِس سے تھکتے ہیں۔ شب و روز اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اِس بارے میں سُستی نہیں کرتے ◉

أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ ﴿٢٢﴾

کیا انہوں نے زمین کے بعض اجزاء سے اپنے لئے کچھ ایسے خدا بنا لئے ہیں جو مُردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ ◉

مِنَ الْأَرْضِ: کحجر و ذھب وفضۃ (جلالین، رُوح البیان)

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٢٣﴾

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ﴿٢٤﴾

اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہوتے تو ان کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ اللہ، ربّ العرش اُن تمام عیوب سے پاک ہے جو یہ لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہ اپنے افعال کا جواب دِہ نہیں لیکن کیا مُشرک اور کیا ان کے خدا سب اپنے افعال کے جوابدہ ہیں ◉

وَهُمْ يُسْأَلُونَ: الضمیر للآلھۃ او للعباد (بیضاوی)

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۖ هَٰذَا ذِكْرُ مَن مَّعِيَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِي ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ ۖ فَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٥﴾

کیا ان لوگوں نے اُس کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں؟
اے رسول تُو ان سے کہہ: اپنے دعوے کی کوئی دلیل پیش کرو۔

یہاں وہ کتاب بھی موجود ہے جو میری اُمّت کے شرف کی ضامن ہے اور وہ کتب بھی موجود ہیں جنھوں نے پہلی اُمتوں کو شرف بخشا۔

بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر سچائی سے ناآشنا ہیں اور اس لئے اُس سے اعراض کرتے ہیں ◉

وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ : وھذا ذکر من قبلی (رازی)

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْۤ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۶﴾

اے رسول! تجھ سے پہلے ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا جس پر ہم نے بار بار یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو ◉

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا یَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَ هُمْ مِّنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۹﴾

وَ مَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ

۲ ع ۱۹ ۲

جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ۟ (۳۰) ع

یہ لوگ کہتے ہیں: خدائے رحمٰن نے بیٹے بنا لئے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات۔ بیٹے نہیں! وہ تو اس کے معزز بندے ہیں۔ وہ اس کی بات سے پہلے کوئی بات نہیں کرتے اور اس کا حکم بجا لاتے ہیں۔ وہ ان کے اگلے پچھلے حال جانتا ہے۔ وہ صرف اسی کی شفاعت کرتے ہیں جس کی شفاعت کرنا اسے پسند ہو۔ اور وہ اس کے خوف سے کانپتے رہتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی یہ کہے: اللہ کے علاوہ میں بھی ایک معبود ہوں، تو ہم اسے جہنّم کی سزا دیں گے۔ ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ◉

وَلَدًا: ولَد کا لفظ جمع واحد، مؤنث مذکر سب کے لئے بولا جاتا ہے (لسان العرب)

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (۳۱)

کیا وہ لوگ جنہوں نے انکار کو اپنا شیوہ بنا رکھا ہے نہیں دیکھتے کہ آسمان کے ستارے اور زمین باہم پیوست تھے۔ پھر ہم نے انہیں جُدا جُدا کر دیا۔ اور ہم نے ہر ایک چیز کو پانی سے زندہ کیا۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے؟ ◉

وَجَعَلْنَا فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ (۳۲)

اور ہم نے زمین میں پہاڑ گاڑ رکھے ہیں تاکہ وہ اہلِ زمین کو متزلزل نہ کرے۔ اور ہم نے اس میں کشادہ رستے بنائے ہیں تاکہ لوگ اپنی منازل کو پہنچ سکیں ◉

پہاڑوں سے انبیاء اور اولیاء اور کشادہ رستوں سے شریعت اور طریقت کی راہیں بھی مراد ہوسکتی ہیں۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور ہم نے آسمان کو ایک مضبوط چھت بنایا ہے لیکن وہ آسمانی نشانات کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے ◉

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۴﴾

وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند پیدا کئے۔ تمام اجرام اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں ◉

فَلَكٍ : اس کے بعد مضاف الیہ محذوف ہے اور تنوین سے مضاف الیہ کا فائدہ حاصل کیا گیا ہے۔ گویا اسکی تقدیر ہے فلکھا (بیضاوی)

يَسْبَحُوْنَ : جمع کا صیغہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں الشمس اور القمر کے الفاظ اسم جنس کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ صاحبِ کشاف کہتا ہے والمراد بھما جنس الطوالع۔

آج یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ عالمِ جسمانی کا ایک ایک ذرّہ بذاتِ خود ایک عالم ہے جس میں چاند بھی ہیں اور سورج بھی۔ يَسْبَحُوْنَ میں ذوی العقول کی ضمیر لا کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ان کا یہ فعل ایسا جچا تُلا ہے کہ اس کے پیچھے کسی صاحبِ ارادہ کا ارادہ کارفرما ہے۔ اگر اجرام سے مراد عالمِ روحانی کے اجرام

لئے جائیں تو عقلاء کی ضمیر کا مفہوم واضح ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۵﴾

اے رسول! تجھ سے پہلے ہم نے کسی انسان کو غیر طبعی عمر نہیں دی۔ اگر تُو مر جائے گا تو کیا وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے؟ ◉

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۗ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ہم تمہیں ہر طرح سے آزمائیں گے، کبھی نعمتوں کے ذریعہ، کبھی ابتلاؤں کے ذریعہ۔ اور بالآخر تمہیں چاروناچار ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہو گا ◉

فِتْنَةً: مصدر رہے جو نَبْلُوْكُمْ کی تاکید کے لئے آیا ہے۔ دیکھئے تمہید ص ۳۷۔

وَإِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اے رسول! جب وہ لوگ تجھے دیکھتے ہیں جنہوں نے پہلے سے تیرا انکار کر دیا ہے تو وہ تیرا مذاق اُڑاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: کیا یہ وہی شخص ہے جو ہمارے معبودوں کی فضیحت کرتا ہے۔ اور ان کا اپنا یہ حال

ہے کہ وہ خدائے رحمٰن کا نام سُننے کے روادار نہیں ◉

اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا : ماضی کی ضمیر لاکر یہ معنی پیدا کئے ہیں کہ انہوں نے تجھے سُنے بغیر پہلے سے تیرا انکار کر دیا ہے۔

ذِکْرِ الرَّحْمٰن : اس سے مُراد قرآن بھی ہوسکتا ہے (شوکانی) یعنی وہ اس کتاب کا انکار کرتے ہیں جو سراپا رحمٰن کا ذکر ہے۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۸﴾

انسان فطرتاً جلدباز ہے۔ منکرو! مَیں ضرور تمہیں اپنے نشان دکھاؤں گا۔ تم مجھے جلدی پر مجبور نہ کرو ◉

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

یہ لوگ مومنوں کو کہتے ہیں : اگر تم سچ کہتے ہو تو تمہارا عذاب کا وعدہ کب پُورا ہو گا ؟ ◉

لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

اگر مُنکر اس وقت کو جانتے جب وہ آگ کو نہ اپنے آگے سے روک سکیں گے نہ اپنے پیچھے سے اور کوئی بچانے والا اُنہیں بچا نہیں سکے گا تو وہ ایسی بات نہ کہتے ◉

لَوْ : جواب لو ما قالوا ذالك (جلالین)

عَنْ وُّجُوْهِهِمْ ... : تخصیص الوجوه والظهور لیعنی القدّام والخلف لکونها اشرف الجوانب واستلزام الاحاطة بهما للاحاطة بالکل (رُوح البیان)

بَلْ تَأْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

وہ کس غلط فہمی میں مبتلا ہیں! ان پر عذاب آئے گا اور اچانک آئے گا اور اُنہیں بدحواس کر دے گا۔ پھر نہ تو وہ اس کو ٹال سکیں گے اور نہ ہی انہیں مُہلت دی جائے گی ◉

بَلْ : بَلْ جب اضراب کے لئے آئے تو ماسبق مضمون کا ردّ کرتا ہے اور مابعد کی تصدیق۔

فَتَبْهَتُهُمْ : بَهِتَ : وہ حیران ہوُا، ایسا حیران ہوا کہ چُپ ہو گیا، دم بخود ہو کر رہ گیا۔ بَهَتَهٗ اس نے اس کو حیران کیا۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۳

اے رسول! تجھ سے پہلے رسولوں کا بھی مذاق اُڑایا گیا۔ لیکن وہی عذاب جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے مذاق کرنے والوں کے گلے کا ہار ہو گیا ◉

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۳﴾

اے رسول تُو ان سے کہہ : تمہیں رات کو اور دن کو رحمٰن کے

سوا کون بچاتا ہے۔ لیکن اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنا تو درکنار وہ اپنے رب کے نام سے بھی متنفر ہیں ◉

مِنَ الرَّحْمٰنِ : ای بدل الرحمٰن یعنی غیرہ (ابنِ کثیر)

مِنْ بعض دفعہ بدل کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ (۴۳ : ۶۱) ای بدلکم (بیضاوی)

بَلْ : ای لا یعترفون بنعمۃ اللہ علیھم (ابن کثیر)

علم الابدان کے ماہر کہتے ہیں: معجزہ یہ نہیں کہ ہم وجود میں کیسے آ گئے معجزہ یہ ہے کہ ہم زندہ کیسے ہیں۔ موت چاروں سمت سے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے اور ہم پھر بھی زندہ ہیں۔

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۴﴾

کیا ان کے پاس ہمارے سوا کوئی ایسے خدا بھی ہیں جو ان کی حفاظت کر سکیں؟ لیکن یہ جھوٹے خدا ان کی کیا حفاظت کریں گے۔ وہ نہ تو خود اپنی جانوں کو بچا سکتے ہیں اور نہ ہمارے ہاں سے انکو کوئی حفاظت میسّر ہے ◉

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۵﴾

بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو زندگی کے سازوسامان کچھ زیادہ مدّت تک دیئے رکھے ہیں۔ لیکن کیا وہ

نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کی اطراف سے کاٹتے ہوئے چلے آ رہے ہیں ؟ کیا پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ بالآخر وہی غالب آئیں گے ؟ ◉

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۶﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ : مَیں تمہیں وحی کی بناء پر خبردار کر رہا ہوں۔ لیکن یاد رکھ کہ جب بہروں کو خبردار کیا جائے تو وہ آواز نہیں سُنتے ◉

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

البتہ اگر ان کو تیرے ربّ کے عذاب کا ایک جھونکا بھی چھو جائے تو چِلّا اُٹھیں گے : ہائے ہماری کمبختی ! ہم ظالم تھے ◉

اِس میں پیشگوئی ہے کہ اہلِ عرب عذاب سے تباہ نہیں کئے جائیں گے بلکہ قومِ یُونسؑ کی طرح عذاب کے پہلے ہی جھٹکے سے راہِ راست پر آجائیں گے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۸﴾

قیامت کے دن لوگوں کے اعمال کا جائزہ لینے کے لئے ہم انصاف سے

تولنے والے ترازو نصب کریں گے۔ چنانچہ کسی پر ذرّہ بھر ظلم نہیں ہو گا۔ اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو گا تو ہم اس کا جائزہ لیں گے۔ یاد رکھو! حساب لینے کے لئے ہم ہی کافی ہیں ◉

وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ : شریعت کا حکم ظاہر پر ہے۔ انسانوں کو اختیار نہیں کہ نیّتوں کا محاسبہ کریں۔ یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۵۰﴾

ہم نے موسیٰ اور ہارون کو وہ کتاب دی جو حق اور باطل میں تمیز کرتی ہے، نُور ہے اور متّقیوں کے لئے ضابطۂ حیات ہے، اُن متّقیوں کیلئے جو اپنے ربّ سے جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے ڈرتے رہتے ہیں اور قیامت کا خوف رکھتے ہیں ◉

بِالْغَيْبِ : حال من الفاعل او المفعول۔ فاعل کا حال لیا جائے تو معنی ہوں گے: جو بِن دیکھے اپنے ربّ سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اگر بائے آلیہ لیا جائے تو آیت کے معنی ہوں گے: دل ہی دل میں اپنے ربّ سے ڈرتے رہتے ہیں۔

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۴

اور یہ قرآن وہ ضابطۂ حیات ہے جو برکتوں سے پُر ہے۔ اِسے ہم نے نازل کیا ہے۔ کیا تم اس کا انکار کرو گے؟ ◉

تورات کے فوراً بعد قرآن کا ذکر کرنے اور اسے مبارک یعنی کثیر النفع ضابطۂ حیات کہنے کے یہ معنی ہیں کہ اب پہلی کتب کی ضرورت نہیں رہی۔

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾

اور اس سے پہلے ہم نے ابراہیم کو بھی ایسی ہی ہدایت دی۔ ہم اس کی صلاحیتوں سے خوب واقف تھے ◉

رُشْدَهٗ : ومعنی اضافته الیه انه رشد مثله (کشاف، بیضاوی)

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۳﴾

وہ وقت یاد کرو جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: یہ مورتیاں کیا چیز ہیں جن کے سامنے تم بیٹھے رہتے ہو؟ ◉

قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ﴿۵۴﴾

اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے ◉

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۵﴾

ابراہیم نے کہا: یقیناً تم بھی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو اور تمہارے باپ دادا بھی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے ◉

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ﴿۵۶﴾

اُنھوں نے کہا: کیا تُو سنجیدگی سے بات کر رہا ہے یا ہمارا مذاق اُڑا رہا ہے؟ ◉

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ: بالجد (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان، شوکانی)

قَالَ بَلْ رَّبُّکُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۷﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۸﴾

ابراہیم نے کہا: مذاق کا کیا مطلب! تمہارا ربّ صرف وہی ہے جو آسمان اور زمین کا ربّ ہے، وہی جس نے ان سب کو پیدا کیا، اور مَیں اِس بات پر گواہ ہوں۔ اور ابراہیم نے اپنے دِل میں کہا: اللہ کی قسم جب تم اپنے بُتوں سے مُنہ موڑ کر چلے جاؤ گے مَیں انکے خلاف ایک حِیلہ کروں گا ◉

بَلْ: اضراب عن کونہ لاعبًا (بیضاوی)

وَتَاللّٰهِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ: یہ معبودانِ باطلہ ہی ہیں جن سے مُنہ موڑا جاسکتا ہے ورنہ اللہ جلّ شانہٗ کی یہ شان ہے کہ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (۲: ۱۱۶) یعنی تم جدھر بھی مُنہ کرو اللہ ہی اللہ ہے۔ اور یہ معبودانِ باطلہ ہی ہیں کہ جن کو اپنی حُفاظت کے لئے اپنے پرستاروں کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ اللہ سُبحانہٗ کی یہ شان ہے کہ هُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ (۲۳: ۸۹) یعنی دوسروں کی حفاظت کا دستِ نگر ہونا توکجا وہ خود دوسروں کی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ پکڑنے لگے تو کوئی اس کی گرفت سے بچا نہیں

سکتا۔ یہ الفاظ جہراً نہیں کہے گئے تھے ورنہ جب ان کے بت توڑ دیئے گئے تو وہ یہ نہ کہتے کہ ایک شخص ابراہیم ان کو بُرا بھلا کہتا تھا ضرور اس نے ہی ان کو توڑا ہو گا بلکہ یہ کہتے کہ ابراہیم نے برملا کہا تھا کہ میں ان کے خلاف ایک حیلہ کروں گا۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۹﴾

اور جب وہ چلے گئے اس نے ان کے بڑے بت کو چھوڑ کر باقی سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں ◉

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا : الفاء فصيحة اى فولّوا فجعلهم جذاذًا (روح البیان)

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۰﴾

جب وہ واپس آئے تو کہنے لگے: کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ بہت ہی ظالم ہے وہ شخص جس نے یہ حرکت کی ہے ◉

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ: ضمیر کی بجائے اسم ظاہر لا کر ایک لطیف طنز کی ہے۔

اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ: اگر اسے نیا جملہ لیا جائے تو مَن استفہامیہ ہو گا اور اگر اس کو پہلے جملہ کی خبر لیا جائے تو مَن بمعنی الّذی ہو گا (املاء)

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۱﴾

ان میں سے بعض کہنے لگے: ہم نے ایک نوجوان کو جس کا نام ابراہیم ہے انہیں بُرا بھلا کہتے سُنا تھا ◉

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۲﴾

وہ کہنے لگے : اسے لوگوں کے سامنے پیش کرو تاکہ وہ اپنی گواہی دیں ◉

لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ : بفعله او قوله او يحضرون عقوبتنا له (بیضاوی) مؤخر الذکر اعتبار سے اس کے معنی ہوں گے تاکہ وہ دیکھیں کہ ہم اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔

صاحبِ رُوح البیان کہتے ہیں کہ ان لوگوں میں یہ خوبی تھی کہ بغیر گواہی کے سزا نہیں دیتے تھے۔

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۳﴾

اور جب ابراہیم ان کے رُوبرو پیش ہُوا تو وہ کہنے لگے : اے ابراہیم ! کیا تُو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے ؟ ◉

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۴﴾

ابراہیم نے کہا : ہرگز نہیں۔ یہ حرکت تو ان کے بڑے بُت نے کی ہے۔ تم خود اُن سے پُوچھ لو، اگر وہ بول سکتے ہیں ◉

بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا : اِس آیت کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۱ - ایک تو وہی ہیں جو متن میں کئے گئے ہیں۔ یہ معنی تقریباً تمام مفسّرین نے کئے ہیں۔ ان پر یہ اعتراض کرنا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جھُوٹ بولا علمِ کلام سے ناواقفیّت کے سوا کچھ نہیں۔ خود آیت کے الفاظ مُنہ سے بول رہے ہیں کہ ابراہیمؑ نے ان پر طنز کی اور کہا کہ ضرور اس بڑے بُت ہی نے ان کو توڑا ہو گا تاکہ تم صرف اسی کی پُوجا کرو اور تم اِس امر کی تصدیق خود ان سے، اگر وہ بول سکتے ہیں، کر لو۔ مقصودِ کلام یہ ہے کہ جب تم جانتے ہو کہ نہ وہ بول سکتے ہیں نہ ہاتھ ہلا سکتے ہیں تو پھر ان کو خدا کس لئے بنا رکھا ہے۔ ایسے طرزِ کلام کو انگریزی میں IRONY اور عربی میں تعریض کہتے ہیں۔ اِس

ہیں معانی ظاہری الفاظ کے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔

بخاری اور مسلم میں یہ حدیث درج ہے لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاھِیْمُ النَّبِیُّ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ کَذِبَاتٍ کہ ابراہیمؑ نے صرف تین دفعہ جھوٹ بولا۔ علامہ بیضاوی اور صاحبِ رُوح البیان اِس حدیث کا ذکر کرکے لکھتے ہیں سمیت المعاریض کذبا لما شابھت صورتھا صورتہ کہ ان باتوں کو محض ظاہری شکل وصورت کی مشابہت کی وجہ سے کذب کہا گیا ہے ورنہ دراصل وہ معاریض کلام ہیں۔

پروفیسر لینؔ اپنی مشہور لغات میں کذب کے نیچے یہ حدیث درج کرکے اس کے معنی کرتا ہے:

ABRAHAM SAID THREE SAYINGS RESEMBLING LIES

یعنی ابراہیم نے تین ایسی باتیں کہیں جن کی شکل وصورت جھوٹ سے ملتی تھی۔

جیسا کہ ۲۰ : ۱۲۳ کے ماتحت بیان کیا گیا ہے علمِ کلام میں اکثر ظاہری مشابہت کی بناء پر ایک چیز کو کسی دوسری چیز کا نام دے دیتے ہیں۔ اس کی مثالیں ادب میں بے شمار ہیں۔ پس اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ اَفصح الفصحاء ہیں اور جن کا کلام حُسنِ باطنی کے ساتھ حُسنِ ظاہری کا التزام بھی کرتا ہے اس طرز پر کوئی بات کہہ دی تو اس میں کیا عیب ہے بلکہ اِس حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کا نفس اور حضورؐ کی تعلیم اِس قدر پاک تھی کہ حضورؐ نے توریہ کو بھی کذب کا نام دیا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے یہ تمام بحث اِس لئے کی ہے کہ حدیث کو قرآن سے مطابقت دی جائے ورنہ جس شخص کو قرآن صِدِّیْقًا نَّبِیًّا (۱۹ : ۴۲) کہتا ہے اس کو کسی راوی کی روایت کی بناء پر خواہ وہ راوی کتنا ہی معتبر ہو جھوٹا کہنا بہت بڑا ظلم ہے۔ ابوالانبیاء جسے قرآن سچّا کہتا ہے کو جھوٹا کہنے سے یہ بہتر ہے کہ اس روایت کو جھوٹا تسلیم کر لیا جائے۔ قرآن کے خلاف کوئی حدیث قبول نہیں کی جا سکتی۔ فبای حدیث بعدہ یؤمنون۔

۲ ۔ والفعل کما یسند الی مباشرہ یسند الی الحامل علیہ (کشاف ، رازی) یعنی بعض دفعہ فعل کی نسبت فاعل کی بجائے اس شخص یا چیز کی طرف کر دیتے ہیں جو اس فعل کا باعث یا محرّک ہو۔ گویا حضرت ابراہیم نے جب بڑے بُت کی اِس قدر تعظیم وتکریم دیکھی تو کہا تمہاری اسی تعظیم وتکریم ہی نے تو مجھے اِس فعل پر مجبور کیا ہے۔ چونکہ میرے اِس فعل کا محرّک یہ بڑا بُت ہی ہے اِس لئے یہ اسی کا فعل ہے۔

۳ ۔ ویجوز ان یکون حکایۃ لما یقود الی تجویزہ مذھبھم کانہ قال لھم : ما تنکرون ان یفعلہ

کبیرھم فان من حق من یعبد و یدعی الٰھا ان یقدر علیٰ ھٰذا واشدّ منہ (کشاف، رازی)
یعنی فعل کی نسبت کبیرھم کی طرف ان کے اعتقاد کی بناء پر کی ہے گویا ان سے کہا ہے کہ تم جو اس بڑے بُت کو خدا بنائے بیٹھے ہو تو کم از کم اس میں اتنی طاقت تو ہونی چاہیئے کہ چھوٹے بُتوں کو توڑ ڈالے۔

علامہ رازی مندرجہ بالا تین وجوہ صاحبِ کشاف کے حوالہ سے نقل کر کے اِس آیت کی مندرجہ ذیل مزید وجوہ بیان کرتے ہیں۔

۴۔ آیت کی تقدیر ہے بَلْ فَعَلَہٗ مَنْ فَعَلَہٗ یعنی کسی کرنے والے ہی نے یہ فعل کیا ہے۔ اِس صورت میں بَلْ ابتدائیہ لیا جائے گا۔ بَلْ فَعَلَہٗ کے بعد وقف ان معنوں کی تائید کرتا ہے۔

۵۔ کَبِیْرُھُمْ سے مراد حضرت ابراہیمؑ کی خود اپنی ذات تھی۔ گویا آپ نے کہا یہ بھی مٹّی کے پُتلے ہیں اور مَیں بھی مٹّی کا پُتلا ہوں لیکن دست و پا اور ارادہ اور فعل کا مالک ہونے کی وجہ سے مَیں ان سے بڑا ہوں اور ان کے بڑے نے یعنی مَیں نے جو تمہارے سامنے موجود ہوں (ھٰذا) یہ فعل کیا ہے۔

۶۔ اِس میں تقدیم و تاخیر ہے اور کلام کی تقدیر ہے بل فعلہ کبیرھم ھٰذا ان کانوا ینطقون فاسئلوھم فتکون اضافۃ الفعل الی کبیرھم مشروطا بکونھم ناطقین۔ فلما لم یکونوا ناطقین امتنع ان یکونوا فاعلین یعنی آیت کے معنی ہیں: اگر وہ بول سکتے ہیں تو یہ حرکت صرف ان کے بڑے بُت ہی نے کی ہے اور تم یہ بات اُن سے پُوچھ سکتے ہو۔ لیکن اگر حقیقت یہ ہے کہ وہ بول نہیں سکتے تو پھر یقیناً ان میں سے کوئی ایسی حرکت بھی نہیں کر سکتا۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٥﴾

اس پر وہ لوگ سوچ میں پڑ گئے اور کہنے لگے: بے شک ہم ظالم ہیں ◉

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ: بالتفکر (جلالین) ای راجعوا عقولھم (بیضاوی، رُوح البیان)
اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ: عرب لوگ ایسے وقت میں اکثر متکلّم کی بجائے مخاطب کی ضمیر استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ اُردو زبان اِس طرزِ کلام سے ناآشنا ہے اِس لئے ترجمہ تم کی بجائے ہم سے کیا گیا ہے۔

ظلم کے معنی ہیں وضع الشئ فی غیر محلہ یعنی کسی چیز کو اس کے اصلی مقام کی بجائے دوسری جگہ رکھنا۔

بُت پتھر ہیں پس ان کو خدا کا مقام دینا ظلم ہے۔

ثُمَّ نُكِسُوا عَلٰى رُءُوسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُونَ ﴿٦٥﴾

لیکن جلد ہی ان کی کج فطرتی عود کر آئی اور وہ کہنے لگے : تُو جانتا ہے کہ یہ بول نہیں سکتے ◉

نُكِسُوا عَلٰى رُءُوسِهِمْ : ای انقلبوا الی المجادلة بعد ما اسْتَقَامُوا بالمراجعة۔ شبه عودهم الی الباطل بصیرورة اسفل الشئ اعلاهٗ ، من قولهم نکس المریض اذا عاد الی مرضه الاول بعد العافیة (روح البیان ، کشاف ، بیضاوی)

الفاظِ قرآنی میں ایک طنز ہے کہ پہلے تو رجوع کر کے سیدھے کھڑے ہو گئے تھے لیکن جلد ہی پلٹ کر سَر کے بَل کھڑے ہو گئے یعنی اپنے اعلیٰ ترین حصّہ کو اسفل ترین بنا دیا اور اسفل ترین حصّہ کو اعلیٰ ترین بنا دیا۔ گویا یوں کہہ لیجئے کہ وہ دوبارہ سر کی بجائے پاؤں سے سوچنے لگے۔

اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: قلبوا علیٰ رءوسهم حقیقة لفرط اطراقهم خجلا وانکسارًا (کشاف) کہ شرم سے ان کی گردنیں اِس قدر جھک گئیں کہ سر زمین سے لگ گئے۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ ط

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ط اَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾

ابراہیم نے کہا : کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُن چیزوں کی پُوجا کرتے

ہو جو نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہیں نہ تمہارا کوئی نقصان کر سکتی ہیں۔ تُف ہے تم پر اور ان چیزوں پر جن کو تم اللہ کے سوا پُوجتے ہو۔ تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے ؟ ◉

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۹﴾

وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے : اگر تمہیں کچھ کرنا ہے تو ابراہیم کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو ◉

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۷۰﴾

لیکن جب انہوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈالا تو ہم نے آگ کو حکم دیا: اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لئے سلامتی کا باعث بن ! ◉

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۱﴾

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۲﴾

اُنہوں نے چاہا کہ ابراہیم کے ساتھ شرارت کریں لیکن ہم نے انہیں ناکام کر دیا۔ اور ہم ابراہیم اور لوط کو صحیح و سلامت اس سرزمین میں لے گئے جسے ہم نے تمام قوموں کیلئے برکت کا موجب بنایا ہے ◉

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا

جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۳﴾

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ ۙ

اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کیا اور مزید عطا یہ کی کہ اُسے یعقوب دیا۔ اور ہم نے ان سب کو نیک بندے بنایا۔ ہم نے انہیں قوموں کا امام بنایا۔ وہ لوگوں کو ہمارے حکم سے سیدھا راستہ دکھاتے تھے۔ ہم نے اُنہیں بذریعہ وحی نیک کام کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا۔ وہ سب ہمارے عبادت گذار بندے تھے ◉

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۵﴾ ۙ

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ ع ۵ ۴۵ ۵

اور ہم نے لوط کو بھی ہدایت دی۔ ہم نے اسے علم وحکمت عطا کی۔ اور اس بستی سے نجات دی جو گندے کام کرتی تھی۔ وہ بدراہ اور بدکار لوگ تھے۔ اور ہم نے لوط کو اپنے جوارِ رحمت

میں جگہ دی۔ وہ نیک بندوں میں سے تھا ۞

وَلُوْطًا: انہٗ عطف علیٰ قولہ اٰتینا ابراھیم رشدہ (۵۲) (رازی)

حُکْمًا: حکمۃ اونبوّۃ اوفصلا بین الخصوم (بیضاوی)

حکم کا لفظ قرآن میں حکمت کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا (۱۹: ۱۳)

وَاَدْخَلْنٰہُ فِیْ رَحْمَتِنَا: یہاں اس سے مُراد اھل رحمتنا بھی ہوسکتے ہیں (بیضاوی، رُوح البیان، شوکانی) تسمیۃ الشئ باسم محلہ (مختصر المعانی صہ ۲۷۳) کے اعتبار سے اس کے معنے جنّت بھی ہوسکتے ہیں۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۷﴾

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۷۸﴾

اور ہم نے نوح کو بھی ہدایت دی۔ آج سے دُور جب اُس نے ہمیں پُکارا ہم نے اس کی پکار سُنی اور اسے اور اس کے اہل کو ایک بہت بڑے غم سے نجات دی۔ ہم نے اسے اس قوم سے بچا لیا جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا تھا۔ وہ بہت بُرے لوگ تھے۔ پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ۞

وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ﴿۷۹﴾

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۸۰﴾

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو بھی ہدایت دی ۔ انہوں نے ایک کھیتی کے بارے میں اپنا فیصلہ دیا جب رات کے وقت ایک قوم کی بکریاں اس میں گھس آئیں ۔ ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے ۔ اگرچہ ہم نے ان دونوں کو علم و حکمت سے نوازا تھا ، ہم نے اس معاملہ کی سمجھ سلیمان کو دی ۔

اور ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو بھی مطیع کیا کہ ہماری تسبیح کریں ۔ یہ ہمارا دائمی دستور ہے ◉

کھیتی والے کسی واقعہ کا ذکر نہ یہودی کتب میں ملتا ہے نہ احادیث میں البتہ مفسرین نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ ایک آدمی کی بکریاں کسی کھیت میں گھس گئیں اور اس کو کھا گئیں ۔ اس پر حضرت داؤدؑ نے یہ فیصلہ دیا کہ بکریاں کھیت والے کو دے دی جائیں لیکن سلیمانؑ نے یہ مشورہ دیا کہ بکریاں اس وقت تک کھیت والے کے پاس رہیں جب تک کہ نقصان کرنے والا کھیت کو واپس پہلی حالت میں نہیں لے آتا ۔ اور اس دوران بکریوں کی جو اُون وغیرہ اُترے اور ان سے جو بچے پیدا ہوں وہ کھیت والے کے ہوں گے ۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ دونوں ہمسایہ قوموں سے برسرِ پیکار تھے ۔ پس عین ممکن ہے کہ یہاں استعارہ استعمال کیا گیا ہو اور بھیڑ بکریوں کے کھیتی میں گھس آنے سے مُراد کسی ہمسایہ قوم کی تاخت و تاراج ہو ۔

پہاڑوں سے مراد قوم کے رؤساء اور جابر لوگ اور طیر سے مراد مومن بھی ہو سکتے ہیں ۔ آیت کا آخری حصّہ 'یہ ہمارا دائمی دستور ہے' ان معانی کی تائید کرتا ہے ۔ تاج العروس نے جبل کے معنی قوم کا رئیس اور غریب القرآن

نے طیر کے معنی بلند خیال انسان کے بھی کئے ہیں۔

وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ: نفعل ذالك بالانبياء عليهم السلام (رازی) یعنی ہر نبی کے وقت ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨١﴾

اور ہم نے داؤد کو تمہارے لئے زرہ بکتر بنانا بھی سکھایا جو تمہیں ایک دوسرے کی تندی سے بچاتی ہے۔ تم کیوں شکر نہیں کرتے؟ ◉

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨٢﴾

اور ہم نے سلیمان کے لئے تُند و تیز ہوا کو مسخّر کیا۔ وہ اس کی ضرورت کے مطابق اس زمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے بہت نفع رکھا تھا۔ ہم ہر چیز کو خوب جانتے ہیں ◉

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٣﴾

اور ہم نے بعض دُور کے رہنے والے سرکش لوگوں کو بھی اس کا تابع فرمان بنایا جو اس کے لئے سمندر میں غوطے لگاتے تھے اور محنت مزدوری کے دوسرے کام کرتے تھے۔ ان کی نگرانی ہم کرتے

تھے ◉

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ : وسخرنا من الشياطين (جلالین) شطن کے معنے ہیں وہ دُور ہوُا۔ شطنت الدار کے معنے ہیں منزل دُور ہے۔ شیطٰن کے معنے ہیں جو خدا سے دُور ہے۔

وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ : یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں سلیمان کی دہشت بٹھا رکھی تھی۔ حکومتیں رُعب سے قائم رہتی ہیں۔ جب رعب اُٹھ جاتا ہے حکومت ختم ہو جاتی ہے۔ رسولِ پاک فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : مجھے ایک ماہ کی مسافت کا رعب دیا گیا ہے۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٤﴾

اور ہم نے ایّوب کو بھی ہدایت دی۔ دیکھو! اس نے اپنے رب کو پکارا اور کہا : مَیں تکلیف میں مبتلا ہوں اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ◉

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٥﴾

ہم نے اس کی دعا سُنی اور اس کی تکلیف کو دُور کیا اور اس کے اہل و عیال اور اتنے ہی اَور نفوس اس کو دیئے۔ ہم نے یہ اِس لئے کیا تاکہ وہ ہمارے خاص فضلوں کا وارث ہو اور تاکہ عبادت گزاروں کو اِس سے سبق ملے ◉

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ

الصّٰبِرِيْنَ ۝٨٦

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٨٧

اور ہم نے اسمٰعیل، ادریس اور ذوالکفل کو بھی ہدایت دی۔ وہ سب صبر و ہمّت سے کام لینے والے لوگ تھے۔ ہم نے ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دی۔ وہ نیک لوگ تھے ⦿

ذُوالْكِفْل: حزقی ایل

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٨

اور ہم نے ذوالنون کو بھی ہدایت دی۔ دیکھو! وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر چل دیا۔ اُس نے سمجھا کہ ہم اُسے نہیں پکڑیں گے۔ لیکن جب ہم نے پکڑا تو اُس نے اندھیروں میں ہمیں پُکارا اور کہا: تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پاک ہے تیری ذات! بے شک مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا ⦿

ذُوالنُّوْنِ: اس کے لفظی معنی ہیں مچھلی والا۔ اس سے مراد حضرت یونس بن متّٰی ہیں جو مچھلی کے پیٹ میں تین دن رہے تھے۔

فَنَادٰى: الفاء فصیحۃ (روح البیان)

اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ: لنفسی (بیضاوی)

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ما من مکروب یدعو بھٰذا الدعاء الا استجیب لہ (بیضاوی)

جو مصیبت زدہ دل سے یہ دُعا مانگے گا اُس کی دعا سُنی جائے گی۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ⑧٩

ہم نے اس کی دعا سُنی اور اسے غم سے نجات دی۔ ہم مومنوں کو ان کے غم سے اسی طرح نجات دیتے ہیں ◉

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ⑨٠ ج

اور ہم نے زکریا کو بھی ہدایت دی۔ دیکھو! اُس نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا: اے میرے ربّ! مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔ بیشک ہمیشہ رہنے والی ذات صرف تیری ہی ہے ◉

وَاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ : الباقی بعد فناء خلقك (جلالین)

وارث : الباقی الدائم الذی یرث الخلائق، ویبقٰی بعد فنائهم۔ فیرجع ما کان ملك العباد الیه (لسان) الوارث کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں ساری خلق کے فنا ہو جانے کے بعد بھی زندہ رہنے والا اور ہر چیز کا مالکِ حقیقی۔

دعا مانگنے کا یہ طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی متعلقہ صفات کو جوش میں لایا جائے۔ زکریا کہتے ہیں کہ اپنی بقا کا پرتو مجھ پر بھی ڈال اور مجھے ایسی صالح اولاد عطا فرما جو میرے بعد میرے مشن کو زندہ رکھے۔ يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ (۱۹:۷)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ

زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۱﴾

ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے مناسب حال بنایا۔ یہ تمام لوگ نیک کام کرنے میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں محبت اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور خشوع و خضوع کرتے تھے ◉

وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ : ترتیب ہمیشہ واقعات کے مطابق نہیں ہوتی۔ بعض جگہ ضمنی باتوں کا بعد میں بیان کرنا افصح ہوتا ہے۔ یہاں پہلے اپنی مَوہبَت کا ذکر کیا اور پھر جس طریق سے اسے نافذ کیا اس کا ذکر کیا تاکہ غور کرنے والوں کو اس کے طریقوں کا علم ہو۔

یہ بھی جائز ہے کہ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ کی تقدیر ہو و اصلحنا لولدہٖ زوجه یعنی صرف یہی نہیں کیا کہ اس کی بیوی کو ثمرور کیا اسے بچّے کو پالنے پوسنے کی صلاحیت بھی عطا کی۔ بانجھ عورتوں کے خون میں نقص ہوتا ہے جس سے اگر بچّے پیدا بھی ہوں تو بچپن میں مر جاتے ہیں۔ پس اس کے معنی ہیں کہ اس کے ایسے تمام نقائص دُور کر دیئے۔

كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ : ضمیر زکریا، اُس کی بیوی اور یحییٰ کی طرف بھی عائد ہو سکتی ہے اور مذکور الصدر انبیاء کی طرف بھی (رُوح البیان)

وَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۲﴾

اور ہم نے اس عورت کو بھی ہدایت دی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی۔ ہم نے اس میں اپنی رُوح بھر دی اور اسے اور

اس کے بیٹے کو قوموں کے لئے ایک نشان بنایا ◉

فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا : دیکھو نوٹ زیرِ آیت ۱۵ : ۳۰۔

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۳﴾

لوگو! یہی تمہارا دین ہے، دینِ واحد۔ اور میں ہی تمہارا رب ہوں۔ پس میری ہی عبادت کرو ◉

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً : ان ھٰذا دینکم دین واحد لاخلاف بین الامم المختلفۃ فی التّوحید (شوکانی) تمام انبیاء کا دین ایک ہی ہے اور وہ اللہ کی عبادت کرنا ہے۔

وَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ ؕ كُلٌّ اِلَيۡنَا رٰجِعُوۡنَ ﴿۹۴﴾ ع ۶ ۱۸

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا كُفۡرَانَ لِسَعۡيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوۡنَ ﴿۹۵﴾

لیکن دینِ واحد پر جمع ہونے کی بجائے لوگوں نے مختلف راہیں اختیار کر لی ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بالآخر ہر ایک کو ہمارے پاس لَوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت ان لوگوں کی کاوشیں رائیگاں نہیں جائیں گی جو شرائطِ ایمان کو پُورا کرتے ہوئے نیک عمل بجا لائے۔ ہم ان کے تمام اعمال کو محفوظ رکھ رہے ہیں ◉

خطاب سے غَیبت کی طرف التفات اظہار ناراضگی کے لئے ہے۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَاۤ اَنَّهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۹۶﴾

جس بستی کو ہم ہلاک کر دیتے ہیں اس کے لئے دوبارہ زندہ ہونا ناممکن ہے ◉

اِس آیت کے اعراب کی مختلف صورتیں ہیں:۔

۱۔ لاَ زائدہ ہے (جلالین، املاء) یہ صورت متن میں اختیار کی گئی ہے۔

۲۔ حَرَامٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ مبتدا ہے اس کی خبر محذوف ہے (املاء) اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہونگے: جن لوگوں کو ہم ہلاک کردیتے ہیں اُن کے لئے توبہ کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ وہ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتے۔

۳۔ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ کے معنی ہیں: عدم رجوعهم الینا (شوکانی) اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: جن لوگوں کو ہم ہلاک کر دیتے ہیں ان کے لئے ممکن نہیں کہ ہماری طرف واپس نہ لوٹیں۔

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۷﴾

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۸﴾

دیکھو! جب یاجوج اور ماجوج کھلے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ہر ایک بلندی سے دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور جب سچے وعدہ کا دن قریب آ جائے گا اس وقت کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ کہیں گے: ہائے ہماری کمبختی! ہم اس دن سے غافل ہی رہے، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہم خطاکار تھے ◉

یَاْجُوْجُ : اس کا مصدر اَجٌّ اور اَجِیْجٌ ہے جس کے معنی آگ کا سُلگنا یا بھڑکنا ہیں۔
ماءٌ اجاج کے معنی ہیں سخت کھاری پانی جس سے مُنہ جلنے لگے۔
مکاشفہ ۲۰ : ۷ تا ۹ میں لکھا ہے:-
اور جب ہزار برس پُورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان قوموں کو جو زمین کی چاروں طرف ہوں گی یعنی جوج و ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہو گا اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدّسوں کی لشکر گاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی۔
حزقیل (۳۸ : ۳) کے مطابق ماجوج ایک ملک کا نام ہے۔ حزقیل (۳۹ : ۶) کے مطابق یہ ایک قوم کا نام ہے جس کا بادشاہ جوج (یاجوج) ہے (۳۹ : ۱)
پیدائش ۱۰ : ۱ کے مطابق ماجوج یافت کے بیٹے کا نام ہے جو کہ نوح کا بیٹا تھا (۱۰ : ۲)
پروفیسر لین اپنی مشہور لغات میں لکھتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ یاجوج ماجوج یافت کی نسل سے دُو قبیلے تھے یا یہ دُو بڑی قوموں کا نام ہے یا شمالی ایشیا اور یورپ کی قوموں کا نام ہے جو کہ ایک حدیث کے مطابق دُنیا کی آبادی کا ۹/۱۰ حصہ ہیں۔
ماجوج : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یاجوج اور ماجوج دو وحشی قومیں ہیں جو بحیرۂ کیسپین کے قریب رہتی ہیں۔ (سلك البیان فی مناقب القرآن)
پروفیسر لین ان الفاظ کو اج کے ماتحت بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اجت النار یا ماء اجاج یا اج اجة الظلیم سے مشتق ہو سکتے ہیں۔
اجت النار کے معنے ہیں آگ بھڑک اُٹھی۔
ماء اجاج کے معنے ہیں سخت کھارا پانی۔
اِس اعتبار سے اِس سے مراد ایسی قوم ہے جو آگ اور سٹیم کا کثرت سے استعمال کرتی ہے اور کھارے پانیوں یعنی سمندروں پر اس کا قبضہ ہے۔
اَجَّ اَجَّةَ الظلیم کے معنے ہیں: اس نے چلتے وقت شتر مُرغ کی طرح سرسراہٹ کی آواز پیدا کی پس اِس اعتبار سے یاجوج کے معنی ہیں: وہ قوم جو تیزی سے اِدھر اُدھر سفر کرتی ہے اور اس کے چلنے میں ایسی سرسراہٹ

کی آواز پیدا ہوتی ہے جیسی موٹر کار یا ہوائی جہاز سے پیدا ہوتی ہے۔

اگر یاجوج اور ماجوج کا الف اصلی مانا جائے تو یاجوج یفعول کے وزن پر ہے اور ماجوج مفعول کے وزن پر ہے۔ اِس اعتبار سے اِس کے معنے ہیں ایسی قوم جس میں سے کچھ لوگ تو ایسی مشینیں بناتے ہیں جو آگ اور بھاپ سے چلتی ہیں اور کچھ لوگ ایسی مشینوں کو استعمال کرتے ہیں یا وہ ایسے ہیں جن کے خلاف یہ مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔ مکاشفہ ۲۰ : ۷ تا ۹ ان معنوں کی تصدیق کرتا ہے۔

حَدَبٌ : حَدِبَ۔ وہ کُبڑا ہوُا۔ آسمان کی گولائی کو محدب الفلک کہتے ہیں۔ حَدَبٌ : بلندی (مفردات، رُوح البیان) حدَب الماءِ کے معنی ہیں بلند لہریں (لین) گویا اِس سے مراد زمین اور سمندر اور ہوا کی بلندیاں ہیں۔

مِنْ ھٰذَا : الیوم (جلالین)

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۹﴾

مُشرکو! تم اور تمام وہ چیزیں جنہیں تم اللہ کے سوا پُوجتے ہو جہنّم کا ایندھن ہیں جس میں تم سب کو جانا ہو گا ●

لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

اگر یہ معبودانِ باطلہ واقعی خدا ہوتے تو نہ وہ اور نہ ان کے پُجاری جہنّم میں جاتے۔ لیکن نہ صرف یہ کہ وہ سب جہنّم میں جائیں گے وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ وہاں ان کی قِسمت میں چیخنا

اور چلّانا ہو گا اور وہاں وہ کچھ نہیں سُن پائیں گے ◉

مَاوَرَدُوْھَا : العابدون والمعبودون (شوکانی)

خطاب سے غیبت کی طرف انتقال ناراضگی کے اظہار کے لئے ہے۔

وَھُمْ فِیْھَالَا یَسْمَعُوْنَ : دوسری جگہ فرمایا نَحْشُرُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ عُمْیًا وَّ بُکْمًا وَّصُمًّا (۱۷: ۹۸)

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۙ﴿۱۰۲﴾

لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۚ﴿۱۰۳﴾

لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

لیکن وہ لوگ جن کے ساتھ ہم اچھے اجر کا وعدہ کر چکے ہیں دوزخ سے دُور رکھے جائیں گے۔ وہ اس کی آہٹ تک نہیں سُنیں گے اور ہمیشہ اُس حال میں رہیں گے جو ان کو مرغوب ہو گا۔ انتہائی گھبراہٹ ● وقت انہیں ذرہ بھر پریشان نہیں کرے گا۔ فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور کہیں گے: یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ◉

یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا

بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَیْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰۵﴾

لوگو! کچھ اس دن کی بھی فکر کرو جب ہم آسمانوں کو اِس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لوگ تحریروں کے طومار کو لپیٹ دیتے ہیں۔ جس طرح ہم نے سلسلہ کائنات کا آغاز کیا تھا اسی طرح ہم اس چکّر کو اُلٹا چلا دیں گے۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے جس کے ہم پابند ہیں۔ ہم اُسے پُورا کر کے چھوڑیں گے ◉

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

ہم نے تورات کے بعد زبور میں یہ بات لکھی ہے کہ زمین کے وارث ہمارے صالح بندے ہوں گے ◉

دیکھئے زبور ۳۷ : ۲۹ اور استثناء ۲۸ : ۱ تا ۱۴۔

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ؕ ﴿۱۰۷﴾

اِس قرآن میں عبادت گذاروں کے لئے ایک پیغام ہے ◉

هٰذَا : القرآن (جلالین) اِس سے مراد مذکورہ بالا بیان بھی ہو سکتا ہے۔

بَلَاغ : پیغام، نصیحت، اطلاع۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۸﴾

اے رسول! ہم نے تجھے تمام جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ◉

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

لوگوں سے کہہ: مجھے بار بار بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ وہی ایک معبود تمہارا معبود ہے۔ کیا تم اس کے فرمانبردار نہیں بنو گے؟ ◉

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۲﴾

اگر وہ تیری بات نہ مانیں تو ان سے کہہ: مَیں نے تمہیں علی الاعلان خبردار کر دیا ہے۔ مَیں نہیں جانتا کہ وہ گھڑی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے نزدیک ہے یا دُور۔ اللہ اِس بات کو بھی جانتا ہے جو تم برملا کہتے ہو اور اس کو بھی جسے تم اپنے دلوں میں پوشیدہ رکھتے ہو۔ مَیں نہیں جانتا کہ یہ تاخیر تمہارے لئے بطور آزمائش کے ہے یا اِس لئے ہے کہ تم ایک

مقررہ مدّت تک مزے اُڑا لو ◉

عَلٰی سَوَآءٍ : علٰی اِظہار و اِعلان (رازی)

وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍ : او تمتّع لکم (کشاف) اس کی تقدیر ہے : وان ادری لعلہ فتنۃ لکم وان ادری لعلہ متاعٌ اِلٰی حین ۔

قٰلَ رَبِّ احۡکُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ ع ۷ ۱۹

اور رسُول اپنے ربّ سے کہے گا : اے میرے ربّ ! ہمارے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر ۔

اور وہ مُشرکوں سے کہے گا : جو باتیں کہ تم بناتے ہو ہم اُن کے سدّباب کے لئے اپنے ربّ ، ربِّ رحمٰن کو مدد کے لئے پکارتے ہیں ◉

سُوْرَۃُ الْحَجِّ

ربطِ آیات

پچھلی سُورت میں فرمایا تھا کہ انبیاء کا وجود اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی توحید کا ثبوت ہے اِس سُورت میں اُسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے قیامت کو بھی اِس بات کی دلیل ٹھرایا ہے۔

آیت ۲، ۳ :-

اِن آیات میں قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۴ تا ۸ :-

فرمایا : وہ باتیں جو راہ گم کردہ لوگ اللہ کے متعلق کہتے ہیں درست نہیں۔ ہم انسان کو مٹّی سے پیدا کرتے ہیں اور پھر پانی کے ایک قطرہ سے اور پھر اسے منزل بمنزل ترقّی دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ بچّہ کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ بڑھتا ہے اور جوان ہوتا ہے اور پھر بُڈّھا ہوتا ہے۔ اور ہم نے انسان کے لئے موت لکھ رکھی ہے۔ اِسی طرح ہم مُردہ زمین کو پانی کے ذریعہ زندہ کرتے ہیں۔ یہ تمام عجائبات اللہ کی ہستی کی دلیل ہیں اور اِس بات کی بھی کہ وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر بات پر قادر ہے اور اِس بات کی بھی کہ قیامت برحق ہے۔

آیت ۹ تا ۱۱ :-

فرمایا : اللہ کے متعلق علم یا تو فطرتِ صحیحہ سے حاصل ہوتا ہے یا آسمانی کتب کے ذریعہ۔ وہ لوگ جو اپنی فطرتِ صحیحہ کو مسخ کر دیتے ہیں اور آسمانی روشنی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں اور اپنے ڈھکوسلوں کو علم کا درجہ دیتے ہیں دُنیا اور آخرت میں رُسوا ہوں گے۔

آیت ۱۲ :-

جب کافروں کا ذکر کیا تو اس کے ساتھ منافقوں کا ذکر بھی کر دیا جو کفر اور ایمان کے درمیان معلق ہیں۔

فرمایا : انھوں نے دُنیا بھی کھو دی اور آخرت بھی۔

آیت ۱۳، ۱۴ :۔

فرمایا: اللہ کے سوا کسی اَور کو نافع یا مُضِر سمجھنا انتہائی گمراہی ہے۔

آیت ۱۵ :۔

جب کافروں اور منافقوں کا ذکر کیا تو مومنوں کا ذکر بھی کر دیا تاکہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آجائیں۔

آیت ۱۶ :۔

جب مومنوں کا ذکر کیا تو اوّل المؤمنین یعنی رسول کا ذکر بھی کر دیا۔ فرمایا: اللہ بہرحال رسول کی مدد کریگا اور اس کو غلبہ عطا فرمائے گا اور کافر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے خواہ وہ اپنی تمام زمینی اور آسمانی طاقتوں کو جمع کرلیں۔

آیت ۱۷ :۔

رسول کے ذکر کے ساتھ قرآن کا ذکر بھی کر دیا جس میں رسول کے غلبہ کی پیشگوئی ہے، توحید کے بیّن دلائل دیئے گئے ہیں اور ہدایت کی راہیں بیان کی گئی ہیں۔

آیت ۱۸ :۔

جب کافروں، منافقوں اور مومنوں کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اللہ ان لوگوں کا جھگڑا قیامت کے دن چُکا دے گا۔

آیت ۱۹ :۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مشیت الجاء سے کوئی چیز باہر نہیں۔ ہر چیز اس کے حکم کی پابند ہے۔ رہی اس کی طوعی عبادت سو مومن اس کے احکام کو مان کر فائز و بامراد ہوتے ہیں اور کافر اس کا انکار کر کے عذاب کے مستوجب ہوتے ہیں۔

آیت ۲۰ تا ۲۵ :۔

اِن آیات میں کافروں اور مومنوں کے اَحوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۲۶ تا ۳۰ :۔

فرمایا: ہم نے لوگوں کو توحید پر اور ایک مرکز پر قائم کرنے کے لئے شریعت کا نفاذ کیا اور خانہ کعبہ کی بُنیاد ڈالی جس کو ابوالانبیاء ابراہیمؑ نے استوار کیا۔ اے نبی! تُو بھی لوگوں کو اسی مرکز کی طرف بُلا اور حج کا اِعلان کر۔

آیت ۳۱ تا ۳۸ :-

جب حج کا اِعلان کیا اور کہا کہ اے مشرق و مغرب کے لوگو جس طرح تمہارا خدا ایک ہے چاہیئے کہ تمہارا قبلہ بھی ایک ہو پس تم ایک ہی مرکز پر جمع ہو جاؤ، تو شریعت کے موٹے موٹے خدوخال بھی بیان کر دیئے۔ فرمایا: حلال چیزیں کھاؤ، شرک اور جھوٹ کی نجاست سے بچو اور ہر بات میں اللہ کے احکام کو مانو، اس کے حضور قربانی پیش کرو، دِل میں اللہ کا خوف پیدا کرو، مصائب پر صبر کرو اور نماز کا نظام قائم کرو۔

آیت ۳۹ :-

جب کافرانہ نظام کے مقابل اس نظام کا احیاء کیا جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور نماز کو قائم کرنے والا ہے تو اس کو نابود کرنے کے لئے تمام طاغوتی طاقتیں حرکت میں آگئیں۔ فرمایا: تم فکر نہ کرو۔ اگر تم اللہ کے عبد بن جاؤ گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

آیت ۴۰ تا ۴۲ :-

فرمایا: چونکہ کافر اس نظام کو مٹانے کے لئے جنگ پر اُتر آئے ہیں اِس لئے تمہیں بھی امن و امان کو قائم رکھنے کے لئے دفاعی جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ اگر تم اس نظام کو قائم کرو گے تو اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔

آیت ۴۳ تا ۵۵ :-

چونکہ توحید کا نظام ہمیشہ رسول کے ذریعہ قائم کیا جاتا ہے اِس لئے جب اس نظام کے علمبردار یعنی رسول کے خلاف تمام طاغوتی طاقتیں جمع ہوگئیں تو رسول کو تسلی دی اور فرمایا کہ اگر یہ لوگ تیری مخالفت کر رہے ہیں تو یاد رکھ تجھ سے پہلے سب رسولوں کی مخالفت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ شیطان کو ایک مدّت تک رسول کے کام میں رخنہ ڈالنے کی اجازت دیتا ہے تاکہ سچائی نِکھر کر سامنے آجائے لیکن آخرکار ہمارا رسول ہی غالب آتا ہے اور ظالم تباہ کر دیئے جاتے ہیں۔

آیت ۵۶ تا ۶۰ :-

فرمایا: ان کفّار کی تباہی کی گھڑی بھی آنے والی ہے خواہ اس کی صورت قیامتِ کبریٰ ہو یا قیامتِ صغریٰ۔ اس دن مومن کامیاب اور بامراد ہوں گے۔

آیت ۶۱ تا ۶۳ :-

جب مومنوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی تو کمزور دل لوگ کہنے لگے کہ اگر ہم ان کے مقابلہ میں ہتھیار اُٹھائینگے تو وہ اشتعال میں آکر ہمیں مزید دُکھ دیں گے اِس لئے بہتر ہے کہ دفع الوقتی سے کام لیا جائے۔ فرمایا: ایسی صورت میں اللہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ اس کا یہی قانون ہے اور اس کی توحید کا یہی تقاضا ہے۔

آیت ۶۴:۔

فرمایا: کیا کافر سمجھتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو جائیں گے جبکہ اس پانی کے ذریعہ جو ہم نے آسمان سے نازل کیا ہے ہر طرف سرسبزی اور شادابی نمودار ہو رہی ہے۔

آیت ۶۵ تا ۶۷:۔

فرمایا: اللہ زمین اور آسمان کا مالک ہے اور اس نے یہ کائنات تمہارے لئے مسخّر کر رکھی ہے۔ کیا وہ خدا جس نے تمہاری سفلی اور عارضی زندگی کے لئے اس قدر اہتمام کیا ہے تمہاری ابدی زندگی کے لئے کچھ نہیں کرے گا۔

آیت ۶۸، ۶۹:۔

فرمایا: جب قدیم سے اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ وہ لوگوں کے لئے شریعت نازل کرتا ہے تو اب کونسی چیز اس کو آخری شریعت نازل کرنے سے اور وہ نظام قائم کرنے سے روکتی ہے جس کے ذریعہ تمام لوگ ایک ہی رشتہ میں پروئے جائیں گے۔

آیت ۷۰، ۷۱:۔

فرمایا: قیامت کے دن کافروں اور مومنوں کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ جس طرح ہر چیز ایک قانون کے تابع ہے اسی طرح قیامت کا آنا بھی برحق ہے۔

آیت ۷۲ تا ۷۵:۔

پھر توحید کے مضمون کی طرف عَود کر کے فرمایا: شرک ایک ایسی چیز ہے جس کے لئے کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں۔ یہ انسانوں کو جہنّم کی طرف لے جاتا ہے۔ کیا یہ بُت جو ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے اور مکھی اگر ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو اسے واپس نہیں لے سکتے تمہاری کچھ مدد کریں گے؟ افسوس تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی کما حقہٗ قدر نہیں کی۔

آیت ۷۶ تا ۷۹:۔

آخر میں اصل مضمون کی طرف عَود کیا اور فرمایا : اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت کا سب سے بڑا ثبوت انبیاء اور وحی کا سلسلہ ہے ۔ پس تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ نبی پر ایمان لاؤ ، توحید پر قائم ہو جاؤ ، نیک اعمال بجا لاؤ ، اس کی راہ میں جہاد کرو اور اس کے کامل فرمانبردار بن جاؤ اور نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کرو ۔

(آیاتہا ۷۸) سُوْرَۃُ الْحَجِّ مَدَنِیَّۃٌ (۲۲) (رکوعہا ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۲﴾

لوگو! اپنے ربّ سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ بڑی آفت ہوگی ◉

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۳﴾

جس دن تم اسے دیکھو گے تم دیکھو گے کہ ہر ایک عورت جو دُودھ پلا رہی ہے اپنے دُودھ پیتے بچّے کو بھول جائے گی، اور ہر ایک حاملہ اپنا حمل گرا دے گی۔ اور تُو دیکھے گا کہ لوگ نشہ میں ہیں لیکن وہ نشہ میں نہیں ہوں گے۔ اللہ کا ایک سخت عذاب ہوگا

جس کا ہول ان پر طاری ہو گا ⦿

مُرْضِعَةٌ : مُرْضِعٌ - دُودھ پلانے والی۔

مُرْضِعَةٌ - جو دُودھ پلا رہی ہو۔ اِس میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ یہ فرق اسی طرح ہے جس طرح حائض اور حائضہ میں ہے (رُوح البیان)

حَمل : بوجھ۔ پیٹ کا حمل۔ درخت کا پھل (لسان، اقرب)

تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا : یعنی عورتوں کے حمل گر جائیں گے، درختوں کے پھل جھڑ جائیں گے، زمین نے جن چیزوں کو اُٹھایا ہوگا یعنی عمارتیں اور پہاڑ اور درخت گر پڑیں گے، ایک ایسا زلزلہ ہو گا کہ ہر چیز اپنا بوجھ پھینکتی پھرے گی۔ شدّتِ ہول کا یہ ایک ایسا نقشہ ہے کہ اس کا ترجمہ ممکن نہیں۔

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ : فغشيهم هَولهٗ و طير عقولهم وسلب تمييزهم (رُوح البیان)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۴﴾

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم کے جھگڑنے لگتے ہیں اور ہر ایک سرکش شیطان کے پیچھے چل پڑتے ہیں حالانکہ ان شیطانوں کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو ان کو دوست بنائے گا وہ اسے گمراہ کریں گے اور دوزخ میں جھونک دیں گے ⦿

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا

خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿۶﴾

لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے کے متعلق کچھ شک ہے تو یاد رکھو کہ ہم نے ایک نمونہ کے مطابق پہلے تمہیں مٹّی سے پیدا کیا، پھر پانی کے ایک قطرہ سے، پھر خون کے ایک لوتھڑے سے، پھر گوشت کے ایک ٹکڑے سے جس کی کچھ کچھ شکل ہے اور کچھ کچھ نہیں۔ اور جسے ہم چاہتے ہیں رحم میں ایک خاص مدّت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر ہم تمہیں بچّہ کی صورت میں نکالتے ہیں۔ پھر ہم تمہاری پرورش کرتے ہیں تاکہ تم اپنی قوّت کے کمال کو پہنچو۔ تم میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں جلد موت دے دی جاتی ہے اور بعض ایسے ہیں جنہیں عمر کے بدترین حصّہ تک روک لیا جاتا

ہے حتیٰ کہ ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ بہت کچھ جان چکنے کے بعد کچھ نہیں جانتے۔

اور اگرچہ تمہیں زمین مُردہ نظر آتی ہے لیکن جونہی ہم اس پر مینہ برساتے ہیں وہ لہلہانے اور بڑھنے لگتی ہے اور قسم قسم کی خوبصورت سبزیاں اُگنے لگتی ہے ◉

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ : ثمّ نُعَمِّرکم (جلالین) نُعَمِّرکم کی رعایت سے ثمّ کے بعد علّت حذف کردی گئی ہے (رُوح البیان)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌۙ۝۷

وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ۝۸

یہ تمام عجائباتِ قدرت اِس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ ایک حقیقت ہے، اور اِس بات کی بھی کہ وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے، اور اِس بات کی بھی کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور اِس بات کی بھی کہ قیامت کی گھڑی آ کر رہے گی اس میں کوئی شک نہیں، اور اِس بات کی بھی کہ اللہ ضرور ان لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ : ان هٰذه الوجوه دالّة علٰی وجود الصانع (رازی)

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ

لَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿۹﴾

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو تکبّر کرتے ہوئے اللہ کے بارے میں جھگڑنے لگتے ہیں حالانکہ ان کے پاس نہ کوئی فطرتی علم ہوتا ہے نہ کوئی عقلی دلیل اور نہ کوئی روشنی دینے والی کتاب۔ ان کی تمام تر غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں۔ اُن کے لئے دنیا میں رُسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم انہیں آگ کا عذاب دیں گے ◉

بِغَيْرِ عِلْمٍ : والمراد بالعلم العلم الفطری ليصح عطف الهدى والكتاب عليه (بیضاوی)

هُدًى : استدلال (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان)

كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ : روشنی دینے والی کتاب یعنی الہامی کتاب۔ امام راغب نے کتاب کے معنی الحجّة الثابتة بھی کئے ہیں (مُفردات)۔ اِس اعتبار سے کتاب منیر کے معنی ہوں گے : ایسی مضبوط دلیل جو دماغ کو روشن کر دے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۱﴾ ع ۸

اس وقت ان سے کہا جائے گا : یہ تمہارے اپنے ہی اعمال کا

نتیجہ ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ اپنے بندوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا ◉

وَ اَنَّ اللّٰہَ : انہ خبر مبتدا محذوف ای و الامر (رُوح البیان)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی عبادت اُکھڑے اُکھڑے دِل سے کرتے ہیں ۔ اگر اُنہیں کوئی فائدہ حاصل ہوگیا تو مطمئن ہوگئے اور اگر کوئی آزمائش آ گئی تو واپس کُفر کی طرف لوٹ گئے ۔ انہوں نے دُنیا بھی کھو دی اور آخرت بھی۔ یہ سراسر محرومی ہے ◉

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَ مَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۳﴾ ۚ

وہ اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کو پکارتے ہیں جو انہیں نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ نفع ۔ یہ اِنتہائی گمراہی ہے ◉

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَ لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۴﴾

وہ ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جن سے نفع کی بجائے نقصان کی زیادہ امید ہے۔ کیا ہی بُرے ہیں ان کے آقا! کیا ہی بُرے ہیں ان کے ساتھی! ◉

اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡعَلُ مَا يُرِيۡدُ ﴿۱۵﴾

رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے اللہ ان کو ایسے باغوں میں جگہ دے گا جو چلتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ◉

مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ﴿۱۶﴾

جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ رسول کی دُنیا اور آخرت میں مدد نہیں کرے گا اور بایں ہمہ دیکھ رہا ہے کہ وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اُسے چاہیئے کہ کسی طریق سے آسمان پر چلا جائے اور اس کی مدد کو کاٹ دے۔ پھر دیکھے کہ آیا اس حیلہ سے اس کا غصّہ ٹھنڈا ہوتا ہے ◉

سَبَب : رسّی ، ذریعہ ، طریق ، راستہ۔ جیسا کہ صاحبِ کشاف نے لکھا ہے اِس آیت میں اختصار ہے۔
فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ : میں ف کا عطف محذوف پر ہے۔ آیت کی تقدیر ہے ثمّ یُغیظہ انّہٗ لا یظفر بمطلوبہ (رازی) اِسی طرح ثُمَّ لْيَقْطَعْ کا عطف بھی محذوف پر ہے۔

اِس آیت کے مندرجہ ذیل معانی بھی ہوسکتے ہیں :-

۱۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ رسول کی دُنیا اور آخرت میں مدد نہیں کرے گا اور با ایں ہمہ دیکھ رہا ہے کہ وہ اس کے مقابلہ پر بے دست و پا ہے اُسے چاہیئے کہ کسی رسّی کی مدد سے چھت پر پہنچ جائے پھر رسّی کا پھندا اپنے گلے میں ڈال لے اور اپنے رشتۂ حیات کو کاٹ ڈالے پھر دیکھے کہ آیا اِس حیلہ سے اس کا غصّہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔

۲۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے اللہ رسول کی دُنیا اور آخرت میں مدد نہیں کرے گا اُسے چاہیئے کہ کسی رسّی کی مدد سے آسمان پر پہنچ جائے پھر دیکھے کہ وہاں اس کی نصرت کے کیا کیا سامان ہو رہے ہیں۔ پھر اپنے غصّہ کو دُور کرنے کے لئے رسّی کا پھندا اپنے گلے میں ڈال لے اور اپنا رشتۂ حیات کاٹ ڈالے پھر دیکھے کہ آیا اِس طرح اس کا غصّہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔

هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ : غَيْظَهٗ او الذی یغیظہ من نصر اللہ (بیضاوی)
مؤخر الذکر اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے : پھر دیکھے کہ آیا اس حیلہ سے وہ نصرتِ الٰہی جس کی وجہ سے اس کا غصّہ بھڑک رہا ہے دُور ہوتی ہے یا نہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۷﴾

جس طرح ہم نے یہ پُر از حکمت کلام نازل کیا ہے اسی طرح ہم نے سارا قرآن روشن دلائل پر مشتمل نازل کیا ہے۔ تاہم بات یہ ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ◉

كَذٰلِكَ : مثل ذالک الانزال (کشاف ، بیضاوی ، رُوح البیان)

اَنْزَلْنٰهُ : القراٰن کلّه (کشاف، بیضاوی)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـِٕیْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖۗ اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۸﴾

اللہ مومنوں، یہودیوں، صابیوں، نصارٰی، مجوسیوں اور مشرکوں کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ◉

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ؕ۩ السجدة ﴿۱۹﴾

اے شخص! کیا تو نہیں دیکھتا کہ آسمان اور زمین کا ہر ایک فرد اللہ کو سجدہ کر رہا ہے۔ سُورج اور چاند اور ستارے، اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے سب اسی کو سجدہ کر رہے

ہیں۔ اور بہت سے لوگ اس کے حضور طوعی سجدہ بجا لاتے ہیں، اور بہت سے عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ دیکھ! جسے اللہ ذلیل کر دے اسے کوئی عزّت نہیں دے سکتا۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ◉

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ : جائز ہے کہ مَنْ کا لفظ تغلیباً استعمال کیا گیا ہو اور اس سے مُراد ہر ایک چیز ہو۔ اِس اعتبار سے سُورج، چاند، ستاروں اور فرمانبردار انسانوں کا ذکر ان کو منفرد کرنے کے لئے کیا گیا ہے (بیضاوی) اس کی مثال اسی طرح ہے جیسے کہیں ساری قوم آئی اور زید اور بکر بھی آئے۔

مَنْ کے لفظ کے استعمال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر فرشتے متعیّن ہیں۔

وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ : فاعل فعل مضمر ای یسجد لهٗ كثير من النّاس سجود طاعة (كشّاف، بیضاوی، رُوح البیان)

او مبتدأ خبره محذوف دل عليه خبر قسيمه (بیضاوی) یعنی یہ بھی جائز ہے کہ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاس مبتدا ہو اور اس کی خبر حقّ لهُ الثّواب محذوف ہو۔ یہ معنی اِس آیت کے اگلے حصّہ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ کے تقابل سے پیدا ہوتے ہیں۔ اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: اے شخص! کیا تو نہیں دیکھتا کہ جو کوئی آسمان میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اللہ کو سجدہ کر رہا ہے۔ سُورج اور چاند اور ستارے، اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے سب اسی کو سجدہ کر رہے ہیں۔ اور بہت سے لوگ ثواب کے مستحق ہیں اور بہت سے عذاب کے۔

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿٢٠﴾

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢١﴾

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۲﴾

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ق وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۳﴾ ع ۲ ۱۲ ۹

مومن اور کافر دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔

ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کُفر کا شیوہ اختیار کیا آگ کے کپڑے تیار کئے گئے ہیں۔ ان کے سروں پر کھولتا ہوُا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی آنتیں اور کھالیں پگھل جائیں گی۔اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے۔جب بھی وہ جہنّم اور اس کے غموم و ہموم سے نکلنے کی کوشش کریں گے وہ پھر اسی میں لوٹا دئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: ذرا جہنّم کا مزہ چکھو ◉

مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ: احشاؤھم (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان)

مِنْ غَمٍّ: من غمومھا (بیضاوی) اس کے معنیٰ 'غم کی وجہ سے' بھی ہو سکتے ہیں۔

ذُوْقُوْا: ای وقیل لھم ذوقوا (بیضاوی، رُوح البیان)

عَذَابَ الْحَرِيْقِ: النار البالغۃ فی الاحراق (بیضاوی) اِس جگہ جہنّم کو عذاب کے لفظ سے ادا کیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۴﴾

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۵﴾

رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے اللہ انہیں ایسے باغات میں جگہ دے گا جو چلتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے۔ وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ریشم ان کا لباس ہوگا۔ وہاں ان کو پاک باتیں الہام کی جائیں گی اور حمد کے لائق خدا کی راہ دکھائی جائے گی ◉

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ : الهموا (طبری)

صِرَاطِ الْحَمِيْدِ : اس کے معنی الصراط المحمود ای صراط اللہ المحمود بھی ہو سکتے ہیں

(بیضاوی، جلالین، روح البیان)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ اِۨلْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ ع ۳

ان لوگوں کے لئے عذاب ہے جنہوں نے کفر کو اپنا شیوہ بنا لیا

ہے اور لوگوں کو اللہ کی راہ اور مسجدِ حرام سے روکتے ہیں، اس مسجد سے جسے ہم نے لوگوں کے واسطے، کیا مقامی اور کیا بیرونی، یکساں بنایا ہے۔ اور ہم اس کو بھی جو اس مسجد میں الحاد اور ظلم کو روا رکھے گا ایک دردناک عذاب دیں گے ◉

وَيَصُدُّونَ : حال من الفاعل فی کفروا (املاء)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا : خبر اِنَّ محذوف دل علیه اٰخر الاٰیۃ ای معذبون (بیضاوی، رُوح البیان)

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۷﴾

وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے خانہ کعبہ میں ابراہیم کے لئے جگہ مقرر کی اور اس سے کہا: کسی چیز کو میرا شریک نہ ٹھرا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک کر ◉

بَوَّاْنَا : بَيَّنَّا (جلالین)، عَيَّنَّاه وجعلناه له مباءة (بیضاوی)، باء الیه کے معنی ہیں رجع الیه، وہ اس کی طرف لوٹا۔ باءہ و به کے معنی ہیں ارجعه، اس کو لوٹایا۔ بَوّا له منزلاً کے معنی ہیں هيّأ له و انزله فیه، اس جگہ کو اس کے لئے تیار کیا اور اس کو اس میں ٹھرایا (لسان، اقرب) ٹھرنے میں بار بار آنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ۳ : ۹۷ میں کعبہ کو اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ کہا گیا ہے یعنی سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی ہدایت کے لئے بنایا گیا۔ آیت کے لفظی معنی ہیں: جب ہم نے خانہ کعبہ کو ابراہیم کے لئے مباءة یعنی بار بار آنے کی جگہ یعنی مرجع اور البیت المعمور (۵۲ : ۵) بنایا۔

مفسرین کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت ابراہیمؑ وہاں تعمیر اور عبادت کی غرض سے بار بار آتے تھے اس لئے بَوَّأْنَا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے (کشاف، رُوح البیان)

بَیَّنَّا (ظاہر کیا) اور عَیَّنَّا (متعین کیا) اس کے مرادی معنی ہیں۔ ان میں بھی تکرار کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ کسی مقام کی تبیین اور تعیین کے لئے ضروری ہے کہ وہاں بار بار آیا جائے۔

قَآئِمِیْنَ: قائم کی جمع قائمون۔ قائمین حالت جری و نصبی۔ کھڑے ہو کر عبادت کرنے والا یا مقیم۔

اَلرُّکَّعِ: رَاکع کی جمع۔

السُّجُوْدِ: ساجد کی جمع۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۸﴾

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۹﴾

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۰﴾

اور لوگوں میں حج کا اعلان کر۔ وہ تیرے پاس پاپیادہ اور ہر ایک ایسی دُبلی پتلی سواری پر آئیں گے جو دُور دراز کی شاہ راہوں سے آ رہی ہو گی تاکہ ان برکتوں کو دیکھیں جو ان کے لئے اس مقام اور ان ایّام میں رکھی گئی ہیں اور تاکہ مقررہ دنوں میں

اللہ کے نام پر ان مویشیوں کو ذبح کریں جو اُس نے انہیں دئے ہیں۔ اور جب وہ قربانی کریں تو ان کو چاہیئے کہ خود بھی اس میں سے کھائیں اور محتاج اور نادار کو بھی کھلائیں۔ اور جب وہ مناسکِ حج سے فارغ ہوچکیں تو اپنی میل کچیل دُور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور بیت اللہ شریف کا طواف کریں ◉

وَ اَذِّنْ: خطاب حضرت ابراہیمؑ کو بھی ہوسکتا ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی۔

بَهِيْمَةٌ: بحروبر کے ہرایک چوپائے کو بھیمہ کہتے ہیں۔

اَلْاَنْعَام: نعم کی جمع۔ چونکہ اہلِ عرب سب سے بڑی نعمت اُونٹ کو سمجھتے تھے اِس لئے اِس لفظ کا اصل اطلاق اُونٹوں پر ہوتا ہے۔ گائے اور بھیڑ اور بکری کے لئے یہ لفظ اُس وقت بولتے ہیں جب ان میں اُونٹ بھی شامل ہوں (رُوح البیان) تجوّزاً یہ لفظ ان کے لئے علیحدہ علیحدہ بھی بول لیتے ہیں۔

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ: اضافتها الى الانعام للبيان (بیضاوی ۵: ۲) چوپائے، مویشی (غریب القرآن)

فَكُلُوْا مِنْهَا: انعام کے اظہار کے لئے غیبت سے خطاب کی طرف التفات کیا ہے۔

اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ: یہ حج کے احکام میں سے ہے کہ قربانی کا گوشت محتاجوں اور فقیروں کو کھلایا جائے۔ اِس وقت وہاں ایسا کوئی انتظام نہیں اور ہزاروں جانور ضائع جاتے ہیں مسلمانوں کا فرض ہے کہ اِس بارے میں کوئی انتظام کریں۔

عَتِيْق: قدیم محفوظ (دشمنوں سے محفوظ)۔ عزّت وشرف والا۔ آزاد (کسی کی ملکیّت نہیں) (لسان، اقرب، کشاف، رازی)

ثُمَّ لْيَقْضُوْا: اِس کا عطف یذکروا پر ہے (رُوح البیان)

وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ: یہ حکم طوافِ زیارت کے متعلق ہے (رازی)

ذٰلِكَ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۱﴾

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۲﴾

یہ اللہ کا قانون ہے۔ جو لوگ اللہ کے قوانین کی عظمت کو قائم کرتے ہیں ان کا یہ فعل ان کے ربّ کے حضور ان کی بھلائی کا ضامن ہو گا۔

مومنو! سوائے ان چوپایوں کے جو دوسری جگہ حرام قرار دے دیئے گئے ہیں تمہارے لئے تمام چوپائے حلال ہیں۔ ان کی حُرمت کا سبب ان کی نجاست ہے۔ اور جب تم نے نجاست سے بچنا ہے تو بُتوں کی نجاست سے بھی بچو اور جُھوٹ کی نجاست سے بھی بچو۔ اور تمہارا حال یہ ہو کہ تم بتانِ باطلہ سے روکش ہو کر تمام و کمال اللہ ہی کے حضور جُھک جاؤ اور اس کی خدائی میں کسی اَور کو شریک قرار نہ دو۔ یاد رکھو! جو اللہ کی خدائی میں کسی اَور کو شریک قرار دیتا ہے اس کی مثال اُس شخص کی مانند ہے جو آسمان سے گر پڑا اور یا تو پرندے اس کو اُچک کر لے گئے یا آندھی اس کو دُور دراز مقام پر پھینک آئی ⦿

حُرُمٰت : واحد الحُرْمَة ، الحُرُمَة ، الحُرَمَة ۔ ممنوع ، مقدس ، قانون۔

فَاجْتَنِبُوا : ف کا عطف محذوف پر ہے۔

الرِّجْس : بعض چیزیں مثلاً مُردار اور خون اور سور (۶ : ۱۴۶) اِس لئے نجس ہیں کہ وہ طبیعت کے خلاف ہیں اور بعض چیزیں اِس لئے نجس ہیں کہ وہ رُوحانیت کے خلاف ہیں۔

کَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ : ان صورة حاله کصورة حال من خرّ من السّماء (کشاف)

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾

بات اسی طرح ہے۔ جو لوگ اللہ کے شعائر کی عظمت کو قائم کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسا صرف وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دل اللہ کے خوف سے معمور ہیں ◉

فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ : فان تعظیمها من افعال ذوی تقوی القلوب، فحذفت هٰذه المضافات (کشاف، بیضاوی، رازی)

شَعَآئِرُ : واحد۔ شِعَارَةٌ۔ والاصل فی الشعائر الاعلام التی بها یعرف الشئ (رازی) یعنی وہ نشانیاں جس سے کوئی چیز پہچانی جائے۔ اِس میں احکام، قربانیاں، حرمات سب چیزیں آجاتی ہیں۔

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع ۴

تم ان جانوروں سے ایک مقررہ مدت تک فائدہ اُٹھا سکتے ہو۔ لیکن سب سے بڑا فائدہ جو تم ان سے حاصل کر سکتے ہو انہیں اس قربان گاہ ہی میں لے جا کر حاصل ہو سکتا ہے جو بیت اللہ شریف کے قریب ہے ◉

لَكُمْ فِيْهَا : الضمیر لبهیمة الانعام (املاء)

ثُمَّ: تحتمل التراخی فی الوقت والتراخی فی الرتبۃ واعظم ھٰذہ المنافع محلھا الی البیت العتیق (رازی، بیضاوی)

مَحِلّ: اُترنے کی جگہ، قربانی دینے کی جگہ۔

اِلیٰ: عند (جلالین) اِلیٰ کا لفظ اِنتہائے غایت کے معنی دیتا ہے یعنی ان کے لئے بہترین قربان گاہ بیت اللہ ہی ہے۔ اِس میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ اصل قربانی تو وہی ہے جو بیت اللہ میں دی جائے باقی قربانیاں ظلّی اور ادنیٰ درجہ کی ہیں اور اسی وقت تک قبولیت کے لائق ہیں جب اس کی تتبع میں دی جائیں۔ ذرا اِس مفہوم کو سامنے رکھ کر فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ (۳۷ : ۱۰۸) کی آیت پر غور کریں۔ خدا تعالیٰ نے اسمٰعیل کی قربانی کو یہ شرف بخشا کہ اس کے بعد کوئی قربانی قربانی نہ رہی جو اس کی تتبع میں نہ کی جائے۔ سبحان اللہ کیا کتاب ہے کہ اسکے ایک ایک لفظ میں علوم کے خزانے بند ہیں۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۶﴾

ہم نے ہر ایک اُمّت کے لئے کچھ رسوم مقرر کی ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ وہ مویشیوں کو جو ہم نے ان کو دئے ہیں اللہ کے نام پر ذبح کریں۔

لوگو! تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔ تم صرف اسی کے حضور سرِ تسلیم

خم کرو۔

اے رسول! ان لوگوں کو خوشخبری سُنا جنھوں نے اللہ کے حضور عاجزی کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے، یعنی ان لوگوں کو کہ جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل خوف سے بھر جاتے ہیں، جو مصیبت پڑنے پر صبر و ہمت سے کام لیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اُس رزق میں سے جو ہم نے ان کو دیا ہے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ◉

مَنْسَکًا: مَنْسَکٌ: عبادت یا قربانی کا طریق۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

ہم نے اُونٹوں کو تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بنایا ہے۔ تمہارے لئے ان میں بہت منافع ہیں۔ انہیں اللہ کا نام لے کر ذبح کرو جبکہ وہ صف در صف کھڑے ہوں۔ اور جب وہ مر کر زمین پر گر جائیں تو ان کے گوشت میں سے خود بھی کھاؤ اور اس کو بھی کھلاؤ جو سوال نہیں کرتا اور اس کو بھی کھلاؤ جو سوال کرتا ہے۔ دیکھو! ہم نے اس طرح اُن کو تمہارے لئے مسخر کیا ہے تاکہ تم ہمارا شکر ادا کرو ◉

اَلْبُدْن: جمع واحد بَدَنَۃ: اُونٹ

جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ؛ دوسری جگہ فرمایا اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ (۸۸ : ۱۸)

خَيْرٌ : منافع دينية و دنيوية (بيضاوی)

صَوَآفَّ : جمع، اصل میں صَوَافِفُ ہے۔ واحد: صافّةٌ جو اصل میں صَافِفَةٌ ہے صف میں کھڑے ہوئے اُونٹ۔ اِس جگہ صَوافَّ علیھا کی ھا کا حال واقع ہُوا ہے (املاء)

وَجَبَتْ : گر پڑیں۔ مر کر گریں۔ سقطت على الارض (بيضاوی)

جُنُوْبُهَا : وَجَبَتْ کا فاعل۔ لفظی معنی ہوں گے : جب انکے پہلو گر جائیں یعنی جب وہ مر جائیں۔

اَلْقَانِعُ : قَنَعَ قُنُوْعًا۔ سَأَلَ وتَذَلَّلَ : اس نے سوال کیا اور تذلّل اختیار کیا۔ قَنِعَ قَنَعًا و قَنَاعَةً : رضی بما قسم له۔ اس نے قناعت کی۔ قانِع اسم فاعل ہے۔ گویا اس کے معنی ہیں سائل یا قناعت کرنے والا۔

اَلْمُعْتَرَّ : اسم فاعل۔ المتعرض للمعروف من غير ان يسائل۔ الفقير۔ یعنی خیرات کا طالب خواہ وہ سوال کرے خواہ نہ کرے۔ فقیر۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۸﴾

اللہ کو اِن جانوروں کے نہ تو گوشت پہنچتے ہیں نہ خون۔ جو چیز اس تک پہنچتی ہے وہ تمہارا تقویٰ ہے۔ اُس نے انہیں تمہارے لئے اس طرح مسخّر کیا ہے جیسا کہ اس نے بیان کیا تاکہ اس بارے میں جو اس نے تمہاری راہنمائی کی ہے اس کی وجہ سے تم اس کی بزرگی بیان کرو۔ اے رسول تُو ان لوگوں کو بشارت دے جن کے اعمال حُسن و اِحسان کا نمونہ ہیں ◉

عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ : الى طريق تسخيرها وكيفية التقرب بها (بيضاوی، رُوح البیان) یعنی اس کی رہنمائی ہی کے ذریعہ تم ان کو مسخّر کرتے ہو پھر اس کی رہنمائی ہی کے ذریعہ تم ان کو اللہ کی راہ میں قربان کرتے

ہو اور اس کا قرب حاصل کرتے ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۹﴾ ع ۵ / ۱۲

یاد رکھو! اللہ مومنوں کی ہمیشہ مدافعت کرے گا۔ اللہ کسی خائن اور کافر کو پسند نہیں کرتا ◉

يُدٰفِعُ: اس کی دوسری قراءت يَدفع ہے۔ دَفَعَ، يَدْفَعُ، دَفْعٌ او دَفاع کی نسبت دَافَعَ، يُدَافِع، دِفَاعٌ او مُدَافِعَةٌ میں مبالغہ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ امام راغبؒ کہتے ہیں کہ اس میں حمایت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مدافعة مفاعلہ کے وزن پر ہے جس میں باہم مقابلہ کا مفہوم پایا جاتا ہے یعنی کافر مسلمانوں کو اذیت پہنچانا چاہتے ہیں اور اللہ ان کے مقابل پر ان کی مدافعت کرتا ہے۔

خَوَّان: خائن سے فعلان کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ۔

كَفُوْر: کافر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۨ ﴿۴۰﴾

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ

اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۴۱﴾

جن لوگوں کے خلاف جارحانہ جنگ کی جا رہی ہے ان کو تلوار اُٹھانے کی اجازت اِس لئے دی گئی ہے کہ ان پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ یاد رکھو! اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے، یعنی ان لوگوں کی مدد کرنے پر جو بلاوجہ اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ ان کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے۔ اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض دوسروں کے ذریعہ سے نہ روکتا تو خانقاہیں، گرجے، یہودیوں کی عبادتگاہیں اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے، کبھی کی مسمار ہو چکی ہوتیں۔ یاد رکھو! اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے۔ اللہ بہت طاقت والا، ہر چیز پر غالب ہے ◉

صَوَامِعُ : جمع، واحد صَوْمَعَةٌ۔ راہبوں کے رہنے کی جگہ۔

بِیَعٌ : جمع، واحد بِیْعَةٌ۔ گرجا۔

صَلَوٰت : جمع، واحد صَلَاةٌ۔ یہودیوں کا عبادت خانہ۔

مَسٰجِد : جمع، واحد مَسْجِدٌ۔

مَنْ یَّنْصُرُهٗ : اِس میں حذف مضاف ہے اور اس کی تقدیر ہے من ینصر اولیاؤہٗ او دینہ (روح البیان) یہ بھی جائز ہے کہ کمال اتحاد کی وجہ سے اس کے دین، اس کے رسول اور اس کے اَولیاء کی مدد کو اللہ کی مدد سے تعبیر کیا گیا ہو۔ اِس طرزِ کلام کی مثالیں قرآن میں جا بجا ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۲﴾

یہی وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز کو قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، نیکیوں کا حکم دیں گے اور برائیوں سے روکیں گے۔ یاد رکھو! تمام اہم امور کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ◉

اَلَّذِیْنَ: وصف للذین اُخرجوا (بیضاوی، کشاف، رازی، روح البیان)

وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾

وَقَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾

وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَیْتُ لِلْكٰفِرِیْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۴۴﴾

اے رسول! اگر تیری قوم تجھے جھٹلا رہی ہے، تو یاد رکھ ان سے پہلے نوحؑ کی قوم، اور عاد اور ثمود، اور ابراہیم کی قوم، اور لوط کی قوم، اور اہلِ مدین نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ اور موسیٰ بھی جھٹلایا گیا تھا۔ لیکن مَیں نے منکروں کو ایک عرصہ تک مہلت دی اور پھر ان کو پکڑ لیا۔ دیکھ! میرا انکار کیا رنگ لایا ◉

فَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ فَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ

مَّشِيۡدٍ ﴿۴۶﴾

کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے ظلم کو اپنا شیوہ بنا رکھا تھا کہ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ! اور باوجود اس کے کہ انکی چھتیں قائم ہیں وہ خالی پڑی ہیں۔ اور کتنے ہی بیکار کوئیں اور اُونچے محل ہیں جو اِس لئے خالی پڑے ہیں کہ ہم نے ان کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا ! ◉

مشید : مرفوع (بیضاوی)

فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا : خاویۃ کے معنی گری ہوئی اور خالی دونوں ہیں (لسان، اقرب، کشاف، بیضاوی، رازی) اِس جگہ دونوں معنی مراد ہیں یعنی وہ اِس طرح گری پڑی ہیں کہ پہلے ان کی چھتیں گریں اور پھر دیواریں چھتوں پر آ رہیں، یا یہ کہ باوجود اس کے کہ ان کی چھتیں قائم ہیں وہ خالی پڑی ہیں۔ (کشاف، بیضاوی)

وَبِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ : عطف علی قریۃ ای وکم بئر عامرۃ ترکت لهلاك اهلها (بیضاوی، املاء)

اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا‌ ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰـكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ ﴿۴۷﴾

کیا یہ لوگ لحافوں ہی میں پڑے رہے ہیں اور رُوئے زمین پر پھرے نہیں کہ ان کے دل ایسے ہو جاتے کہ وہ بات کو سمجھ

سکتے ، یا ان کے کان ایسے ہو جاتے کہ وہ بات کو سُن سکتے ۔ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ۔ اندھے تو دل ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں ◉

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ : ای أغفلوا افلم یسافروا (رُوح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے ۔
فَتَكُوْنَ : منصوب علیٰ جواب الاستفهام وهو فی التحقیق منفی (رُوح البیان)
وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ : ذکر الصدور للتاکید ونفی التجوّز (بیضاوی) یعنی سینوں کا لفظ تاکید کے لئے آیا ہے ۔ اطناب کی مختلف اغراض ہوتی ہیں ۔ زور دینا مقصود ہو تو اس سے تاکید کا مفہوم لیا جاتا ہے ، زجر کے وقت شدت کا ، باہم عشق و محبّت کی بات ہو رہی ہو تو طوالت کا ۔ وغیرہ (دیکھئے مختصر المعانی)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۸﴾

اے رسول ! یہ لوگ تجھ سے کہتے ہیں کہ جس عذاب کا تُو نے وعدہ کر رکھا ہے وہ جلد لے آ ۔ اللہ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا ۔ لیکن یاد رہے کہ تیرے ربّ کا ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس کے برابر ہوتا ہے ◉

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۹﴾ ع ۶ / ۱۰ / ۱۳

کتنے ہی لوگ گزرے ہیں جن کے ظلم کے باوجود مَیں نے ان کو مُہلت دی ۔ لیکن پھر مَیں نے ان کو پکڑا ۔ آخرکار تو سب کو میرے

ہی حضور پیش ہونا ہے ◉

قَرْيَةٌ : اهل قرية فحذف المضاف، واقيم المضاف اليه مقامه (بیضاوی)

یہ لفظ اهل قرية کے معنوں میں عام استعمال ہوتا ہے حتّٰی کہ محض النّاس کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے (لسان، اقرب)

وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ : والی حکمی مرجع الجمیع (بیضاوی، رُوح البیان)

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ﴿۵۰﴾

اے رسول! تُو لوگوں سے کہہ: لوگو! میرا منصب تو صرف یہ ہے کہ تمہیں آنے والے خطرات سے واضح الفاظ میں آگاہ کر دوں ◉

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۱﴾

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۲﴾

اب اِس تنبیہہ کے بعد جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل بجا لائیں گے ان کے لئے مغفرت اور عمدہ رزق ہے۔ لیکن جو لوگ ہماری آیات کو جُھٹلانے کی کوشش کریں گے کہ ہم سے بازی لے جائیں وہ جہنّم میں رکھے جائیں گے ◉

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا : بالرد والابطال (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

مُعٰجِزٌ : مفاعلہ کے باب سے ہے اِس میں تکرار اور تقابل کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ

اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِىْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۳﴾ۙ

اے رسول! تجھ سے پہلے ہم نے کوئی رسول یا نبی نہیں بھیجا کہ جب اس نے کوئی آرزو کی ہو شیطان نے اس کی آرزو میں رخنہ نہ ڈال دیا ہو۔ لیکن اللہ شیطان کے رخنہ کو دُور کر دیتا ہے اور اپنے نشانات کو قائم کرتا ہے۔ یاد رکھو! اللہ سب کچھ جانتا ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ⦿

اس آیت میں مفسّرین نے بڑے بڑے قصّے گھڑے ہیں اور کہا ہے کہ حضورؐ سورہ نجم کی تلاوت کرتے کرتے جب اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پر پہنچے تو شیطان نے (نعوذ باللہ) آپؐ کی زبان پر جاری کر دیا تلك الغرانيق العلٰى وانّ شفاعتهنّ لترتجٰى (رُوح البیان وغیرہ) اِس مضمون کو نبھانے کے لئے اِس جگہ تمنّی کے معنی قرأ کے کئے گئے لیکن یہ سب خرافات ہیں اور خود آیت کے الفاظ اس قصّے کو ردّ کر رہے ہیں۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى کے الفاظ میں حصر ہے اور یہ حصر ایک طرف تو تمام رسُولوں اور نبیوں کے متعلق ہے اور دوسری طرف ان کی ہر ایک تمنّا کے متعلق ہے۔ پس معلوم ہؤا کہ نبی کی کوئی تمنّا ایسی نہیں ہوتی کہ شیطان اس کے مقابلہ کے لئے میدان میں نہ اُتر آئے اور اس میں رخنہ نہ ڈالے۔ گویا اس کی ہر ایک تمنّا شیطان کی تمنّاؤں کے مخالف پڑی ہوئی ہے۔ پس جب عام نبی کے تقدّس کا یہ عالَم ہے تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ شیطان حضرت خاتم النّبیینؐ کی زبان پر تصرّف کرے۔ اگر یہاں تمنّٰی کے معنی قرأ لئے جائیں اور اَلْقٰی کے معنی اس کی قراءت میں اپنی قراءت کو شامل کرنا تو آیت کے معنی ہوں گے کہ جب بھی کوئی نبی کلامِ الٰہی پڑھتا ہے شیطان اس کی قراءت میں اپنی قراءت شامل کر دیتا ہے۔ ان معنوں کے اعتبار سے تو کوئی نبی قابلِ پذیرائی نہیں رہتا بلکہ تمام انسانوں میں نعوذ باللہ نبی ہی ایک ایسا شخص ہوتا ہے جس کی ہر ایک قراءت میں شیطان کو تصرّف

حاصل ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ تَمَنّٰی کے اصل معنی تو قدّر اور اراد کے ہیں (لسان، اقرب، منجد) قراءت تو اس کے تقدیری معنی ہیں اور ان معنوں کے لئے ضرور کوئی قرینہ حالیہ چاہیئے مفسّرین نے اس ضمن میں وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ (۲: ۷۹) کی آیت (روح البیان) اور

تَمَنّٰى كِتَابَ اللّٰهِ اَوَّلَ لَيْلَةٍ　　تَمَنّٰى دَاوٗدَ الزَّبُوْرَ عَلٰى رِسْلٍ (کشاف)

کے شعر پر انحصار کیا ہے لیکن ان دونوں جگہ پر قرینہ حالیہ کتاب موجود ہے۔ برخلاف اس کے آیت زیرِبحث میں کوئی ایسا قرینہ حالیہ موجود نہیں کہ اس کے معنی قراءت کئے جائیں۔

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۙ﴿۵۴﴾

اللہ شیطان کو رخنہ ڈالنے کی اجازت اِس لئے دیتا ہے تاکہ وہ اِسے ان لوگوں کے لئے جن کے دِلوں میں مرض ہے اور ان لوگوں کے لئے جن کے دل سخت ہو چکے ہیں فتنہ کا موجب بنائے۔ دیکھو! ظالم دشمنی میں بہت دُور نکل چکے ہیں ⦿

لِيَجْعَلَ: علة لتمكين الشيطان (بیضاوی)

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

اور وہ اس کی اجازت اِس لئے بھی دیتا ہے تاکہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا جان لیں کہ وہ چیز جس کی شیطان مخالفت کرتا ہے ایک ایسی سچّائی ہے جو تیرے ربّ کی طرف سے نازل ہوئی ہے، اور اِس طرح اللہ پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس کے حضور جُھک جائیں۔ یاد رکھو! اللہ مومنوں کو ضرور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے ◉

فَيُؤْمِنُوا بِهِ: باللہ (بیضاوی)

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿٥٦﴾

کافر تو قرآن میں شک کرتے ہی رہیں گے حتیٰ کہ ان کی تباہی کی گھڑی اچانک آ جائے یا ان پر عذاب کا وہ دن آ جائے جس دن کی کوئی فردا نہیں ◉

يَوْمٍ عَقِيمٍ: العقیم الیبس مانع من قبول الاثر، والعقیم من النساء التی لا تقبل ماء الفحل والمعنی عذاب یوم لا یوم بعدہ، کان کل یوم یلد ما بعدہ من الایام، فما لا یوم بعدہ یکون عقیما (روح البیان) یعنی عقیم کے اصل معنی اس خشکی اور بنجر پن کے ہیں جو اثر کی قبولیت میں مانع ہو۔ بانجھ عورت کو عقیم اِس لئے کہتے ہیں کہ وہ نُطفہ کو قبول نہیں کرتی۔ یومٍ عقیم کے معنی ہیں ایسا دن جسکے بعد کوئی اَور دن نہ ہو، گویا ہر ایک دن اپنے بعد کے دن کو پیدا کرتا ہے اور جس دن کے بعد کوئی اَور دن نہیں وہ عقیم ہے (نیز دیکھئے مفردات)

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٧﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٨﴾ ع

ع ٩ ١٤

اُس روز بادشاہی صرف اللہ ہی کی ہو گی۔ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل بجا لانے والوں کے لئے ایسے باغ ہونگے جہاں ہر طرف نعمتیں ہوں گی۔ لیکن ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کُفر کو اپنا شیوہ بنایا اور ہماری آیات کو جھُٹلایا رُسوا کر دینے والا عذاب ہو گا ◉

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ
مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٩﴾
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ
حَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾

اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور پھر قتل کر دیئے گئے یا مر گئے نہایت عمدہ رزق عطا کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ وہ ان کو اس جنّت میں جگہ دے گا جو انہیں

پسند ہو گی۔ بیشک اللہ نیک عمل کرنے والے مہاجروں کو جانتا ہے اور ان مہاجروں کے لئے حلیم ہے جن سے کوتاہیاں سرزد ہوئیں ◉

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۱﴾

اور جو شخص اس بدی کا جو اُس کے ساتھ کی گئی ہو ویسا ہی بدلہ لے اور پھر اس پر زیادتی کی جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴿۶۲﴾

اِس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ رات کو دن پر غلبہ دیتا ہے اور دن کو رات پر غلبہ دیتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ سُنتا اور دیکھتا ہے ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۳﴾

اور یہ اِس لئے ہے کہ صرف اللہ ہی قائم بالذّات ہے، اور وہ چیزیں جنہیں یہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں ہیچ ہیں۔ اور پھر اِس لئے ہے کہ اللہ عالی مقام، بزرگ و برتر ہے ◉

اَلْحَقُّ : الثابت فی نفسه الواجب لذاتہٖ (بیضاوی)

اَلْبَاطِلُ : المعدوم (بیضاوی)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۚ﴿٦٤﴾

اے شخص! کیا تُو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے اور زمین سرسبز ہو رہی ہے، اللہ بہت مہربان، بہت جاننے والا ہے ⦿

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٥﴾ ع ۸/۱۵

جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کا ہے۔ اللہ بےنیاز ہے، حمد کے لائق ہے ⦿

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٦﴾

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو کچھ زمین میں ہے اللہ نے تمہارے لئے مسخر

کر رکھا ہے اور کشتیاں سمندر میں اسی کے حکم سے چلتی ہیں۔ دیکھو! اسنے اجرامِ فلکی کو روک رکھا ہے کہ اس کے اِذن کے بغیر زمین پر نہ گریں۔ اللہ لوگوں کے لئے بہت مہربان اور رحیم ہے ◉

الفُلْك : عطف علیٰ ما، اوعلیٰ اسم انّ (بیضاوی، رُوح البیان)

وَهُوَ الَّذِيٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۷﴾

وہی ہے جس نے تمہیں زندگی دی، اور پھر تمہیں موت دے گا، اور پھر زندہ کرے گا۔ بےشک انسان بہت ہی ناشکرگذار ہے ◉

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۸﴾

اے رسول! ہم نے ہر ایک اُمّت کے لئے ایک شریعت مقرر کی ہے جس کی وہ لوگ پابندی کرتے ہیں۔ پس انہیں تیرے دین کے بارے میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔ تُو لوگوں کو اپنے ربّ کی طرف بُلا۔ تُو سیدھے راستہ پر ہے ◉

مَنْسَكًا : شریعة (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

فِي الْاَمْرِ : فی امر الدّین (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان)

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

اگر وہ اس کے باوجود تجھ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہہ : اللہ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے ◉

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٠﴾

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧١﴾

لوگو ! اللہ قیامت کے دن تمہارے تمام اختلافات کا فیصلہ کر دیگا۔ اے شخص ! کیا تُو نہیں جانتا کہ اللہ ہر اُس چیز کو جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔ یہ سب کچھ ایک قانون کے تابع ہے۔ ایسا قانون بنانا اللہ کے لئے بہت آسان ہے ◉

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧٢﴾

یہ لوگ اللہ کے سوا ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جن کی الوہیّت کے متعلق اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی، اور جن کی الوہیت کے متعلق ان کے پاس کوئی علم نہیں۔ کوئی بچانے والا ان ظالموں کو عذاب سے نہیں بچا سکے گا ◉

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ ع ۹ ۸ ۱۶

اے رسول! جب ہماری روشن آیات ان کو پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو کافروں کے چہروں پر ناپسندیدگی کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ قریب ہے کہ وہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں جو ان کو ہماری آیات پڑھ کر سُناتے ہیں۔ تُو ان سے کہہ: کیا مَیں تمہیں کچھ اس چیز کی بھی خبر دوں جو اس سے بھی بدتر ہے؟ وہ دوزخ ہے۔ جس کا وعدہ اللہ نے ان لوگوں سے کر رکھا ہے جنہوں نے انکار کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے۔ کیا ہی بُرا ہے یہ ٹھکانا! ◉

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۴﴾

لوگو! تمہیں ایک مثال سُنائی جاتی ہے۔ اسے غور سے سُنو۔ جن چیزوں کو تم اللہ کے سوا پُکارتے ہو وہ ایک مکھی تک نہیں پیدا

کر سکتیں، اگرچہ وہ سب مل کر بھی کوشش کریں۔ اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اُسے واپس نہیں لے سکتیں۔ کیا ہی کمزور ہے طالب! کیا ہی کمزور ہے مطلوب! ◉

یَسْتَنْقِذُوْهُ: یستردّوہ (جلالین، رُوح البیان)

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۷۵﴾

ان لوگوں نے اللہ کی کماحقّہٗ قدر نہیں کی۔ یاد رکھو! اللہ بڑی طاقت والا، سب پر غالب ہے ◉

اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۷۶﴾ ج

اللہ فرشتوں اور لوگوں میں سے رسول چُنتا ہے۔ اللہ سب کچھ سُنتا، سب کچھ دیکھتا ہے ◉

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۷﴾

وہ ان کے مستقبل اور ماضی کو جانتا ہے۔ ہر بات کا آخری فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ◉

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۸﴾ السجدة

مومنو! اپنے ربّ کے حضور جُھکو، اس کو سجدہ بجا لاؤ اور نیک اعمال اختیار کرو۔ شاید کہ تم اپنے مقصد کو پا لو ◉

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٧٩﴾ ع ۱۰/۶/۱۷

اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیساکہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اُس نے تمہیں اپنی رحمت کے لئے چُن لیا ہے اور دین کے معاملہ میں تم پر کوئی سختی روا نہیں رکھی۔ اپنے باپ ابراہیم کے دین کی اِتّباع کرو۔ اللہ نے اِس سے پہلے صحیفوں میں اور پھر قرآن میں تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ رسول تمہارا نگران ہو اور تم لوگوں کے نگران ہو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کے دامن کو مضبوطی سے تھام لو۔ وہ تمہارا دوست ہے۔ کیا

ہی اچھا ہے دوست ! کیا ہی اچھا ہے مددگار ! ◉

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ : اتبعوا (املاء ، رُوح البیان)

سُورَةُ المُؤمِنُون

ربطِ آیات

اِس سُورت میں الانبیاء اور الحج والا مضمون چل رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید کے دلائل دیئے ہیں اور بتایا ہے کہ اُس پر ایمان لانا اور اس کی راہوں پر چلنا ہی سلامتی کی راہ ہے۔

آیت ۲ تا ۱۲ :-

الحج کے آخر میں فرمایا تھا کہ اصل مذہب تسلیم و رضا ہے- اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اِس بات کا مقتضی ہے کہ نماز خشوع خضوع سے اور پابندی کے ساتھ ادا کی جائے، لغو باتوں سے پرہیز کیا جائے زکوٰۃ ادا کی جائے، اپنے فروج کی حفاظت کی جائے اور امانت اور عہد کا پاس کیا جائے۔

فرمایا: اگر تم اِن باتوں پر عمل کرو گے تو زمین کے بھی وارث بنو گے اور جنّت کے بھی۔

آیت ۱۳ تا ۱۸ :-

فرمایا: دیکھو! پہلے تم پر ایک دَور آیا جب زندگی کی ابتداء مٹّی سے ہوئی-اب تم نطفہ، علقہ اور مضغہ وغیرہ کے اَدوار سے گذر کر انسان کی شکل اختیار کرتے ہو اور پھر موت کی طرف بڑھنا شروع کر دیتے ہو۔ قیامت بھی اسی اِرتقاء کی ایک منزل ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ جس خدا نے تمہیں حالاً بعد حالٍ ترقّی دے کر اِنسان بنایا اُس نے تمہارے لئے ترقی کی کوئی اَور منزل تجویز نہیں کی ؟ دیکھو! اس نے تمہارے لئے کئی قسم کے قوانین بنائے ہیں۔ کہیں قانونِ قدرت ہے کہیں قانونِ فطرت، کہیں قانونِ ریاست ہے کہیں قانونِ شریعت، کہیں قانونِ طریقت ہے کہیں قانونِ حکمت، کہیں قانونِ تمدّن ہے کہیں قانونِ ثقافت۔ جس خدا نے تمہاری ترقی کیلئے یہ سب قانون بنائے ہیں اُسی نے تمہارے لئے حیات بعد الموت کا بھی ایک قانون بنایا ہے۔

آیت ۱۹ تا ۲۳ :-

فرمایا: دیکھو! ہم نے تمہاری سفلی زندگی کے لئے کیا کیا اہتمام کئے ہیں۔ ہم آسمان سے پانی نازل کرتے ہیں

جس کے ذریعہ وہ پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں جن پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ اگر ہم نے تمہاری سفلی اور ناپائیدار زندگی کے لئے اِس قدر اہتمام کیا ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ تمہاری رُوحانی اور ابدی زندگی کے لئے کوئی اہتمام نہ کیا ہو۔

آیت ۴۲ تا ۵۱:۔

فرمایا: ہم تمہاری رُوحانی زندگی کے لئے انبیاء کے ذریعہ آسمان سے پانی نازل کرتے ہیں لیکن تم اس سے سیراب ہونے کی بجائے اس سے اِعراض کرتے ہو اور ہلاک ہو جاتے ہو۔

اِس سلسلہ میں نوح کی قوم کا، اس کے بعد کی قوموں کا، موسیٰ کا اور عیسیٰ کا ذکر کیا۔

آیت ۵۲، ۵۳:۔

پھر خطاب کا رُخ اپنے رسُولوں کی طرف پھیر کر کہا: اے میرے رسُولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل بجا لاؤ اور اس شریعت کو نافذ کرو جو میری ربوبیّت کی آئینہ دار ہے۔

آیت ۵۴ تا ۵۷:۔

فرمایا: ہم نے تو اپنے رسُولوں کے ذریعہ وہ تعلیم نازل کی تھی جو اتّحاد اور ترقّی کی ضامن تھی لیکن اکثر لوگوں نے اس تعلیم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے اور جو ٹکڑا کسی کے ہاتھ لگا اسی کو وہ سب کچھ سمجھنے لگے۔ وہ گروہوں میں بٹ گئے اور انھوں نے اپنی وحدتِ ملّی کو پارہ پارہ کر دیا اور اُس پانی کو جو آسمان سے نازل ہؤا تھا ضائع کر دیا۔

آیت ۵۸ تا ۶۲:۔

قرآن کا قاعدہ ہے کہ جب کسی قوم کی کوتاہیوں کا ذکر کرتا ہے تو ان کے نیک بندوں کو مُستثنیٰ قرار دے دیتا ہے۔ چنانچہ اِس جگہ بھی خدا کے ان بندوں کو جو اس سے ڈرتے ہیں، اس پر ایمان لاتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اس پانی کو جو آسمان سے نازل ہؤا محفوظ کرتے ہیں اس الزام سے بَری قرار دیا۔

آیت ۶۳ تا ۶۸:۔

فرمایا: ہم نے قرآن نازل کر کے تم پر کوئی ایسا بوجھ نہیں ڈالا جو تمہاری برداشت سے باہر ہو۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ تم اخلاق کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہو جاؤ جو قرآن تمہارے لئے تجویز کرتا ہے لیکن تم اس سے اِعراض کر کے عذاب کی راہیں تلاش کر رہے ہو۔ اگر تمہارے یہی لیل و نہار رہے تو تم پر عذاب آ کر رہے گا

جس کی ابتداء تمہارے آسودہ حال لوگوں سے ہوگی۔ لیکن اُس وقت تمہاری آہ وزاری تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

آیت ۶۹ تا ۷۱ :-

فرمایا : قرآن کوئی نئی چیز نہیں۔ یہ وہی تعلیم ہے جو پہلے انبیاء کے ذریعہ نازل کی گئی ہے اور ہمارا رسول وہی ہے جس کی نشانیاں پہلے صحیفوں میں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن یہ لوگ ایمان لانے کی بجائے کہتے ہیں کہ یہ شخص مجنون ہے۔ کیا مجنون ایسی پُر از حکمت باتیں کرتے ہیں جیسا کہ یہ رسول کر رہا ہے؟

آیت ۷۲ تا ۷۵ :-

فرمایا : اگر ہم شریعت ان کی خواہشات کے مطابق نازل کرتے تو زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ لیکن ہم نے ان کو ایک ایسی شریعت دی ہے جس پر عمل کر کے وہ عزت اور شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ دیکھو! جب قرآن کی یہ شان ہے کہ وہ تمہارے شرف کا ضامن ہے اور رسول اس کتاب کے عوض تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا تو تم کیوں انکار پر اصرار کرتے ہو اور سیدھے راستہ کو چھوڑ کر اُلٹا راستہ اختیار کرتے ہو؟

آیت ۷۶ تا ۷۸ :-

اِن آیات میں عذاب کا فلسفہ بیان کیا ہے۔ فرمایا : اگر ہم اِن لوگوں کو کُھلی چُھٹی دے دیں تو وہ اپنی سرکشی میں اَور بھی بڑھ جائیں گے اور اگر ہم ان پر یکلخت عذاب نازل کر دیں تو وہ نا امید اور مایوس ہو جائیں گے۔ پس ہم کبھی عذاب نازل کرتے ہیں اور کبھی اس کو روک لیتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں۔

آیت ۷۹ تا ۹۱ :-

فرمایا : خدا تعالیٰ نے تمہیں آنکھیں اور کان دیکھنے اور سُننے کے لئے دئے ہیں۔ ان سے صحیح کام نہ لینا بہت ناشکری ہے۔ اس نے تمہیں پیدا کیا، تمہارے لئے زندگی اور موت کا قانون بنایا، زمین اور آسمان کو تمہارے لئے گردش میں ڈالا۔ کیا تم اِن تمام شواہد سے آنکھیں بند کر لوگے اور اپنے خدا کو نہیں پہچانوگے اور اِس بات کو نہیں سمجھوگے کہ قیامت آنے والی ہے؟ تمہیں یہ بات بہت عجیب نظر آتی ہے کہ جب تم مَر کر مٹی ہو جاؤگے تو دوبارہ زندہ کئے جاؤگے حالانکہ اس خدا کے لئے جو تمام مخلوق کو اور زمین و آسمان کو پیدا کرنیوالا ہے اور ان پر حاوی ہے تمہیں دوبارہ پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کسی چیز کو دوسری بار

بنانا پہلی بار بنانے سے زیادہ آسان ہوتا ہے۔

آیت ۹۲، ۹۳:۔

جب اپنی الوہیت اور قدرت کے دلائل دے لئے تو شرک کا بطلان کیا۔ فرمایا: اگر اس کے سوا کوئی اور خدا بھی ہوتے تو نظامِ عالم کی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی۔

آیت ۹۴ تا ۹۶:۔

فرمایا: جب منکروں کا انکار پر اصرار ہمارے عذاب کو بھڑکا دے تو ایسے وقت میں تم ہمارے حضور سرِ نیاز خم کرو اور عذاب سے بچنے کی دُعا مانگو۔

آیت ۹۷ تا ۹۹:۔

مومنوں اور کافروں کے جھگڑے میں مومنوں کو ہدایت کی کہ ان کی بُری باتوں کا اچھی باتوں سے جواب دو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو۔

آیت ۱۰۰، ۱۰۱:۔

ان کی مخالفت پر رسُول کو تسلّی دی اور فرمایا: آج یہ لوگ تیری مخالفت کر رہے ہیں اور تیرے متعلق طرح طرح کی باتیں بنا رہے ہیں لیکن کل جب ان کو موت آجائے گی اور اللہ کے حضور پیش ہوں گے تو التجا کریں گے کہ ان کو واپس دُنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ وہ اپنے نامۂ اعمال سے وہ اعمال کاٹ دیں جن پر وہ آج اترا رہے ہیں اور اس کی بجائے وہ اعمال بجا لائیں جن سے وہ آج بیزار ہیں۔

آیت ۱۰۲ تا ۱۱۶:۔

اِن آیات میں قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اُس دن ہر ایک کا حساب اس کے اعمال کے مطابق ہوگا۔ مومن کامیاب ہوں گے اور کافر دوزخ میں جھونک دئے جائیں گے۔ وہ اِس بات کا اقرار کریں گے کہ انھوں نے چند روزہ زندگی کے عوض ہمیشہ کا آرام بیچ ڈالا۔

آیت ۱۱۷:۔

جب اللہ تعالیٰ کی الوہیت، شوکت اور جلال واضح دلائل سے ثابت ہو گئے تو رُوح بے اختیار ہو کر اُسکے آستانہ پر گر گئی اور کہہ اُٹھی: اللہ ہی سچا بادشاہ ہے، وہی ایک خدا ہے اور صرف وہی بخشنے کی طاقت رکھتا ہے۔

الجزء ۱۸
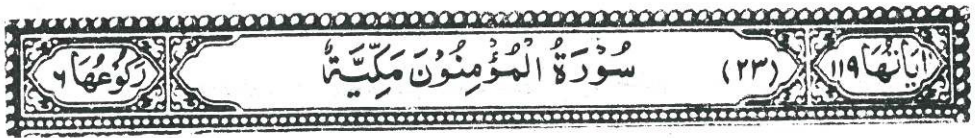
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ②

الَّذِیْنَ ہُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خٰشِعُوْنَ ③

وَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ④

وَ الَّذِیْنَ ہُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ ⑤

وَ الَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حٰفِظُوْنَ ⑥

اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ⑦

فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْعٰدُوْنَ ⑧

وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَ عَہْدِہِمْ رٰعُوْنَ ⑨

وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ ⑩

وہ مومن اپنے مقصد کو پا گئے جو اپنی نمازیں خشوع وخضوع سے ادا کرتے ہیں، لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں، زکوٰۃ باقاعدگی سے دیتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے یا ان عورتوں کے جو جنگ میں ان کے قبضہ میں آ گئیں کسی اور سے تعلقاتِ زن وشوئی نہیں رکھتے، (اور ان عورتوں سے تعلقات رکھنے میں تو ملامت کی کوئی بات بھی نہیں۔ البتہ وہ لوگ جو اس حد سے باہر قدم رکھتے ہیں سرکش ہیں) اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا پاس رکھتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ◉

لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ : زکوٰۃ کے معنی تزکیۂ نفس بھی ہوسکتے ہیں۔ اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: جو اپنے نفس کے تزکیہ میں سرگرمِ عمل ہیں۔ اگر زکوٰۃ کے معنی فریضہ زکوٰۃ لئے جائیں تو فٰعِلُوْنَ کے معنی فعل پر دوام اور ثبات کے ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۱﴾

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۲﴾

یہی وہ لوگ ہیں جو زمین کے وارث ہیں، جو جنّت الفردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ◉

الْوٰرِثُوْنَ : جس طرح وارث ترکہ کا صحیح حقدار ہوتا ہے یہی حال ان کا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (۲۱ : ۱۰۶)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ﴿۱۳﴾

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪ ﴿۱۴﴾

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ ﴿۱۵﴾

ہم انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کرتے ہیں، پھر اسے ایک محفوظ مقام پر نطفہ کی شکل میں رکھتے ہیں، پھر نطفہ کو خون کے ایک لوتھڑے میں تبدیل کرتے ہیں، پھر اس لوتھڑے کو بوٹی کی شکل دیتے ہیں، پھر اس بوٹی کو ہڈیوں میں بدلتے ہیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھاتے ہیں، اور پھر اسے ایک نئی صورت دے کر زندہ کرتے ہیں۔

بزرگ و بالا ہے اللہ، بہترین خالق ◉

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ ﴿۱۶﴾

اور جب تم ان حالتوں سے گذر چکتے ہو تو اپنی جبلت کے اعتبار سے ہر آن موت کے قریب ہوتے جاتے ہو ◉

مَيِّتُوْنَ: جمع، واحد مَيِّت۔ اِس کی دوسری قراءت مائتون ہے۔ واحد مائت۔ مائت اور میّت میں یہ فرق ہے کہ مائت جو فاعل کے وزن پر ہے کے معنوں میں حدوث پایا جاتا ہے اور میّت کے معنوں میں ثبوت پایا جاتا ہے۔ گویا اِس کے معنے ہیں کہ یہ بات اس کی جبلت میں داخل ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۷﴾

اور مرنے کے بعد قیامت کے دن تم دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے ◉

حج : ٦ میں ارتقاء کی منازل کو قیامت کی دلیل ٹھہرایا ہے۔ اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعثتِ ثانیہ ارتقاء ہی کی ایک منزل ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٨﴾

اور ہم نے تم پر سات قِسم کے قوانین جاری کئے ہیں۔ ہم اپنی مخلوق سے غافل نہیں رہے ◉

طَرَآئِقُ : جمع۔ واحد طریقۃٌ۔ راستہ، طور، طریقہ، قانون، مجازاً ستارے، طباق۔ طرائق السماء : طباقها (مفردات)

آیات ۱۲ تا ۱۵ تک انسانی پیدائش کے سات اَدوار گنائے گئے ہیں۔ نطفہ سے لے کر پیدائش تک چھ ادوار بنتے ہیں۔ لیکن خود نطفہ کے ذریعہ پیدائش سے پہلے بھی ایک سلسلہ ادوار گزرا ہے۔ اِس دَور کو آیت ۱۲ میں سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ اور حج : ٦ میں تُراب کا نام دیا گیا ہے۔ یہ اَدوار ارتقاءِ نسلِ انسانی کے ان چھ اَدوار میں سے بعض ہیں جن کا ذکر ۳۱ : ۲۹ کے ماتحت کیا گیا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض دفعہ اختصار یا کسی خاص جُزو کی اہمیت کے پیشِ نظر کُل کو جُزو کے نام سے تعبیر کر لیا جاتا ہے اسے تسمیۃ الشئ باسم جزءہٖ کہتے ہیں (مختصر المعانی ۳۰۲) (انگریزی میں تسمیۃ الشئ باسم جزءہٖ اور تسمیۃ الشئ باسم کُلّہٖ دونوں کو SYNECDOCHE کہتے ہیں) قرآن میں اِس کی بے شمار مثالیں ہیں۔ نماز کو کبھی سجدہ، کبھی رکوع، اور کبھی قیام کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ انگریزی اور اُردو اور دوسری زبانوں میں بھی اِس طرزِ کلام کا رواج ہے۔ چنانچہ جب چھ راس بَیل یا SIX HEADS OF CATTLE کہتے ہیں تو اس سے مُراد ان کے سَر نہیں بلکہ پُورے پُورے جانور ہوتے ہیں۔

آیت ۱۲ میں سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ سے مُراد ادوار کا وہ سلسلہ ہے جس سے اَدوار کے اِس سلسلہ نے جنم لیا جس کا ذکر آیت ۱۵ میں کیا گیا ہے۔

اِس آیت میں چونکہ ان قوانینِ قدرت کا ذکر ہے جو انسان پر حاوی ہیں اِس لئے اِس کی پیدائش اوّل

کے اَدوار کا بھی ذکر کر دیا۔ تخلیقِ عالَمِ صغیر یعنی اِنسان اور عالَمِ کبیر یعنی ارض و سماء کے اَدوار میں چھ کا عدد اِس طرح رکھا گیا ہے کہ ہر چھ کے عدد کے اُوپر چھ کا عدد آتا ہے اور ہر نچلے چھ کے عدد کے اُوپر جو چھ کا عدد آتا ہے وہ اس کے لئے بمنزلہ ساتویں عدد کے ہے۔ گویا تخلیق کے ہر ایک مجموعہ ادوار کے اُوپر سات آسمان یا سات قوانین چھائے ہوئے ہیں۔ چھ آسمان تو ہر ایک دَور کے اپنے ہیں اور ایک آسمان وہ ہے جس سے یہ چھ آسمان جنم لیتے ہیں۔

وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسۡكَنّٰهُ فِى الۡاَرۡضِ ‌ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوۡنَ‌ۚ ﴿۱۹﴾

اور ہم نے آسمان سے ایک اندازہ کے مطابق پانی نازل کیا اور اسے زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اِس بات پر قادر ہیں کہ اسے یہاں سے لے جائیں ◉

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک تو وہی ہے جس کا اِس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے اور جس کے متعلق کہف: ۹ میں فرمایا وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَيۡهَا صَعِيۡدًا جُرُزًا ؕ سائنسدان کہتے ہیں کہ زمین پر ایسے کئی دَور آئے ہیں جب کہ تمام پانی مُنجمد ہو جاتا ہے اور تمام پیدا وار ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا نام وہ ICE AGE رکھتے ہیں۔

ایک قیامتِ کبریٰ ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً (۶۹: ۱۵) اور زمین ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ کائنات بڑی تیزی سے باہر کی طرف پھیل رہی ہے۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ كَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِيۡدُهٗ (۲۱: ۱۰۵) کے مطابق یہ سِلسلہ اُلٹ دیا جائے گا اور وہ بڑی تیزی سے سُکڑنا شروع کر دے گی حتّٰی کہ ستارے بڑے زور کے ساتھ آپس میں ٹکرائیں گے۔ زمین بھی ایک خوفناک دھماکہ کے ساتھ کسی ستارہ سے ٹکرائے گی۔ اِس ٹکرانے کو قرآن نے اِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ (۶۹: ۱۵) سے تعبیر کیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ کا لفظ اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس دھماکہ کے وقت ہوا موجود ہو کیونکہ بغیر ہوا کے آواز پیدا نہیں ہو سکتی۔

وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ : اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ پانی زمین میں ہو لیکن انسان اس سے فائدہ حاصل نہ کر سکے مثلاً وہ برف میں تبدیل ہو جائے اور انسان کو اس پر دسترس نہ رہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ زمین سورج کے اِس قدر قریب چلی جائے کہ تمام پانی بخارات بن کر اُڑ جائے۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور ہم پانی کے ذریعہ تمہارے لئے کھجور اور انگور کے باغ پیدا کرتے ہیں۔ ان باغوں میں تمہارے لئے کثرت سے میوے ہوتے ہیں اور ان میں تمہاری روزی کا سامان ہے ◉

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۱﴾

اور ہم نے پانی کے ذریعہ تمہارے لئے وہ درخت بھی پیدا کیا ہے جو طُورِ سینا پر اُگتا ہے، اور جس کی ڈال ڈال میں کھانے کے شوقین لوگوں کے لئے روغن اور چٹنی ہے ◉

شَجَرَةً : اِس سے مُراد زیتون کا درخت ہے۔

اٰکِل : فاعل کے وزن پر اسمِ صفت۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۲﴾

ع۲۳ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور اُونٹوں میں تمہارے لئے سبق ہے۔ہم تمہیں وہ دُودھ پلاتے ہیں جو ان کے پیٹ میں ہے۔ اور ان میں تمہارے لئے اَور بھی بہت سے فوائد ہیں۔تم ان کے ذریعہ اپنی خوراک حاصل کرتے ہو۔ اور ان پر اور بحری جہازوں پر بحروبر کا سفر کرتے ہو ●

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ : اُونٹ سفائن البر یعنی برّی جہاز ہیں اِس لئے ان کے ساتھ بحری جہازوں کا ذکر بھی کر دیا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

دیکھو! ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اس نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم یہ بات نہیں سمجھو گے اور اس کا تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟ ●

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ : الفاء للعطف علىٰ مقدر۔ ای الا تعرفون ذالك فلا تتقون (روح البیان)

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ ۚ

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ ۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

اس کی قوم کے ان سرداروں نے جنہوں نے پہلے ہی سے کفر کی روش اختیار کر لی تھی کہا : یہ شخص تمہارے جیسا ایک انسان ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر برتری حاصل کرے۔ اگر اللہ کو کوئی رسول ہی بھیجنا ہوتا تو وہ فرشتوں کو بھیجتا۔ ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے کوئی اِس قِسم کی بات نہیں سُنی۔ بات صرف اتنی ہے کہ یہ شخص جنون کا مریض ہے۔ تم لوگ تھوڑی مدّت اس کو برداشت کر لو ◉

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ : یعنی ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے نہ تو اس قسم کی تعلیم سُنی اور نہ انہوں نے ہمیں بتایا کہ آئندہ زمانہ میں کوئی اِس قسم کا شخص آئے گا۔

فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ : فاحتملوه وانتظروا (بیضاوی) اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: تم لوگ کچھ مدت اس کی حالت کا انتظار کر لو۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۷﴾

اِس پر نوح نے اپنے ربّ سے اِلتجا کی : اے میرے ربّ! ان کی تکذیب کے مقابل تُو ہی میری مدد فرما ◉

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۸﴾

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِىْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۳۰﴾

چنانچہ ہم نے اسے وحی کی اور کہا : وہ کشتی جس کے متعلق ہم تجھے کہہ چکے ہیں ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق تیار کر۔ جب ہمارا حکم نافذ ہو جائے اور زمین کے سوتے پھوٹ پڑیں تو اس کشتی میں ہر قسم کے جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو اور اپنے اہل کو، سوائے ان لوگوں کے جن کے متعلق ہمارا فیصلہ صادر ہو چکا ہے، ترتیب کے ساتھ بٹھا۔ اور یاد رکھ! ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کہنا۔ وہ غرق ہونے والے ہیں۔ اور جب تُو اور تیرے ساتھی کشتی میں سوار ہو جائیں تو کہہ : تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی۔ اور جب تُو کشتی سے اُترنے لگے تو کہہ : اے میرے ربّ مجھے برکت کے ساتھ اُتار۔ تُو بہترین مہمان نواز ہے ◉

الفُلْكِ : ال عہد کے لئے ہے۔

تَنُّوْر : سطح زمین، وادی کا وہ مقام جہاں پانی جمع ہو (لین)

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِىْ : عند نزولك من الفلك (جلالین)

مُنْزَلًا : مصدر یا اسم مکان (جلالین) یا زمان۔ مؤخر الذکر صورت میں آیت کے معنی ہوں گے : ہمیں مبارک مقام پر یا مبارک وقت پر اُتار۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ وَّ اِنۡ کُنَّا لَمُبۡتَلِیۡنَ ﴿۳۱﴾

نوح کے قصہ میں لوگوں کے لئے نشان ہیں۔ ہم اپنے بندوں کا امتحان کرتے رہتے ہیں ◉

ثُمَّ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِیۡنَ ﴿۳۲﴾ۚ

فَاَرۡسَلۡنَا فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۳۳﴾ ع ۲/۲

اور ہم نے نوح کی قوم کے بعد ایک اور دور کی قوم کو کھڑا کیا۔ اور ہم نے ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو کہتا تھا: اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم یہ بات نہیں سمجھو گے اور اس کا تقویٰ اختیار نہیں کرو گے ؟ ◉

وَ قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَتۡرَفۡنٰہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۙ مَا ہٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ ۙ یَاۡکُلُ مِمَّا تَاۡکُلُوۡنَ مِنۡہُ وَ یَشۡرَبُ مِمَّا تَشۡرَبُوۡنَ ﴿۳۴﴾ صلے

وَ لَئِنۡ اَطَعۡتُمۡ بَشَرًا مِّثۡلَکُمۡ اِنَّکُمۡ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ۙ

أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا أَنَّكُمْ مُّخْرَجُونَ ﴿٣٦﴾

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٧﴾

إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٨﴾

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٩﴾

اس کی قوم کے ان سرداروں نے جنھوں نے پہلے ہی سے کفر کا شیوہ اختیار کر رکھا تھا اور اِس بات کے مُنکر تھے کہ انہیں قیامت کے دن ہمارے حضور پیش ہونا ہے اور جنہیں ہم نے دُنیوی زندگی کی نعمتوں سے مالا مال کر رکھا تھا کہا : یہ شخص تمہاری ہی طرح کا ایک اِنسان ہے اور بس۔ وہ بھی وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ اگر تم اپنے ہی جیسے ایک اِنسان کی اطاعت کروگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ کیا یہ شخص تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹّی ہو جاؤ گے اور تمہاری صرف ہڈیاں رہ جائیں گی تم پھر زندہ کئے جاؤ گے؟ بعید از قیاس، بہت ہی بعید از قیاس ہے وہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔ زندگی تو بس وہی ہے جو ہم اِس دُنیا میں گذار لیتے ہیں۔ ہم میں سے بعض مرتے ہیں اور بعض زندہ ہوتے

ہیں۔ ہم مرنے کے بعد قطعاً زندہ نہیں کیے جائیں گے۔ یہ شخص محض ایک مفتری ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھ رہا ہے۔ ہم اس پر ایمان لانے کے نہیں ◉

نَمُوْتُ وَنَحْیَا: ان البعض یموت والبعض یحیا فلذالک قالوا ما نحن بمبعوثین (رازی)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۴۰﴾

اس پر ان کے رسول نے اپنے ربّ سے اِلتجا کی: اے میرے ربّ! ان کی تکذیب کے مقابل تُو ہی میری مدد فرما ◉

قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ ج

اللہ نے کہا: یہ لوگ جلد ہی اپنے کیے پر پچھتائیں گے ◉

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ج فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾

پھر یوں ہُوا کہ ایک ہولناک آواز نے انہیں ٹھیک ٹھیک دبوچ لیا۔ اور ہم نے انہیں خس و خاشاک کی طرح نیست و نابُود کر دیا۔ دیکھو! ظالم ہلاک ہو گئے ◉

بِالْحَقِّ: بالوجه الثابت الّذی لا دافع له (بیضاوی، رُوح البیان)

غُثَآءً: خس و خاشاک جو سیلاب کے ساتھ بہہ کر آئے۔ عرب لوگ کہتے ہیں سال به الوادی اور اس کے معنی لیتے ہیں: وہ ہلاک ہو گیا (بیضاوی، رُوح البیان) رُوح البیان الکاشفی کے حوالہ سے فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً کے معنی 'ونابود ساختیم چوں خس و خاشاک' کرتا ہے۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۴۳﴾ ط

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

پھر ان کے بعد ہم نے ایک اور دَور کی قوموں کو کھڑا کیا۔ کوئی قوم اپنی تقدیر کی مقررہ میعاد سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتی ●

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۵﴾

اس کے بعد ہم نے پے درپے رسول بھیجے۔ لیکن جب بھی کسی قوم کے پاس اس کا رسول آیا انہوں نے اس کا انکار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ہم نے انہیں یکے بعد دیگرے کیفرِ کردار کو پہنچا دیا اور قصّۂ ماضی بنا دیا۔ دیکھو! کافر ہلاک ہو گئے ●

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ ﴿۴۶﴾

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۚ ﴿۴۷﴾

پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنے نشان اور محکم دلیل دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ لیکن انہوں نے تکبّر کیا۔ اور وہ کیوں نہ کرتے وہ تو تھے ہی متکبّر لوگ ●

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

وہ کہنے لگے: کیا ہم اپنے ہی جیسے دو انسانوں کی اِتباع کریں جب کہ ان کی قوم ہماری خادم ہے ◉

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۹﴾

چنانچہ انہوں نے ان کا انکار کیا اور ہلاک کر دیئے گئے ◉

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ بنی اسرائیل ہدایت پا جائیں ◉

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۱﴾ ع ۳

اور ہم نے ابنِ مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور انہیں ایک ایسے بلند مقام پر پناہ دی جو رہائش کے قابل تھا اور جس میں چشمے جاری تھے ◉

ذَاتِ قَرَارٍ: ۱۔ رہائش کے قابل

۲۔ سرسبز و شاداب جگہ (ابنِ عباس)

۳۔ ایسی جگہ جہاں پانی ٹھہر سکے (تاج العروس)

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط

اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ﴿۵۲﴾

وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمۡ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۵۳﴾

اے ہمارے رسُولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل بجا لاؤ۔ مَیں تمہارے تمام اعمال سے بخوبی واقف ہوں۔ تمہاری اُمّت ایک ہی اُمّت ہے اور مَیں تمہارا ربّ ہوں۔ پس مجھی سے ڈرو ◉

فَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۵۴﴾

لیکن ان کے پَیروکاروں نے وحدتِ ملّی کو پارہ پارہ کر دیا۔ ان میں سے ہر ایک گروہ اس چیز پر اترا رہا ہے جو اس کے پاس ہے ◉

فَذَرۡهُمۡ فِىۡ غَمۡرَتِهِمۡ حَتّٰى حِيۡنٍ ﴿۵۵﴾

اے رسول! انہیں کچھ مدّت کے لئے اپنی جہالت میں غرق رہنے دے ◉

ذَرْهُمْ : والخطاب لرسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم (رُوح البیان)

اَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمۡ بِهٖ مِنۡ مَّالٍ وَّبَنِيۡنَ ۙ ﴿۵۶﴾

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۷

کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو انہیں مال اور اولاد کی فراوانی دے رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم انہیں انعام و اکرام دینے کے لئے بیتاب ہیں۔ بات یوں نہیں۔ ہمارا مقصد تو کچھ اور ہی ہے۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں ◉

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝۵۸

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۹

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۰

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝۶۱

اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝۶۲

البتہ وہ لوگ جنہیں ہمیشہ اپنے ربّ کا خوف دامنگیر رہتا ہے، جو اپنے ربّ کی آیات پر ایمان لاتے ہیں، جو کسی اور کو اپنے ربّ کا شریک نہیں ٹھہراتے، جو اللہ کی راہ میں اپنا مال اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ ان کے دل اس خوف سے کانپ رہے ہوتے ہیں کہ انہیں آخرکار اپنے ربّ کے حضور لوٹ کر جانا ہے، یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی نیکیوں کے سبب دوسروں سے سبقت لے گئے ◉

وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ : لاجلها (کشاف ، بیضاوی)

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

ہم کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلّف نہیں کرتے ۔ ہمارے ہاں ایک ایسا قانون ہے جو صحیح صحیح پرکھتا ہے ۔ ہمارے ہاں لوگوں پر کسی قِسم کا ظلم نہیں کیا جاتا ◉

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۴﴾

لیکن کافروں کے دِل قرآن سے غافل ہیں اور ان کے اعمال اس معیار سے گرے ہوئے ہیں جس پر قرآن ان کو لانا چاہتا ہے ◉

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۵﴾

وہ اپنی بدکرداری میں مشغول رہیں گے حتّٰی کہ جب ہم ان کے آسُودہ حال لوگوں کو پکڑیں گے تو وہ آہ وزاری کرنے لگیں گے ◉

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ : ای لا یزالون یعملون اعمالهم الی حیث اخذنا مترفیهم

(روح البیان)

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ قف اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۶﴾
قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ
تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۷﴾ لا
مُسْتَكْبِرِيْنَ صلے ق بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

اس وقت ان سے کہا جائے گا: آج آہ وزاری نہ کرو۔ آج تم ہمارے عذاب سے نہیں بچائے جاؤ گے۔ میری آیات تمہیں سُنائی جاتی تھیں لیکن تم اکڑفوں دکھاتے ہوئے، قرآن کے بارے میں راتوں کو بیہودہ باتیں بناتے ہوئے، اَوْل فَول بکتے ہوئے، اُلٹے پاؤں لوٹ جاتے تھے ◉

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ: فيقال لهم (روح البیان، بیضاوی)

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ
اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۹﴾ ز

کیا انہوں نے اس کلام پر غور نہیں کیا؟ یا کیا ان کے پاس کوئی ایسی چیز آگئی ہے جو ان کے پہلے بزرگوں کے پاس نہیں آئی تھی؟ ◉

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ز

کیا یہ اپنے رسول کا اِس لئے انکار کر رہے ہیں کہ اسے پہچانتے

نہیں ◉

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلۡ جَآءَهُمۡ بِالۡحَـقِّ وَاَكۡثَرُهُمۡ لِلۡحَـقِّ كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۱﴾

کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص جنون کا مریض ہے ؟ بالکل غلط ہے وہ بات جو وہ کہتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ ان کے پاس حق و صداقت لے کر آیا ہے اور ان میں سے اکثر لوگوں کو حق کو قبول کرنا ناگوار ہے ◉

وَلَوِ اتَّبَعَ الۡحَـقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِذِكۡرِهِمۡ فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ؕ ﴿۷۲﴾

اگر خدائے برحق ان کی بے تکی خواہشات کی پیروی کرتا تو آسمان اور زمین اور تمام وہ مخلوق جو ان کے درمیان ہے تباہ و برباد ہو جاتی۔ لیکن ہم ان کی بے تکی خواہشات کی پیروی کرنے کی بجائے ان کے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں ان کے شرف کا سامان ہے۔ اور یہ لوگ اس چیز کا انکار کر رہے ہیں جس میں ان کے شرف کا سامان ہے ◉

اَمۡ تَسۡـئَلُهُمۡ خَرۡجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيۡرٌ ۖ وَّهُوَ خَيۡرُ

الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾

اے رسُول! کیا یہ تیرا اِس لئے انکار کرتے ہیں کہ تُو ان سے اپنی خدمت کا معاوضہ طلب کرتا ہے؟ لیکن تُو تو ان سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ نیز اس لئے تیرے ربّ کا معاوضہ ہی سب سے بہترین معاوضہ ہے۔ وہی بہترین رزق دینے والا ہے ◉

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا: ام یزعمون انّك تسألهم علی اداء الرسالة فلاجل ذالك لا یؤمنون بك (روح البیان)

فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ: تعلیل لنفی السؤال ای لا تسألهم ذالك (روح البیان)

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾

تُو تو انہیں سیدھے راستہ کی طرف بُلاتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے سیدھے راستہ سے ہٹ رہے ہیں ◉

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾

اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور ان کی تکلیف کو دُور کر دیں تو وہ

اپنی سرکشی میں اور بھی سخت ہو جائیں گے، حیران اور سرگرداں ◉

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۷﴾

ہم نے اس سے پہلے بھی انہیں گرفتارِ بلا کیا تھا۔ لیکن نہ تو وہ اپنے ربّ کے حضور جھکے اور نہ ہی انھوں نے عاجزی اختیار کی ◉

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع

دیکھو! جب ہم ان پر وہ سخت عذاب نازل کریں گے جو ابھی ہم نے روک رکھا ہے تو وہ یکایک ناامیدی کی تصویر بن جائیں گے ◉

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۹﴾

منکرو! وہی ہے جس نے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دئے۔ لیکن تم کم ہی شکر کرتے ہو ◉

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۸۰﴾

وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر پیدا کیا اور اسی کے حضور تم سب کو اکٹھا کیا جائے گا ◉

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِ وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨١﴾

وہی زندگی بخشتا ہے، وہی موت دیتا ہے۔ رات اور دن کو گردش میں رکھنا اسی کا کام ہے۔ کیا تم ان تمام شواہد سے آنکھیں بند کر لوگے اور عقل سے کام نہیں لوگے ◉

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ : ای اَتغفلون عن تلك الاٰیات فلا تعقلون (روح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨٢﴾

قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٨٣﴾

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٤﴾

لیکن وہ عقل سے کب کام لیتے ہیں، وہ تو وہی کچھ کہتے ہیں جو ان سے پہلے لوگوں نے کہا۔ وہ کہتے ہیں : کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہماری صرف ہڈیاں رہ جائیں گی ہم پھر زندہ کئے

جائیں گے ؟ ایسے وعدے تو ہم سے بھی کئے گئے اور اس سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد سے بھی کئے گئے۔ یہ تو محض پُرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں ◉

بَلْ قَالُوْا: عطف علی مضمر يقتضيه المقام اى لم يعقلوا بل قالوا (رُوح البیان)

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۵﴾

اے رسول تُو ان سے کہہ: اگر تم اہلِ علم و نظر ہو تو مجھے بتاؤ کہ یہ زمین اور تمام وہ مخلوق جو اس میں ہے کِس کی ملکیّت ہیں ◉

وَمَنْ فِيْهَآ: من المخلوقات تغليبا للعقلاء على غيرهم (رُوح البیان)

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ: ان كنتم من اهل العلم (بیضاوی)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۶﴾

وہ فوراً کہیں گے: یہ سب کچھ اللہ کی ملکیّت ہے۔

تُو اُن سے کہہ: کیا تم اس اقرار کے باوجود نصیحت حاصل نہیں کرو گے ؟ ◉

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ: اَتقولون ذالك فلا تتذكّرون (رُوح البیان)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۷﴾

پھر تُو ان سے کہہ: کون ہے ساتوں آسمانوں کا مالک اور عرشِ بریں کا مالک ؟ ◉

سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ۚ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۸﴾

وہ فوراً کہیں گے : یہ تمام اللہ کی ملکیت ہیں۔
تُو ان سے کہہ : کیا تم اس علم کے باوجود اللہ کا تقوٰی اختیار نہیں کرو گے ◉

سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ : ذالك كله لله (طبری)

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

پھر تُو ان سے کہہ : اگر تم اہل علم و نظر ہو تو بتاؤ کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے، جو خود تو دوسروں کے خلاف پناہ دیتا ہے لیکن اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا ؟ ◉

سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ۚ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۹۰﴾

وہ فوراً کہیں گے : یہ تمام اختیار اور قدرت اللہ ہی کو حاصل ہے۔
تُو ان سے کہہ : پھر تم کدھر سے فریب کھا رہے ہو ◉

لِلّٰهِ : ای للّٰہ ملکوت کُلّ شئ وھو الّذی یجیر ولا یجار علیه (روح البیان)

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۱﴾

بات یہ ہے کہ ہم ان کے پاس سچائی لے کر آئے ہیں لیکن انہیں جھوٹ پہ اصرار ہے ◉

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ : انهم اصرّوا علیٰ جحودهم (روح البیان)

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۵ ۱۵

اللہ نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی کوئی اَور خدا اس کا شریک ہے۔ اگر اس کے شریک کوئی اَور خدا بھی ہوتے تو ہر ایک خدا اپنی اپنی مخلوق لے کر الگ ہو جاتا اور وہ ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے۔ لیکن غیب اور حاضر کا جاننے والا اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہ ان چیزوں سے بلند و بالا ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ◉

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۴﴾

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

کہہ: اے میرے ربّ! اگر تُو نے وہ عذاب جس کا تُو نے ان لوگوں سے وعدہ کر رکھا ہے مجھے بھی دکھانا ہے تو اے میرے ربّ مجھے ظالموں کے زمرہ میں شریک نہ کرنا ◉

وَاِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۶﴾

یاد رکھ ! ہم قادر ہیں کہ وہ عذاب جس کا ہم نے ان لوگوں سے وعدہ کر رکھا ہے تیرے سامنے نازل کریں ◉

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۷﴾

اے رسول ! ان کی بُری باتوں کا مقابلہ اچھی باتوں سے کر۔ہم ان باتوں کو خوب جانتے ہیں جو وہ تیری نسبت کہتے ہیں ◉

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۸﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۹﴾

اور تُو اپنے ربّ سے دُعا کر : اے میرے ربّ ! مَیں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے ربّ ! مَیں اِس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئیں ◉

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۱۰۰﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىِٕلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

یہ لوگ تیرے متعلق باتیں بناتے رہیں گے حتّٰی کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے گی تو وہ کہے گا: اے میرے ربّ! مجھے واپس دُنیا میں بھیج۔ مجھے واپس بھیج، مجھے واپس بھیج تاکہ مَیں وہ اعمال بجا لاؤں جو پہلے نہیں بجا لایا۔

اسے ہرگز واپس نہیں بھیجا جائے گا۔ یہ ایک بیکار بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے۔ ان لوگوں کے سامنے ایک پردہ حائل ہے جو اُس وقت تک حائل رہے گا جب تک کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کئے جاتے ◉

حَتّٰٓی: ابتدائیۃ (جلالین) اومتعلق بیصنعون ومابینھما اعتراض (بیضاوی، روح البیان)

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ: اِس کے یہ معنی نہیں کہ قیامت کے دن یہ لوگ دُنیا میں واپس جاسکیں گے۔ اس دن تو دُنیا کا خاتمہ ہوچکا ہوگا۔ پس واپس جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان)

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

جب صور پھُونکا جائے گا اُس دن تمام رشتے کٹ جائیں گے اور لوگ ایک دوسرے سے کوئی سوال نہیں کریں گے ◉

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

تَلۡفَحُ وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ وَهُمۡ فِيۡهَا كٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

اُس دن ہر عمل کا ٹھیک ٹھیک وزن کیا جائے گا۔ پھر جن لوگوں کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی بامراد ہوں گے۔ لیکن جن لوگوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے یہی وہ لوگ ہوں گے جو اپنی جان کی بازی ہار گئے، یہی وہ لوگ ہوں گے جو ہمیشہ جہنّم میں رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کو جُھلس دے گی اور درد سے ان کے چہرے کِھچ جائیں گے ◉

فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ : ف کا عطف محذوف پر ہے۔ ۷ : ۹ پر یہ آیت اِس طرح آئی ہے وَالۡوَزۡنُ يَوۡمَئِذِ اۨلۡحَقُّ فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۔

اَلَمۡ تَكُنۡ اٰيٰتِىۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فَكُنۡتُمۡ بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾

ان سے کہا جائے گا : کیا یہ بات سچ نہیں کہ میری آیات تمہیں پڑھ کر سُنائی جاتی تھیں اور تم ان کو جُھٹلاتے تھے ؟ ◉

قَالُوۡا رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَيۡنَا شِقۡوَتُنَا وَكُنَّا قَوۡمًا ضَآلِّيۡنَ ﴿۱۰۷﴾

رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡهَا فَاِنۡ عُدۡنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾

وہ کہیں گے : اے ہمارے ربّ ! ہماری بدبختی نے ہم کو گھیر لیا۔ ہم راہ گُم کردہ لوگ تھے۔ اے ہمارے ربّ ! ہمیں آگ سے نکال دے۔ اگر ہم نے دوبارہ پہلے سے عمل کئے تو لاریب ہم پکّے

ظالم ہوں گے ⦿

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۹﴾

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اللہ کہے گا: جہنم میں جاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو۔میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو کہتا تھا: اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے۔پس ہمیں اپنی مغفرت کے دامن میں لے لے اور ہم پر رحم فرما کہ تمام رحم کرنے والوں میں تُو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ لیکن تم نے ان کا مذاق اُڑایا اور اُن پر ہنستے رہے حتیٰ کہ ان کی وجہ سے تم میرے ذکر سے غافل ہو گئے۔آج مَیں نے انہیں ان کے صبر کا یہ پھل دیا ہے کہ اپنی مرادوں کو پانے والے صرف وہی لوگ ہیں ⦿

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا: واکّد ذالك بقوله وكنتم منهم تضحكون (رازی)

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

پھر اللہ اُن سے پوچھے گا: تم کتنے برس زمین میں رہے ؟ ◉

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۴﴾
قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۵﴾
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

وہ کہیں گے: ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے ہیں۔ اگر تجھے ہماری بات کا اعتبار نہیں تو ان سے پوچھ لے جن کا کام گنتی کرنا ہے۔

اللہ کہے گا: بے شک تم زمین پر تھوڑی ہی مدت رہے۔ لیکن اگر تم اہلِ علم و نظر ہوتے تو یہ عذرِ لنگ نہ تراشتے۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹنے پر مجبور نہیں ؟ ◉

فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ: ف محذوف عبارت پر دال ہے۔ مفسّرین نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ ہمارے تو تکلیف کے سبب ہوش بجا نہیں۔ اگر تجھے اِس بات کی تحقیق منظور ہے تو "عادّین" سے پُوچھ لے (بیضاوی، رُوح البیان) میرے خیال میں ان کے قیام کی مدّت کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا جس کے متعلق وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی تحقیق منظور ہے اور یہ علم اسے عادّین سے پُوچھے بغیر حاصل نہیں ہو سکے گا۔ یہ بات بعید از قیاس ہے کہ قیامت کے دن بھی جب پردے چھٹ جائیں گے ان کو یہ علم نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب و الشہادۃ ہے۔

اس نے جب ان سے کَمْ لَبِثْتُمْ کا سوال کیا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ ان کے مُنہ سے اقرار کروائے کہ انہوں نے قلیل مدّت کے عیش کے لئے دائمی عیش کو بیچ ڈالا۔ چونکہ اِنسان اَلَدُّ الْخِصَام (۲: ۲۰۵) ہے وہ اپنے جواب میں قلیل مدّت کے قیام کو اپنی بریّت کے طور پر پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں: تھوڑا ہی عرصہ تو رہے ہیں۔ خود حضور کے فرشتے اس پر گواہ ہیں۔ پھر اس قلیل عرصہ کی فروگذاشت کے عوض اتنی لمبی سزا کیوں تجویز کی جا رہی

ہے؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ تم زمین پر قلیل عرصہ کے لئے رہے ہو لیکن بہتر ہوتا کہ تم اِس بات کو سمجھتے کہ یہ قلیل مدت اِس بات کے لئے کافی تھی کہ تم اپنی پیدائش کی غرض معلوم کر لیتے اور سمجھ لیتے کہ تمہیں عبث پیدا نہیں کیا گیا اور ایک دن ہمارے حضور پیش ہونا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ان آیات میں قرآن کے عام دستور کے مطابق بعض مضامین تصویری زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔

لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ : لَوْ کا جواب محذوف ہے۔ (رُوح البیان)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۷﴾

اللہ، سچّا بادشاہ بہت بلند و بالا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عجیب شان والے تخت کا مالک ہے ◉

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

جو کوئی اللہ کے سوا کسی اَور معبود کو پکارے گا جس کی الوہیّت کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں اس کو اپنے ربّ کے حضور اِس بات کا حساب دینا ہو گا۔ یاد رکھو! کفرانِ نعمت کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے ◉

ع ۶/۶ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ع

اے رسول! تُو کہہ: اے میرے ربّ! مجھے اپنی مغفرت

کے دامن میں لے لے اور مجھ پر رحم فرما۔ تمام رحم کرنے والوں
میں تُو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ◉

سُوْرَۃُ النُّوْرِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں معاشرت اور آداب کے متعلق چند احکام بیان کئے گئے ہیں۔

آیت ۲ :۔

فرمایا: جو احکام اِس سُورت میں بیان کئے گئے ہیں ان کو ہم نے فرض قرار دیا ہے۔

آیت ۳ :۔

زنا کی سزا بیان کی ہے۔

آیت ۴ :۔

فرمایا: زانی مرد اور عورت صرف زانی اور مشرک سے نکاح کر سکتے ہیں۔

آیت ۵ ، ۶ :۔

قذف کی تعریف اور اس کی سزا بیان کی ہے اور توبہ کرنے والے قاذف کے متعلق بتایا ہے کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاوے۔

آیت ۷ تا ۱۱ :۔

ملاعنت کا طریق بیان کیا ہے۔

آیت ۱۲ تا ۲۲ :۔

قذف کے ذکر کے بعد واقعہ افک یعنی اس اتہام کا جو منافقین نے حضرت عائشہؓ پر لگایا تھا ذکر کیا ہے اور اِس بارے میں مومنوں کو اعلیٰ اخلاق کے چند اسباق دیئے ہیں۔

آیت ۲۳ :۔

فرمایا: افک میں ملوّث لوگوں کی مدد بند نہ کرو۔ معاف کرو تاکہ تم بھی معاف کئے جاؤ۔

آیت ۲۴ تا ۲۶ :۔

فرمایا : قذف کی سزا اِس دُنیا کے علاوہ آخرت میں بھی ملے گی۔

آیت ۲۷ :۔

فرمایا : بُرے لوگ بُری باتیں کرتے ہیں اور بھلے لوگ بھلی باتیں کرتے ہیں۔

آیت ۲۸ تا ۳۰ :۔

فرمایا : اجازت کے بغیر اور اہلِ خانہ کو سلام کئے بغیر کسی دوسرے کے گھر میں داخل نہ ہو۔ اگر گھر میں کوئی نہیں تو بِلا اجازت اس میں داخل نہ ہو۔ اور اگر تمہیں کہا جاتا ہے کہ لَوٹ جاؤ تو واپس چلے جاؤ۔ البتہ تم ایسے مکان میں داخل ہو سکتے ہو جس میں کوئی نہیں رہتا لیکن اس میں تمہارا کوئی سامان ہے۔

آیت ۳۱، ۳۲ :۔

غضِّ بصر اور پردہ کے احکام بیان کئے ہیں۔

آیت ۳۳ :۔

فرمایا : جو لوگ اکیلے ہیں ان کے نکاح کرو۔

قرآن کا قاعدہ ہے کہ جب فرد کو ایک حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی معاشرہ کو بعض ایسے احکام دیتا ہے جن کے نتیجہ میں اس حکم پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔ جب یہ کہا کہ چوری نہ کرو تو معاشرہ کو بھی حکم دیا کہ ہر فرد کی روٹی، کپڑا، تعلیم، مکان اور طبی ضروریات کو پورا کرو۔

جب فرد کو حکم دیا کہ زنا نہ کرو تو معاشرہ کو بھی اس کے بالمقابل حکم دیا کہ جو لوگ اکیلے ہیں ان کے نکاح کا بندوبست کرو۔

بہرحال اس کے یہ معنی نہیں کہ اگر معاشرہ اپنی ڈیوٹی کما حقّہٗ ادا نہ کر سکے یا نہ کرے تو فرد کو کُھلی چُھٹّی مل جاتی ہے۔ معاشرہ افراد ہی کے مجموعہ کا نام ہے۔ پس فرد کو بہرحال ان احکام کی پابندی کرنا ہے جو اس کو دیئے جاتے ہیں۔

آیت ۳۴ :۔

فرمایا : جب تک کسی کے نکاح کا بندوبست نہیں ہوتا اُسے چاہیئے کہ ضبط سے کام لے۔

غلاموں کے لئے مکاتبت کے ذریعہ آزاد ہونے کا طریق بتایا، اور فرمایا کہ اگر تمہاری لونڈیاں نکاح کرنا

چاہتی ہیں تو انہیں اِس بات سے نہ روکو۔

آیت ۳۵ :۔

فرمایا: اگر تم ان احکام پر عمل نہیں کروگے تو تم بھی پہلی قوموں کی طرح تباہ و برباد ہوجاؤگے۔

آیت ۳۶ تا ۳۹ :۔

قرآن کا قاعدہ ہے کہ تصویر کے دونوں رُخ بیان کر دیتا ہے تاکہ بات واضح ہوجائے۔

جب یہ فرمایا کہ اگر تم ان احکام پر عمل نہیں کروگے تو تباہ ہوجاؤگے تو اس کے ساتھ ہی یہ فرمایا کہ اگر تم اس نُور سے جو اللہ اور اس کا رسُولؐ تم کو عطا کر رہے ہیں حِصّہ پاؤگے تو تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے اور تم دُنیا اور آخرت میں سُرخرو ہوگے۔

آیت ۴۰، ۴۱ :۔

جب مومنین اور ان کے انجام کا ذکر کیا تو کافروں اور ان کے انجام کا ذکر بھی کر دیا۔

آیت ۴۲ تا ۴۷ :۔

چونکہ یہ تمام احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے جا رہے ہیں اِس لئے ان کے درمیان اس کی قدرت، حاکمیّت، خالقیّت اور مالکیّت کا ذکر بھی کر دیا تاکہ مومن اس کے آستانہ پر سرِتسلیم خم کر دیں۔

آیت ۴۸ تا ۵۵ :۔

جب یہ بتایا کہ اللہ کے احکام کو مان کر مومن دین اور دُنیا کی برکتیں حاصل کریں گے تو ساتھ ہی ان لوگوں کا ذکر بھی کر دیا جو مُنہ سے تو اطاعت کا دَم بھرتے ہیں لیکن دراصل اطاعت سے گریز کرتے ہیں۔ فرمایا: مومن تو رسول کے حکم کو دل و جان سے مانتے ہیں لیکن منافق اس کے محاکمہ کو صرف اسی وقت قبول کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں جب فیصلہ ان کے حق میں ہو۔

جب منافقوں کو ان کی عدمِ اطاعت پر سرزنش کی گئی تو وہ کہنے لگے ہماری اطاعت کا تو یہ حال ہے کہ ہم رسول کے لئے اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور اگر ہمیں آج ہی جہاد کا حکم دیا جائے تو ہم آج ہی میدان میں نکل کھڑے ہوں گے۔

فرمایا: اصل بات تو اطاعت ہے۔ اگر تم معمولی معمولی باتوں میں اطاعت نہیں کروگے تو بڑی باتوں میں کیا کروگے۔ پس بہتر یہی ہے کہ ایمان لاؤ، نماز اور زکوٰۃ ادا کرو اور ہر بات میں رسُول کی اطاعت کرو ورنہ تم

دُنیا اور آخرت میں رُسوا کئے جاؤ گے۔

آیت ۵۶ تا ۵۸ :-

فرمایا: اگر تم ایمان لاؤ گے اور نیک عمل بجالاؤ گے تو تم کو زمین کی حاکمیّت سپرد کر دی جائے گی پس نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو دُنیا اور آخرت میں رسوا ہو گے۔

آیت ۵۹ تا ۶۲ :-

آیت ۳۵ سے ۵۸ تک اِس سُورت میں بیان کردہ احکام پر عمل کرنے کی ترغیب دی تھی اور ان پر عمل نہ کرنے کے انجام سے ڈرایا تھا۔ اب پھر اصل مضمون کی طرف عَود کیا ہے اور مزید احکام بیان کئے ہیں۔ آیت ۵۹ تا ۶۱ میں پَردہ کے متعلق بعض احکام دئے ہیں اور آیت ۶۲ میں کھانا کھانے کے بارے میں بعض رسومات کا جائزہ لیا ہے۔

آیت ۶۳ :-

اِس جگہ رسُول کی اطاعت کے بارے میں ایک ضروری تصریح کی ہے۔

فرمایا: جب تم کِسی مہم پر رسُول کے ساتھ نکلو تو بغیر اس کی اجازت کے کہیں نہ جاؤ۔

پھر فرمایا: اگر بعض لوگ اپنی کسی ضرورت کے لئے جانا چاہیں تو ان کو اجازت دینا یا نہ دینا رسُول پر منحصر ہے۔ ایک طرف تمہاری ذاتی ضرورت کا سوال ہے اور دوسری طرف قوم کی ضرورت کا۔ پس رسُول ہی دونوں باتوں کا جائزہ لے کر بہتر فیصلہ کر سکتا ہے۔ بہر حال ایسے موقع پر اجازت طلب کرنا مناسب نہیں اور اگر رسول بعض لوگوں کو اجازت دے بھی دیتا ہے تو اسے دعا مانگنی چاہیئے کہ اللہ اجازت طلب کرنے والوں کی کمزوری پر پَردہ ڈال دے۔

آیت ۶۴ :-

رسُول کی اطاعت کے حکم کی مزید تشریح کی ہے۔ فرمایا: رسُول کی پکار کو معمولی بات نہ سمجھو۔ جو لوگ اس کے حکم کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں اُن کو ڈرنا چاہیئے کہ کہیں فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔

آیت ۶۵ :-

آخر میں پھر اللہ کی حاکمیّت اور مالکیّت کا ذکر کیا ہے کیونکہ تمام احکام کی اصل سینکشن اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔
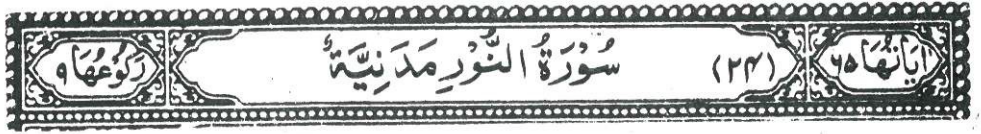
آیاتہا ۶۵ (۲۴) سُورَةُ النُّورِ مَدَنِيَّةٌ رکوعہا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ②

یہ سُورت ہم نے نازل کی ہے اور اس کے احکام پر عمل ہم نے فرض قرار دیا ہے۔ ہم نے اس میں واضح احکام نازل کئے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ◉

فَرَضْنٰهَا: ما فیہا من الاحکام (بیضاوی، رُوح البیان)

اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ③

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد دونوں کو سَو سَو کوڑے

لگاؤ۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کی شریعت کے نفاذ میں ان پر کوئی رحم نہ کرو۔ اور چاہیئے کہ ان کی سزا کو مومنوں کا ایک گروہ مشاہدہ کرے ◉

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اِس آیت میں صرف اس زنا کا ذکر ہے جس میں ملوّث ملزم غیر شادی شدہ ہو۔ وہ بعض احادیث اور خلفاءِ راشدین کے عمل سے سند لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شادی شدہ زانی کے لئے رجم کی سزا ہے۔

اِس بارے میں مندرجہ ذیل امور کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے:۔

۱۔ قرآن نے الزّانی کہا ہے صرف غیر شادی شدہ لوگوں پر اس کے اطلاق کا کوئی قرینہ نہیں۔ یہ دلیل کہ اگر الزّانی کو مطلق لیا جائے تو السّارق کو بھی مطلق ہی لینا چاہیئے اور ہر ایک چور کے خواہ وہ ایک سوئی کی چوری کرے ہاتھ کاٹ ڈالنے چاہئیں بہت بڑی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ ہم نہ الزّانی کو مطلق لیتے ہیں اور نہ السّارق کو۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ السّارق اور الزّانی دونوں کا ال جُرم کے کمال اور اس کی شدّت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔

السّارق کے جُرم کی شدّت کے اظہار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس فعل کا ایک بار سے زیادہ دفعہ مرتکب ہؤا ہو اور الزّانی کے جُرم کی شدّت کے اظہار کے لئے ضروری ہے کہ اس کا زنا ایسا مبرہن ہو کہ چار گواہ شہادت دیں کہ انہوں نے یہ فعل کالمیل فی المکحلۃ و الرشاء فی البئر کی صورت میں دیکھا ہے۔

یہ تو بالکل اُلٹ بات ہوگی کہ السّارق سے تو بڑا چور مراد لیا جائے اور الزّانی سے چھوٹا زانی فتدبّروا۔

دراصل السّارق کی مثال ہمارے موقف کی مؤیّد ہے۔ اگر تو صورتِ حال یہ ہوتی کہ عام چور کے تو صرف ہاتھ کاٹ دیئے جاتے لیکن ایسے چور کو جو کماتا کھاتا ہو یا صاحبِ جائیداد ہو اس سے سخت تر سزا دی جاتی مثلاً سنگسار کر دیا جاتا تو پھر تو یہ کہا جا سکتا تھا کہ جس طرح صاحبِ جائیداد چور کو قرآن میں بیان کردہ سزا سے سخت تر سزا دی جاتی ہے اِسی طرح شادی شدہ زانی کو بھی قرآن میں بیان کردہ سزا سے سخت تر سزا دی جائے گی۔ لیکن جب صورتِ حال اس کے بالکل برعکس ہے اور کسی چور کو قرآن میں بیان کردہ سزا سے سخت تر سزا نہیں دی جا سکتی تو اس مثال سے یہ جواز کیونکر پیدا ہو گیا کہ شادی شدہ

زانی کو قرآن کی بیان کردہ سزا سے زیادہ سخت سزا دی جاسکتی ہے۔

اصل جُرم عاقل بالغ کا زنا کا ارتکاب ہے۔ شادی شدہ ہونا جُرم کی نوعیّت کو ہمیشہ سنگین تر نہیں بنا دیتا بلکہ بعض دفعہ شادی شدہ زیادہ رعایت کا مستحق ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک شادی شدہ شخص کے لئے جس کی بیوی فوت ہوجاتی ہے یا مباشرت کے قابل نہیں رہتی بمقابلہ اس شخص کے جو ابھی لذّتِ جماع سے آشنا نہیں ہوُا اپنے آپ کو کنٹرول کرنا زیادہ مشکل ہے۔

۲۔ بالفرض اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ شادی شدہ کا زنا کا مرتکب ہونا بہرحال سنگین تر جُرم ہے تو کیا یہ بات عجیب معلوم نہیں دیتی کہ قرآن نے کمتر جُرم کی سزا کا ذکر تو کر دیا لیکن سنگین تر جُرم کی سزا کا ذکر نہیں کیا حالانکہ قرآن کا قاعدہ ہے کہ ہمیشہ سنگین تر جُرم کا ذکر کرتا ہے چنانچہ گو مرد پر اتہام لگانا بھی قذف ہے لیکن قرآن نے صرف وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ (۵) کہا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ غیر شادی شدہ کے زنا کا تو قرآن نے ذکر کر دیا لیکن شادی شدہ کے زنا کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

۳۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ ... آیت ۷ تا ۱۰ اسے معلوم ہوتا ہے کہ شادی شدہ لوگ بھی اسی ضمن میں آتے ہیں۔ يَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ سے یقیناً وہی سزا مراد ہے جس کا ذکر آیت ۳ میں کیا گیا ہے۔ اِس سے رجم مراد لینا اصولِ بلاغت کے خلاف اور سراسر دھاندلی ہے۔

۴۔ قرآن کامل شریعت ہے اور اس کے خلاف کسی شخص کا بھی قول یا فعل قابلِ قبول نہیں۔ خلفاءِ راشدین میں سے بعض نے ایک ہی جُرم پر کوڑوں اور رجم کی دونوں سزائیں دی ہیں جو کہ بہرحال قانون اور انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ پس اگر انہوں نے کوئی غلطی کی ہے تو وہ معصوم نہ تھے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت علیؓ نے جب دونوں سزائیں بیک وقت دیں تو کہا کہ میں کوڑے کتاب اللہ کی اِتّباع میں لگوا رہا ہوں اور رجم سُنّت کی اِتّباع میں۔ ظاہر ہے کہ مجرم یا شادی شدہ ہوگا یا غیر شادی شدہ۔ پس حضرت علی کا دونوں سزائیں دینا کم از کم اِس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک کوڑوں کی سزا غیر شادی شدہ کے لئے اور رجم کی سزا شادی شدہ کے لئے مخصوص نہ تھی۔

۵۔ حدیث سے ثابت ہے کہ ایک بوڑھے کو زنا کے ارتکاب پر حضورؐ نے صرف سَو تیلیوں والی ایک جھاڑو سے ایک دفعہ مارنے پر اِکتفا کی۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ) یہ قطعاً ثابت نہیں کہ وہ بوڑھا شادی شدہ نہ تھا بلکہ بڑھاپے کے باوجود اس کا زنا کے قابل ہونا خود اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ پہلے

بھی مباشرت کرتا رہا تھا اور شادی شدہ تھا۔

اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ (المائدہ: ۴۰) کا حکم صرف چور سے خاص نہیں۔ اور اگرچہ عدالت کو یہ اختیار نہیں کہ قرآن کی بیان کردہ سزا سے زیادہ سزا دے اس کے لئے جائز ہے کہ مقدمہ کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے سزا میں تخفیف کا پہلو نکال لے۔ بہر حال یہ صرف اُس وقت ہو گا جب اِس بات کی تسلّی ہو جائے کہ ملزم نے حتّی المقدور اصلاحِ احوال کر لی ہے اور اِس بات کی ضمانت دے دی ہے کہ دوبارہ اس سے ایسا فعل سرزد نہیں ہو گا ورنہ لا تاخذ بھما رافۃ کے مطابق اس کو پُوری سزا دی جائے گی۔

۶۔ سوال یہ ہے کہ اگر قرآن اور حدیث کی آپس میں مطابقت پیدا نہ ہو سکے تو کس کو قاضی بنایا جائے۔ ظاہر ہے کہ قرآن کا ایک ایک لفظ الہامی ہے اور مطابق آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (۱۵:۱۰) خدا تعالیٰ خود اس کی حفاظت کا ذمّہ دار ہے۔ لیکن نہ ہی حدیث کا ہر ایک لفظ الہامی ہے نہ اس کی حفاظت اس پایہ کی ہے۔ پس اختلاف کی صورت میں بہر حال قرآن حدیث پر قاضی ہو گا نہ کہ حدیث قرآن پر۔

حدیث کی صورت زیادہ سے زیادہ CASE LAW کی ہے اور CASE LAW کی حیثیت اصل قانون کی تشریح کی ہے۔ یہ اس پر قاضی نہیں ہو سکتا۔

۷۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (البقرہ: ۱۸۶) حضورؐ نے فرمایا ہے يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا (بخاری) پس اگر حدیث اور قرآن کا ایک ہی مرتبہ تجویز کیا جائے تو بھی قرآن ہی کی بیان کردہ سزا دی جائے گی کیونکہ یہ رجم کی سزا سے کم ہے۔

۸۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضورؐ نے ایک یہودی جوڑے کو رجم کی سزا دی لیکن اس وقت حضورؐ نے پہلے اہلِ یہود سے پوچھا تھا ما تجدون فی کتابکم اور پھر تورات کے مطابق یہ سزا دی۔

۹۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت اندھیرے میں نماز کے لئے نکلی اور راستہ میں ایک شخص نے اس سے زنا بالجبر کیا حضورؐ نے اُس آدمی کو رجم کروا دیا اور عورت کو چھوڑ دیا۔

ظاہر ہے کہ یہ سزا زنا بالجبر کی تھی اور اس کے لئے حضورؐ کے سامنے کوئی چار ایسے گواہ بھی پیش نہیں ہوئے جنھوں نے یہ کہا ہو کہ اُنھوں نے فریقین کو کالمیل فی المکحلۃ و الرشاء فی البئر

کی حالت میں دیکھا ہے۔

زنا بالجبر کی یہ سزا قرآن کی آیت اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ (المآئدۃ: ۳۴) سے ثابت ہے۔

۱۰۔ معاذ بن مالک اسلمی والی اور دوسری احادیث جن میں رجم کی سزا دینے کا ذکر ہے کے متعلق یہ کہنا کافی ہے کہ جب تک قرآن کا واضح حکم نہیں آجاتا تھا حضورؐ توریت کی پیروی کرتے تھے۔ اِس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ اِس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی حضورؐ نے خالی زنا کی سزا رجم دی ہو۔

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ③

زانی مرد صرف زانی یا مشرک عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ اسی طرح زانی عورت صرف زانی یا مشرک مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ ایسے نکاح مومنوں پر حرام ہیں ◉

یہاں اَلزَّانِيْ اور اَلزَّانِيَةُ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں عدالت زانی قرار دے۔ آیت ۵ کے مطابق کسی ایسے شخص کو جسے عدالت نے مجرم قرار نہیں دیا زانی کہنا قذف ہے۔

جیسا کہ آیت کے آخری حصہ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سے ظاہر ہے اِس آیت میں خبر نہی کے معنوں میں استعمال ہوئی ہے۔

حُرِّمَ ذٰلِكَ: نکاح الزوانی (جلالین، روح البیان)

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ

شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٥ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٦

جو لوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں اور پھر اپنی تائید میں چار گواہ پیش نہیں کرتے انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ یہ لوگ قانون کو توڑنے والے ہیں۔ البتہ جو لوگ الزام لگانے کے بعد توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں تو وہ دیکھیں گے کہ اللہ غفور و رحیم ہے ◉

مردوں پر اتہام لگانا بھی اسی حکم میں آتا ہے۔ عورتوں کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ یہ شنیع تر جرم ہے (بیضاوی) بَعْدِ ذٰلِكَ سے ظاہر ہے توبہ کرنے سے حد زائل نہیں ہو گی۔ اس پر فقہاء کا اجماع ہے۔ البتہ اِس بارے میں اختلاف ہے کہ توبہ کرنے کے بعد قاذف کی شہادت قبول کی جائے گی یا نہ۔ مَیں سمجھتا ہوں قرآن مجید نے دو شرائط رکھی ہیں یعنی توبہ کرنا اور اصلاح کرنا۔ پس اگر عدالت یہ فیصلہ کرے کہ اس نے توبہ کرنے کے بعد اپنی اِصلاح کر لی ہے اور مقذوف کو جو نقصان پہنچایا تھا اس کی تلافی کر دی ہے اور اب اسے معاشرہ میں پوری طرح ضم کیا جا سکتا ہے تو اس کی شہادت قبول ہو سکتی ہے۔

اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت ۳ میں جو سزا بیان کی گئی ہے وہ خالی زنا کی سزا نہیں بلکہ فاحشہ کی سزا ہے یعنی ایسے علی الاعلان زنا کی کہ چار گواہ فریقین کو کالمیل فی المکحلۃ والرشاء فی البئر کی حالت میں دیکھیں۔

قومیں خلوت کی بدکاریوں سے نہیں بلکہ جلوت کی بدکاریوں سے تباہ ہوتی ہیں کیونکہ اس طرح لوگوں کے دل سے گناہ کی ہیبت اُٹھ جاتی ہے اور وہ اسے معمولی بات سمجھنے لگتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِسی سورت میں

فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۲۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تشیع الفاحشۃ یعنی بُرائی کی اشاعت نہ کرو۔ نیز فرمایا اذا قال الرجل ھلك النّاس فھو اَھلکھم (مسلم کتاب البرّ و ابو داؤد کتاب الادب) یعنی جس نے کہا میری قوم ہلاک ہو گئی وہی اس کی ہلاکت کا سبب بنا۔ قرآن نے قومِ لُوط پر عذاب بھیجنے کی وجہ ان کا مجلسوں میں بُرے کام کرنا بتایا ہے۔ چنانچہ فرمایا تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ (۲۹ : ۳۰)

وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّھُمْ شُھَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُھُمْ فَشَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ اَرْبَعُ شَھٰدٰتٍۭ بِاللّٰہِ ۙ اِنَّہٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۷﴾
وَ الْخَامِسَۃُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ﴿۸﴾

جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس اپنے سوا کوئی دوسرا گواہ نہ ہو تو ان کے لئے گواہی کا یہ طریق ہے کہ مرد الزام لگانے کے بعد اللہ کی قسم کھا کر چار دفعہ کہے کہ مَیں سچّا ہوں اور پانچویں دفعہ کہے کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر مَیں جھُوٹا ہوں ⦿

فَشَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ ۔۔۔ الخ : کل واحد منھم (روح البیان) فالرجل یشھد اربع شھادات باللہ بان یقول : اشھد باللہ انی لمن الصادقین فیما رمیتھا بہ من الزنا (رازی)

اِس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آیت ۳ میں صرف غیر شادی شدہ لوگوں کا ذکر نہیں۔

وَ یَدْرَؤُا عَنْھَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْھَدَ اَرْبَعَ شَھٰدٰتٍۭ

بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۙ﴿۹﴾

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰﴾

اور اگر عورت اللہ کی قسم کھا کر چار دفعہ کہے کہ اس کا خاوند جھوٹ بولتا ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ سچا ہے تو وہ سزا سے بچ جائے گی ◉

یَدْرَؤُا کا فاعل اَنْ تَشْهَدَ ہے (املاء)

ملاعنت کے بعد فریقین کا نکاح قائم نہیں رہتا اور نہ ہی وہ دونوں دوبارہ آپس میں نکاح کر سکتے ہیں۔ خاوند حق مہر واپس نہیں مانگ سکتا۔ اور اگر خاوند اُس بچہ سے جو عورت کے پیٹ میں ہے انکار کرے تو بچّہ اس کا شمار نہیں ہوگا اور عورت کی طرف منسوب ہوگا اور صرف اسی کے ترکہ کا وارث ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص بچہ کو متہم کرےگا تو سزا کا مستوجب ہوگا۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱۱

مومنو! اگر تم پر اللہ کا فضل اور کرم نہ ہوتا اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑی حکمتوں کا مالک ہے تو تمہارے لئے سخت قوانین نافذ کئے جاتے ◉

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ: جواب لولا محذوف (روح البیان)

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ

شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾

بہتان تراشنے والے تمہیں میں سے ایک جماعت ہیں۔ تم یہ نہ سمجھو کہ یہ واقعہ تمہارے لئے بُرا ہے۔ بُرا کہاں! یہ تو تمہارے لئے اچھا ہے۔ رہے الزام تراشنے والے سو ان میں سے ہر ایک اپنے گناہ کی سزا پائے گا۔ اور ان میں سے جس شخص نے گناہ کا زیادہ بار اُٹھایا ہے اس کے لئے سزا بھی بڑی ہے ◉

اِس آیت میں حضرت عائشہؓ پہ اتہام لگانے کے واقعہ کا ذکر ہے۔

اِس واقعہ میں منجملہ دوسرے فوائد کے مندرجہ ذیل خیر کے پہلو ہیں:۔

۱۔ قانون اور اخلاقیات کے بعض اہم نکات واضح ہوگئے۔

۲۔ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی بریّت فرمائی جس سے آپ کی شان نمایاں ہوگئی۔

۳۔ مومنوں نے باوجود اپنی کثرت کے چند لوگوں کے مقابلہ میں جس صبر و ہمّت کا نمونہ دکھایا اس سے ثابت ہوگیا کہ وہ بے حد شریف الطبع اور قانون کا اِحترام کرنے والے لوگ ہیں اور اِس لائق ہیں کہ انہیں دُنیا کی پاسبانی سونپی جائے۔

۴۔ بدظنّی کی قباحتیں واضح ہوگئیں۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾

مومن مردو اور عورتو! جب تم نے یہ بات سُنی تو کیوں نہ تمہارا ایمان مقتضی ہؤا کہ تم اپنے لوگوں کے متعلق نیک ظنّی سے کام لیتے اور کہتے:

یہ صریح بہتان ہے ◉

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا: عدل فيه من الخطاب الى الغيبة مبالغة فى التوبيخ واشعاراً بان الايمان يقتضى ظنّ الخير بالمؤمنين (بيضاوى)

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

آخر کیا وجہ ہے کہ بہتان تراشنے والوں نے اپنے الزام کے ثبوت بیں چار گواہ پیش نہیں کئے۔ جب وہ گواہ پیش نہیں کر پائے تو جان لو کہ اللہ کے قانون کے مطابق وہ سراسر جھوٹے ہیں ◉

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ۚۖ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖۗ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

اگر اللہ کا فضل اور رحمت دُنیا اور آخرت میں تمہارے شاملِ حال نہ ہوتے تو جس بات میں تم پڑ گئے تھے کہ جھوٹ اور بہتان کو

ہوا دے رہے تھے اور اپنے مُنہ سے وہ بات نکال رہے تھے جس کی حقیقت کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اس کے نتیجہ میں تم بہت بڑے عذاب میں گرفتار ہو جاتے۔ تم اس بات کو معمولی سمجھ رہے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات تھی ◉

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾

جب تم نے اِس بات کو سُنا تو کیوں نہ کہا: ہمیں یہ بات کہنی زیبا نہیں۔ معاذاللہ! یہ تو ایک بہت بڑا جھوٹ ہے ◉

سُبْحٰنَكَ: للتعجب من عظم الامر (کشاف) ہمارے ہاں ایسے موقعوں پر توبہ توبہ!! یا معاذاللہ کا لفظ بولتے ہیں۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسی بات نہ کرنا۔ اگر تم مومن ہو تو یاد رکھو! مومن ایسی باتیں نہیں کرتے ◉

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ: فان الایمان یمنع عنه (بیضاوی، رُوح البیان) جواب شرط محذوف ہے۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۹﴾

اللہ اپنے احکام تمہیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اللہ کا ہر حکم علم و حکمت سے پُر ہے ◉

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۰﴾

ان لوگوں کے لئے جو مومنوں میں فحش باتوں کی اشاعت کو پسند کرتے ہیں دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اللہ اُن کے دِلوں کے بھید جانتا ہے لیکن تم نہیں جانتے ◉

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ : ما فی الضمائر من حب الاشاعة (رُوح البیان، کشاف، بیضاوی)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱﴾ ع ۸/۱۰

مومنو! اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحم نہ ہوتا اور اگر اللہ تمہارے حق میں بہت مہربان، بہت رحم کرنے والا نہ ہوتا تو تم ایک بہت بڑی آفت میں گرفتار ہو جاتے ◉

وَلَوْلَا : جواب لولا محذوف (رُوح البیان، بیضاوی)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ

اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

مومنو! شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو۔ جو شیطان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطان فحش اور ناکردنی باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور کرم نہ ہوتا تو تم میں سے کبھی کوئی پاک نہ ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے۔ اللہ دعاؤں کا سُننے والا، نیّتوں کا جاننے والا ہے ⦿

لٰکِن: اِس کے ایک معنے اِنَّ بھی ہیں (اقرب)

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۳﴾

تم میں سے صاحبِ شرف و وسعت لوگوں کو یہ قسم نہیں کھانی چاہیئے کہ وہ اپنے قریبیوں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی کوئی مدد نہیں کریں گے۔ انہیں چاہیئے کہ عفو اور چشم پوشی سے کام لیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے گناہ ڈھانپ دے؟ یاد رکھو! اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنیوالا

ہے ◉

إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۴﴾

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۶﴾

جو لوگ پاک دامن معصوم مومن عورتوں پر اتہام لگاتے ہیں ان پر دُنیا اور آخرت دونوں جہاں کی لعنت ہے۔ جس دن ان کی زبانیں، انکے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کے متعلق ان کے خلاف گواہی دیں گے اس دن ان کو ایک بہت بڑا عذاب ملے گا۔ اُس دن اللہ انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا اور صحیح صحیح بدلہ دے گا، اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جو واجب الوجود، مظہرِ کائنات ہے ◉

الْغٰفِلٰتِ : عن الفواحش (جلالین)

لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ : حیث یلعنھم اللاعنون من المؤمنین والملائکۃ ابدًا (روح البیان)

اَلْحَقُّ الْمُبِيْنُ: معنى كونه حقًّا انه الموجود لذاته ومعنى كونه مبينا انه المعطى وجود غيره (رازی)

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع ۳ / ۶ / ۹

بُری باتیں بُرے لوگوں کے لئے ہیں اور بُرے لوگ بُری باتوں کے لئے ہیں۔ اور اچھی باتیں اچھے لوگوں کے لئے ہیں اور اچھے لوگ اچھی باتوں کے لئے ہیں۔ اچھے لوگ ان اتہامات سے پاک ہیں جو بُرے لوگ ان پر لگاتے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور عمدہ رزق ہے ◉

اَلْخَبِيْثٰتُ: من الكلمات (جلالین)

یہ آیت جوامع الکلم میں سے ہے۔ اس کے معنی ہیں:۔

۱ ۔ جو لوگ دوسروں کے متعلق بُری باتیں کرتے ہیں وہ بُرے لوگ ہوتے ہیں اور جو لوگ دوسروں کے متعلق اچھی باتیں کرتے ہیں وہ اچھے لوگ ہوتے ہیں۔

۲ ۔ اچھے لوگوں کے متعلق بُری باتیں کرنا بُرے لوگوں کا کام ہے اور بُرے لوگوں کے متعلق اچھی باتیں کرنا اچھے لوگوں کا کام ہے۔ شیخ سعدیؒ کہتے ہیں ؎

شنیدم کہ مردانِ راہِ صفا ❖ دلِ دشمناں ہم نکردند تنگ

۳ ۔ اچھے لوگ ہمیشہ اچھی باتیں کرتے ہیں، عیب جوئی میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔ اور بُرے لوگ ہمیشہ بُری باتیں کرتے ہیں، انہیں اچھی بات کرنے کی کم ہی توفیق ملتی ہے۔

۴ ۔ جب تم کوئی بُری بات دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ کسی بُرے آدمی نے کی ہے اور جب کوئی اچھی بات دیکھو تو

سمجھ لو کہ کسی اچھے آدمی نے کی ہے ؏

گندم از گندم بروید جو زجو

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۸﴾

مومنو! اپنے گھروں کے سوا کسی دوسرے گھر میں اہلِ خانہ کی رضا حاصل کئے بغیر اور ان کو تسلیمات کہے بغیر داخل نہ ہو۔ یہ بات تمہارے لئے اچھی ہے۔ اُس نے یہ احکام تم پر اِس لئے نازل کئے ہیں تاکہ تم ان کو ذہن میں رکھو ◉

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ : متعلق بمحذوف (بیضاوی، رُوح البیان)

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾

اور اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو جب تک تمہیں اجازت نہ ملے اس میں داخل نہ ہو۔ اور اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس لوٹ جاؤ تو واپس چلے جاؤ۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے اعمال اور ان کے محرکات سے بخوبی واقف ہے ◉

آ زکیٰ: خیر (جلالین)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٣٠﴾

لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم کسی ایسے مکان میں داخل ہو جس میں کوئی رہتا نہ ہو اور اس میں تمہارے فائدہ کا کوئی سامان ہو۔ یاد رکھو! اللہ ان باتوں کو بھی جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور ان باتوں کو بھی جانتا ہے جن کو تم چھپاتے ہو ◉

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣١﴾

اے رسول! مومنوں سے کہہ کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ ان کے لئے یہی بہتر ہے۔ اللہ ان کے اعمال اور ان کے محرکات سے بخوبی واقف ہے ◉

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ

أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ
بَنِىٓ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِى الْإِرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ
النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ
مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوٓا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٢﴾

اور مومن عورتوں سے کہہ کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال کر رکھیں، اپنی زینت سوائے اپنے شوہروں کے، اپنے باپ دادوں کے، اپنے شوہروں کے باپوں کے، اپنے بیٹوں کے، اپنے شوہروں کے بیٹوں کے، اپنے بھائیوں کے، اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے، اپنی بہنوں کے بیٹوں کے، اپنی عورتوں کے، اپنے غلام اور لونڈیوں کے، ایسے نوکروں کے جن کے شہوانی احساسات ابھی بیدار نہیں ہوئے اور ایسے بچوں کے جو عورتوں کے راز سے واقف نہیں کسی اَور پر ظاہر نہ کریں، اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں مبادا کہ وہ زینت جسے وہ چھپا رہی ہیں جھنکار سے ظاہر ہو جائے۔

مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ اپنے مقصد کو پالو ◉

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا: ابنِ کثیر میں اِس آیت کے نیچے حضرت ابنِ عباس کا قول درج ہے کہ اس سے مراد وجهها وکفیها والخاتم ہیں یعنی منہ دونوں ہاتھ اور انگوٹھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اسماء آپؐ کے پاس آئی اس نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے اس پر حضورؐ نے فرمایا یا اسماء ان المراءة اذا بلغت المحیض لم یصلح ان یرٰی منها الا هٰذا، واشار الی وجهه وکفیه یعنی اے اسماء عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے لئے جائز نہیں (حضورؐ نے اشارہ سے بتایا) کہ سوائے اس کے مُنہ اور دونوں ہاتھوں کے اس کے جسم کا کوئی دوسرا حصّہ نظر آئے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۳﴾

تم میں سے جو مرد اور عورت اکیلے ہیں، ان کا نکاح کرو۔ اسی طرح اپنے نکاح کے قابل غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کرو۔ اگر وہ مفلس ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔ اللہ وسیع قدرتوں کا مالک، ہر بات کو جاننے والا ہے ◉

اَیَامٰی: واحد: اَیِّم۔ عورت جس کا خاوند نہ ہو عام اس سے کہ وہ بیوہ ہو یا مطلقہ یا غیر شادی شدہ یا مرد جس کی بیوی نہ ہو۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ

اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۗ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾

جو لوگ نکاح کی مقدرت نہیں رکھتے ضبط سے کام لیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔

اگر تم ان میں بھلائی کے آثار دیکھو تو اپنے ان غلام اور لونڈیوں سے جو مکاتبت کرنا چاہیں مکاتبت کرو اور انہیں اللہ کے اس مال میں سے جو اس نے تمہیں دیا ہے کچھ مال بھی دو۔

اور اگر وہ نکاح کر کے اپنی عفت کو محفوظ کرنا چاہتی ہیں تو محض اس زندگی کے عارضی فائدہ کے لئے اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ اور اگر کوئی انہیں جبراً نکاح سے روکتا ہے تو وہ مجبور ہو جانے کے بعد اللہ کو بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا پائیں گی

مکاتبت اس معاہدہ کو کہتے ہیں جو آقا اور غلام کے درمیان لکھا جاتا ہے کہ غلام اس قدر مال کما کر آقا کو دے گا اور آزاد ہو جائے گا۔ اس معاہدہ کے مطابق غلام کو کوئی پیشہ اختیار کرنے کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔

اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا: امر پر شرط کا داخل ہونا اس کے جواز کو محدود نہیں کرتا۔ اس کے صرف اِسی قدر

معنی ہوتے ہیں کہ یہ بات مستحب ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس شرط سے ناجائز فائدہ اُٹھاتا ہے اور مکاتبت سے گریز کرتا ہے تو غلام قاضی کے پاس درخواست کر کے فیصلہ کروا سکتا ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع ۴ / ۸ / ۱۰

ہم نے تم پر واضح احکام نازل کئے ہیں، اور ان لوگوں کے حالات بیان کئے ہیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، اور وہ چیز نازل کی ہے جو متقیوں کے لئے نصیحت ہے ◉

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ ﴿۳۶﴾

اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے۔ رسول کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں چراغ رکھا ہوا ہے۔ چراغ فانوس میں ہے اور

فانوس ایک چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہے، وہ چراغ ایک مبارک درخت یعنی زیتون کے درخت کے تیل سے روشنی حاصل کر رہا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی، قریب ہے کہ اس کا تیل آگ دیکھے بغیر بھڑک اٹھے، وہ خود بھی نور ہے۔ اور جس کی گود میں ہے وہ بھی نور ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اللہ لوگوں سے مثالوں میں بات کرتا ہے۔ اللہ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے ◉

مَثَلُ نُوْرِہٖ: اِس کی دوسری قراءت مثل نور المؤمن ہے (بیضاوی)
مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ: من زیت شجرۃ مبارکۃ (جلالین، رازی، روح البیان)

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ ۙ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۷﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۸﴾

یہ نور اُن گھروں میں چمکتا ہے جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور ان میں اس کا نام بلند کیا جائے۔ ان گھروں میں وہ لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں جنہیں نہ ہی کوئی تجارت اور نہ ہی کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل کرتی ہے، اور جو

اس دن سے ڈرتے ہیں جس کے دوران دل ڈول جائیں گے اور آنکھیں پتھرا جائیں گی ⊙

اَنْ تُرْفَعَ : تعظم (جلالین، بیضاوی، روح البیان)

یَخَافُوْنَ : صفت ثانیہ للرجال (روح البیان)

تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ : ان القلوب تزول عن اماکنها فتبلغ الحناجر والابصار تصیر زرقا (رازی)

لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

ان لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے گا۔ یاد رکھو! اللہ جسے چاہتا ہے بےحساب رزق دیتا ہے ⊙

لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ : یجوزان تتعلق اللام بیسبح و بلا تلهیهم و بیخافون و یجوزان تکون لام الصیرورة (املاء)

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا : احسن جزاء ما عملوا (بیضاوی)

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۰﴾ ۙ

اس کے برعکس کافروں کے اعمال بیاباں کے سراب کی طرح ہیں۔ پیاسا سمجھتا ہے کہ یہ پانی ہے لیکن جب وہاں پہنچتا ہے تو کچھ بھی

نہیں پاتا۔ وہ پانی کی بجائے اللہ کی قضا کو اپنے سامنے موجود پاتا ہے اور اللہ اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ یاد رکھو! اللہ حساب چکانے میں بہت تیز ہے ◉

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا : حالهم على ضد ذالك (بیضاوی)

وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ : عقابه (بیضاوی، رازی)

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۱﴾ ع ۵

یا پھر ان کے اعمال ان تاریکیوں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر کی آغوش میں ہیں۔ سمندر کو لہروں نے ڈھانپ رکھا ہے، اور لہروں پر لہریں چڑھ رہی ہیں، اور ان کے اُوپر بادل جُھکے ہوئے ہیں۔ تاریکیوں پر تاریکیاں چھا رہی ہیں۔ جب آدمی اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو اسے دیکھ نہیں سکتا۔ جسے اللہ نے روشنی نہیں دی اس کے لئے کہیں روشنی نہیں ◉

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۲﴾

اے شخص ! کیا تُونہیں دیکھتا کہ اللہ وہ ذات ہے کہ آسمان اور زمین کے تمام باسی اور وہ پرندے جو پَر پھیلائے ہَوا میں معلّق ہیں اس کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی دعا اور اپنی تسبیح کو جانتا ہے۔ اللہ لوگوں کے تمام اعمال سے واقف ہے ◉

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ : علم کا فاعل کُل بھی ہوسکتا ہے اور اللہ بھی (کشاف، رازی) صاحبِ املاء کے نزدیک کل اولیٰ ہے۔ وہ کہتے ہیں اگر اللہ فاعل ہوتا تو کُل پر نصب ہونا اولیٰ تھا۔

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾

آسمان اور زمین پر اللہ ہی کی حکومت ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف ہر چیز کو لوٹ کر جانا ہے ◉

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۭ﴿۴۳﴾

اے شخص کیا تُو نہیں دیکھتا کہ اللہ بادلوں کو آہستہ آہستہ ہانکتا ہے، پھر ان کو اکٹھا کرتا ہے، پھر انہیں ایک دوسرے کے اُوپر تہ بہ تہ جوڑتا ہے تا آنکہ تُو دیکھتا ہے کہ ان کے درمیان سے

بارش ٹپکنے لگتی ہے ۔ اور وہ بادلوں سے اولوں کے پہاڑ برساتا ہے اور جس پر چاہتا ہے ان کو گرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان سے بچا لیتا ہے ۔ قریب ہے کہ بجلی کی روشنی جو بادلوں سے پیدا ہوتی ہے آنکھوں کو اُچک لے ۞

یَجْعَلُہٗ رُکَامًا : متراکمًا بعضہٗ فوق بعض (بیضاوی ، جلالین ، رُوح البیان)

مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا : فی السّماء (جلالین)

وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا مِنْ بَرَدٍ : جائز ہے کہ مِنْ جِبَالٍ میں مِنْ زائدہ ہو (جلالین ، املاء) اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے وہ بادلوں سے اولوں کے پہاڑ برساتا ہے یہ بھی جائز ہے کہ مِنْ جِبَالٍ کی تقدیر شیئًا مِنْ جِبَالٍ ہو ۔ گویا موصوف حذف کر دیا گیا اور صفت پر اکتفا کیا گیا (املاء) اِس اعتبار سے آیت کی تقدیر ہو گی وینزل من جبال السماء جبالًا فیہا برد (املاء) گویا بادلوں کو بھی جبال سے تشبیہ دی ہے اور اولوں کو بھی ۔ علامہ شوکانی کہتے ہیں ینزل من السّماء بردًا یکون کالجبال ۔

سَنَا بَرْقِہٖ : برق السحاب (رُوح البیان)

یُقَلِّبُ اللّٰہُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

اللہ رات اور دن کا اُلٹ پھیر کرتا رہتا ہے ۔ اِس میں آنکھوں والوں کے لئے سبق ہے ۞

وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ ۚ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ ۚ وَمِنْھُمْ مَّنْ

يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۶

اللہ نے ہر ایک حیوان کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں، اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں، اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴۷

ہم نے وہ آیات نازل کی ہیں جو حق و باطل میں تمیز کرتی ہیں۔
اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے ◉

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۸

منافق کہتے ہیں: ہم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی اطاعت کی۔ لیکن یہ بات کہہ چکنے کے بعد ان میں سے ایک گروہ اطاعت سے پھر جاتا ہے۔ ان میں مومنوں والی بات ہی نہیں ◉

وَیَقُوْلُوْنَ : المنافقون (جلالین، بیضاوی، رُوح البیان)

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۹﴾

جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بُلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے جھگڑے کا فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک گروہ صورتِ اِعراض بن جاتا ہے ◉

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۵۰﴾

اگر ان کا حق بنتا ہو تو وہ رسُول کی طرف ہمہ تن اطاعت بن کر آتے ہیں ◉

اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۶ ‏١٠/١٢

کیا ان کے دل میں منافقت کا روگ ہے؟ یا کیا ان کو اس کی نبوّت میں شک ہے؟ یا کیا انہیں ڈر ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے؟ اللہ اور اس کا رسول تو کیا ظلم کریں گے۔ ظلم تو یہ خود کر رہے ہیں ◉

اَمِ ارْتَابُوْٓا : فی نبوته (جلالین، رُوح البیان)

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۲﴾

جب مومنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بُلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے جھگڑے کا فیصلہ کرے تو مومن صرف اتنی بات کہتے ہیں: ہم نے سُنا اور ہم نے اطاعت کی۔یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہو گئے ◉

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۳﴾

جو لوگ اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے بچتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے مقصد کو پا گئے ◉

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

منافق اللہ کو گواہ ٹھہرا کر کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر تُو انہیں حکم دے تو وہ ضرور جنگ کے لئے باہر نکل آئیں گے۔ اے رسول! تُو ان سے کہہ: قسمیں مت کھاؤ۔تم سے مطالبہ

قسموں کا نہیں، ایسی اطاعت کا ہے جسے عرفِ عام میں اطاعت کہتے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے تمام اعمال اور ان کے محرکات سے بخوبی واقف ہے ◉

طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ: ای المطلوب منکم طاعة معروفة لا الیمین (بیضاوی، روح البیان)

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۵﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

اے وہ لوگو جن سے اطاعت کا مطالبہ کیا گیا ہے! اگر تم اطاعت سے پھر گئے تو یاد رکھو کہ رسول صرف اِس بات کا ذمّہ دار ہے جس کا ذمّہ دار وہ قرار دیا گیا ہے، اور تم اِس بات کے ذمّہ دار ہو جس کے ذمّہ دار تم قرار دئے گئے ہو۔ اگر تم اس کی اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤ گے اور اگر نہیں کروگے تو یاد رکھو کہ رسول کی ذمّہ داری صرف پیغام کو صاف صاف پہنچانا ہے ◉

فَاِنْ تَوَلَّوْا: یہ اصل میں تتولوا ہے اور خطاب کا صیغہ ہے (جلالین، روح البیان)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ

قَبْلِهِمْ ۠ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾

اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل بجا لائیں گے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ ان کو زمین میں اسی طرح حکومت عطا کرے گا جس طرح ان سے پہلوں کو عطا کی تھی، اور اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے ان کی بہبودی کے لئے قائم کرے گا، اور ان کے خوف کی حالت کو امن کی حالت سے بدل دے گا۔ دیکھو! مَیں یہ اِس لئے کروں گا کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں گے اور کسی اَور کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ لیکن جو لوگ میرا وعدہ پورا ہونے کے بعد کفر کی راہ اختیار کریں گے وہ بدعہدی میں اپنی مثال آپ ہوں گے ◉

یہ آیت آیۂ اِستخلاف کے نام سے مشہور ہے۔

فٰسِقُوْنَ : الفسق الرطب عن قشرہ : کھجور اپنے خوشے سے باہر نکل آئی۔ فَسَقَ عن طریق الحق والصّواب : اس نے سیدھے راستہ سے عدول کیا۔ بقرہ : ۲۷، ۲۸ میں فرمایا اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ : یعنی ایسے بدعہد ہوں گے کہ ان کے مقابلہ میں کسی اَور کو بدعہد نہیں

کہا جاسکے گا۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

پس تم ایمان لاؤ اور نیک عمل بجا لاؤ، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ◉

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ : اس کے عطف کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

۱۔ عطف علی مقدر یستند علیه المقام۔ ای فاٰمنوا واعملوا صالحًا واقیموا الخ (روح البیان، شوکانی) یہ صورت متن میں اختیار کی گئی ہے۔

۲۔ معطوف علی اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (۵۵) (کشاف، بیضاوی) اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: اور اے رسول اِتُو ان سے کہہ: اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ علامہ شوکانی پہلے معنوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۸﴾ ع ۱۳

اے رسول! تُو یہ نہ سمجھ کہ یہ کافر ہم سے بھاگ کر زمین میں کہیں اور نکل جائیں گے۔ وہ پکڑے جائیں گے اور ان کا ٹھکانا جہنّم ہو گا۔ اور کیا ہی بُرا ہے یہ ٹھکانا! ◉

لَا تَحْسَبَنَّ : اس کا فاعل رسول ہے (کشاف)

مُعْجِزِيْنَ : عن اِدراکهم واِهلاکهم (بیضاوی، رُوح البیان)

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ : عطف علی جملة النهی بتاویلها بجملة خبریة۔ای لا تحسبنّ

الّذین کفروا معجزین فی الارض فانّھم یُدرکون وما واھم النّار (رُوح البیان، کشاف، بیضاوی)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۛؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

مومنو! چاہیئے کہ تمہارے ملازم اور تمہارے وہ بچّے جو ابھی تک سنِ بلوغ کو نہیں پہنچے تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں: صُبح کی نماز سے پہلے، جب تم دوپہر کی سخت گرمی میں اپنے کپڑے اُتار کر آرام کرتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے لئے پردے کے وقت ہیں۔ اِن اوقات کے علاوہ اگر وہ بغیر اجازت کے تمہارے پاس آئیں تو نہ تم پر کوئی الزام ہے نہ ان پر۔ انہیں تمہارے پاس اکثر آنا جانا ہوتا ہے، اور تمہیں ایک دوسرے کے پاس آنا جانا ہوتا ہے۔ جس طرح اللہ نے یہ

احکام کھول کھول کر بیان کئے ہیں اسی طرح وہ اپنے تمام احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے، اس کی ہر بات حکمت سے پُر ہے ۝

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ: خبر مبتداء مقدر بعدہ مضاف وقام المضاف الیہ مقامہ ای ھی اوقات (جلالین)

كَذٰلِكَ: مثل ذالك التبیین (بیضاوی، روح البیان)

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶۰

جب تمہارے بچے سنِ بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اسی طرح اجازت لے کر تمہارے گھروں میں آئیں جس طرح ان کے بڑے اجازت لے کر آتے ہیں۔ جس طرح اللہ نے یہ احکام کھول کھول کر بیان کئے ہیں اسی طرح وہ اپنے تمام احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے، اس کی ہر بات حکمت سے پُر ہے ۝

فَلْيَسْتَاْذِنُوْا: اذا دخلوا علیکم (شوکانی، روح البیان)

كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ: کما استاذن الذین بلغوا الحلم من قبلھم۔ یعنی جس طرح وہ لوگ جوان سے پہلے سنِ بلوغت کو پہنچے (یعنی ان کے بڑے) اجازت لے کر آتے ہیں۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا

فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾

جو عورتیں بچہ جننے کی عمر سے گزر جائیں اور نکاح کی آرزو سے آزاد ہوں وہ اگر اپنی اوڑھنیاں اُتار کر رکھ دیں تو ان کے لئے یہ کوئی الزام کی بات نہیں بشرطیکہ ان کا مقصد زینت کا اظہار نہ ہو۔ اور اگر وہ اس بات سے بچی رہیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہو گا۔ یاد رکھو! اللہ تمام وہ باتیں جو تم کرتے ہو سُنتا ہے، تمام وہ خیالات جو تمہارے دل میں ہیں جانتا ہے ◉

اَلْقَوَاعِدُ : اللاتی قعدن عن الحیض والحمل (بیضاوی) القاعد التی قعدت عن الولد وعن الحیض وعن المزوج (رُوح البیان)

ثِيَابَهُنَّ : ای الثیاب الظاھرۃ کالجلباب (بیضاوی)

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ

اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ ع ۸ ۱۴

نہ اندھوں کے لئے یہ کوئی الزام کی بات ہے اور نہ لنگڑوں کے لئے یہ کوئی الزام کی بات ہے اور نہ مریض کے لئے یہ کوئی الزام کی بات ہے اور نہ ہی تم لوگوں کے لئے یہ کوئی الزام کی بات ہے کہ تم ایسے گھروں سے کھاؤ جو تمہارے اپنے گھروں کے حکم میں ہیں، یا اپنے باپ دادوں کے گھروں سے کھاؤ، یا اپنی ماؤں کے گھروں سے کھاؤ، یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے کھاؤ، یا اپنی بیٹیوں کے گھروں سے کھاؤ، یا اپنے چچوں کے گھروں سے کھاؤ، یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے کھاؤ، یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے کھاؤ، یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے کھاؤ، یا ایسے گھروں سے کھاؤ جن کے نظم و نسق کے تم ذمّہ دار ہو، یا اپنے دوستوں کے گھروں سے کھاؤ۔ تم پر کوئی الزام نہیں کہ تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ۔ البتہ یہ اہتمام ضرور کرو کہ جب تم ان میں سے کسی گھر میں داخل ہو تو اہلِ خانہ کو سلام کہو یعنی خوش آئند زندگی کی وہ دعا دو جو اللہ نے تمہیں سکھائی ہے، جو مبارک اور پاک دعا

ہے۔ جس طرح اللہ نے یہ احکام کھول کھول کر بیان کئے ہیں اسی
طرح وہ اپنے تمام احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے "تاکہ
تم بات کو سمجھ جاؤ ⦿

اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ : ولیس المعنی ان یاکلوا من البیوت التی تسکنون فیھا بانفسکم وفیھا طعامکم وسائرا موالکم لان النّاس لایتحرجون من اکل طعامھم فی بیوت انفسھم فینبغی ان یکون المعنی من بیوت الّذین کانوا فی حکم انفسکم لشدۃ الاتصال بینھم و بینکم کالازواج والاولاد (روح البیان) یعنی اس سے مراد ایسے گھر ہیں جو بمنزلہ اپنے گھروں کے ہیں۔

اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا : اکٹھے کھانے کو اوّلیت دی ہے۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا : ای من البیوت المذکورۃ بقرینۃ المقام ای للاکل وغیرہ (روح البیان) من ھذہ البیوت (بیضاوی)

فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ : علی اھلھا الّذین بمنزلۃ انفسکم (روح البیان، بیضاوی) ای قولوا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین (جلالین)

یہ احکام آداب میں سے ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں مثل ہے: بہن کے گھر بھائی کتّا، خسر کے گھر جوائی کتّا۔ ہند و تہذیب کا یہ اثر آج بھی کئی گھروں میں نظر آتا ہے۔ بعض لوگ معذوروں اور مریضوں کا آنا بُری فال سمجھتے ہیں اور بعض لوگ بعض گھروں سے کھانا کم ظرفی کی دلیل سمجھتے ہیں۔ قرآن نے توہمات کے ان تمام سلاسل کو کاٹ ڈالا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا
كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۳﴾

سچے مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو سچے دل سے مانتے ہیں اور جب کسی مہم میں رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس کی اجازت لئے بغیر کہیں نہیں جاتے۔ اے رسول! جو لوگ تجھ سے اجازت طلب کرتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول کو سچے دل سے مانتے ہیں۔ جب وہ اپنے کسی کام کے لئے تجھ سے اجازت چاہیں تو تُو ان میں سے جسے چاہے اجازت دے دے اور ان کے لئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ یاد رکھ اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

الامر الجامع: العظیمۃ (مفردات)

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾

مومنو! تم رسول کی پکار کو آپس میں ایک دوسرے کی پکار کے

برابر نہ سمجھو۔ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو چوری چوری اس کی مجلس سے کھسک جاتے ہیں۔ رسول کے حکم کے ٹالنے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ کسی فتنہ میں نہ پڑ جائیں یا کسی دردناک عذاب میں گرفتار نہ ہو جائیں ◉

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِؕ وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْاؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۠ (۶۵)

ع ۹ ۴۳ ۱۵

گوشِ ہوش سے سُنو! جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ کا ہے۔ وہ تمہارے سب ڈھنگ جانتا ہے۔ جس دن لوگ اس کی طرف بے اختیار لوٹیں گے وہ ان کو ان کے سب اعمال کا حال بتا دے گا۔ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ◉

سُورَۃُ الفُرقَانِ

ربطِ آیات

آیت ۲، ۳ :-

فرمایا: قرآن وہ کتاب ہے جو حق و باطل میں تمیز کرتی ہے۔ یہ اس شخص پر نازل ہوئی ہے جو اللہ کا عبد ہے۔ اس کا مقصد تمام قوموں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرنا ہے۔ یہ اُس خدا کی طرف سے ہے جو تمام برکتوں کا سرچشمہ ہے جس کی حکومت کُل کائنات پر ہے، جس کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ شریک، جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور اس کے لئے دائرۂ عمل تجویز کیا ہے۔

آیت ۴ :-

جب خدا تعالیٰ کی عظمت کو بیان کیا تو ان ہیچ اور جھوٹے معبودوں کا بھی ذکر کر دیا جو نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔

آیت ۵ :-

اِس آیت اور اِس کے بعد کی چند آیات میں قرآن پر کئے گئے بعض اعتراضات کا ذکر ہے۔ ایک اعتراض تو مخالف یہ کرتے ہیں کہ قرآن نعوذ باللہ حضرت نے از خود چند لوگوں کی مدد سے بنا لیا ہے یہ کلامِ الٰہی نہیں۔

فرمایا: یہ کس قدر غلط بات کہہ رہے ہیں۔ قرآن کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ یہ اس خدائے وحدہٗ لاشریک کی طرف سے ہے جو تمام کائنات کا خالق اور مالک ہے اور تمام برکتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس کو پڑھنے سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آنے لگتا ہے اور انسان پر برکات کی بارش ہونے لگتی ہے۔ اگر یہ کتاب اس شخص کی اپنی تصنیف ہوتی تو اس میں تمام وہ علوم کیونکر بیان کئے جاتے جو صرف ذاتِ الٰہی کا خاصہ ہیں اور تمام وہ خوبیاں کیونکر پائی جاتیں جو صرف کلامِ الٰہی میں پائی جاتی ہیں۔ انسان تو کیڑے کا ایک پاؤں تک

نہیں بنا سکتا پھر وہ کتاب جس کی اندرونی شہادت اس کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے کیونکر کسی انسان کی تصنیف ہو سکتی ہے۔

آیت ۶،۷ :۔

ان کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ قرآن محض قصّے کہانیوں کی ایک کتاب ہے۔ فرمایا: اس میں تو غیب کی وہ خبریں بیان کی گئی ہیں جن کو صرف عالم الغیوب اللہ بیان کر سکتا ہے اور اس کی مغفرت اور رحمت کے سامان ہیں۔ یعنی وہ چیزیں جن کو تم قصّے کہانیاں سمجھ رہے ہو ایک جہت سے تو آئندہ کی پیشگوئیاں ہیں اور دوسری جہت سے ان اسباق پر مشتمل ہیں جن کے مطالعہ سے تم اس کی رحمت اور مغفرت حاصل کر سکتے ہو۔

آیت ۸ تا ۱۱ :۔

قرآن پر ان کے اعتراضات کا جواب دینے کے بعد چند اُن اعتراضات کا ذکر ہے جو وہ رسول پر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: یہ کیسا رسول ہے جو تمام آدمیوں کی طرح بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے اور کھانا بھی کھاتا ہے، نہ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ ہے جو لوگوں کو بتائے کہ یہ اللہ کا رسول ہے نہ دُنیوی طور پر اس پر خدا تعالیٰ کا کوئی فضل نظر آتا ہے نہ اس کے پاس کوئی خزانہ ہے نہ باغ جس سے وہ اپنی کھانے پینے کی ضروریات پوری کرے۔ یہ تو ایسا شخص ہے جس پر کسی نے سحر کر دیا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کی عقل جاتی رہی ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا: دیکھو وہ کوئی ڈھنگ کا اعتراض بھی نہیں کر سکتے اور خود ان کے اعتراضات ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔

ان کا اصل اعتراض تو یہ ہے کہ شہروں میں گھومنا اور کھانا کھانا نبی کے شایانِ شان نہیں۔ اسے تو کسی جنگل میں بیٹھ کر تپسیا کرنا چاہیئے۔ لیکن ان کا دوسرا اعتراض کہ اس کے ہمراہ کوئی فرشتہ ہونا چاہیئے جو اس کی نبوّت کا اعلان کرے خود اس اعتراض کی نفی کرتا ہے۔ اگر وہ بندوں میں نہیں گھومے پھرے گا تو کیا فرشتہ اس کی نبوّت کا اعلان ویرانوں میں کرے گا۔

پھر ان کا یہ اعتراض کہ وہ کھانا کیوں کھاتا ہے خود اس اعتراض سے باطل ہو جاتا ہے کہ اسکے پاس کیوں کوئی خزانہ نہیں جس سے وہ اپنی بشری حوائج کو پورا کرے یا کم از کم کوئی ایسا باغ کیوں نہیں جس میں سے وہ حسبِ ضرورت کھا لیا کرے۔

رہا ان کا یہ اعتراض کہ یہ تو ایسا شخص ہے جس کی عقل جادو کے اثر کے نیچے زائل ہو گئی ہے۔ سو اس کا جواب ان کو ظالم کہہ کر دیا گیا ہے۔ ظلم کے معنے ہیں وضع الشئ فی غیر محلّہ گویا ان پر نہایت لطیف طنز کی ہے اور فرمایا ہے کہ عقل تو ان کی اپنی زائل ہو گئی ہے کہ ایسا پُر حکمت کلام پیش کرنے والے کو فاتر العقل کہتے ہیں۔

آخر میں فرمایا کہ اس نبی کو وہ خزانے اور محل دیئے جائیں گے جو ان لوگوں کے تصور سے باہر ہیں۔ چنانچہ چند ہی برسوں میں قیصر و کسریٰ کے محل اور خزانے حضور کے غلاموں کے قدموں پر نچھاور ہونے لگے۔ جب یہ پیشگوئی اِس دُنیا میں اِس شان سے پوری ہوئی تو آخرت میں کیوں نہ ہوگی۔

آیت ۱۲:-

فرمایا: ان کے تمام اعتراضات کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان کو قیامت کا خوف نہیں۔

آیت ۱۳ تا ۲۱:-

اِن آیات میں قیامت کے احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۲۲ تا ۲۴:-

کافروں کے اِس اعتراض کا ذکر کیا ہے کہ آخر فرشتے ہم پر کیوں نازل نہیں ہوتے اور ہمیں دیدارِ الٰہی کیوں نہیں ہوتا۔

فرمایا: حلوہ خوردن را روئے باید۔ تم لوگ مجرم ہو اور جس دن تمہیں فرشتے دکھائی دیں گے وہ دن تمہارے لئے خوشخبری کا دن نہیں ہوگا۔ اس دن تم دعا کروگے کہ یا ربّ! ہمیں ان فرشتوں سے بچا۔ اور تم اللہ کو کیا دیکھوگے۔ وہ اپنا چہرہ نیک عمل کرنے والوں کو دکھاتا ہے۔ لیکن تمہارے اعمال تو کائنات کے حُسن اور توازن کو بگاڑنے والے ہیں اور اِس قابل ہیں کہ انہیں ملیامیٹ کر دیا جائے۔

آیت ۲۵:-

اہلِ دوزخ کے ذکر کے ساتھ اہلِ جنّت کا بھی ذکر کیا۔

آیت ۲۶ تا ۳۱:-

پھر اصل مضمون کی طرف لَوٹ کر قیامت کے بعض احوال کا ذکر کیا۔

آیت ۳۲:-

جب کافروں کی رسُول دشمنی کا ذکر کیا تو رسول کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ان کا ابتداء سے یہی طریقہ ہے۔ کافر پہلے انبیاء سے بھی دشمنی کرتے تھے۔ ہم ان کو اس کی اجازت اِس لئے دیتے ہیں تاکہ اس کشمکش کے نتیجہ میں تجھے ہدایت کے اعلیٰ ترین مقامات پر سرفراز کریں اور دُنیا کو دکھا دیں کہ ہم کس طرح اپنے بندے کی مدد کرتے ہیں۔

آیت ۳۳ :-

کافروں کے اِس اعتراض کا ذکر کیا ہے کہ تمام قرآن ایک ہی بار کیوں نہیں نازل ہُوا۔

فرمایا ہم نے اسے آہستہ آہستہ اِس لئے نازل کیا ہے کہ اِس طرح یہ تیرے اور مومنوں کے دِل میں رَچ جائے اور تمہارے دِل کی مضبوطی کا سبب بنے اور اسی غرض کو پُورا کرنے کے لئے ہم نے اسے ایک نہایت عمدہ ترتیب دی ہے۔

آیت ۳۴ :-

فرمایا: یہ قرآن کا علمی معجزہ ہے کہ ہم اس میں مخالفوں کے تمام اعتراضات کا تحقیقی اور علمی جواب دیتے ہیں۔

آیت ۳۵ :-

پھر کافروں کے بد انجام کا ذکر کیا۔

آیت ۳۶ تا ۴۱ :-

آیت ۳۲ میں فرمایا تھا کہ جس طرح کافر تجھ سے دشمنی کرتے ہیں اسی طرح یہ پہلے انبیاء سے بھی کرتے تھے۔

اِن آیات میں چند پہلے انبیاء اور ان کی تکذیب کا اور کافروں کے انجام کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۴۲ تا ۵۱ :-

کافروں کی رسُول سے بلا وجہ دشمنی کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ان کا تو یہ حال ہے کہ تجھ پر بے جا تمسخر کرتے ہیں اور تیرا یہ حال ہے کہ تُو اس غم سے نڈھال ہو رہا ہے کہ یہ کیوں ایمان نہیں لاتے لیکن تجھے یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم اپنے قانون کے مطابق جو جسمانی اور رُوحانی دُنیا میں یکساں چلتا ہے کُفر کی تاریکیوں کو سمیٹ دیں گے اور دن کو ظاہر کر دیں گے اور اس پانی کے ذریعہ جو ہم آسمان سے

نازل کر رہے ہیں مُردوں کو زندہ کریں گے۔

آیت ۵۲،۵۳:-

کافروں کے اِس اعتراض کا ذکر کیا کہ پہلے تو ہر بستی اور ہر قوم کے لئے جُدا جُدا رسول آتے تھے، یہ کیسا رسول ہے جو کہتا ہے کہ مَیں تمام دُنیا کے لئے رسول بن کر آیا ہوں۔

فرمایا: اِس کا جواب تمہیں قرآن سے ملے گا۔ تمام پہلے صحیفوں میں ایک دائمی شریعت اور آخری رسول کے آنے کا ذکر ہے سو میرا آنا انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔

آیت ۵۴ تا ۵۷:-

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر کیا اور پھر اس کی عبادت کی تلقین کی اور بتوں کی عبادت سے منع کیا اور ایمان لانے کے نیک ثمرات کا اور کُفر کے بَد نتائج کا ذکر کیا۔

آیت ۵۸:-

فرمایا: رسول اگر تمہیں خدائے واحد کی عبادت کی طرف بُلاتا ہے تو اس میں اس کی اپنی کوئی غرض نہیں۔ وہ تو تم سے اپنی خدمت کا اجر کسی رنگ میں بھی نہیں مانگتا۔

آیت ۵۹ تا ۶۳:-

جب خدائے واحد کی عبادت کی تحریص دلائی تو اس کی شان کا ذکر بھی کیا۔

آیت ۶۴ تا ۷۵:-

پھر خدا کے عابد بندوں کی شان بتائی۔

آیت ۷۶،۷۷:-

پھر فرمایا: ہمارے ان نیک بندوں کے لئے جنّت ہے۔

آیت ۷۸:-

پھر فرمایا: نیکی کی جڑ دعا ہے۔ اگر کافر ہم سے دعا نہیں مانگیں گے اور قرآن کے انکار پر اصرار کریں گے تو ایسے عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے جو ان کے گلے کا ہار بن جائے گا۔

ایاتها ۷۷ (۲۵) سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ رکوعها ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ ②

تمام برکتوں کا سرچشمہ ہے وہ خدا جس نے اپنے بندہ پر حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب نازل کی تاکہ وہ تمام قوموں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کر دے ◉

تَبٰرَكَ: یہ لفظ صرف ماضی کے صیغہ میں اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(روح البیان)

لِيَكُوْنَ: الفرقان، العبد او اللّٰہ تعالیٰ (املاء)

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ③

وہی ہے جس کی حکومت آسمان اور زمین پر ہے۔ اس نے نہ کسی

کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے اور اس کے لئے دائرۂ عمل تجویز کیا ہے ◉

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾

لیکن لوگوں نے اس کو چھوڑ کر ان بتوں کو خدا بنا رکھا ہے جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں، اور جو اپنے کسی نفع نقصان پر قادر نہیں، اور جن کے اختیار میں نہ موت ہے نہ زندگی نہ قیامت ◉

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ اِفْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ﴿۵﴾

کافر کہتے ہیں: قرآن جھوٹ کا ایک پلندہ ہے جسے اس شخص نے ازخود بنا لیا ہے۔ البتہ کچھ دوسرے لوگ اس کے بنانے میں اس کے مددگار ہیں۔ یہ لوگ کس قدر ناحق، کس قدر جھوٹ بات کہہ رہے ہیں ◉

وَقَالُوٓا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ اكۡتَتَبَهَا فَهِىَ تُمۡلٰى عَلَيۡهِ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ۞۶

وہ کہتے ہیں: قرآن پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس شخص نے اکٹھی کر لی ہیں۔ وہ صبح و شام اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ◉

قُلۡ اَنۡزَلَهُ الَّذِىۡ يَعۡلَمُ السِّرَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۞۷

اے رسول! تُو ان سے کہہ: قرآن کو اس خدا نے نازل کیا ہے جو آسمان اور زمین کے بھید جانتا ہے۔ وہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

وَقَالُوۡا مَالِ هٰذَا الرَّسُوۡلِ يَاۡكُلُ الطَّعَامَ وَيَمۡشِىۡ فِى الۡاَسۡوَاقِ ؕ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مَلَكٌ فَيَكُوۡنَ مَعَهٗ نَذِيۡرًا ۞۸

اَوۡ يُلۡقٰٓى اِلَيۡهِ كَنۡزٌ اَوۡ تَكُوۡنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاۡكُلُ مِنۡهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ۞۹

اور وہ کہتے ہیں: یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا بھی کھاتا ہے اور

بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے۔ کیوں اس کے پاس کوئی فرشتہ نہیں بھیجا گیا جو اس کے ساتھ ہو کر لوگوں کو فہمائش کرتا؟ اور کم از کم اسے کوئی خزانہ ہی عطا کیا جاتا یا باغ ہی دیا جاتا کہ وہ اس سے پیٹ تو بھر لیتا۔ یہی نہیں، یہ ظالم کہتے ہیں: تم ایک ایسے آدمی کی پیروی کر رہے ہو جس کی عقل جادو کے اثر کے نیچے زائل ہو چکی ہے ◉

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۰﴾ ع ۱ ۱۶

دیکھ! یہ تیرے متعلق کیسی عجیب باتیں بناتے ہیں۔ وہ راہ گم کر چکے ہیں اور ان کو کوئی راہ نہیں مل رہی ◉

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا: الى القدح فى نبوتك او الى الرشد والهدى (بیضاوی) یعنی کوئی کام کا اعتراض نہیں کر سکتے یا ہدایت نہیں پا سکتے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۱﴾

وہ تمام فیوض کا سرچشمہ ہے جو چاہے تو تیرے لئے ان کی تجویز کردہ چیزوں سے بہتر چیزیں تیار کر دے، یعنی ایسے باغات جو نہروں سے

شاداب ہوں، اور چاہے تو تیرے لئے بڑے بڑے محل تیار کردے ◉

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿۱۲﴾

بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کے منکر ہیں۔ اور ہم نے ان لوگوں کے لئے جو قیامت کے منکر ہیں ایک بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے ◉

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ: ای القیامة والحشر والنشر۔ والساعة جزء من اجزاء الزمان ویعبر بها عن القیامة تشبیها بذٰلك لسرعة حسابه کما قال وهو اسرع الحاسبین اولما نبه علیه قوله تعالیٰ کانهم یوم یرونها لم یلبثوا الا ساعة من نهار کما فی المفردات (روح البیان) ساعة کے معنی گھڑی اور لمحہ کے ہیں۔ قرآن نے جابجا قیامت کو ساعة کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ اِس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس دن حساب بہت جلد لیا جائے گا اور دوسری جیسا کہ مفردات میں بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ وہ دُنیا میں دن کے ایک لمحہ سے زیادہ نہیں رہے۔

إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴿۱۳﴾

جب دوزخ انہیں دُور سے دیکھے گی تو غیظ اور غضب سے بھڑکنے لگے گی اور وہ اس کے غیظ اور غضب کی آوازیں سُنیں گے ◉

سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا: ان النار لشدة غلیانها صادت تری الکفار وتطلبهم

وتتغیظ علیھم (رازی)

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۴﴾

اور جب وہ ایک دوسرے سے جکڑتے ہوئے دوزخ کی تنگ کوٹھڑیوں میں ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے ◉

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۵﴾

اس وقت ان سے کہا جائے گا: آج ایک موت کو نہ پکارو، بہت سی موتوں کو پکارو ◉

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۶﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: کیا یہ عذاب بہتر ہے یا دائمی جنّت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے جو ان کے اعمال کا بدلہ ہو گی اور ان کا آخری ٹھکانا ◉

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿۱۷﴾

انہیں وہاں جو وہ چاہیں گے ملے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ ایک ایسا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا تیرے رب کے ذمّہ ہے ◉

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿١٨﴾

اے رسول! انہیں کچھ اس دن کا بھی حال بتا جس دن وہ انہیں اور تمام ان معبودوں کو جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں اکٹھا کرے گا اور پھر ان معبودوں سے پوچھے گا: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا یا یہ خود ہی راہ سے بھٹک گئے؟ ◉

يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ: اذكر يا محمد لقومك (رُوح البیان)

قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿١٩﴾

وہ کہیں گے: پاک ہے تیری ذات! ہماری کیا مجال تھی کہ تیرے سوا اوروں کو کارساز بناتے۔ بات صرف اتنی ہے کہ تُو نے ان کو اور ان کے آباؤاجداد کو زندگی کے سازوسامان سے نوازا اور اتنا نوازا کہ وہ تیرے ذکر کو بھول گئے اور ہلاک ہو گئے ◉

بُوْرًا : مصدر ہے یا بائر کی جمع (بیضاوی، روح البیان)

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾

پھر وہ مشرکوں کو مخاطب کر کے کہے گا: دیکھو! تمہارے معبود تمہاری باتوں کو جھٹلا رہے ہیں، اور تم نہ ہمارے عذاب کو ٹال سکتے ہو اور نہ کہیں سے ہمارے مقابل کوئی مدد حاصل کر سکتے ہو۔

لوگو! یاد رکھو! تم میں سے جو کوئی ظلم کی راہ اختیار کرے گا ہم اسے ایک بہت بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے ◉

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ : ای فیقول اللہ تعالیٰ للعبدۃ فقد کذبکم المعبودون (روح البیان)

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۱۱ ۱۷

اے رسول! ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے سب کے سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

لوگو! ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا

ہے تاکہ ہم دیکھیں کہ تم میں سے کون مستقل مزاج ہے۔

اے سُننے والے سُن! تیرا ربّ سب کچھ دیکھتا ہے ◉

اَتَصْبِرُوْنَ: لنعلم ایکم یصبر (بیضاوی)

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۲﴾

الجزء ۱۹

وہ لوگ جو ہمارے حضور پیش ہونے کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں:

کیوں ہم پر فرشتے نہیں اُترتے؟ یا کیوں ہم اپنے ربّ کو نہیں

دیکھ پاتے؟

انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور وہ سرکشی

میں بہت بڑھ گئے ہیں ◉

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۳﴾

جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے وہ دن مجرموں کے لئے

خوشخبری کا دن نہیں ہوگا۔ اس دن وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ!

انہیں ہم سے دُور ہی رکھ ◉

وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا: استعاذۃ وطلبًا من اللہ تعالیٰ ان یمنع لقاءھم (بیضاوی)

رُوح البیان)

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

اُس دن ہم ان کے اعمال کا رُخ کریں گے اور انہیں ہَوا میں بکھرے ہوئے ذرّات کی طرح کر دیں گے ◉

اِس تمثیل میں ان کے اعمال کی حقیقت کو بیان کیا ہے کہ ان کا کوئی نکتہ مرکزی نہیں اور وہ ہَوا میں بکھرے ہوئے ذرّات کی طرح ہیں۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۵﴾

اس دن اہلِ جنّت کی قیام گاہ بھی سب سے بہتر ہو گی اور آرامگاہ بھی ◉

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۶﴾

اُس دن آسمان پھٹ جائے گا اور اس کے اُوپر ایک سفید بادل نمودار ہو گا اور فرشتوں کے پرے کے پرے اُتارے جائیں گے ◉

يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ : تشقق اصل میں تتشقق ہے۔

بالغمام کی کئی توجیہہ ہیں :-

۱ ۔ تشقّق السّماء وعلیها غمام کما تقول : رکب الامیر بسلاحه ای وعلیه سلاحه (شوکانی) یہ معنی متن میں کئے گئے ہیں ۔

۲ ۔ آسمان بھی پھٹ جائے گا اور اس کے ساتھ بادل بھی ۔

۳ ۔ باء سبب کے لئے ہے یعنی آسمان بادلوں کے سبب سے پھٹ جائے گا ۔ بیضاوی اور روح البیان وغیرہ نے یہ معنی کئے ہیں ۔ وہ اس سلسلہ میں هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ (۲ : ۲۱۱) کی آیت نقل کرتے ہیں ۔

۴ ۔ بالغمام کے معنی عن الغمام ہیں (شوکانی) یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور وہ غمام ظاہر ہو گا جس کا ۲ : ۲۱۱ میں ذکر ہے ۔ قرآن نے کئی مقامات پر باء کو عن کی بجائے استعمال کیا ہے ۔ چنانچہ فرمایا مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ (۵ : ۶) انموذج میں اس کے معنی عن الایمان کئے گئے ہیں ۔

۵ ۔ باء فی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور بادلوں کی صورت اختیار کر لے گا ۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

اس دن حقیقی بادشاہی صرف خدائے رحمٰن کی ہوگی ۔ وہ دن کافروں کے لئے بہت بھاری ہو گا ۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝۳۰

اس دن ظالم حسرت سے اپنے ہاتھ چبائے گا۔ وہ کہے گا: کاش مَیں رسول کی راہ پر چلتا۔ وائے بدبختی! کاش مَیں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھے قرآن سے، اس کے آ چکنے کے بعد، رُوگرداں کر دیا۔

یاد رکھو! شیطان ہمیشہ انسان کو تنہا چھوڑ دیتا ہے ◉

یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ: من فرط الحسرۃ (بیضاوی)

الذِّكْرِ: ذکر اللہ او کتابہ او موعظۃ الرّسول (بیضاوی) اگلی آیت کی مناسبت سے اس کے معنی قرآن زیادہ موزوں معلوم ہوتے ہیں۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝۳۱

اس دن رسول فریاد کرے گا: اے میرے ربّ! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا ◉

مَهْجُوْر: اگر اسے هَجْر سے مشتق لیا جائے تو اس کے معنی ہیں متروک۔ اور اگر اسے هُجر (ہذیان، بکواس) سے مشتق لیا جائے تو اس کے معنی ہوں گے کہ انھوں نے اسے ہذیان سمجھا یا اس قابل سمجھا کہ جب یہ پڑھا جائے تو شور و غل اور بکواس کرنا شروع کر دیں (بیضاوی)

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَ كَفٰی بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّ نَصِیْرًا ۝۳۲

اے رسول! جس طرح ہم نے ان لوگوں کو تیرا دشمن بنایا ہے اسی طرح ہم مجرموں کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے ہیں۔ تیری رہنمائی اور تیری مدد کے لئے تیرا ربّ کافی ہے ◉

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۳﴾

وہ لوگ جنہوں نے کفر کو اپنا وطیرہ بنا لیا ہے کہتے ہیں: اس شخص پر تمام کا تمام قرآن ایک ہی بار کیوں نہیں نازل کر دیا گیا؟ لیکن ہم نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس لئے اُتارا ہے تاکہ ہم اس طرح تیرے دل کو مضبوط کریں۔ اور اسی لئے ہم نے اسے نہایت عمدہ ترتیب دی ہے ◉

كَذٰلِكَ : مثل ذالك التنزيل المفرّق الّذی قد حوا فيه (روح البيان)

لِنُثَبِّتَ بِهٖ : بذالك التنزيل المفرق (روح البيان)

وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا : معطوف على الفعل المقدر (شوكانی) ومعنى التنزيل ان يكون اٰية بعد اٰية (شوكانی)

ان لوگوں کو جو کہتے ہیں قرآن میں کوئی ترتیب نہیں اس آیت پر غور کرنا چاہیئے۔

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ؕ ﴿۳۴﴾

جب بھی وہ تیرے سامنے کوئی طرفہ سوال پیش کرتے ہیں ہم تجھے اس کا ٹھیک ٹھیک اور نہایت عمدہ اور واضح جواب سمجھا دیتے ہیں ◉

مَثَل : سوال عجب (بیضاوی، رُوح البیان)

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۟ ﴿۳۵﴾ ع ۳ / ۱۴

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں مُنہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں لےجایا جائیگا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا بھی بہت بُرا ہے، جن کی راہ بھی بہت بُری ہے ◉

اَلَّذِيْنَ : ھم الّذین (بیضاوی، رُوح البیان)

يُحْشَرُوْنَ : یساقون (جلالین) مسحوبین (بیضاوی) یسحبون (رُوح البیان)

شَرٌّ مَّكَانًا : ھو جھنّم (جلالین)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۚۖ ﴿۳۶﴾

دیکھو! ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اس کے بھائی ہارونؑ کو اس کا وزیر بنایا ◉

فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۭ ﴿۳۷﴾

پھر ہم نے ان سے کہا: تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا ہے۔ چنانچہ وہ گئے لیکن ان لوگوں نے انہیں جھٹلایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ◉

فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا: ای فذھبا الیھم فکذبوھما فدمرناھم تدمیرا (بیضاوی، روح البیان) ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ ﴿۳۸﴾

اور ہم نے نوح کی قوم کو بھی ہلاک کیا۔ جب انہوں نے ہمارے رسولوں کا انکار کیا ہم نے ان کو غرق کر دیا۔ اور ہم نے انہیں لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنایا۔ یاد رکھو! ہم نے ظالموں کے لئے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ◉

وَقَوْمَ نُوْحٍ: منصوب بمضمر یدل علیه فدمرناھم ای ودمرنا قوم نوح (روح البیان، املاء) ویجوز ان یکون التقدیر واغرقنا قوم نوح (املاء)

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًاۢ بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۹﴾

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۴۰﴾

اور ہم نے عاد اور ثمود اور اہلِ رس اور ان کے درمیان کی بہت سی قوموں کو ہلاک کیا۔ ہم نے ان میں سے ہر ایک سے ان سے پہلے ہلاک ہونے والی قوموں کی مثالیں بیان کیں۔ لیکن جب انہوں نے

اپنے طریقِ کار کو نہ بدلا ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ◉

وَعَادًا: ای و دمرنا و اھلکنا عادًا (املاء، رُوح البیان)

الرَّسّ: اس کے معنی ہیں: البئر القدیمۃ پُرانا کنواں۔ رسّ الشئ: دسّہ اس نے اسے دھنسا دیا۔ المیّت: دفنہ اس نے اسے دفن کر دیا (منجد)۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک وادی کا نام ہے (شوکانی)

اَصْحٰبَ الرَّسّ کے متعلق مفسّرین کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ شعیب کی قوم تھی۔ ان کے ہاں ایک پُرانا کنواں تھا جس سے وہ خود بھی پانی پیتے تھے اور اپنے مویشیوں کو بھی پلاتے تھے۔ شعیب کے انکار کی وجہ سے وہ سب اس کنوئیں میں دھنسا دیئے گئے۔ بعض کہتے ہیں یہ ثمود کی قوم کے بقیہ لوگ تھے۔ انہوں نے اپنے نبی کو قتل کر دیا جس کے نتیجہ میں ان کا کنواں زمین میں دھنسیا دیا گیا اور وہ اور ان کے مویشی پیاس سے مر گئے۔ بعض اس سے مراد اصحٰب الاخدُود لیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

بَیْنَ ذٰلِكَ: جن کے علاقہ ان کے درمیان تھے یا جو عاد اور اصحاب رس کے درمیانی زمانہ میں گزری ہیں۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ: القصص العجیبۃ من قصص الاوّلین انذارًا واعذارًا (بیضاوی)

وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا: فلمّا اصرّوا اهلكوا (بیضاوی)

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِیْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۱﴾

یہ لوگ اس بستی سے بھی تو گزرے ہیں جس پر بدبختی کی بارش نازل کی گئی۔ کیا یہ اُس کے آثار کو نہیں دیکھتے؟ پر یہ کیونکر دیکھیں۔ یہ تو دوبارہ زندہ ہونے کی اُمید ہی نہیں رکھتے ◉

يَرَوْنَهَا: فیتعظون بما یرون فیها من اٰثار عذاب الله (بیضاوی)

بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا: فلذالك لم ینظروا ولم یتعظوا (بیضاوی)

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۲﴾

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۳﴾

اے رسول! وہ جب تجھے دیکھتے ہیں تو تیرا تمسخر اُڑانا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: کیا یہ ہے وہ شخص جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دیتا۔ اگر ہم ان کی پرستش پر ثابت قدم نہ رہتے تو اس نے تو ہمیں گمراہ کر ہی دیا تھا۔ وہ جلد ہی جان لیں گے، جب وہ عذاب کو دیکھیں گے کہ کون سیدھے راستہ سے بالکل بھٹک گیا ہے ◉

صَبَرْنَا عَلَيْهَا: استمسکنا بعبادتها (بیضاوی، رُوح البیان)

لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا: لصرفنا عنها۔ لولا کا جواب محذوف ہے جو پہلی عبارت سے پیدا ہو رہا ہے (جلالین)

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۴﴾

کیا تُو نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے ؟ تُو نے اس کے لئے کیوں اپنی جان کو عذاب میں ڈال رکھا ہے ؟ کیا تُو اس پر نگران مقرر کیا گیا ہے ؟ ◉

اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا : فالاستفهام للانكار (بیضاوی) یعنی جب تُو اس پر نگران مقرر نہیں تو پھر تُو نے کیوں اس کے لئے اپنی جان کو عذاب میں ڈال رکھا ہے۔

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۟ (۴۵) ع ۴

کیا تُو گمان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر بات کو سُنتے ہیں یا سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ؟ وہ محض چوپایوں کی طرح ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ وہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں ◉

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۟ۙ (۴۶) ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۟ (۴۷)

کیا تُو نے اپنے ربّ کے کاروبار کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح سایہ کو پھیلاتا ہے ۔ اگر وہ چاہتا تو اس کو ساکن بنا دیتا ۔ لیکن ہم نے اس کو متحرّک بنایا اور سُورج کو اس کی شناخت کا ذریعہ بنایا۔ پھر ہم اُسے آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں ◉

اِلٰى رَبِّكَ : الٰی صنعہٖ (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

شمس کا لفظ جنس کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی اس سے مراد وہ ستارے ہوں جو روشنی دیتے ہیں۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا : بطلوع الشمس (جلالین)

آج سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ دُنیا میں وسیع سایہ ہے پھر یہ بھی بتاتی ہے کہ ستارے بڑی تیزی سے ایک دوسرے سے دُور ہو رہے ہیں۔ گویا اِس طرح دُنیا اور سائے پھیل رہے ہیں۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ یہی عمل اُلٹ دیا جائے گا اور جس تیزی سے دُنیا پھیل رہی ہے اسی تیزی سے وہ سُکڑنے لگے گی اور سائے گھٹنے شروع ہو جائینگے۔ اِسی مضمون کو دوسری جگہ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (۲۱ : ۱۰۵) کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔

اگر سایہ سے مراد رُوحانی تاریکی لی جائے تو شموس سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں جن کا وجود تاریکی کی شناخت کا ذریعہ ہے۔ شمس کا لفظ واحد لاکر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ دراصل ایک ہی شمس ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم باقی سب اس کے بروز ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ مَیں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جب آدم ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۲۸)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۸﴾

وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس کے طور پر بنایا اور نیند کو راحت کا سامان بنایا اور دن کو زندگی بخش بنایا ◉

سُبَاتًا : راحة او موتا (بیضاوی) اِس آیت کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں : اس نے نیند کو موت کا نشان بنایا اور دن کو قیامت کا نشان بنایا۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۹﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۵۰﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥١﴾

وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے نزول سے پہلے خوشیوں کا پیامبر بنا کر بھیجتا ہے۔ وہ آسمانوں سے پاک پانی نازل کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ مُردہ بستی کو زندہ کرے اور چوپایوں اور اکثر لوگوں کو پانی پلائے۔ اور وہ اس پانی کو لوگوں کے درمیان تقسیم کرتا ہے تاکہ وہ اللہ کی نعمتوں کا حق پہچانیں۔ لیکن اکثر لوگ کفرانِ نعمت کے سوا کسی اور بات پر راضی نہیں ہوتے ◉

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا : جب انزالِ رحمت کا ذکر ہوا تو غیبت سے متکلم کی طرف التفات کیا۔ گویا وہ محبوب جس کی جھلک دُور سے نظر آ رہی تھی پردوں سے نکل کر سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ قرآن نے یہ مضمون محض التفاتِ ضمائر سے ادا کر دیا ہے لیکن چونکہ اُردو زبان اِس طرزِ کلام سے ناآشنا ہے ترجمہ میں غیب ہی کی ضمیر رکھی گئی ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ : اس کی ضمیر پانی کی طرف بھی جا سکتی ہے اور لھذا القول کی طرف بھی (بیضاوی) مؤخر الذکر صورت میں آیت کے معنی ہوں گے: ہم اپنی باتیں لوگوں سے مختلف طریق سے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

لِيَذَّكَّرُوْا : لیتفکروا ویعرفوا کمال القدرة وحق النعمة (بیضاوی)

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۖ ﴿٥٢﴾

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٣﴾

اگر ہم چاہتے تو ہر ایک بستی میں جُدا جُدا نذیر بھیجتے۔ لیکن جب

ہم نے تجھے ہی تمام بستیوں کے لئے نذیر بنا کر بھیجا ہے تو تُو کافروں کی خواہشات کی پیروی نہ کر اور ان کے ساتھ قرآن کے ذریعہ جہادِ کبیر کر ◉

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ : ف کا عطف محذوف پر ہے جس کا مضمون سابقہ عبارت سے پیدا ہو رہا ہے۔

وَهُوَ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۴﴾

وہی ہے جس نے دو دریاؤں کو پہلو بہ پہلو چلایا ہے۔ ایک میٹھا اور شیریں ہے، دوسرا نمکین اور کھاری ہے۔ اور اس نے ان دونوں کے درمیان ایک روک کھڑی کر رکھی ہے اور انہیں ایک دوسرے سے دُور کر رکھا ہے ◉

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۵﴾

وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور پھر اسے نسب اور صہر والا بنایا۔ تیرا رب ہر ایک بات پر قادر ہے ◉

فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا : ای قسمه قسمين ذوی نسب : ای ذكورًا ينسب اليهم و ذوات صهر : ای اناثًا يصاهر بهن كقوله تعالىٰ۔ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى (بیضاوی، جلالین، روح البیان) یعنی اسے لڑکے اور لڑکیاں عطا کیں۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۶﴾

یہ لوگ اللہ کے سوا ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں کوئی نفع پہنچا سکتی ہیں نہ نقصان۔ بات یہ ہے کہ کافر اپنے ربّ کے مقابل شیطان کا مددگار ہے ◉

عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا : يظاهر الشيطان (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۵۷﴾

لیکن اے رسول! تُو ان کی پروا نہ کر۔ ہم نے تجھے صرف اِس لئے بھیجا ہے تاکہ تُو مومنوں کو ان انعامات کی بشارت دے جو ایمان کا لازمی نتیجہ ہیں اور کافروں کو اس عذاب سے ڈرائے جو کفر کا لازمی نتیجہ ہے ◉

و کا عطف محذوف پر ہے۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۸﴾

تُو ان سے کہہ: مَیں تم سے اپنی خدمت کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ اختیار کرتا ہے ◉

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا : فصوّر ذالك بصورة الْاَجْر (بیضاوی)

اگر استثناء منقطع لیا جائے جیسا کہ صاحبِ املاء نے لیا ہے تو اِس آیت کے معنی ہوں گے: لکن من

شاء ان يتخذ الى ربه سبيلًا فليفعل (بیضاوی) اِس صورت میں ترجمہ ہوگا : مَیں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ جو شخص چاہے اپنے ربّ کی راہ اختیار کرلے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾

اے رسول! تُو اس خدا پر توکّل کر جو زندہ بالذّات ہے، جو کبھی نہیں مرتا۔ اور اس کی تسبیح و تحمید بیان کر۔ اپنے بندوں کے گناہ جاننے کے لئے اس کے علاوہ کسی اَور کی ضرورت نہیں ◉

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ﴿٦٠﴾

وہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کئے اور پھر اپنے عرش پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہوگیا۔ وہ رحمٰن ہے۔ اس کی راہوں کے متعلق اس سے پُوچھ جو اس کی راہوں کو خوب جانتا ہے ◉

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ﴿٦١﴾ ع ٥

جب ان سے کہا جاتا ہے : رحمٰن کو سجدہ کرو، تو وہ کہتے ہیں :

رحمٰن کیا چیز ہے؟ کیا ہم محض تیری خواہش کو پورا کرنے کے لئے اسے سجدہ کرنے لگیں۔ اِس طرح اس حکم کے نتیجہ میں ان کی نفرت اَور بھی بڑھ جاتی ہے ◉

اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا: متن میں ما مصدریہ لے کر ترجمہ کیا گیا ہے۔ اگر اس کے معنی الّذی لئے جائیں تو ترجمہ ہوگا: کیا ہم ہر اُس چیز کو سجدہ کرنے لگیں جس کو سجدہ کرنے کا تو ہمیں حکم دیتا ہے۔

وَزَادَهُمْ: الامر بالسجود (بیضاوی، رُوح البیان، شوکانی)

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا (۶۲)

بہت ہی بڑی شان والا ہے وہ خدا جس نے آسمان میں ستارے بنائے اور اس میں ایک جلتا ہؤا سورج اور ایک چمکتا ہؤا چاند بنایا ◉

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا (۶۳)

وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا تاکہ جو شخص نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے جان لے کہ یہ سلسلۂ لیل و نہار کسی صانع کے بغیر نہیں ◉

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ: فیعلم ان لا بد له من صانع حکیم (بیضاوی، رُوح البیان)

اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا: یجوز ان تکون بمعنی الواؤ (رُوح البیان)

اَوْ کے معنی اور بھی لئے جاسکتے ہیں۔ پہلے رات اور دن کا ذکر ہے۔ رات کے مقابل پر ذکر آیا ہے اور دن کے مقابل پر شکر۔ رات کا وقت ذکر کے لئے بہت مناسب ہے اور دن کا وقت اللہ کے انعام حاصل کرنے اور ان پر شکر بجالانے کے لئے۔

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۴﴾

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۵﴾

وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖۗ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ ﴿۶۶﴾

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۷﴾

وَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۸﴾

وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ۙ ﴿۶۹﴾

یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ

مُهَانًا ﴿۷۰﴾

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۱﴾

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۲﴾

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۳﴾

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۴﴾

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۵﴾

رحمٰن کے بندے وہی ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو تسلیم کہہ کر طرح دے جاتے ہیں، جو اپنی راتیں سجدہ میں گرے ہوئے اور قیام میں کھڑے

ہوئے گزارتے ہیں، جو کہتے ہیں : اے ہمارے ربّ ! جہنّم کے عذاب کو ہم سے ٹال دے۔ کیا ہی بُرا ہے یہ ٹھکانا ! کیا ہی بُرا ہے یہ مقام ! جو خرچ کرتے وقت نہ اسراف کرتے ہیں نہ بخل سے کام لیتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے، جو اللہ کے سوا کسی اور خدا کی پرستش نہیں کرتے اور کسی ایسی جان کو جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو حق و انصاف کے بغیر قتل نہیں کرتے، اور زنا نہیں کرتے، (یاد رکھو! جو لوگ ان گناہوں میں سے کسی کا ارتکاب کریں گے اپنے گناہ کی سزا پائیں گے۔ قیامت کے دن ان کا عذاب دُگنا کر دیا جائے گا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر دوزخ میں پڑے رہیں گے۔ البتہ ان لوگوں کا حال جُدا ہوگا جو توبہ کرتے ہیں، ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی بدیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اللہ بہت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔ یاد رکھو! جو لوگ توبہ کرتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں) جو جُھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو بات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وضع داری سے گزر جاتے ہیں، جن کے سامنے اللہ کی آیات کا ذکر کیا جاتا ہے تو بہروں اور اندھوں کی طرح ان سے اعراض نہیں کرتے، جو کہتے ہیں : اے ہمارے ربّ ! ہمارے بیوی بچّوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنا اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ◉

قَالُوْا سَلٰمًا : لیس ھٰذا السلام من التسلیم۔ انّما ھو من التسلّم۔ تقول العرب سلامًا : ای تسلما منك : ای براءۃ منك (شوکانی) متارکۃ لکم (بیضاوی) تسلما منکم لا نجاھلکم ومتارکۃ لاخیر بیننا ولا شر (کشاف) یعنی ان سے اُلجھتے نہیں اور 'سلام ہے'

کہہ کر اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں۔

سُجَّدًا وَّ قِيَامًا : سجّدًا علیٰ وجوههم، وقيامًا علیٰ اقدامهم (شوکانی)

آیت ۶۴ میں بتایا کہ دن کو یہ لوگ انکساری سے چلتے ہیں اور جاہلوں کو طرح دے جاتے ہیں۔ آیت ۶۵ میں بتایا کہ یہ لوگ رات عبادت میں گزارتے ہیں۔

كَانَ : انفاقهم (جلالین، روح البیان)

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ : ای واحدًا من الثلاثة (جلالین) یعنی جو مذکورہ بالا تین گناہوں میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔

لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا : قال ابن جریر : لیس ثم خرور، بل کما یقال قعد یبکی، وان کان غیر قاعد۔ قال ابن عطیة : کان المستمع للذکر قائم فاذا اعرض عنه کان ذالك خرورا (شوکانی) خرّ کے لفظی معنی گر پڑنا ہیں لیکن یہاں یہ لفظ محاورہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ جب کہتے ہیں وہ بیٹھ کر رونے لگا تو ضروری نہیں کہ رونے والا بیٹھا ہوا ہی ہو۔ اسی طرح نصیحت کو سننے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہوتی ہے جو مؤدبانہ طور پر کھڑا ہو۔ اگر وہ نصیحت نہیں سنتا تو اس کے معنی ہیں کہ وہ گر پڑا۔

أُولَٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلہ میں بہشت کے اعلیٰ مقام دیئے جائیں گے اور انہیں وہاں ہر طرف سے دعائیں اور سلامتی کے پیغام پہنچیں گے۔ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہے یہ ٹھکانا! کیا ہی اچھا ہے یہ مقام!

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٨﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اگر تم اس سے دعا نہ کرو تو میرے ربّ کو تمہاری کیا پروا ہے۔ تم نے اس کے پیغام کو جھٹلایا ہے پس ضرور ہے کہ تمہیں وہ عذاب ملے جو گلے کا ہار بن جاتا ہے ⊙

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں قرآن اور رسول کی صداقت کا بیان ہے۔ ہر ایک نبی جس کا قصّہ بیان کیا گیا ہے کہتا ہے کہ مجھے ربّ العٰلمین نے بھیجا ہے، گویا فرمایا ہے کہ اس کا ربّ العٰلمین ہونا اِس بات کا مقتضی ہے کہ وہ لوگوں کی تربیت کے لئے نبی بھیجے اور ان کے ذریعہ شریعت کا نفاذ کرے۔

آیت ۲ :۔

فرمایا: خدا تعالیٰ کے رحم نے تقاضا کیا کہ قرآن نازل کرے۔ اس نے دیکھا کہ دل زبانِ حال سے پکار رہے ہیں کہ ان کو ایک ایسی کتاب دی جائے جو رُخِ یار کو بے نقاب کر دے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کونسا موسم آسمانی پانی کے نزول کے لئے بہتر ہے۔

آیت ۳ :۔

فرمایا: یہ اس کتاب کی آیات ہیں جن کے متعلق پہلے صحیفوں میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ حق اور باطل کو الگ الگ کر دے گی۔

آیت ۴ :۔

فرمایا: ہم نے اپنے اِس پیغام کو بھیجنے کے لئے اس شخص کو چُنا ہے جس کے دل میں مخلوق کی اِس قدر محبّت ہے کہ وہ اس غم سے نڈھال ہو رہا ہے کہ لوگ کیوں اِس کتاب پر ایمان نہیں لاتے۔

آیت ۵ :۔

فرمایا: ہم آسمان سے ایسے قہری نشان ظاہر کریں گے کہ کفار کو سرِ تسلیم خم کئے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔

آیت ۶، ۷ :۔

فرمایا: قرآن اور رسول کا انکار کوئی نئی بات نہیں۔ لوگوں کا دستور ہے کہ جب بھی اللہ تعالےٰ

ان کے پاس کوئی ایسی تعلیم بھیجتا ہے جو ان کو قعرِ مذلت سے نکال کر بامِ عروج تک پہنچانے والی ہو تو وہ اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں نے قرآن کا انکار ہی نہیں کیا، یہ اس کا تمسخر اُڑاتے ہیں۔ پس ان کو ان کے تمسخر کی سزا بہت جلد ملے گی۔

آیت ۸ :۔

فرمایا: جب اللہ نے تمہاری عارضی اور سفلی زندگی کے لئے طرح طرح کے انتظام کئے ہیں تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اس نے تمہاری دائمی اور رُوحانی زندگی کے لئے کوئی انتظام نہ کیا ہو۔

آیت ۹، ۱۰ :۔

فرمایا: یہ اس کا ہمیشہ سے دستور رہے ہے کہ جو اس کے قوانین کو توڑتا ہے اور اس کے غضب کو بھڑکاتا ہے وہ اس پر اپنا غضب نازل کرتا ہے اور جو اس کے قوانین کا پاس کرتا ہے اور اس کے رحم کا طالب ہوتا ہے وہ اس پر رحم کرتا ہے۔

یہ آیات اِس سورت میں ٹیپ کے مصرع کی طرح چل رہی ہیں اور ہر ایک رسول کے ذکر کے بعد مکرر بیان کی گئی ہیں۔ اِن آیات کو ہر رسول کے ذکر کے ساتھ منسلک کرنا اِس بات کی علامت ہے کہ یہ تمام واقعات حضرت رسولِ پاک فداہ ابی و امّی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی پیش آئیں گے۔ چونکہ حضور تمام قوموں کے لئے رسول بن کر آئے ہیں اِس لئے آپ کے زمانہ میں لوگ آپ کے یا آپ کے نائب کے انکار کے نتیجہ میں وہ تمام عذاب دیکھیں گے جو آپ سے پہلے انبیاء کے انکار کے نتیجہ میں انکی قوموں نے دیکھے، اور آپ پر ایمان لاکر وہ تمام برکتیں حاصل کریں گے جو آپ سے پہلی اُمتوں کو دی گئیں۔

آیت ۱۱ تا ۶۹ :۔

آیت ۶، ۷ میں بتایا تھا کہ جس طرح پہلے لوگوں نے رسولوں کا انکار کیا اور پکڑے گئے اسی طرح اب بھی رسول کا انکار کرنے والے پکڑے جائیں گے۔

چونکہ حضور مثیلِ موسٰی تھے اِس لئے اِس ضمن میں سب سے پہلے موسٰی کا قصہ بیان کیا ہے کہ کس طرح فرعونیوں نے ان کے پیغام کو رد کیا اور غرق کر دیئے گئے۔

آخر میں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ

کہہ کر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ کے مثیل ہیں اور جو حشر موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون کا ہوا وہی حشر تمام ان فراعنہ کا ہوگا جو آپؐ کے یا آپ کے خلفاء کے مقابلہ میں آئیں گے۔

آیت ۷۰ تا ۱۰۵ :-

اِن آیات میں حضرت ابراہیم کا قصّہ بیان کیا ہے۔ حضرت ابراہیم بُتوں کی فضیحت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: مجھے ان سے دشمنی ہے میں صرف ربّ العٰلمین کی پرستش کرتا ہوں جس میں خدائی کی تمام صفات پائی جاتی ہیں۔ پھر وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اے میرے اللہ ایسا کر کہ آنے والی نسلیں مجھے اچھے نام سے یاد کریں اور مجھے جنّت النعیم کا وارث بنا اور قیامت کے غموم وہموم سے بچا۔

آخر میں اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً وَمَا کَانَ اَکۡثَرُھُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ کہہ کر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جدِّ امجد حضرت ابراہیم کے مثیل ہیں، آپ بُت شکنی میں سُنّتِ ابراہیم کا احیاء کریں گے، آنے والی نسلیں آپ کو اچھے نام سے یاد کریں گی، اور آپ جنّت النعیم کے وارث ہوں گے اور قیامت کے ہموم وغموم سے بچائے جائیں گے۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً وَمَا کَانَ اَکۡثَرُھُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ کے عنوان کے ماتحت آیت ۱۰۶ سے مضمون کا ایک نیا باب شروع ہوتا ہے جس کا ذیلی عنوان الا تتّقون انی لکم رسول امین فاتقوا اللہ واطیعون ہے۔

آیت ۱۰۹ میں یہ بتایا تھا کہ عالمِ جسمانی اور عالمِ روحانی دونوں میں اللہ تعالیٰ کا ایک سا قانون چلتا ہے۔ پھر یہ بتایا کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کے مثیل ہیں اور آپ کو بھی وہ انعامات دیئے جائیں گے جو آپ کے ممثّل بہ رسولوں کو دیئے گئے۔ اس کے بعد آیت ۱۰۶ سے ان رسولوں کا ذکر کیا ہے جن کی قومیں خاص بُرائیوں کی وجہ سے ہلاک کی گئیں۔ گویا فرمایا کہ یہ تمام ہلاکتیں رسول پاک کے زمانہ میں جمع کی جائیں گی۔

آیت ۱۰۶ تا ۱۲۳ :-

اِن آیات میں نوح کی قوم کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ اَخَذَتۡھُمُ الۡعِزَّۃُ بِالۡاِثۡمِ وہ بیجا تفاخر کی وجہ سے دولتِ ایمان سے محروم تھے اور حضرت نوح کا اِس لئے انکار کرتے

تھے کہ آپ کے ماننے والے حقیر لوگ ہیں۔ حضرت نوح نے انہیں اِس بات سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے اور ہلاک کر دیئے گئے۔

آخر میں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ کہہ کر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تم لوگوں میں نوح کی قوم کی تمام بُرائیاں موجود ہیں۔ اگر تم اپنے اطوار سے باز نہ آئے تو انہی کی طرح ہلاک کر دئے جاؤ گے۔

آیت ۱۲۳ تا ۱۴۱:۔

اِن آیات میں ہُود کی قوم کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ وہ لوگ بیہودہ یادگاریں اور اُونچے اُونچے محل بناتے تھے اور انہوں نے زمین میں ظلم وستم کا دَور دَورہ جاری کر رکھا تھا۔ ہُود نے ان کو اپنے اطوار درست کرنے کو کہا لیکن وہ باز نہ آئے اور ہلاک کر دیئے گئے۔

آخر میں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ کہہ کر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تم لوگوں میں ہُود کی قوم کی تمام بُرائیاں موجود ہیں۔ اگر تم اپنے اطوار سے باز نہ آئے تو انہی کی طرح ہلاک کر دئے جاؤ گے۔

آیت ۱۴۲ تا ۱۶۰:۔

اِن آیات میں صالح کی قوم کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ ان لوگوں نے حضرت صالح سے نشان مانگا اور حضرت صالح نے ان کو اونٹنی کا نشان دیا اور کہا کہ اس کے حقوق غصب نہ کرنا اور اس کی باری پر اس کو پانی پینے دینا۔ لیکن ان لوگوں نے اُونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور ہلاک کر دیئے گئے۔

آخر میں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ کہہ کر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تم لوگوں میں صالح کی قوم کی تمام بُرائیاں موجود ہیں اگر تم باز نہ آئے تو انہی کی طرح ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۱۶۱ تا ۱۷۶:۔

اِن آیات میں لوط کی قوم کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ وہ لوگ حیوانوں اور مردوں سے افعالِ شنیعہ کے مرتکب ہوتے تھے۔ حضرت لُوط نے انہیں اِس بات سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے اور ہلاک کر دیئے گئے۔

آخر میں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّ رَبَّکَ لَھُوَالْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ کہہ کر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تم لوگوں میں لُوط کی قوم کی تمام بُرائیاں موجود ہیں۔ اگر تم اپنے اطوار سے باز نہ آئے تو انہی کی طرح ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۱۷۷ تا ۱۹۲:-

اِن آیات میں شعیب کی قوم کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ وہ لوگ ناپ تول میں کمی کرتے تھے حضرت شعیب نے انہیں اِس بات سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے اور ہلاک کر دیئے گئے۔

آخر میں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ کہہ کر اِس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگوں میں شعیب کی قوم کی تمام بُرائیاں موجود ہیں۔ اگر تم اپنے اطوار سے باز نہ آئے تو انہی کی طرح ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۱۹۳ تا ۱۹۸:-

اِس مضمون کی طرف جو سورت کے ابتداء میں شروع کیا تھا عَود کر کے فرمایا: یہ تمام پیشگوئیاں جو اپنے وقت پر پوری ہو رہی ہیں اِس بات کی دلیل ہیں کہ قرآن ربّ العٰلمین نے نازل کیا ہے۔ قرآن کی سچائی کی مزید دلیل یہ ہے کہ

۱۔ یہ نہایت فصیح اور بلیغ زبان میں نازل ہؤا ہے۔

۲۔ پہلے صحیفوں میں اس کی پیشگوئی موجود ہے۔

۳۔ اِس میں تمام وہ سچائیاں جمع کر دی گئی ہیں جو وقتاً فوقتاً مختلف قوموں کو دی گئیں۔

۴۔ علماء بنی اسرائیل اس کو شناخت کرتے ہیں۔

آیت ۱۹۹ تا ۲۰۵:-

فرمایا: اگر قرآن فصیح اور بلیغ زبان میں نازل نہ ہوتا تو یہ لوگ اس پر کبھی ایمان نہ لاتے۔ رہا یہ سوال کہ مجرم تو اَب بھی اس پر ایمان نہیں لا رہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ لوگ عذاب دیکھ کر ہی ایمان لائیں گے۔

آیت ۲۰۶ تا ۲۱۰:-

منکرین نے اِعتراض کیا کہ قرآن ہمیں بار بار عذاب سے ڈراتا ہے لیکن ہم پر اب تک کوئی عذاب

نازل نہیں ہؤا۔ فرمایا چند برس کی مہلت تو کوئی مہلت نہیں۔ تمہاری ہلاکت واجب ہو چکی ہے لیکن ہمارا دستور ہے کہ ہم کسی قوم کو ہلاک کرنے سے پہلے اس کو نصیحت کرتے ہیں اور اس کی طرف رسول بھیجتے ہیں۔ جب تم پر اتمامِ حجّت ہو جائے گی اور تم پھر بھی ایمان نہیں لاؤ گے تو پہلی قوموں کی طرح ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۲۱۱ تا ۲۱۳ :۔

منکروں کا ایک اعتراض یہ تھا کہ قرآن نعوذ باللہ شیطانی الہام ہے۔

فرمایا: قرآن کی تعلیم ایسی پاک اور اعلیٰ ہے کہ شیاطین کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا اور اس میں علوم کے وہ خزانے ہیں جن تک ان کی رسائی ممکن نہیں۔ اس کی پاک تعلیم، اس کا طرزِ خطاب، اس کی اندرونی اور بیرونی شہادتیں اِس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ یہ ملائکہ کا کلام ہے۔ لیکن ملائکہ کی باتیں تو شیطان سُن ہی نہیں سکتے پھر یہ کیونکر باور کیا جائے کہ یہ شیطان کا الہام ہے۔

آیت ۲۱۴ :۔

جب مُنکرین کے اعتراض کا کماحقّہٗ جواب دے دیا تو فرمایا: اے منکرو! بہتر ہے کہ تم خدائے واحد کی پرستش کرو اور معبودانِ باطلہ سے کنارہ کر لو ورنہ عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔

آیت ۲۱۵ تا ۲۲۱ :۔

جب منکروں کو اس عذاب سے ڈرایا جو ان کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے تو رسول کو حکم دیا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی اس عذاب سے ڈرا۔ پھر فرمایا: اگر وہ تیری بات نہیں مانتے تو اللہ پر توکّل کر۔ قریبی رشتہ داروں کا ذکر کرکے اِس بات کو واضح کیا کہ ان کا حق ہے کہ انہیں آنے والے خطرات سے آگاہ کر دیا جائے۔

قریبی رشتہ داروں کا خصوصیّت کے ساتھ ذکر کرنے سے دِل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ ان کا مقام مومنوں سے بڑھ کر ہے۔ اِس غلط فہمی کو دُور کرنے کے لئے اس کے ساتھ ہی فرما دیا کہ مومنوں کے ساتھ رحم کا برتاؤ کر اور ان کی تنظیم اور تربیت کے لئے ان کے درمیان چکر لگا۔

آیت ۲۲۲ تا ۲۲۴ :۔

قرآن کا قاعدہ ہے کہ ایک مضمون کو بیان کرتے ہوئے اگر کوئی ضمنی مضمون آجاتا ہے تو اس پر سیر حاصل بحث کرتا ہے اور اس کے بعد پھر اصل مضمون کی طرف عَود کرتا ہے۔ آیت ۲۱۱ تا ۲۱۳ میں

کافروں کے اِس اعتراض کا کہ قرآن شیطان کا الہام ہے یہ جواب دیا تھا کہ قرآن کی تعلیم ایسی پاک تعلیم ہے کہ شیاطین کو اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوسکتا۔ اسی سلسلہ میں گریز کرکے اس پاک تعلیم کا نکتہ مرکزی بیان کر دیا کہ خدائے واحد کی عبادت کرو۔ گویا یہ فرمایا کہ کیا وہ قرآن جس کے تمام کلام کا عمود خدائے واحد و یگانہ کی عبادت ہے شیطان کا الہام ہوسکتا ہے؟

اِن آیات میں اصل مضمون کی طرف عود کرتے ہوئے فرمایا شیطان تو گناہ گار اور بدکار اور جھوٹے لوگوں اور ان لوگوں پر جو ان کی باتیں سُننے کے مشتاق ہوتے ہیں نازل ہوتے ہیں لیکن ہمارے رسول میں تو ان میں سے کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی پھر تم کیونکر کہتے ہو کہ وہ کلام جو وہ پیش کر رہا ہے شیطان کا الہام ہے۔

آیت ۲۲۵ تا ۲۲۷:-

جب کافروں نے دیکھا کہ ان کا یہ اعتراض کہ قرآن شیطان کا کلام ہے بے حقیقت ثابت ہوچکا ہے تو کہنے لگے کہ قرآن شاعر کا کلام ہے۔

فرمایا: شاعروں کی پیروی تو راہ گم کردہ لوگ کرتے ہیں، لیکن رسُول کے پیروکار تو نہایت پاک لوگ ہیں۔ پس جو کتاب اپنے اثرات کے اعتبار سے شاعروں کے کلام سے مختلف ہے تم اسے کس دلیل سے شعر کہتے ہو۔ پھر قرآن کی اندرونی شہادت کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ شاعر تو ہر ایک وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں، کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ، ان کے خیالات کا کوئی نکتہ مرکزی نہیں ہوتا، لیکن قرآن تو ایسی کتاب ہے کہ جس جہت سے بھی دیکھو اس میں خدا نظر آتا ہے، یہ اپنے نفسِ مضمون سے ذرہ بھر نہیں بھٹکتی۔

پھر فرمایا، تم کس دلیل سے ہمارے رسول کو شاعر کہتے ہو۔ شاعر تو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ۔ لیکن ہمارا رسول جو تعلیم دیتا ہے پہلے اس پر خود عمل کرتا ہے۔

آیت ۲۲۸:-

قرآن کا قاعدہ ہے کہ جب قوم کے کسی طبقہ کی بُرائی بیان کرتا ہے تو اس سے نیک لوگوں کو مُستثنیٰ قرار دے دیتا ہے۔

جب شاعروں کی بے راہ روی کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان شاعروں کی استثنا کر دی جو شعر

کو اللہ کے ذکر کے ساتھ منسلک کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ اسلام کی مدافعت کرتے ہیں ؂

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

طٰسٓمّٓ ﴿۲﴾

مَیں بہت مہربان ہوں، سب کچھ سُنتا ہوں، سب کچھ جانتا ہوں ◉

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۳﴾

یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو حق و باطل میں تمیز کرتی ہے ◉

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴﴾ اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُہُمۡ لَہَا خٰضِعِیۡنَ ﴿۵﴾

اے رسول! کیا تُو اس غم میں اپنی جان ہلاک کر دے گا کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ اگر ہم چاہیں تو ان کے لئے آسمان سے کوئی نشان نازل کر دیں اور ان کی گردنیں اس کے آگے جُھک

جائیں ◉

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿٦﴾

فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٧﴾

جب بھی لوگوں کے پاس ربِّ رحمٰن کی طرف سے ان کو عزّت اور شرف بخشنے والی کوئی نئی کتاب آتی ہے تو وہ اس سے اعراض کرتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کا انکار کیا ہے۔ جس چیز کا وہ تمسخر اُڑاتے ہیں اس کی حقیقت انہیں جلد معلوم ہو جائے گی ◉

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿٨﴾

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٩﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠﴾ ع ۱ ۵

کیا وہ زمین کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے کتنی عمدہ عمدہ چیزیں اس میں پیدا کی ہیں؟

اِس تمام کاروبار میں ایک نشان ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ یاد رکھ! تیرا ربّ منکروں کے لئے بہت سخت گیر، مومنوں کے لئے بہت رحم کرنے والا ہے ◉

وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَۙ﴿۱۰﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ﴿۱۱﴾

اے رسول! وہ وقت بھی یاد کر جب تیرے ربّ نے موسٰی کو پکارا اور کہا: ظالموں کی قوم کی طرف جا، فرعون کی قوم کی طرف۔ وہ کیوں اللہ سے نہیں ڈرتے؟ ◉

اَلَا یَتَّقُوْنَ: الا یخافون اللہ (روح البیان، جلالین)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِؕ﴿۱۲﴾ وَ یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَ لَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ﴿۱۳﴾

وَ لَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِۚ﴿۱۴﴾

موسٰی نے کہا: اے میرے ربّ! مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ میری تکذیب نہ کریں۔ میرے دل میں انقباض ہے اور میری زبان نہیں چلتی۔ تو ہارون کو حکم دے کہ میرے ساتھ چلے۔ نیز وہ میرے خلاف ایک الزام بھی لگاتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کر دیں ◉

فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ: لیکون معینًا لی (روح البیان، رازی)

دوسرے مقامات پر فرمایا وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْۙ هٰرُوْنَ اَخِی (۲۰: ۳۰، ۳۱) وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ (۲۸: ۳۵)

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ : تبعة ذنب فحذف المضاف (بیضاوی، رُوح البیان)

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱۷﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؕ﴿۱۸﴾

اللہ نے کہا: وہ ہرگز تجھے قتل نہیں کرسکتے۔ تم دونوں ہمارے نشان لے کر جاؤ۔ ہم تم لوگوں کے ساتھ ہوں گے اور تمہاری دُعائیں سُنیں گے۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو: ہمیں ربّ العٰلمین نے تیرے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ تُو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ کر دے ◉

كَلَّا : ای لا یقتلونك (جلالین، رُوح البیان)

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۙ﴿۱۹﴾

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

جب وہ اپنا پیغام دے چکے تو فرعون نے موسیٰ سے کہا: کیا ہم نے تجھے اپنے گھر میں بچپن میں نہیں پالا؟ تُو نے ہمارے درمیان اپنی عمر کے کئی سال کاٹے۔ اور تُو نے وہ کام بھی کیا جو تُو نے کیا۔ بے شک تُو ناشکرگزاروں میں سے ہے ◉

قَالَ : فرعون لموسیٰ بعد ما اتیاہ فقالا لهٗ ذٰلك (بیضاوی)

فِینَا : فی منازلنا (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۱﴾

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا

وَّ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۲﴾

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۳﴾

موسٰی نے کہا : وہ کام تو مَیں نے بھُول میں کیا تھا۔ جب مجھے معلوم ہوُا کہ تم مجھ سے انصاف نہیں کرو گے تو مَیں تم سے بھاگ گیا۔ پھر میرے ربّ نے مجھے علم و حکمت عطا کی اور اپنا رسُول بنایا۔ اور تُو مجھے یہ کیا احسان جتا رہا ہے کہ تُو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے ◉

لَمَّا خِفْتُكُمْ : ان تواخذونی بمالا استحقه (رُوح البیان)

حُكْمًا : علما وحكمة (رُوح البیان)

قَالَ فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۴﴾

فرعون نے کہا : یہ ربّ العٰلمین کون ہے جس نے تمہیں بھیجا ہے ؟ ◉

وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ : الّذی قلت انّك رسوله (جلالین، رُوح البیان)

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ

مُّوْقِنِیْنَ ﴿۲۵﴾

موسیٰ نے کہا: وہی جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور ان سب چیزوں کا ربّ ہے جو ان کے درمیان ہیں۔ اگر تم صاحبِ علم و نظر ہو تو اس کا پہچاننا تمہارے لئے کچھ مشکل نہیں ◉

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۶﴾

فرعون نے ان لوگوں سے جو اس کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھے تھے کہا: کچھ سُنتے بھی ہو؟ ◉

یعنی مَیں تو اس کی ماہیت کے متعلق سوال کر رہا ہوں اور یہ اس کے افعال کا ذکر کر رہا ہے (بیضاوی)۔

قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۷﴾

موسیٰ نے سِلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا: وہی جو تمہارا بھی ربّ ہے اور تمہارے ابتدائی باپ دادوں کا بھی ◉

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۸﴾

فرعون نے لوگوں سے کہا: تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے مجنون ہے ◉

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۹﴾

موسیٰ نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا: وہی جو مشرق کا بھی ربّ ہے اور مغرب کا بھی اور تمام ان چیزوں کا جو ان کے درمیان

ہیں۔ اگر تم سمجھ سے کام لو تو اس کا پہچاننا تمہارے لئے کچھ مشکل نہیں ◉

اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ: جواب شرط محذوف ہے (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۳۰﴾

فرعون نے موسٰی سے کہا: اگر تُو نے میرے سوا کسی اَور کو اپنا معبود بنایا تو مَیں تجھے قید کر دوں گا ◉

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۱﴾

موسٰی نے کہا: کیا تُو اِس صورت میں بھی مجھے قید کر دے گا کہ مَیں تیرے سامنے کوئی کُھلا کُھلا مُعجزہ پیش کروں ◉

بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ: المعجزۃ (بیضاوی، رُوح البیان)

قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

فرعون نے کہا: اگر تُو اپنے دعوٰی میں سچّا ہے تو اپنا مُعجزہ پیش کر ◉

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾

اس پر موسٰی نے اپنا عصا پھینکا اور ایلو! وہ بنا بنایا اژدھا تھا! ◉

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۲

پھر اس نے اپنا ہاتھ باہر نکالا اور ایلو! وہ دیکھنے والوں کو چمکتا ہوُا دکھائی دینے لگا ◉

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖۗ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۶﴾

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۸﴾

اس پر فرعون نے اپنے اُمراء سے جو اس کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھے تھے کہا: یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے۔ پس بتاؤ! تمہارا کیا مشورہ ہے۔

انہوں نے کہا: موسیٰ اور اس کے بھائی کو توقف میں رکھ اور شہروں میں ہرکارے بھیج تاکہ وہ تمام ماہر جادوگروں کو اکٹھا کر کے تیرے حضور پیش کریں ◉

اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ: اخر امرھا (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۹﴾

وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۴۰﴾

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾

چنانچہ جادوگر مقررہ جگہ اور مقررہ وقت پر جمع کیے گئے اور
لوگوں سے کہا گیا: جلد جلد جمع ہو جاؤ۔ اگر جادوگر غالب آ گئے
تو بہت ممکن ہے کہ ہم ان کی پیروی کر لیں ◉

المیقات: الموعد الّذی جُعِل لهٗ وقت۔ وقد یستعار للموضع الّذی جُعل وقت الاجتماع فیه (منجد) وقتِ مقررہ یا استعارۃً جائے مقررہ۔

هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ: فیه استبطاء لهم فی الاجتماع حثًا علٰی مبادرتهم (بیضاوی، رُوح البیان) لیس المراد بهل حقیقة الاستفهام (رُوح البیان)

نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ: نتّبعهم فی دینهم (بیضاوی) اگر جادوگروں کی اتباع کریں گے تو لامحالہ موسٰی کی اتباع نہیں کریں گے۔ پس اصل مقصودِ کلام موسٰی کی اتباع سے انحراف ہے (بیضاوی)

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۲﴾

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۳﴾

اور جب جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا: اگر ہم غالب
آ گئے تو کیا ہمیں بہت انعام ملے گا؟
فرعون نے کہا: ہاں ضرور ملے گا۔ اور اس صورت میں تم ہمارے
خاص مصاحبین میں شامل کر لئے جاؤ گے ◉

لَاَجْرًا: جُعلًا عظیمًا (رُوح البیان)

اِسی مضمون کو اعراف میں مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ

الْغٰلِبِيْنَ ٥ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ٥ (۱۱۴، ۱۱۵)
اعراف میں أَاِنَّ کی بجائے اِنَّ ہے اور اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ کی بجائے اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن بعض دفعہ ایک ہی واقعہ کو مختلف مقامات پر مختلف الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ اس سے منجملہ دیگر فوائد کے ایک فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ اِس طرح واقعہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی جاتی ہے۔ جب اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا کہا تو گویا یہ کہا کہ ہمیں اجر ضرور ملے گا۔ جب أَاِنَّ کہا تو وہی بات استفہامیہ رنگ میں کہہ دی۔ اِس جگہ استفہام اقرار کے لئے ہے لیکن ہمزہ کی رعایت سے جواب میں اِذًا بڑھا دیا۔ اِنَّ لَنَا اَجْرًا میں ہمزہ محذوف بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ اِس کی مثالیں قرآن میں بے شمار ہیں۔ چنانچہ اِس آیت کی دوسری قراءت أَاِنَّ ہے (بیضاوی، جلالین) یہ بھی جائز ہے کہ جادوگروں میں سے بعض نے سوالیہ رنگ میں بات کہی ہو اور بعض نے دوسرے طریق پر۔ قرآن نے دونوں اقوال جمع کر دیئے اور اِس رنگ میں جمع کئے کہ معلوم ہو کہ دونوں کا مضمون واحد ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن نے قصصِ سابقہ محض قصّے کہانیوں کے طور پر بیان نہیں کئے بلکہ جیسا کہ نصِ صریح تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ (۱۱ : ۵۰) سے ظاہر ہے وہ آئندہ کی پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ پس تغیّرِ الفاظ تغیّرِ احوال پر دلالت کرتا ہے۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور جب فریقین ایک دوسرے کے مقابل آ گئے تو موسٰی نے ساحروں سے کہا: تمہیں جو کچھ پیش کرنا ہے پیش کرو

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ : اعراف: ۱۱۶ میں چونکہ پہلے ان کا قول اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ بیان کر دیا تھا اِس لئے موسٰی کی طرف سے جواب میں صرف اَلْقُوْا کہا گیا۔ یہاں چونکہ ان کا قول درج نہیں کیا گیا اِس لئے اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ کہہ کر انکے قول کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ

اِنَّا لَنَحۡنُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۵﴾

چنانچہ انہوں نے اپنی رسّیاں اور اپنے سونٹے میدان میں ڈالے اور کہا: فرعون کے اقبال کی قسم ہم ضرور غالب آئیں گے ◉

فَاَلۡقٰی مُوۡسٰی عَصَاہُ فَاِذَا ہِیَ تَلۡقَفُ مَا یَاۡفِکُوۡنَ ﴿۴۶﴾

اور جب وہ اپنا کرتب دکھا چکے تو موسٰی نے اپنا عصا میدان میں پھینکا اور ایلو! وہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی تمام سحربافیاں ہڑپ کر گیا ◉

فَاَلۡقٰی مُوۡسٰی عَصَاہُ : ف کا عطف محذوف پر ہے یعنی عبارت کی تقدیر ہے فلما القوا سحروا اعین النّاس واسترھبوا ھم وجاؤ بسحر عظیم واوحینا الی موسٰی ان الق عصاک (۷: ۱۱۶، ۱۱۷) فالقٰی موسٰی عصاہ۔

فَاُلۡقِیَ السَّحَرَۃُ سٰجِدِیۡنَ ﴿۴۷﴾

جب سچّائی ظاہر ہوگئی تو جادوگر بے اختیار سجدہ میں گر پڑے ◉

فَاُلۡقِیَ السَّحَرَۃُ سٰجِدِیۡنَ : ف کا عطف محذوف پر ہے۔ یعنی عبارت کی تقدیر ہے فَوَقَعَ الۡحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (۷: ۱۱۸) واُلۡقِیَ السَّحَرَۃُ سٰجِدِیۡنَ۔

قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۸﴾

رَبِّ مُوۡسٰی وَ ہٰرُوۡنَ ﴿۴۹﴾

وہ کہنے لگے: ہم ربّ العالمین پر ایمان لاتے ہیں، جو موسٰی اور ہارون کا ربّ ہے ◉

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۚ ﴿۵۰﴾

فرعون نے کہا: کیا تم میری اجازت کے بغیر موسیٰ کی اطاعت کرنے لگے ہو۔ یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ تم اِس بات کا نتیجہ جلد ہی دیکھ لوگے۔ مَیں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر چڑھا دوں گا ◉

اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ: اعراف: ۱۲۴ میں فرمایا اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا. فرعون نے دونوں باتیں کہیں مضمون کے اعتبار سے ایک جگہ ایک تفصیل بیان کر دی اور دوسری جگہ دوسری۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۚ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۚ ﴿۵۱﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿۵۲﴾ ع ۳ / ۱۸ / ۷

وہ کہنے لگے: ہمیں اس میں کوئی تکلیف نہیں۔ بالآخر ہمیں اپنے ربّ ہی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہماری خطائیں اِس وجہ سے معاف کر دے گا کہ ہم اس پر سب سے پہلے

ایمان لے آئے ◉

اعراف: ۱۲۶، ۱۲۷ کے اور یہاں کے بیان کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔ جادوگر بہت سے لوگ تھے (بعض اقوال کے مطابق کئی ہزار تھے) بعض نے اپنے مافی الضمیر کو ایک رنگ میں ادا کیا اور بعض نے دوسرے رنگ میں۔ قرآن نے اس کا خلاصہ بیان کر دیا ہے۔

جب انسان خدا پر ایمان لے آتا ہے تو دنیوی تکلیف تکلیف نظر نہیں آتی۔ ساحروں کے قول لاضیر کا مسیح کے قول ایلی ایلی لما شبقتنی (متی ۲۷: ۴۶) سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا قول صلیب کے خوف کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اِس لئے تھا کہ بائیبل میں آیا تھا "جو کاٹھ پر مارا جائے وہ ملعون ہوتا ہے۔" (استثناء ۲۱: ۲۱)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور ہم نے موسٰی کی طرف وحی کی اور کہا: میرے بندوں کو لے کر رات کو چل دے۔ تم لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا ◉

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ج

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۵﴾ لا

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۶﴾ لا

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۷﴾ ط

جب فرعون کو معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل جا رہے ہیں تو اس نے لشکر جمع کرنے کو شہروں میں ہرکارے بھیجے اور اعلان کیا: یہ ایک قلیل سی جماعت ہے۔ انہوں نے ہمارے غصہ کو بھڑکایا ہے۔ لیکن ہم ہشیار اور متحد لوگ ہیں ◉

فَاَرْسَلَ : حین اُخبر بسیرهم (جلالین، رُوح البیان، بیضاوی)

حٰشِرِیْنَ : العساکر (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

شِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ : یقال عصبة قلیلة وقلیلون وکثیرة وکثیرون (شوکانی)

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۸﴾

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۵۹﴾

كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۶۰﴾

اِس طرح ہم نے انہیں ان کے باغوں اور چشموں، ان کے خزانوں اور عمدہ عمدہ ٹھکانوں سے نکالا۔ ان کے ساتھ تو ہم نے یہ معاملہ کیا۔ لیکن بنی اسرائیل کو ہم نے باغوں، چشموں اور خزانوں کا وارث بنایا ◉

وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ : خدا رحم کرے۔ مصر میں فرعون کی تہذیب کو زندہ کرنے کی تحریک چل رہی ہے۔ خدا نہ کرے کہ لوگ محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب کو چھوڑ کر کسی اَور تہذیب کو اپنانے لگیں اور دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ ﴿۶۱﴾

اور مصریوں نے دن چڑھتے ہی بنی اسرائیل کو جا لیا ◉

فَاَتْبَعُوْهُمْ : لحقوهم (جلالین)

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۲﴾

جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھی

کہنے لگے : ہم پکڑے گئے ◉

قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾

موسیٰ نے کہا: ہرگز نہیں ! میرے ساتھ میرا ربّ ہے۔وہ ضرور میرے لئے کوئی راہ نکالے گا ◉

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾

ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنا عصا سمندر پر مار۔اور جونہی کہ اس نے عصا مارا سمندر پھٹ گیا اور کئی ٹکڑے ہوگیا اورپانی کا ہر ایک ٹکڑا بہت بڑے پہاڑ کی طرح کھڑا ہوگیا ◉

فَانفَلَقَ : الفاء فصیحة ای فضرب فانفلق ماء البحر (روح البیان) فانفلق وصار فرقًا (بیضاوی)

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ﴿٦٤﴾

وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾

ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾

پھر ہم اسی جگہ کے قریب دوسرے لوگوں کو لے آئے۔اورہم نے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو تو بچا لیا اور دوسروں کو غرق کر دیا ◉

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۶۸﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۶۹﴾ ع ۴ ۱۷ ۸

اِس تمام واقعہ میں ایک نشان ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ یاد رکھ! تیرا ربّ منکروں کے لئے بہت سخت گیر، مومنوں کے لئے بہت رحم کرنے والا ہے ◉

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۷۰﴾

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۱﴾

اے رسول! انہیں ابراہیم کا قصّہ سُنا۔ اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: تم کِن چیزوں کی پرستش کرتے ہو؟ ◉

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ ﴿۷۲﴾

انہوں نے جواب دیا: ہم بُتوں کی پرستش کرتے ہیں اور انہی کی سیوا کرتے رہتے ہیں ◉

فَنَظَلُّ: ندوم (بیضاوی، رُوح البیان)

قَالَ هَلْ یَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ لا

اَوْ یَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ ﴿۷۴﴾

ابراہیم نے کہا: کیا جب تم انہیں پکارتے ہو وہ تمہاری پکار کو

سُنتے ہیں ؟ یا کیا وہ تمہیں کوئی نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں ؟ ۞

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

انہوں نے کہا: نہیں! لیکن ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسا ہی کرتے پایا ۞

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾

وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾

وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾

ابراہیم نے کہا: کیا تم نے دیکھ لیا کہ تم کن چیزوں کی پرستش کرتے ہو، تم اور تمہارے اگلے باپ دادا؟ یہ بت میرے دشمن ہیں۔ البتہ ربّ العالمین میرا دشمن نہیں، جس نے مجھے پیدا کیا اور جو میری

رہنمائی کرتا ہے، جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے، جو مجھے موت دے گا اور پھر زندہ کرے گا، اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ روزِ جزا کو میری خطائیں معاف کرے گا ◉

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾

وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾

پھر ابراہیم دست بدعا ہو کر اپنے ربّ سے کہنے لگا: اے میرے ربّ! مجھے علم و حکمت عطا کر اور نیک لوگوں میں شامل کر۔ اور ایسا کر کہ آنے والی نسلیں مجھے اچھے نام سے یاد کریں۔ اور مجھے اس جنّت کا مستحق بنا جس میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں۔ اور میرے باپ کے گناہ معاف کر، وہ راہ گم کردہ ہے۔ اور مجھے اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، جس دن سوائے

ان لوگوں کے جو اللہ کے حضور پاک دل لے کر حاضر ہوں گے نہ مال
کسی کے کام آئے گا اور نہ اولاد ◉

جب خدا تعالیٰ کی صفات کا ذکر کیا تو گویا محبوب سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور رُوح بے اختیار اس کے آستانہ پر جھک گئی۔ چنانچہ غیبت سے خطاب کی طرف التفات کیا۔

حُكْمًا: علما (جلالین) کما لا فی العلم والعمل (بیضاوی، رُوح البیان)

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ: من المستحقین (رُوح البیان) جَنَّةِ النَّعِيْمِ کے لفظی معنے ہیں: نعمتوں والی جنت یعنی اس میں نعماء کی اِس قدر کثرت ہوگی کہ خود وہ اِس نام سے پکاری جائے گی۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۱﴾

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۲﴾

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۳﴾

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۴﴾

اس دن جنت متقیوں کے قریب کی جائے گی اور گمراہوں کے لئے دوزخ عیاں کر دی جائے گی اور انہیں کہا جائے گا: کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے تھے؟ کیا وہ تمہاری کوئی مدد کر سکتے ہیں یا کچھ اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں؟ ◉

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۵﴾

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۶﴾

اس دن جھوٹے معبود اور گمراہ لوگ اور شیطان کے لشکر، سب

کے سب اوندھے مُنہ جہنّم میں جھونک دئے جائیں گے ◉

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ : ای الآلهة وعبدتهم. والكبكبة تكرير الكب لتكرير معناه كانّ من القی فی النّار ینکب مرة بعد اخری حتّٰی یستقر فی قعرها (بیضاوی، رُوح البیان) اُلقوا (جلالین)

هُمْ : المعبودین (شوکانی، رُوح البیان)

غَاوٗنَ : عابدین (شوکانی، رُوح البیان)

قَالُوْا وَ هُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۷﴾

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۸﴾

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۹﴾

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

وَ لَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۲﴾

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

گمراہ لوگ اپنے معبودوں سے کہیں گے جبکہ وہ دونوں فریق جہنّم میں آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے : اللہ کی قسم ! ہم کُھلی کُھلی گمراہی میں مبتلا تھے کہ تمہیں ربّ العالمین کے برابر ٹھرا رہے تھے۔ ہمیں تو مجرموں نے گمراہ کر دیا۔ اب نہ کوئی ہمارا شفیع ہے اور

نہ کوئی دلی دوست۔ کاش کہ ہم ایک دفعہ واپس لوٹ سکیں اور پھر مومن بن جائیں ⚫

اِذْ : ظرف لکونھم فی ضلال مبین (روح البیان ، شوکانی)

فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ : جواب التمنی او عطف علیٰ کرۃ ای لو ان لنا ان نکر فنکون من المؤمنین (بیضاوی)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۵﴾ ع

دیکھو! ابراہیم کے واقعہ میں ایک نشان ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ یاد رکھ! تیرا ربّ دشمنوں کے لئے بہت سخت گیر، دوستوں کے لئے بہت رحم کرنے والا ہے ⚫

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ﹰ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ ۚ

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ ج

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۸﴾ لا

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۹﴾ ج

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ج اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ ج

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۱﴾ ط

نوح کی قوم نے رسولوں کا انکار کیا۔ ان کے بھائی بند نوح نے ان سے کہا: تم کیوں اللہ سے نہیں ڈرتے؟ مَیں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اپنے فرائض کو دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ مَیں اپنی خدمت کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر ربّ العالمین کے ذمّہ ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ◉

اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ : ای انّی لکم رسول من اللہ، امین فیما ابلغکم عنہ (شوکانی)

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ؕ﴿۱۱۲﴾

انہوں نے جواب دیا: کیا ہم تجھ پر ایمان لے آئیں جبکہ تیرے پیروکار نہایت کمینے لوگ ہیں؟ ◉

قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۚ﴿۱۱۳﴾

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۚ﴿۱۱۴﴾

وَ مَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ﴿۱۱۵﴾

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ؕ﴿۱۱۶﴾

نوح نے کہا: مجھے ان کے اعمال کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ ان کا حساب لینا میرے ربّ کا کام ہے۔ اگر تم سمجھ سے کام لیتے تو یہ بات سمجھنی تمہارے لئے کچھ مُشکل نہ تھی۔ میرا منصب ایمان لانے والوں کو دھتکارنا نہیں۔ میرا کام تو صرف اِتنا ہے کہ تمہیں آنے والے خطرات سے صاف صاف آگاہ کر دوں ◉

لَوْ تَشْعُرُوْنَ : لعلمتم ذالك (بیضاوی، روح البیان) جواب شرط محذوف ہے۔

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ﴿۱۱۶﴾

انہوں نے کہا : اے نوح ! اگر تو اپنی روش سے باز نہ آیا تو سنگسار کر دیا جائے گا ◉

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾

فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَ مَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾

اس پر نوح دست بدعا ہو کر اپنے ربّ سے کہنے لگا : اے میرے ربّ ! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ میرے اور ان کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر اور مجھے اور ان مومنوں کو جو میرے ساتھ ہیں ان کے شر سے بچا ◉

وَ نَجِّنِیْ : من قصدهم او شؤم عملهم (بیضاوی) یعنی ان کے شر سے بچا یا اس ہلاکت سے بچا جو ان کی بد اعمالیوں کے نتیجہ میں ان کا مقدّر بن چکی ہے۔

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿۱۲۰﴾

چنانچہ ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں سوار تھے بچا لیا۔ اور اس کے بعد باقیوں کو غرق کر دیا ◉

بَعْدُ: بعد انجائهم (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۳﴾ ع ۱۸ ۶ ۱۰

اس تمام واقعہ میں ایک نشان ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ یاد رکھ! تیرا ربّ منکروں کے لئے بہت سخت گیر، مومنوں کے لئے بہت رحم کرنے والا ہے ◉

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ ۚۖ

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ ۚ

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۶﴾ ۙ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۷﴾ ۚ

وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ ؕ

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ۙ

وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ۚ

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ ۚ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۳۲﴾ؕ

وَاتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ۚ

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ۚۙ

وَجَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۳۵﴾ۚ

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳۶﴾ؕ

عاد کے قبیلہ نے رسولوں کا انکار کیا۔ ان کے بھائی بند ہُود نے ان سے کہا: تم کیوں اللہ سے نہیں ڈرتے؟ مَیں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اپنے فرائض کو دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ مَیں اپنی خدمت کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر ربّ العالمین کے ذمّہ ہے۔

یہ تمہارا کیا طریق ہے کہ تم ہر اُونچے مقام پر ایک بےسُود یادگار بناتے ہو، اور تم اُونچے اُونچے محل بناتے ہو جیسے تمہیں ان میں ہمیشہ رہنا ہے، اور جب تم کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سخت گیروں کا سا معاملہ کرتے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ہاں اس خدا سے ڈرو جس نے تم پر تمام وہ انعام کئے ہیں جو تمہارے علم میں ہیں، اس نے تمہیں مویشی اور بیٹے دئے، باغ اور چشمے عطا کئے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم اس ہولناک عذاب میں گرفتار نہ ہو جاؤ کہ جس دن وہ نازل ہوگا وہ دن اس کی وجہ سے سخت شمار ہونے لگے گا ◉

كَذَّبَتْ عَادُ : انث عاد باعتبار القبيلة وهو اسم ابيهم (روح البيان)
تَعْبَثُوْنَ : بے سُود۔ عبث۔ لاحاصل یا قصورًا یفتخرون بها (بیضاوی) یعنی تفاخر کی غرض سے۔

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾
اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾
وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

انہوں نے جواب دیا: تُو ہمیں نصیحت کر یا نہ کر ہمارے لئے یکساں ہے۔ جو جُھوٹ تُو گھڑ رہا ہے پہلے لوگوں نے بھی گھڑا تھا۔ ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا ◉

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ : ما هٰذا الّذی جئتنا به الاکذب الاوّلین (بیضاوی) اختلاقهم وکذبهم (جلالین)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۴۰﴾ ع ۱۸ ۱۱

قصّہ کوتاہ یہ کہ انہوں نے اس کا انکار کیا اور ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔
اِس تمام واقعہ میں ایک نشان ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں

لاتے۔ یاد رکھ! تیرا رب منکروں کے لئے بہت سخت گیر، مومنوں کے لئے بہت رحم کرنے والا ہے ⊙

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤٢﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٣﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٤﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٥﴾

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٦﴾

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٧﴾

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٨﴾

وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٩﴾

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٥٠﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥١﴾

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥٢﴾

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٣﴾

ثمود کے قبیلہ نے رسولوں کا انکار کیا۔ ان کے بھائی بند صالح نے ان سے کہا: تم کیوں اللہ سے نہیں ڈرتے ؟ مَیں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ مَیں اپنی خدمت کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر ربّ العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم یہاں ان نعماء کے درمیان جو تمہیں عطا کی گئی ہیں امن سے دن گزارنے کے لئے چھوڑ دئے جاؤ گے، باغوں کے درمیان اور چشموں کے درمیان، لہلہاتے ہوئے کھیتوں کے درمیان اور ان نخلستانوں کے درمیان، جن کے درختوں کے خوشے بوجھ کی وجہ سے ٹوٹے جا رہے ہیں ؟ تمہارا حال یہ ہے کہ تم پہاڑ کھود کھود کر اپنی کاریگری دکھانے کے لئے گھر بناتے ہو۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اُن حد سے بڑھنے والوں کا کہا نہ مانو، جو ملک میں فساد بپا کرتے ہیں اور راستبازی اختیار نہیں کرتے ◉

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ : انث باعتبار القبيلة وهو اسم جدهم الاعلى (روح البيان)

اَتُتْرَكُوْنَ : اتظنون انكم تتركون (روح البيان)

فِيْ مَا هٰهُنَآ : فى النعم الذى هو ثابت فى هٰذا المكان اى الدّنيا (روح البيان)

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۚ ﴿١٥٤﴾

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٥﴾

انہوں نے جواب دیا: تیرا دماغ جادو کے اثر کے نیچے چل گیا ہے۔ تُو ہمارے جیسا ایک انسان ہے اور بس۔ اگر تُو اپنے دعوٰی میں سچّا ہے تو کوئی نشان دکھلا ◉

مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ: الّذین سُحر واکثیرا حتّی غلب علیٰ عقلھم (بیضاوی، جلالین)

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ﴿۱۵۶﴾

وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵۷﴾

اس نے کہا: یہ اونٹنی ہے۔ اس کے لئے پانی پینے کی باری ہے اور تمہارے لئے بھی مقررہ دن کو پانی پینے کی باری ہے۔ اُسے کسی قِسم کی گزند نہ پہنچانا ورنہ تم پر ایک ایسا ہولناک عذاب آئے گا کہ جس دن وہ عذاب آئے گا وہ دن اس کی وجہ سے سخت شمار ہونے لگے گا ◉

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ: عظم الیوم بالنسبة الیٰ عظم ماحل فیه (رُوح البیان)

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ۙ﴿۱۵۸﴾

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵۹﴾

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۠﴿۱۶۰﴾

ع ۸ ۹ ۱۲

لیکن انہوں نے صالح کی بات کی پروا نہ کی اور اُونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں جس کا نتیجہ یہ ہوُا کہ وہ صبح ہوتے ہی شرمسار ہو گئے اور اس عذاب کی گرفت میں آ گئے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اِس تمام واقعہ میں ایک نشان ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ یاد رکھ! تیرا ربّ منکروں کے لئے بہت سخت گیر، مومنوں کے لئے بہت رحم کرنے والا ہے ◉

فَعَقَرُوْهَا: ف کا عطف محذوف پر ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ۚۖ ﴿۱۶۱﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ ﴿۱۶۲﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ ﴿۱۶۳﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ ﴿۱۶۴﴾

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ ﴿۱۶۵﴾

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۙ ﴿۱۶۶﴾

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

لوط کی قوم نے رسولوں کا انکار کیا۔ ان کے بھائی بند صالح نے ان سے کہا: تم کیوں اللہ سے نہیں ڈرتے؟ مَیں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اپنے فرائض کو دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ مَیں اپنی خدمت کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر ربّ العالمین کے ذمّہ ہے۔ کیا یہ درست نہیں کہ تمام قوموں میں سے صرف تم ہی وہ لوگ ہو جو مَردوں کے پاس جاتے ہو اور عورتوں کو چھوڑ دیتے ہو جو تمہارے ربّ نے تمہارے لئے بنائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم ایک سرکش قوم ہو ◉

مِنَ الْعٰلَمِیْنَ: انتم من جملۃ العالمین صرتم مخصوصین بھٰذا الصفۃ (رازی)

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٨﴾

انہوں نے جواب میں کہا: اے لوط! اگر تُو اپنی باتوں سے باز نہ آیا تو شہر بدر کر دیا جائے گا ◉

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٩﴾

اس نے کہا: مجھے تمہارے اعمال سے سخت نفرت ہے ◉

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧٠﴾

پھر وہ دست بدعا ہو کر اپنے ربّ سے کہنے لگا: اے میرے ربّ! مجھے اور میرے اہل کو ان لوگوں کے اعمال کے نتائج سے بچا ◉

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧١﴾

اِلَّا عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۱۷۱﴾ۚ

ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۱۷۲﴾ۚ

وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡہِمۡ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ﴿۱۷۳﴾

چنانچہ ہم نے لوط کو اور سوائے اس بُڑھیا کے جو خود بخود پیچھے رہ گئی اس کے تمام اہل و عیال کو بچا لیا اور باقی لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ ہم نے ان پر ہلاک کرنے والی بارش برسائی۔ کیا ہی بُری تھی وہ بارش جو ان لوگوں پر ہوئی جن کو پہلے سے تنبیہہ کر دی گئی تھی! ◉

کَانَتۡ مِنَ الۡغَابِرِیۡنَ: غابر فاعل کے وزن پر اسم صفت کے معنوں میں استعمال ہوُا ہے۔ کانت من الغابرین کے الفاظ سے یہ مفہوم بھی پیدا ہوتا ہے کہ اس عورت کا شیوہ تھا کہ ہر بات میں لوط کی مخالفت کرتی تھی۔

فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ: بارش کا کام تو مُردہ کھیتی کو زندہ کرنا ہے لیکن کیا ہی بُری تھی وہ بارش جس نے زندوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۷۴﴾

وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۷۵﴾ؑ ع ٩ ٢٦ ١٣

اِس تمام واقعہ میں ایک نشان ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ یاد رکھ! تیرا ربّ منکروں کے لئے بہت سخت گیر، مومنوں کے لئے بہت رحم کرنے والا ہے ◉

كَذَّبَ اَصۡحٰبُ لۡئَيۡكَةِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۚۖ ﴿۱۷۷﴾

اِذۡ قَالَ لَهُمۡ شُعَيۡبٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۚ ﴿۱۷۸﴾

اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ ﴿۱۷۹﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۚ ﴿۱۸۰﴾

وَمَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ ﴿۱۸۱﴾

اَوۡفُوا الۡـكَيۡلَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِيۡنَ ۚ ﴿۱۸۲﴾

وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ ۚ ﴿۱۸۳﴾

وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ۚ ﴿۱۸۴﴾

وَاتَّقُوا الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَالۡجِـبِلَّةَ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ ﴿۱۸۵﴾

جنگل کے بسنے والوں نے رسولوں کا انکار کیا۔ شعیب نے ان سے کہا: تم کیوں اللہ سے نہیں ڈرتے؟ مَیں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اپنے فرائض کو دیانتداری سے ادا کر رہا ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اپنی خدمت

کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر ربّ العالمین کے ذمہ ہے۔
پیمانے پورے پورے بھرو، مال دینے میں لوگوں کو نقصان نہ دو،
عدل و انصاف سے تولو، لوگوں کی چیزوں میں کمی نہ کرو، ملک میں
فساد بپا نہ کرو اور اس خدا سے ڈرو جس نے تمہیں اور اگلی نسلوں
کو پیدا کیا ◉

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ: جب گاہک کسی مال کا سودا کر لیتا ہے تو وہ چیز اس کی ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد مال ناقص دینا یا کم دینا اس کے مال میں تصرف ہے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۶﴾
وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۷﴾
فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۸﴾

انہوں نے جواب دیا: تیرا دماغ جادو کے اثر کے نیچے چل گیا
ہے۔ تُو ہماری طرح کا ایک انسان ہے اور بس۔ ہم تجھے جھوٹا
سمجھتے ہیں۔ اگر تُو اپنے دعویٰ میں سچّا ہے تو ہم پر آسمان کا کوئی
ٹکڑا گرا دے ◉

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

اس نے کہا: میرا ربّ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے ◉

یعنی تم اس کے عذاب کے مستحق ہو چکے ہو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۹۰﴾

قصہ کوتاہ یہ کہ انہوں نے شعیب کا انکار کیا۔ چنانچہ ان پر ایک
ایسا عذاب آیا کہ دن کو اندھیرا چھا گیا۔ وہ ایسا سخت عذاب تھا
کہ اس کی وجہ سے وہ دن بھی سخت شمار ہونے لگا ◉

یَوْمِ الظُّلَّۃِ: اس کے لفظی معنی ہیں اندھیرے کا دن۔ مبالغہ کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے اندھیرے کی نسبت دن کی طرف کر دی گئی ہے۔ یعنی اس دن ایسا اندھیرا ہو گیا کہ وہ دن ہی اندھیرے کا دِن کہلانے لگا۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۱﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۲﴾ ع ۱۰/۱۶ ۱۴

اِس تمام واقعہ میں ایک نشان ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔
یاد رکھ! تیرا ربّ مُنکروں کے لئے بہت سخت گیر، مومنوں کے لئے
بہت رحم کرنے والا ہے ◉

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ ﴿۱۹۳﴾
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۙ ﴿۱۹۴﴾
عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۙ ﴿۱۹۵﴾
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ؕ ﴿۱۹۶﴾
وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۷﴾

یہ قرآن ربّ العالمین نے اُتارا ہے۔ اسے رُوح الامین نے فصیح و بلیغ عربی میں تیرے دل پر اُتارا ہے تاکہ تُو لوگوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرے۔ اور اس کا ذکر پہلی کتب میں موجود ہے ◉

اَلرُّوْحُ الْاَمِيْنُ: جبرائیل کو الرّوح الامین کہہ کر اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس کی تنزیل میں سرِمُو فرق نہیں آیا۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٨﴾

کیا ان لوگوں کے لئے یہ دلیل کافی نہیں کہ اس قرآن کو علماء اسرائیل پہچانتے ہیں ◉

يَعْلَمَهٗ: ليعرفوه (بیضاوی)

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٩﴾

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠٠﴾

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠١﴾

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠٢﴾

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٤﴾

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٥﴾

اور اگر ہم اسے کسی غیر عرب پر نازل کرتے اور وہ اسے ان لوگوں کو پڑھ کر سُناتا تو وہ اس پر کبھی ایمان نہ لاتے۔ جس طرح ہم نے ان لوگوں کے دل میں کُفر کو داخل کر دیا ہے اسی طرح ہم تمام مجرموں کے دِل میں کفر کو داخل کر دیتے ہیں۔ وہ کبھی بھی اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ عذاب کو نہ دیکھ لیں۔ ان پر عذاب اچانک آئے گا اور انہیں سمجھ میں نہیں آئے گا کہ یہ کدھر سے آیا ہے۔ اس وقت وہ کہیں گے: کیا ہمیں کسی صورت مہلت مل سکتی ہے؟ کیا اس برتے پر وہ شور مچاتے ہیں کہ ہم ان پر جلد عذاب نازل کریں؟ ◉

لَا يَشْعُرُوْنَ: باتیانه (بیضاوی، رُوح البیان)

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ: الفاء للعطف علیٰ مقدر ای یکون حالهم کما ذُکر من الاستنظار عند نزول العذاب الالیم فَیَسْتَعْجِلُوْنَ بعذابنا (رُوح البیان)

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٦﴾

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٧﴾

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٨﴾

ذرا بتا! اگر ہم انہیں چند برس عیش و عشرت میں بسر کرنے دیں اور پھر وہ عذاب جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ان پر آ جائے تو ان کا عیش و عشرت ان کے کِس کام آئے گا ◉

وَ مَآ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنۡذِرُوۡنَ ﴿۲۰۹﴾

ذِكۡرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۲۱۰﴾

ہم کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتے جب تک کہ ہمارے رسول اسے آنے والے خطرے سے آگاہ نہیں کر دیتے۔ ہم نصیحت کا حق ادا کرتے ہیں۔ ہم ظالم نہیں ہیں ◉

ذِکرٰی: خبر مبتدا محذوف (املاء)

وَ مَا تَنَزَّلَتۡ بِهِ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿۲۱۱﴾

وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهُمۡ وَمَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ﴿۲۱۲﴾

اِنَّهُمۡ عَنِ السَّمۡعِ لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ ﴿۲۱۳﴾

یہ کلام شیاطین نے نہیں اُتارا۔ نہ ہی یہ کام ان کے مناسبِ حال ہے اور نہ ہی یہ ان کے بس کی بات ہے۔ انہیں تو ملائکہ کے کلام کو سُننے کی اجازت ہی نہیں ◉

عَنِ السَّمۡعِ: لکلام الملائکۃ (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

قرآن کا قاعدہ ہے کہ اکثر اعتراض دُہرائے بغیر اس کا جواب دے دیتا ہے۔ اِس جگہ کفّار کے اِس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ نعوذ باللہ قرآن شیطان کا الہام کردہ ہے۔

فَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۲۱۴﴾

اے شخص ہم نے نصیحت کا حق ادا کر دیا ہے۔ پس اللہ کے

سوا کسی اور معبود کی عبادت نہ کرو ورنہ تُو عذاب میں مُبتلا ہو جائے گا ⊙

فَلَا تَدْعُ : اذا عرفت ... حال الکفار (رُوح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۵﴾

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۱۶﴾

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

اے رسول! اپنے قریبی رشتہ داروں کو آنے والے عذاب سے ڈرا اور مومنوں سے جو تیری پیروی کرتے ہیں مہربانی کا سلوک کر۔ اگر تیرے رشتہ دار تیرا کہا نہ مانیں تو ان سے کہہ: مَیں تمہارے اعمال سے بری الذمہ ہوں ⊙

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۲۱۸﴾

الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۹﴾

وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ﴿۲۲۰﴾

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۲۱﴾

اور اے رسول! اس خدا پر توکّل کر جو منکروں کے لئے بہت سخت گیر، مومنوں کے لئے بہت رحم کرنے والا ہے، جو تجھے اس وقت دیکھ رہا ہوتا ہے جب تُو نماز کے لئے کھڑا

ہوتا ہے اور اس وقت دیکھ رہا ہوتا ہے جب تو نمازیوں کے درمیان اِدھر اُدھر پھر رہا ہوتا ہے۔ یاد رکھ! وہ سب کچھ سُنتا، سب کچھ جانتا ہے ◉

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢٢﴾

تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٣﴾

يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٤﴾

لوگو! کیا مَیں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کِس پر اُترتے ہیں۔ وہ تمام ان جھوٹے اور بدکار لوگوں پر اُترتے ہیں جو ان کی طرف کان لگائے رکھتے ہیں اور اکثر جھوٹ بولتے ہیں ◉

يُلْقُونَ السَّمْعَ : الجملة فی محل الجر علیٰ انها صفه کلّ افاك اثيم (روح البیان)

وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ : الافاکین (روح البیان) یعنی اپنی غیب دانی اور کہانت کے دعوٰی میں۔ جلالین نے ھم کی ضمیر کا مرجع شیاطین کو لیا ہے یعنی اکثر باتیں جو شیطان ان کو بتاتے ہیں جھوٹ ہوتی ہیں۔

الاکثریۃ باعتبار اقوالھم (بیضاوی)

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٥﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿٢٢٦﴾

وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٧﴾

اور نہ ہی یہ قرآن کسی شاعر کا کلام ہے ۔ شاعروں کی پیروی تو راہ گم کردہ لوگ کرتے ہیں ۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ شاعر ہر ایک وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے ◉

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ : و کا عطف اس مضمون پر ہے جو آیت ۲۱۱ تا ۲۱۳ میں بیان کیا گیا ہے ۔

مخالفوں کا پہلا اعتراض تو یہ تھا کہ یہ شیطان کا کلام ہے ۔ اس کی تردید کرنے کے بعد ان کے دوسرے اعتراض کا رد کیا کہ یہ شاعر کا کلام ہے ۔ فرمایا: نہ اپنے اثر کے اعتبار سے یہ کلام شاعر کا کلام کہلا سکتا ہے اور نہ رسول میں شاعروں والی کوئی بات ہے ۔ پس تمہارا یہ اعتراض بھی باطل ہے ۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۸﴾ ع ۱۱ ۱۵

البتہ ان شاعروں کا حال جدا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور جب ان پر ظلم کیا جائے تو ظالم سے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں ۔ ظالم جلد ہی جان لیں گے کہ وہ کدھر کو جا رہے ہیں ◉

سُورۃ النّمل

ربطِ آیات

اِس سُورت میں سورہ الشعراء والا مضمون آگے بڑھایا ہے۔

آیت ۲ تا ۴ :-

فرمایا: یہ اس کتاب کی آیات ہیں جس میں تمام گزشتہ صحیفوں کی قائم رہنے والی صداقتیں جمع کر دی گئی ہیں اور جو حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب ہے۔ اِن آیات میں مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے۔

آیت ۵، ۶ :-

فرمایا: جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس کتاب کو مانتے ہیں لیکن جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ اسے نہیں مانتے اور اپنی بدکرداریوں میں سرگرداں رہتے ہیں۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

آیت ۷ :-

فرمایا: اے رسول! تجھے یہ علم و حکمت سے پُر قرآن علیم و حکیم خدا نے عطا کیا ہے۔

آیت ۸ تا ۱۵ :-

جیسا کہ الشعراء میں بیان کیا گیا تھا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰ ہیں۔ پس ضرور تھا کہ آپ کے مُنکروں کے ساتھ بھی وہی معاملہ ہو جو حضرت موسیٰؑ کے منکرین کے ساتھ ہوا اور آپ پر ایمان لانے والوں کو بھی وہی برکات ملیں جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے والوں کو ملیں۔ چنانچہ اِن آیات میں حضرت موسیٰؑ کا واقعہ بیان کیا کہ کس طرح آپ کو طُور پر وحی اور الہام سے نوازا گیا اور نشانات دیئے گئے اور کس طرح جب آپ نے فرعون اور اس کی قوم کو یہ نشانات دکھائے اور انہوں نے ان کا انکار

کیا تو وہ تباہ ہو گئے۔

آیت ۱۶ تا ۴۵ :-

اِن آیات میں حضرت داؤد اور آپ کے بیٹے سلیمان کا ذکر کیا ہے۔سلیمان کے ذکر میں ملکہ سبا کا قصّہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حضرت داؤد اور سلیمان حضرت موسیٰؑ کے متبعین میں سے تھے۔حضرت موسیٰؑ کے بعد ان کا قصّہ بیان کر کے اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں میں بھی ایک داؤد اور اس کا بیٹا سلیمان پیدا ہوں گے جو عدالت اور حکمت کے ساتھ حکومت کریں گے اور سبا کے لوگ سلیمان کے ذریعہ ایمان کی دولت سے مشرف ہوں گے۔

آیت ۴۶ تا ۵۴ :-

اِن آیات میں صالح اور اس کی قوم کا ذکر ہے۔صالح کی قوم نے آپ کا انکار کیا۔آپ کی مخالفت میں نو آدمی یا نو جماعتیں پیش پیش تھیں۔انہوں نے صالح اور اس کی جماعت کے خلاف تدبیر کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر کو باطل کر دیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔

آیت ۵۵ تا ۵۹ :-

اِن آیات میں حضرت لُوط کا قِصّہ بیان کیا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ لوگ لُوط کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے۔

سلیمان کا واقعہ بیان کر کے بتایا ہے کہ بعض قومیں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر آپ کی برکات سے حصّہ پائیں گی اور صالح اور لُوط کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ بعض قومیں آپ کا انکار کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دی جائیں گی۔

آیت ۶۰ تا ۶۷ :-

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور قدرت کا ذکر ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے زمین اور آسمان بنائے، طرح طرح کے میوے پیدا کئے، زمین کو قابلِ رہائش بنایا اور تمہیں اس کا وارث بنایا۔وہ تمہاری دعاؤں کو سُنتا ہے، تمہاری مصیبتوں کو دُور کرتا ہے، تمہیں خشکی اور سمندر میں راہ دکھاتا ہے، خلق کی ابتداء کرتا ہے اور اس سلسلہ کو جاری رکھتا ہے، تمہارے لئے

روزی کے سامان مہیا کرتا ہے، عالم الغیب ہے۔ اور قیامت کے متعلق پورا پورا علم رکھتا ہے۔

آیت ۶۸ تا ۷۰ :۔

فرمایا: جو لوگ قیامت کے منکر ہیں اور اللہ پر ایمان نہیں لاتے اپنے اسلاف کی طرح تباہ و برباد کر دیئے جائیں گے۔

آیت ۷۱ تا ۷۳ :۔

منکروں کے ذکر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں کا ذکر بھی کر دیا اور حضورؐ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ تو ان کی تکذیب اور حیلہ سازیوں سے غمگین نہ ہو۔ اگر وہ عذاب کے لئے بیتاب ہیں تو عذاب ان کو مل کر رہے گا۔

آیت ۷۴ تا ۷۶ :۔

فرمایا: معبودِ حقیقی کے لئے صاحبِ فضل اور عالم الغیب ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ ہیں پائی جاتی ہیں اس لئے صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔

آیت ۷۷، ۷۸ :۔

فرمایا: قرآن بنی اسرائیل کے اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے اور ہدایت اور رحمت ہے۔

آیت ۷۹، ۸۰ :۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ مومنوں اور کافروں کے درمیان حق و حکمت کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔

آیت ۸۱، ۸۲ :۔

فرمایا: کافر مُردہ ہیں نہ کہ زندہ۔ وہ کانوں سے بہرے ہیں، آنکھوں سے اندھے ہیں اور ایمان اور اطاعت سے نابلد ہیں۔

آیت ۸۳ :۔

اس تمام سورت میں ان احوال کا ذکر ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو پیش آئیں گے۔

فرمایا: آخری زمانہ میں لوگوں کے انکار کی وجہ سے ہم زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو لوگوں کو زخمی کرے گا۔

اس آیت میں پیشگوئی کی ہے کہ ایک وقت آئے گا جب طاعون بڑے زور سے دُنیا میں پھیلے گا۔

آیت ۸۴ تا ۸۶ :-

جب آخری زمانہ کے عذاب کا ذکر کیا تو اس کے ساتھ ہی قیامت اور اس کے احوال کا ذکر بھی کر دیا۔

آیت ۸۷ :-

فرمایا : یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس خدا نے تمہارے لئے دن بنایا تا کہ تم کام کرو اور رات بنائی تا کہ تم آرام کرو اُسنے تمہاری آخروی زندگی کا کوئی اہتمام نہیں کیا۔

آیت ۸۸ :-

اِس آیت میں اُخروی زندگی کی طرف توجہ دلانے کے لئے قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۸۹ :-

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی صنعتوں کا ذکر کیا ہے اور اس ضمن میں اس علم کو بیان کیا ہے جو آخری زمانہ میں لوگوں پر ظاہر ہونا تھا۔

آیت ۹۰، ۹۱ :-

فرمایا : جو لوگ نیک عمل کریں گے نیک اجر پائیں گے اور جو لوگ بُرے عمل کریں گے جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔

آیت ۹۲، ۹۳ :-

فرمایا : عبادت کے لائق صرف ربِّ کعبہ ہے۔ اگر تم ہدایت کی راہوں پر چلوگے اور قرآن کی پیروی کروگے تو اس میں تمہارا اپنا فائدہ ہے اور اگر گمراہی کی راہ اختیار کروگے تو اپنا ہی نقصان کروگے۔

آیت ۹۴ :-

آخر میں فرمایا : ہم عنقریب تمہیں قہری نشانات دکھائیں گے اور تمہیں تمہارے اعمال کی فرار واقعی سزا دیں گے۔

(ایاتھا ۹۴) سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ (۲۷) (رکوعھا ۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے ●

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲﴾

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

مَیں بہت مہربان ہوں، سب کچھ سُنتا ہوں۔
یہ اس کلام کی آیات ہیں جو قرآن بھی ہے اور حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب بھی۔ وہ سراسر ہدایت ہیں اور مومنوں کے لئے بشارت، یعنی ان لوگوں کے لئے جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں ●

قُرآن: قرأت الشی قرآنًا کے معنیٰ ہیں جمعتہ وضممت بعضہٗ الی بعض مَیں نے اس چیز کو اکٹھا کیا اور اس میں نظم پیدا کیا۔
قرأت الکتاب کے معنیٰ ہیں مَیں نے کتاب کو پڑھا (لسان، اقرب)
گویا قرآن کے معنے ہیں وہ کتاب جو کثرت سے پڑھی جائے، جس میں تمام صداقتیں اکٹھی کر دی

گئی ہوں اور جس میں ہر ایک حصّہ کو دوسرے حصّہ کے ساتھ ایسا نظم و ربط ہو کہ وہ تمام ایک مجموعہ نظر آئے۔

وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ: عطفه على القرآن كعطف احدى الصفتين على الاخرى مثل غافر الذنب وقابل التوب اى آيات الكلام الجامع بين القرآنية والكتابية وكونه قرآنا بجهة انه يقرا وكتابا بسبب انه يكتب۔

هُدًى وَّ بُشْرٰى: اى حال كون تلك الآيات (روح البيان)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۵﴾

رہے وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، سو ہم ان کے اعمال ان کو خوشنما کر کے دکھلاتے ہیں اور وہ گمراہی میں پڑے بھٹکتے ہیں ◉

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۶﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے، یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت کے دن بہت گھاٹے میں ہوں گے ◉

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۷﴾

اے رسول! تجھے یہ قرآن اُس خدا کی طرف سے القا ہوا ہے جس کی ہر بات حکمت سے پُر ہے، جو ہر بات کو جانتا ہے ◉

اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۸

ان کو وہ قصّہ سُنا جب موسٰی نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا: مجھے ایک آگ سی نظر آتی ہے۔ مَیں جلد ہی تمہارے لئے وہاں سے کوئی خبر لاؤں گا یا کوئی دہکتا ہؤا انگارہ لاؤں گا تاکہ تم آگ سینک سکو ◉

سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا: زود باشد کہ بیارم از نزدیک آں آتش (رُوح البیان)

بِشِهَابٍ قَبَسٍ: قبس شہاب کا بدل ہے یا صفت کیونکہ یہ بمعنی مقبوس ہے۔ (شوکانی)

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۹ یٰمُوْسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۱۰

اور جب موسٰی آگ کے پاس پہنچا تو اسے آواز آئی کہ مبارک ہیں وہ جو اس آگ میں ہیں اور مبارک ہیں وہ جو اس کے ماحول میں ہیں۔ پاک ہے اللہ، ربّ العالمین۔ اے موسٰی مَیں اللہ ہوں، جو ہر چیز پر غالب ہے، جس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

مَنْ فِی النَّارِ: اس کے یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں۔ جو آگ کی تلاش میں ہیں۔ جار مجرور میں اکثر فعل

یا ظرف محذوف ہوتا ہے۔ آگ سے مراد محبتِ الٰہی کی آگ یا نورِ ہدایت ہے۔

پہلے موسٰی سے خطاب کا آغاز غیب سے آواز کی صورت میں ہؤا۔ جب موسٰی محبوب کی آواز سے مانوس ہوگئے اور انہیں معلوم ہوگیا کہ یہ آواز اللہ کی ہے تو غیبت خطاب میں بدل گئی۔ علمِ بیان میں ایسے طرزِ کلام کو صفت تانیس کہتے ہیں۔

وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ⑪

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫

اور اُسے آواز آئی کہ اپنا عصا پھینک۔ اور جب اس نے عصا پھینکا اور دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح بل کھا رہا ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور واپس نہ لوٹا۔

اللہ نے کہا: اے موسٰی خوف نہ کھا۔ میرے رسول میرے حضور خوف نہیں کھاتے۔ اِسی طرح اُن لوگوں کے لئے بھی میری جناب میں کوئی خوف نہیں جو ظلم کرتے ہیں اور پھر بدی کو نیکی سے بدل دیتے ہیں۔ یاد رکھو! مَیں بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہوں ◉

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ: عطف علٰی بورك۔ ای نودی ان بورك من فی النّار وان الق عصاك (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

فَلَمَّا رَاٰهَا: الفاء فصیحة عن جملة محذوفة کانّہٗ قیل فالقاها فقلبت حیة تسعی (روح البیان)

اِلَّا: یہاں اِلَّا بطور استثناء منقطع واقع ہوا ہے اور اس کے معنٰی ہیں فانّہٗ لایخاف ایضًا (بیضاوی) دیکھئے تمہید ص۶۔

وَ اَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۣ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۱۳﴾

اور اللہ نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا: اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال۔ جب تُو اسے نکالے گا تو یہ چمکتا ہوا بے عیب نکلے گا۔ یہ نشانات ان نو نشانات میں سے ہیں جو فرعون اور اس کی قوم کے لئے تجھے دیئے گئے ہیں۔ بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں ◉

فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ: خبر مبتدا محذوف۔ ای هما داخلتان فی جملتها (روح البیان)

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۴﴾ ۚ

جب فرعون اور اس کی قوم کے پاس ہمارے بصیرت افروز نشانات آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کُھلا کُھلا جادو ہے ◉

وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۵﴾ ع

اگرچہ ان کے دل ان کو قبول کرچکے تھے انہوں نے ظلم اور غرور کو اپنا شعار بناتے ہوئے ان کا انکار کیا۔ اے دیکھنے والے دیکھ! مُفسدوں کا کیا انجام ہوُا ◉

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًاۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶﴾

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا۔ انہوں نے کہا: اللہ کا بے انتہاء شُکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی ◉

وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾

اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوُا۔ اس نے کہا: لوگو ہمیں گھوڑوں کا فہم عطا کیا گیا ہے اور تمام ضروری سازوسامان دیا گیا ہے۔ یہ نمایاں فضل ہے ◉

مَنْطِقَ الطَّیْرِ: فوج کی بولی۔ فوج کے قواعد (غریب القرآن)

طَیْر: پرندہ، تیز رفتار گھوڑا (لسان) طَیْر کے معنے مومن کے بھی ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ فضائے

روحانی کا پرندہ ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن مومن ہوا میں پرواز کریں گے۔ اِس اعتبار سے عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ کے معنے ہوں گے کہ ہمیں مومنوں کی راہوں کا علم دیا گیا ہے۔

اگر مَنْطِقَ الطَّیْرِ کے معنے پرندوں کی بولی لیا جائے تو اس کے معنے ہوں گے کہ حضرت سلیمان بعض پرندوں کی بولی سمجھ یا بول لیتے تھے۔ آج کل بھی کئی لوگ ہیں جو جانوروں کی بولیاں بول لیتے ہیں۔ اِسی صدی میں ہندوستان میں ایک مشہور شکاری جم کاربٹ ہوُا ہے۔ اس نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ وہ کئی جانوروں کی بولی بول لیتا تھا اور وہ جانور اس کی آواز سُن کر اس کے پاس آجاتے تھے۔ خود مَیں نے ایک آدمی کو کالے تیتر کی طرح بولتے سُنا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ تیتر اس کی آواز کا جواب دیتا تھا اور اس کی طرف چلا آتا تھا۔ اوکاڑہ میں ایک فارم ہے جہاں بھینسوں کو نام بنام پکارا جاتا ہے اور وہ دودھ دینے کے لئے باہر نکل آتی ہیں۔ اگر جانور انسان کی بولی سمجھ سکتے ہیں تو انسان حیوان ناطق ہو کر کیوں ان کی بولی نہیں سمجھ سکتا۔ وہ لوگ جو جانور پالتے ہیں اکثر ان کی بولی سمجھتے ہیں۔

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ⑱

پھر یوں ہوُا کہ سلیمان کے لشکر کو جن میں مزدور، پیدل فوج اور رسالہ شامل تھا اس کے حکم سے اکٹھا کیا گیا اور فوجی ترتیب کے ساتھ کُوچ کا حکم ملا ◉

اَلْجِنّ : ۳۴ : ۱۳ میں فرمایا ہے وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ یعنی جنّ سلیمان کی مزدوری کرتے تھے۔ اِس آیت میں سلیمان کی فوج کے مختلف طبقات کا ذکر ہے۔ جنّ سے مراد لیبر فورس یا مزدور ہیں۔ جِنّ کے لفظی معنوں میں پوشیدہ ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ عرفاً سرکش لوگوں کو جِنّ بھی کہہ لیتے ہیں۔ پس یہاں جِنّ سے مراد وہ جفاکش لوگ ہیں جن کے چہرے گرد سے اَٹے رہتے تھے، یا وہ سرکش قومیں ہیں جن سے حضرت سلیمان فوجی خدمات لیتے تھے۔

یہ بھی جائز ہے کہ جنّ سے مراد رؤساہوں اور انس سے مراد عوام۔ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ

اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ (۶ : ۱۲۹) میں جنّ اور اِنس کے الفاظ انہی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

جِنّ کی مزید تشریح کے لئے نوٹ زیرِ آیت انعام : ۱۲۹ بھی دیکھئے۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑲

اور جب وہ وادیٔ نمل میں پہنچے تو نمل قوم کی ایک معزز عورت نے کہا۔ اے اہلِ نمل! اپنے گھروں میں گھس جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر ناواقفی میں تمہیں روند ڈالیں ⊙

قَالَتْ نَمْلَةٌ : یہ اصل میں قالت امراۃ نملۃ ہیں۔ حذفِ مضاف کی مثالیں قرآن میں عام ہیں۔ بائیبل میں جابجا بنی اسرائیل کو اسرائیل کہا گیا ہے۔ مثلاً خروج ۴ : ۲۲ میں لکھا ہے : اسرائیل ابنی البکر (عربی بائیبل) اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا تھا (اردو بائیبل) ھوشع ۹ : ۱۰ میں لکھا ہے وجدت اسرائیل کعنب فی البریۃ (عربی بائیبل) میں نے اسرائیل کو بیابانی انگوروں کی طرح پایا (اُردو بائیبل) اِن دونوں مقامات پر اسرائیل سے مراد بنی اسرائیل ہے۔ قالت نملۃ کا محاورہ ایسا ہی ہے جیسا کہ قالت امراۃ عمران (آل عمران ۳۶) کا۔ محمد اسد نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں جو مسلم ورلڈ لیگ کی طرف سے چھپا ہے اس کے معنے A WOMAN OF THE HOUSE OF IMRAN کئے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ : یہاں ال مضاف کا قائم مقام ہے۔

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ : یعنی انہیں تمہاری نیّت کی خبر نہ ہو اور وہ سمجھیں کہ تم مقابلہ کے لئے اکٹھے ہو رہے ہو۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۰﴾

سلیمان اس کی بات سُن کر مُسکرایا اور اس کا چہرہ بشاشت سے تمتما اُٹھا۔ وہ کہنے لگا: اے میرے ربّ! مجھے اِس بات پر قائم کر کہ مَیں اِس نعمت کا جو تُو نے مجھے اور میرے والد کو عطا کی ہے شکر ادا کروں اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تُو راضی ہو، اور اے میرے ربّ اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر ◉

وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ﴿۲۱﴾

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۲﴾

اور سلیمان نے اپنے رسالہ کا جائزہ لیا۔ وہ کہنے لگا: کیا بات ہے کہ مَیں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا؟ کیا وہ غیر حاضر ہے؟ اگر وہ اپنی غیر حاضری کا کوئی معقول عذر پیش نہیں کرتا تو مَیں اسے

سخت سزا دوں گا بلکہ عین ممکن ہے کہ قتل ہی کر ڈالوں ◉

وہ لوگ جو قرآن کو حقیقت پر محمول کرنے کی کوشش میں اسے چیستان بنانے سے دریغ نہیں کرتے غور کریں کہ اگر ہُدہُد سے مراد پرندہ ہے تو کیا سلیمان کے طیور کے اس جرار لشکر میں صرف ایک ہی ہُدہُد تھا۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾

اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ السجدۃ

تھوڑی دیر کے بعد ہُدہُد آگیا اور کہنے لگا: میں نے وہ

معلومات حاصل کی ہیں جو تجھے معلوم نہیں۔ مَیں سبا کے متعلق یقینی
خبر لے کر آیا ہوں۔ مَیں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جو لوگوں
پر حکمران ہے۔ اسے ہر قسم کا ساز و سامان میسّر ہے اور اس کا
ایک عظیم الشّان تخت ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ
کو چھوڑ کر سُورج کی پرستش کرتے ہیں۔ شیطان نے ان کے اعمال
ان کو خوشنما کر کے دکھلائے ہیں۔ اِس طرح اس نے انہیں سچائی
کے راستہ سے روک دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ ہدایت
نہیں پاتے۔ شیطان کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس اللہ کی پرستش
نہ کریں جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے
اور ہر اس بات کو جانتا ہے جو لوگ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے
ہیں۔ وہ اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عظیم الشّان
حکومت کا مالک ہے ⦿

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ : وفی الکلام حذف ای نجاء (املاء)

وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ : عرب ایسے موقع پر اکثر خطاب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے مراد عام لوگ ہوتے ہیں۔ اس کی دوسری قراءت یخفون و یعلنون (بیضاوی، جلالین) اِس بات کی تائید کرتی ہے کہ یہاں مراد عام لوگ ہیں۔ چونکہ اُردو زبان اِس طرزِ کلام سے ناآشنا ہے ترجمہ غیب کے صیغہ سے کیا گیا ہے۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۸﴾
اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ
فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۹﴾

سلیمان نے کہا: ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تُو نے سچ بولا ہے

یا جھوٹ۔ میرا یہ خط لے جا اور اسے ملکہ کے سامنے پیش کر۔ پھر ایک طرف کو ہٹ کر کھڑا ہو جا اور دیکھ کہ وہ لوگ کیا جواب دیتے ہیں ◉

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۱﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ ع ۲/۱۷

جب ملکہ نے خط دیکھا تو اس نے کہا: اے اہلِ دربار! میرے پاس ایک عجیب و غریب خط آیا ہے۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس کا عنوان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ اس میں لکھا ہے: میرے سامنے سر نہ اٹھاؤ اور میری پوری پوری فرمانبرداری اختیار کرو ◉

کریم: لغرابۃ شانہٖ (بیضاوی)

اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: اس کی تقدیر ہے وانّہٗ عنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۳﴾

خط کا مضمون سنا چکنے کے بعد اس نے کہا: اے اہلِ دربار اس معاملہ میں جو مجھے درپیش ہے مجھے اپنا مشورہ دو۔ میں

اس وقت تک کسی اہم معاملہ کا فیصلہ نہیں کرتی جب تک کہ تم میرے سامنے رائے نہ دے لو ◉

حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ : حتّٰی تحضروا عندی و تشیروا علیّ (شوکانی)

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ۬ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَا ذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾

انہوں نے جواب دیا : ہم زور آور اور جنگجو لوگ ہیں۔ فیصلہ کرنا تیرا کام ہے تجھے جو حکم دینا ہے اس پر خوب غور کر لے ◉

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

ملکہ نے کہا : جب بادشاہ کسی بستی میں گھستے ہیں تو اسے برباد کر دیتے ہیں اور اس کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ ان کا یہی دستور ہے ۔ میں ان لوگوں کو کوئی ہدیہ بھیجوں گی اور پھر دیکھوں گی کہ میرے ایلچی کیا جواب لاتے ہیں ◉

دَخَلُوْا : بالقھر (رازی) والدخل کنایۃ عن الفساد والعداوۃ (مفردات)

فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَاۤ اٰتٰىنِ

اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور جب ایلچی سلیمان کے پاس پہنچے تو سلیمان نے ان سے کہا: کیا تم حقیر مال کے ساتھ میری دولت میں اضافہ کرنا چاہتے ہو۔ جو مال اللہ نے مجھے دیا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے۔ لیکن تم اس کی قدر کیا جانو۔ تم تو اپنے تحفہ پر نازاں ہو۔ جاؤ واپس لوٹ جاؤ۔ ہم ان پر ایسے لشکر کے ساتھ چڑھائی کریں گے جن کے مقابلہ کی انہیں تاب نہیں ہو گی۔ ہم انہیں ان کے ملک سے ذلیل اور رُسوا کر کے نکال دیں گے ◉

فَلَمَّا جَآءَ: رسولها المرسل۔ والمراد بهذا المضمر الجنس فلا ينا فی کونهم جماعة کما يدل عليه قولها، بم يرجع المرسلون (شوکانی)

اس کی دوسری قراءت فَلَمَّا جَآءُوْا (بیضاوی، شوکانی) ان معنوں کی تائید کرتی ہے۔

بِمَالٍ: حقير (رُوح البیان)

بَلْ: والاضراب عن انکار الامداد بالمال علیه وتقليله الى بيان السبب الذی حملهم عليه وهو قياس حاله علىٰ حالهم فی قصور الهمة بالدنيا والزيادة فيها (بیضاوی)

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ

يَأْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾

پھر اس نے اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے اہلِ دربار! قبل اس سے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر میرے پاس آئیں تم میں سے کون مجھے ملکہ کے شایانِ شان تخت لا کر دے گا ◉

یَأْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا: اس کے معنی اسی طرح ہیں جس طرح اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (۴۷: ۲۵) کے ہیں یعنی کیا وہ غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر ان کے دلوں کے مناسبِ حال پردے پڑ گئے ہیں۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۴۰﴾

ایک قوی ہیکل جن نے کہا: پیشتر اس کے کہ تُو اپنا مقام چھوڑے مَیں تجھے ایسا تخت لا دوں گا۔ مَیں اس کام کی طاقت رکھتا ہوں اور مجھ پر بھروسہ بھی کیا جا سکتا ہے ◉

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۗ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۱﴾

اُس شخص نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہا: مَیں تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے تجھے ایسا تخت لا دوں گا۔ اور جب سلیمان نے دیکھا کہ تخت اسکے سامنے حاضر ہے تو وہ کہنے لگا: یہ میرے ربّ کا فضل ہے جو اس نے مجھ پر اِس لئے کیا ہے تاکہ وہ مجھے آزما کر دیکھے کہ آیا مَیں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جو شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ میرا ربّ کسی کے شکر کا محتاج نہیں۔ وہ ناشکروں پر بھی انعام کرتا ہے کیونکہ وہ صاحبِ جُودوکرم ہے ◉

الَّذِیۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ : اس شخص کے تعیّن کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابنِ عباس کا قول ہے کہ یہ حضرت سلیمانؑ کا وزیر آصف تھا (رازی) وھو الاصحح وعلیہ الجمہور (مدارک)

امام رازی کے نزدیک یہ خود حضرت سلیمانؑ تھے۔

کتاب کے معنی اکٹھے کرنے کے بھی ہیں (قاموس) پس اس کے معنے ہیں کہ جو نوادرات سلیمان کے خزانے میں اکٹھے کئے ہوئے تھے اس کو ان کا علم تھا۔ اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ اس کو یہ علم خزانے کے رجسٹروں سے حاصل ہوُا۔

غَنِیٌّ: عن شکرہ (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

کَرِیۡمٌ: بالافضال علیٰ من یکفرھا (جلالین)

قَالَ نَكِّرُوۡا لَهَا عَرۡشَهَا نَنۡظُرۡ اَتَهۡتَدِیۡۤ اَمۡ تَكُوۡنُ مِنَ الَّذِیۡنَ لَا یَهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۲﴾

پھر سلیمان نے کہا: اس تخت کی ایسی سج دھج نکالو کہ ملکہ کا اپنا تخت اسکے سامنے ہیچ نظر آنے لگے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس طریق سے

ہدایت پاتی ہے یا ہدایت پانے سے قاصر رہتی ہے ◉

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ملکہ کو اس کے تخت کی مانند لیکن اس سے بہتر تخت پر بٹھلانے میں کیا حکمت تھی۔ سو جاننا چاہیئے کہ وہ سورج پرست لوگ تھے اور سمجھتے تھے کہ ان کو سب کچھ سورج کے طفیل ملا ہے۔ حضرت سلیمان ملکہ کو بتلانا چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے طفیل اس کو دنیوی حکومت بھی اس سے بہتر مل سکتی ہے اور نیز ایک ایسی حکومت مل سکتی ہے جس کے سامنے اسے یہ حکومت ہیچ نظر آنے لگے۔ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا (۷۶ : ۲۱)

لیکن ملکہ اِس اشارہ کو نہیں سمجھی۔ وہ سمجھی کہ اس کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ سلیمان کو اس پر فوقیت حاصل ہے اور وہ صرف اس کی باجگذار بن کر اپنی حکومت قائم رکھ سکتی ہے (آیت ۴۳، ۴۴)

یاد رہے کہ پہلے زمانہ میں اکثر باتیں تمثیلوں میں کہی جاتی تھیں۔ انجیل میں جابجا تمثیلیں ہیں۔ روایت ہے کہ بابا نانک جب ملتان پہنچے تو فقراء نے ان کے پاس دودھ کا بھرا ہوًا پیالہ بھیجا گویا کہ ان سے کہا: ملتان صوفیاء اور اولیاء سے بھرا پڑا ہے۔ اس میں کسی اَور کی گنجائش نہیں۔ بابا نانک نے اسی دودھ کے پیالہ پر ایک گلاب کا پھول رکھ کر واپس کر دیا۔ گویا کہ کہا: پھول کی ابھی گنجائش باقی ہے۔

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿۴۳﴾

جب ملکہ سلیمان کے پاس آئی تو اس سے کہا گیا: کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب میں کہا: یہ تو گویا ہُوبہو وہی ہے۔ ہمیں سلیمان کی طاقت کا علم ان باتوں سے پہلے ہی ہو چکا ہے اور ہم اس کی اطاعت اختیار کر چکے ہیں ◉

وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا : من قبل الآيات الدالة على ذٰلك (روح البیان)

سبا اصل بات کو نہ سمجھی۔ اس نے خیال کیا کہ سلیمان اسے اپنی شان وشوکت سے مرعوب کرنا چاہتا ہے اور بتانا چاہتا ہے کہ اسے اپنی حکومت قائم رکھنے کے لئے سلیمان کی اطاعت قبول کرنا پڑے گی۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۴﴾

ان چیزوں نے جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتی تھی اسے حقیقتِ حال سمجھنے سے روک دیا۔ اس کا تعلق ایک کافر قوم سے تھا ◉

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ڛ قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ ع ۳/۱۸

اور پھر یوں ہوا کہ اسے کہا گیا: محل میں داخل ہو۔ اور جب اس نے اسے دیکھا تو سمجھا کہ وہ وسیع پانی کا قطعہ ہے اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا لیا۔ سلیمان نے اس سے کہا: یہ ایک ایسا محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ ملکہ نے کہا: اے

میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اس نے اعلان کیا:
میں سلیمان کی اقتداء میں رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں ◉

حضرت سلیمان کو خیال تھا کہ ممکن ہے کہ ملکہ بات کو نہ سمجھے اس لئے انہوں نے اس کے لئے ایک دوسری تمثیل بھی تیار کر رکھی تھی۔ اس تمثیل کے ذریعہ اسے بتلایا گیا کہ جس طرح وہ شیشہ کو پانی سمجھ رہی ہے اسی طرح وہ سورج کو خدا سمجھ رہی ہے، حالانکہ جس طرح پانی شیشہ کے نیچے جھلک رہا ہے اور شیشہ محض ایک پردہ ہے اسی طرح سورج محض ایک پردہ ہے اور اس کے پیچھے خدا کا وجود جلوہ فرما ہے۔ یہ تمثیل اس قدر واضح تھی کہ ملکہ بات کی تہ کو پہنچ گئی اور ایمان لے آئی۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی بند صالح کو بھیجا کہ ان سے کہے: اللہ کی عبادت کرو۔ لیکن جونہی کہ اس نے یہ پیغام دیا وہ لوگ دو متحارب گروہوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کو الزام دینے لگے ◉

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

صالح نے ان سے کہا: اے میری قوم! تم کیوں نیک دعا مانگنے کی بجائے عذاب کے لئے بیتاب ہو۔ تم کیوں اللہ سے بخشش طلب نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے ◉

قال فی کشف الاسرار معنی قبل اینجا نہ تقدم زمانست بلکہ تقدم رتبت و اختیار ست ہمچنانکہ کسی گوید صحۃ البدن قبل کثرۃ المال (روح البیان)

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾

وہ کہنے لگے: ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔
صالح نے کہا: تمہاری تقدیر کا مالک اللہ ہے۔ تم بات کو غلط سمجھ رہے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا امتحان لیا جا رہا ہے ◉

طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ: سمی القدر طائرًا لسرعة نزوله (روح البیان)

وَ كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾

اس شہر میں نو آدمی تھے جنہوں نے ملک میں فساد برپا کر رکھا تھا۔ وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے تھے ◉

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کو صالح اور اس کے اہل و عیال پر شبخون ماریں گے، پھر اس کے خون کا مطالبہ کرنے والے سے کہیں گے: قتل میں شامل ہونا تو درکنار ہم اس کے اہل کی ہلاکت کے وقت اور مقام پر موجود نہ تھے۔ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں ◉

تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ : یہ امر بھی ہو سکتا ہے اور ماضی بھی۔ مؤخر الذکر صورت میں آیت کی تقدیر ہوگی والحال انّھم تقاسموا باللّٰه (رُوح البیان) یعنی انہوں نے باہم اللہ کی قسم کھا کر کہا۔

لِوَلِیِّهٖ : لولی دمهٗ (بیضاوی، رُوح البیان)

مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ : فضلًا ان تولّینا اهلاکهم وهو یحتمل المصدر والزمان والمکان (بیضاوی)

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

انہوں نے ایک چال چلی اور ہم نے اس کا توڑ کیا اور ان کو پتہ بھی نہ چلا ◉

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۲﴾

دیکھو! ان کی چال کا کیا انجام ہوا۔ یہی کہ ہم نے انہیں اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر دیا ◉

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۳﴾

دیکھو! ان کے ظلم کے نتیجہ میں ان کے گھر تباہ و برباد سرِعام پڑے ہیں۔ اِس تمام واقعہ میں صاحبِ علم لوگوں کے لئے ایک نشان ہے ◉

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۴﴾

اور اگرچہ ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہم نے ان لوگوں کو جو صالح پر ایمان لائے اور جنہوں نے تقوٰی کو اپنا شعار بنایا نجات دی ◉

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۵﴾

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور ہم نے لوط کو بھی پیغام دے کر بھیجا۔ اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایک دوسرے کی آنکھوں کے سامنے بدکاری کرتے ہو؟ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت رانی کی غرض سے جاتے ہو؟ بات یہ ہے کہ تم جہالت پسند لوگ ہو ◉

وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ: یبصرھا بعضکم من بعض (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

اس کے معنے دیدہ دانستہ بھی ہوسکتے ہیں (بیضاوی، رُوح البیان)

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

اس کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ کہتے: اہلِ لوط کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ بڑے پاکباز لوگ ہیں ◉

يَتَطَهَّرُوْنَ: ھو استھزاءٌ (کشاف)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۸﴾

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۹﴾ ع

ربع ۴ / ۱۹

اِس تمام ردوکد کا نتیجہ یہ ہوُا کہ ہم نے لوط کو اور سوائے اس کی بیوی کے جس کے متعلق ہم نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ وہ پیچھے رہے گی اس کے تمام اہل وعیال کو بچا لیا اور باقی لوگوں پر ایک مہلک ، بارش برسائی۔ کیا ہی بُری تھی وہ بارش جو ان لوگوں پر ہوئی جن کو اپنے بد اعمال کے نتائج سے آگاہ کر دیا گیا تھا ◉

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ

آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۰﴾ ؕ

اے رسول کہہ : تعریف اللہ ہی کا حق ہے۔ اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چن لیا ہے سلامتی ہو۔
کیا اللہ بہتر ہے یا وہ چیزیں جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ◉

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ؕ

الجزء ۲۰

کیا یہ چیزیں بہتر ہیں یا وہ خدا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے بادلوں سے پانی برسایا؟ اور صرف یہی نہیں کہ ہم بادلوں سے پانی برساتے ہیں ہم اس پانی کے ذریعہ خوشنما باغ اُگاتے ہیں۔ تم ان باغوں کے درخت اُگانے کی مقدرت نہیں رکھتے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں! بات صرف اتنی ہے کہ یہ لوگ راہِ راست سے ہٹ چکے ہیں ◉

اَمَّنْ: مبتداء خبرہ محذوف والمعنیٰ امّن خلق السمٰوات والارض خیر ام مایشرکون (رُوح البیان)

یَعْدِلُوْنَ: عن الحقّ (بیضاوی، رُوح البیان) او یجعلون لہٗ عدیلًا (رُوح البیان، جلالین) موخر الذکر صورت میں آیت کے معنے ہوں گے: پھر بھی یہ لوگ معبودانِ باطلہ کو اللہ کا ہمسر ٹھہراتے ہیں۔

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ: اِس آیت میں غیبت سے تکلّم کی طرف عدول کیا گیا ہے۔ اِس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ یہ فعل صرف ذاتِ باری سے مخصوص ہے۔ (بیضاوی)

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ ﴿۶۲﴾

کیا یہ چیزیں بہتر ہیں یا وہ خدا جس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا، اس کے اندر دریا بنائے، اس کی تمکنت کے لئے پہاڑ بنائے اور دُو سمندروں کے درمیان روک کھڑی کی؟ کیا اللہ کا شریک کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں! بات صرف اتنی ہے کہ

ان میں سے اکثر لوگ علم سے بے بہرہ ہیں ◉

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ؕ ﴿۶۳﴾

کیا یہ چیزیں بہتر ہیں یا وہ خدا جو مجبور کی دعا سُنتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے، مصیبت کو دُور کرتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے؟ کیا اللہ کے سوا دوسرے معبود بھی ہیں؟ تم نصیحت کم ہی مانتے ہو ◉

اَمَّنْ یَّھْدِیْکُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ؕ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ تَعٰلَی اللّٰہُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؕ ﴿۶۴﴾

کیا یہ چیزیں بہتر ہیں یا وہ خدا جو تمہیں خشکی اور سمندر کی مبہم راہوں میں راستہ دکھاتا ہے اور جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے نزول سے پہلے خوشخبری کا پیغامبر بنا کر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے سوا دوسرے معبود بھی ہیں؟ وہ ان چیزوں سے بہت بلند و بالا ہے جن کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ◉

فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ: مشتبهات الطرق يقال طريقة ظلماء وعمياء للتى

لامنا ربها (بیضاوی، روح البیان)

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۵﴾

کیا یہ چیزیں بہتر ہیں یا وہ خدا جو خلق کی ابتداء کرتا ہے اور پھر اس سلسلہ کو جاری رکھتا ہے اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے؟

کیا اللہ کے سوا دوسرے معبود بھی ہیں؟ تو ان سے کہہ:

اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو کوئی دلیل لاؤ ◉

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۶﴾

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع ۵/۸

کہہ: اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں جو غیب کا علم رکھتا ہو۔ انسانوں کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ آخرت کے متعلق ان کا علم اپنی آخری حد کو پہنچ چکا ہے اور

بعض ایسے ہیں کہ ان کو آخرت کے بارے میں شک ہے اور بعض ایسے ہیں کہ وہ اس سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں ◉

بَلِ ادّٰرَكَ .... عَمُوْنَ : یسند فعل البعض الی الکل (بیضاوی)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٨﴾

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٩﴾

کافر کہتے ہیں: کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے ؟ یہ وعدہ ہم سے بھی کیا گیا ہے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے بھی کیا گیا تھا۔ یہ محض پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں ◉

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٧٠﴾

اے رسول تُو ان سے کہہ : زمین میں گھومو اور دیکھو کہ مجرموں کا کیا انجام ہُوا ◉

انبیاء کا انکار کرنے والے اور ان سے استہزاء کرنے والے خدائی وعدہ کے مطابق ہمیشہ پکڑے جاتے ہیں۔ جب ایک وعدہ پورا ہو گیا ہے تو دوسرا یعنی قیامت کا بھی ضرور پُورا ہو گا۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۱﴾

اے رسول! تُو ان کی تکذیب کی وجہ سے غم نہ کھا اور ان کی حیلہ سازیوں سے تنگدل نہ ہو ◉

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ: علیٰ تکذیبهم (بیضاوی، رُوح البیان)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۲﴾

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

وہ کہتے ہیں: کچھ ہمیں بتاؤ تو سہی یہ تمہارا عذاب کا وعدہ کب پُورا ہو گا، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو؟ اے رسول! تُو ان سے کہہ: کیا عجب کہ جس عذاب کے لئے تم بیتاب ہو وہ اپنے بعض اعتبارات سے تمہارے قریب ہی ہو ◉

عَسٰٓى: عسٰی ولعل وسوف فی مواعید الملوك كالجزم بها و انما يطلقونه اظهارًا لوقارهم و اشعارًا بان الرمزمنهم كالتصريح من غيرهم۔ (بیضاوی، رُوح البیان)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۴﴾

بات یہ ہے کہ تیرا ربّ لوگوں پر بہت فضل کرتا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر اس کا شکر نہیں کرتے ◉

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

تیرا رب وہ تمام بھید جانتا ہے جو سینوں میں پوشیدہ ہیں اور
وہ تمام باتیں جانتا ہے جو وہ بڑھ بڑھ کر کرتے ہیں ◉

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٧٦﴾

آسمانوں اور زمین میں کوئی پوشیدہ سے پوشیدہ راز نہیں جو
اسے معلوم نہ ہو ◉

کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ سے مراد قضائے الٰہی اور علمِ الٰہی ہے۔ دیکھئے بیضاوی زیر آیت ٦: ٦٠، ١١: ٧،
٢٠: ٥٣، ٢٧: ٧٦۔

غَآئِبَة: تائے مبالغہ ہے۔ وما من شیءٍ شدید الغیبوبۃ والخفاء الا وقد علمہ اللّٰہ
تعالیٰ واحاط بہٖ (رُوح البیان)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ
الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٧﴾

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾

یہ قرآن بنی اسرائیل کو بہت سی ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہے
جن کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں،
اور مومنوں کے لئے ہدایت، اور رحمت کا موجب ہے ◉

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْعَلِيْمُ ﴿٧٩﴾

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۸۰﴾

اے رسول! تیرا رب مومنوں اور کافروں کے درمیان حق و حکمت کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے، سب کچھ جانتا ہے۔ پس ان کی مخالفت کی پروا نہ کر اور اللہ پر توکّل کر۔ تُو ایسی سچائی پر قائم ہے جو حق کو حق اور باطل کو باطل کر کے دکھا دے گی ◉

فَتَوَكَّلْ: ولا تبال لمعاداتهم (بیضاوی، رُوح البیان) ف محذوف پر دال ہے۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۱﴾

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۲﴾

تُو مُردوں کو کچھ نہیں سُنا سکتا نہ بہروں کو اپنی پکار سُنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ تُو اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال سکتا ہے۔ تُو تو انہی کو بات سُنا سکتا ہے جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور اطاعت کو اپنا شیوہ بناتے ہیں ◉

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع ۶

جب ہمارے موعود عذاب کا وقت آ پہنچے گا ہم ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو ان کو زخمی کرے گا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کریں گے ◉

تُکَلِّمُ : کلام کرے گا، زخمی کرے گا (لسان، اقرب، شوکانی)

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۴﴾

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

لوگو! کچھ اس دن کا بھی دھیان کرو جب ہم ہر ایک اُمّت میں سے ان لوگوں کا گروہ اکٹھا کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے۔ پھر ان کو ترتیب کے ساتھ چلنے کا حکم دیا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ محشر میں پہنچیں گے ہم ان سے کہیں گے : کیا تم نے ہماری آیات کا بے جانے بُوجھے انکار کیا ؟ اس کے سوا تم اور کیا کرتے رہے تھے ◉

سورۃ زمر ۷۲ میں اسی مضمون کو وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔

مِمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا : شوکانی نے یہاں مِن بیانیہ لیا ہے۔ جلالین نے بعضیہ لیا ہے۔ مؤخرالذکر صورت میں اس سے مراد ان کے رؤسا ہیں۔

حتّٰی : اِذَا جَاءُوْا : الی المحشر (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان، شوکانی)

وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٦﴾

اس ظلم کی وجہ سے جو وہ کرتے رہے تھے ان پر موعود عذاب نازل ہو گا اور وہ بول بھی نہ سکیں گے ◉

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٧﴾

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات کو اِس لئے بنایا ہے کہ وہ آرام کریں اور دن کو اِس لئے بنایا ہے کہ وہ آنکھوں سے دیکھیں۔ اس تمام کاروبار میں ایمان لانے والوں کے لئے نشان ہیں ◉

مُبْصِرًا : فان اصله لیبصروا فیه فبولغ فیه بجعلِ الابصار حالاً من احواله (بیضاوی)

وَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٨﴾

لوگو! کچھ اس دن کا بھی دھیان کرو جب صور پھونکا جائے گا اور سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ بچا لے گا جو کوئی بھی آسمان اور زمین میں ہے گھبرا جائے گا اور سب کے سب اس کے حضور مطیع و فرمانبردار بن کر حاضر ہوں گے ◉

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۹﴾

اے دیکھنے والے! تُو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ اپنے مقام پر جمے ہوئے ہیں حالانکہ دراصل وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ یہ اس اللہ کی صنعت کاری ہے جس نے ہر چیز میں ربط اور ضبط قائم کر رکھا ہے۔ وہ تمہارے تمام اعمال سے بخوبی واقف ہے ◉

جَامِدَةً: ثابتۃ فی مکانھا (بیضاوی)

آج سائنس نے ہمیں بتایا ہے کہ جن چیزوں کو ہم ٹھوس سمجھتے ہیں دراصل وہ ٹھوس نہیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے ذرّات (ATOMS) کا مجموعہ ہیں جو تیزی سے اپنے محور کے گرد چل رہے ہیں۔

اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ: جب اس کے قانونِ قدرت کا یہ عالم ہے کہ ہر چیز میں ربط و ضبط ہے تو کیا محض اِس لئے کہ تمہیں ایک حد تک اختیار دیا گیا ہے تم یہ سمجھتے ہو کہ تم کسی ضابطہ کے ماتحت نہیں آتے۔ یاد رکھو تمہارے لئے قانونِ قدرت کے ساتھ ساتھ قانونِ شریعت کا بھی ضابطہ ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۹۰﴾

جو لوگ نیک عمل کرتے ہیں ان کے لئے ان کے اعمال سے بڑھ کر اجر ہے۔ وہ لوگ قیامت کے دن گھبراہٹ سے مامون ہونگے ◉

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۱﴾

لیکن جو لوگ بُرے عمل کرتے ہیں وہ اوندھے مُنہ جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔ وہاں ان سے کہا جائے گا تمہیں صرف تمہارے اعمال کا بدلہ مل رہا ہے ◉

فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ: فكبّوا فيها على وجوههم ويجوزان يراد بالوجوه انفسهم (بیضاوی، رُوح البیان)

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

اے رسُول! تُو کہہ: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ مَیں اس بستی کے ربّ کی عبادت کروں جس نے اسے مقدّس قرار دیا ہے۔ وہ ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ مَیں کامل فرمانبرداری کو اپنا شعار بناؤں اور قرآن کی پیروی کروں۔

پس جو کوئی ہدایت کی راہ اختیار کرتا ہے اپنی جان کے لئے

کرتا ہے۔ اور جو گمراہی کو اختیار کرتا ہے تو اسے کہہ: میرا کام
صرف نتائج سے آگاہ کرنا ہے ◉

اِنَّمَا اُمِرْتُ: امر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بان یقول لھم ذٰلك (بیضاوی)
وَلَهٗ: خلقا وملکا (بیضاوی، رُوح البیان)

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع

تُو کہہ: تعریف اللہ ہی کا حق ہے۔ وہ عنقریب تمہیں اپنے
نشانات دکھائے گا اور پھر تم ان کو پہچانو گے۔ اے رسول!
تیرا ربّ ان اعمال سے بے خبر نہیں جو تم لوگ کرتے ہو ◉

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ: تخصیص الخطاب اوّلا به وتعمیمه ثانیًا للکفرة تغلیبًا ای
ومار بّك بغافل عمّا تعمل انت من الحسنات وما تعملون انتم ایها الکفرة
من السیئات (رُوح البیان) اس کی دوسری قراءت یعملون ہے (بیضاوی)

سُورَۃُ القَصَصِ

ربطِ آیات

اِس سُورۃ میں الشعراء اور نمل والا مضمون چل رہا ہے۔

آیت ۲، ۳ :-

فرمایا: یہ وہی حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب ہے جس کا ذکر پہلے صحیفوں میں ہے۔

آیت ۴ تا ۴۴ :-

حضرت موسیٰؑ کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

الشعراء، نمل اور القصص میں متواتر موسیٰ کا واقعہ بیان کرکے اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی اُمت کو تین مختلف ازمنہ میں تین فرعونوں سے واسطہ پڑے گا اور وہ تینوں تباہ و برباد کر دیئے جائیں گے اور حضورؐ کے متبعین غالب آئیں گے۔

آیت ۴۵ تا ۴۸ :-

فرمایا: اے رسول ہم نے تجھے موسیٰ کے جو حالات بتائے ہیں ان کا ماخذ خاص ہمارا علم ہے اور اس قصّہ کے بیان کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ تُو اِن لوگوں کو بتائے کہ اگر انہوں نے فرعون کی طرح انکار پر اصرار کیا تو وہ بھی اسی کی طرح تباہ و برباد کر دیئے جائیں گے۔

آیت ۴۹ :-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے قرآن پر اعتراض کیا کہ اس کی تعلیم توریت کی تعلیم سے مختلف کیوں ہے۔ جب انہیں بتایا گیا کہ دونوں تعلیمات کا نکتہ مرکزی ایک ہی ہے تو کہنے لگے کہ دراصل موسیٰ اور محمدؐ (علیہما الصلوٰۃ) دونوں (نعوذ باللہ) دھوکہ باز ہیں جو ایک دوسرے کے مؤید اور مددگار ہیں۔ پھر ان سے کہا گیا کہ حضرت موسیٰ اور محمد علیہما السلام نے وہی تعلیم دی جو پہلے تمام انبیاء دیتے چلے آئے

ہیں تو کہنے لگے کہ ہم تمام پہلے انبیاء کا انکار کرتے ہیں۔

آیت ۵۰، ۵۱ :-

فرمایا: تم موسیٰ اور محمدؐ کو دھوکہ باز کہتے ہو حالانکہ تورات اور قرآن سے زیادہ ہدایت دینے والی کوئی کتاب دُنیا میں موجود نہیں۔ اگر ہے تو تم اس کو پیش کرو۔ افسوس کہ تم اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کو قبول کرنے کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہو۔

آیت ۵۲ تا ۵۶ :-

فرمایا: قرآن ایک مربوط کتاب ہے اور وہ لوگ جن کو علم عطا کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔

آیت ۵۷ :-

فرمایا: اے رسول ہدایت دینا اللہ کا کام ہے تیرا کام صرف پیغام پہنچانا ہے۔

آیت ۵۸ :-

اہلِ مکّہ نے اعتراض کیا کہ اگر ہم اسلام کو قبول کر لیں تو ملک بدر کر دیئے جائیں گے۔ فرمایا: یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ تم اس رسول کو قبول کر کے جو حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا نکتہ مرکزی تھا ان انعامات سے محروم ہو جاؤ جو تمہیں ابراہیمؑ کی دعا کے نتیجہ میں مل رہے ہیں۔

آیت ۵۹، ۶۰ :-

فرمایا: ہلاکت کی راہ ہمارے نبی کی پیروی نہیں بلکہ وہ ہے جو تم نے اختیار کر رکھی ہے۔ اگر تم ہمارے نبی کا انکار کرو گے اور ظلم سے باز نہیں آؤ گے تو ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۶۱ تا ۶۸ :-

فرمایا: منکرو! تم دُنیا کی حقیر دولت کے عوض آخرت کی دیرپا دولت کو کیوں ٹھکرا رہے ہو۔ دیکھو! قیامت کے دن تمہارے جُھوٹے معبود تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔ تمہاری مدد کرنا تو درکنار وہ خود عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ اس دِن تم سب عذر بُھول جاؤ گے اور کامیاب صرف وہی لوگ ہوں گے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں۔

آیت ۶۹ :-

فرمایا: تمہارا یہ اعتراض بے جا ہے کہ ہم نے اپنی رسالت کے لئے اِس شخص کو کیوں منتخب کیا تمہیں کیوں نہیں کیا۔ رسالت پر فائز کرنا ہمارا کام ہے اور ہم بہتر جانتے ہیں کہ کون کس کام کے لائق ہے۔

آیت ۷۰ :-

فرمایا: تمہاری عداوتیں اور تمہارے طعنے کسی کام نہیں آئیں گے فیصلہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کرنا چاہتا ہے۔ رسول غالب آئے گا اور تم مجرم بن کر اللہ کے حضور پیش ہوگے۔

آیت ۷۱ تا ۷۶ :-

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور نعمتوں کا اور قیامت کے بعض احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۷۷ تا ۸۳ :-

حضرت موسیٰؑ کے قصّہ کی طرف لَوٹ کر فرمایا کہ قارون موسیٰؑ کی قوم کا ایک آدمی تھا۔ لیکن وہ اپنی قوم کے خلاف کھڑا ہو گیا اور اس نے ظلم اور ناشکری کو اپنا وطیرہ بنا لیا جس کا نتیجہ یہ ہوُا کہ ہم نے اسے مع اس کی دولت کے زمین میں غرق کر دیا۔

قارون کا قِصّہ بیان کرکے اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اُمّتِ محمدؐیہ میں بھی بعض قارون ہوں گے جو اپنی قوم کے خلاف دشمنوں کی مدد کریں گے اور ان کا حشر بھی وہی ہوگا جو قارون کا ہوُا۔

آیت ۸۴، ۸۵ :-

فرمایا: قیامت کے دِن وہی لوگ سرخرو ہوں گے جو دُنیا میں فساد نہیں کرتے اور نیک عمل کرتے ہیں۔

آیت ۸۶ :-

فرمایا: اے رسول! جس طرح موسیٰ کو فرعونیوں کے ظلم کے نتیجہ میں ہجرت کرنا پڑی تھی اسی طرح تجھے بھی مکّہ سے ہجرت کرنا ہوگی اور جس طرح موسیٰ فرعونیوں پر غالب آیا اسی طرح تُو بھی اہلِ مکّہ پر غالب آئے گا۔

آیت ۸۷، ۸۸ :-

آخر میں فرمایا: اے رسول! باوجود اس کے کہ تجھے اِس بات کی کوئی خواہش نہ تھی ہم نے تجھ پر آخری شریعت نازل کی ہے پس اپنے فرائضِ منصبی کو پورا پورا ادا کر اور لوگوں کو معبودِ حقیقی کی طرف بلا کہ صرف وہی ایک زندہ خدا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ

ایاتہا ۸۹ رکوعہا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

طٰسٓمّٓ ②

مَیں بہت مہربان ہوں، سب کچھ سُنتا ہوں، سب کچھ جانتا ہوں ◉

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ③

یہ اُس کتاب کی آیات ہیں جو حق و باطل میں تمیز کرتی ہے ◉

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ④

اے رسول! ہم تجھے موسیٰ اور فرعون کے صحیح صحیح حالات سُناتے ہیں تاکہ مومنوں کی جماعت اِس سے فائدہ اُٹھائے ◉

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا

يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ⑤

فرعون نے ملک میں جبر و استبداد کا دَور قائم کر رکھا تھا، اور ملک کے لوگوں کو گروہوں میں بانٹ رکھا تھا۔ اس نے ان میں سے ایک گروہ کو دبا رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو قتل کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ غرضیکہ تخریب کاری اس کی فطرت بن چکی تھی ◉

عَلَا فِي الْاَرْضِ : تجبر و طغیٰ (رُوح البیان) تکبر و تجبر (اقرب)

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ⑥ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑦

ہم نے ارادہ کیا کہ جن لوگوں کو دبایا جا رہا ہے ان پر احسان فرماویں، ان کو سربراہی اور حکومت عطا کریں اور زمین میں اقتدار بخشیں، اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو ان کے ہاتھوں وہ کچھ دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے تھے ◉

وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ

عَلَيۡهِ فَاَلۡقِيۡهِ فِي الۡيَمِّ وَلَا تَخَافِيۡ وَلَا تَحۡزَنِيۡ ۚ اِنَّا رَآدُّوۡهُ اِلَيۡكِ وَجَاعِلُوۡهُ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۸﴾

چنانچہ ہم نے موسیٰ کو پیدا کیا۔ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام کیا کہ اسے دودھ پلاتی رہ۔ جب تجھے اس کی جان کا خطرہ نظر آئے تو اسے دریا میں ڈال دے اور اس کی جان کا خوف نہ کر اور اس کی جدائی کا غم نہ کھا۔ ہم اسے تیرے پاس واپس لوٹائیں گے اور اسے اپنا رسول بنائیں گے ◉

وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰۤى اُمِّ مُوۡسٰٓى: وکا عطف محذوف پر ہے۔

فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ لِيَكُوۡنَ لَهُمۡ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا كَانُوۡا خٰطِـِٕيۡنَ ﴿۹﴾

اور جب اُس نے اسے دریا میں ڈال دیا فرعون کے لوگوں نے اُسے اُٹھا لیا تاکہ وہ ان کا دشمن بنے اور ان کے لئے غم کا باعث ہو۔ دیکھو! فرعون اور ہامان اور انکے ساتھی قدم قدم پر خطا کھا گئے ◉

فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ: الفاء فصيحة مفصحة عن عطفه على جملة محذوفة (روح البيان) خٰطِـِٕيۡنَ: فى كل شئ (بيضاوى)

وَقَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَيۡنٍ لِّيۡ وَلَكَ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ۖ عَسٰۤى اَنۡ يَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمۡ

لَا يَشْعُرُوْنَ ⑩

اور جب وہ فرعون کے پاس لایا گیا فرعون کی بیوی نے اُس سے کہا: یہ بچّہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ میرے آقا! اسے قتل نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے برکت کا موجب ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اسے بیٹا بنا لیں۔ لیکن وہ لوگ اللہ کی تقدیروں کو نہیں سمجھتے تھے ◉

لَا تَقْتُلُوْهُ: خطاب بلفظ الجمع للتعظیم (بیضاوی، روح البیان)

وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ⑪

پھر یوں ہؤا کہ موسیٰ کی ماں دل ہار گئی۔ قریب تھا کہ وہ اس کا راز فاش کر دیتی۔ اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے کہ وہ اللہ کے وعدہ پر یقین رکھے تو اس کے لئے صبر کرنا ممکن نہ تھا ◉

لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا: جواب لولا محذوف (بیضاوی، شوکانی)

وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ ٘ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۙ⑫

اور اس نے موسیٰ کی بہن سے کہا: اس کے پیچھے پیچھے جا۔ چنانچہ وہ اسے دُور سے دیکھتی رہی اور فرعونیوں کو اس کی کوئی خبر نہ ہوئی ◉

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ : انها تقص او انها اخته (بیضاوی، روح البیان)

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور ہمارا کرنا یہ ہوُا کہ اپنی بہن کے آنے سے پہلے موسیٰ نے تمام دودھ پلانے والیوں کی چھاتیوں کو مُنہ لگانے سے انکار کر دیا۔ اور جب اس کی بہن نے یہ دیکھا تو کہا: کیا مَیں تمہیں کسی ایسے گھرانہ کا پتہ دوں جو تمہاری خاطر اس بچّہ کی پرورش کرینگے، اور اس کی تربیت میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے ◉

مَرَاضِعَ : واحد : مَرْضَعٌ

۱۔ چھاتیاں۔ دودھ پینے کی جگہ (کشاف، بیضاوی)

۲۔ اسم مصدر: چھاتی سے دودھ پینا (کشاف، بیضاوی)

مِنْ قَبْلُ : من قبل ان نردہ الی امہ۔ اومن قبل قصھا لاثرہٖ (شوکانی)

فَقَالَتْ : عند رؤیتھا لعدم قبولہ الثدی (روح البیان، شوکانی)

وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ : لا یقصرون فی ارضاعہ و تربیتہٖ (بیضاوی، شوکانی، روح البیان)

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

اِس طرح ہم نے موسیٰ کو اس کی ماں کے پاس واپس لَوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائے اور تاکہ وہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ

اللہ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے ◉

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ : انّ وعده حقّ (بیضاوی، رُوح البیان)

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۵﴾

اور جب موسیٰ جوان ہوُا اور تن و توانائی میں اپنے کمال کو پہنچا ہم نے اسے علم و حکمت سے نوازا۔ جس طرح ہم نے موسیٰ کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ دیا اسی طرح ہم تمام اچھے کام کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیتے ہیں ◉

وَاسْتَوٰى: قدّه اوعقله (بیضاوی)

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ : مثل ذالك الذی فعلنا بموسٰی (بیضاوی، روح البیان)

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶﴾

اور ایک دن وہ شہر میں اُس وقت داخل ہوُا جبکہ لوگ خوابِ غفلت میں پڑے تھے۔ اس نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ

رہے ہیں ۔ ایک اس کی اپنی قوم سے تھا اور دوسرا اس کی دشمن قوم سے تھا۔ اس شخص نے جو اُس کی اپنی قوم سے تھا اُسے اس شخص کے خلاف جو دشمن قوم سے تھا مدد کے لئے پکارا، اور موسٰی نے اُسے گھونسا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔
اس پر موسٰی نے کہا: یہ شیطان کا کام ہے۔ وہ انسان کا کُھلا دشمن اور اسے علانیہ گمراہ کرنے والا ہے ◉

مُبِیْن: ظاھرالعداوۃ والاضلال (شوکانی)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾

پھر موسٰی دست بدعا ہوکر اپنے رب سے کہنے لگا: اے میرے رب! مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ مجھے معاف فرما۔
اور اللہ نے اُسے معاف کر دیا۔ وہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

موسٰی نے کہا: تیرے اس انعام کی قسم جو تُو نے مجھ پر کیا ہے مَیں اب کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا ◉

بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ: هٰذا الباء یجوز ان تکون باء القسم والجواب مقدر ویجوز ان تکون باء السببیة متعلقة بمحذوف (شوکانی) موخرالذکر صورت میں آیت کے معنی

ہوں گے: تیرے اُس انعام کی وجہ سے جو تُو نے مجھ پر کیا ہے میں اب کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۹﴾

اگلے روز موسیٰ صبح کے وقت ڈرتے ڈرتے، اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا، شہر میں داخل ہوا۔ اور ایلو! وہ کیا دیکھتا ہے کہ وہی شخص جس نے کل اس سے مدد مانگی تھی پھر اس کو پکار رہا ہے۔

موسیٰ نے اسے کہا: تُو بڑا بدراہ ہے ●

فَاَصْبَحَ: دخل (رُوح البیان، شوکانی)

يَتَرَقَّبُ: یترصد الاستقادة (بیضاوی، رُوح البیان) او الاخبار و ما یقال فی حقّہٖ (رُوح البیان)

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِىْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اُس شخص کو پکڑے جو اُن دونو کا دشمن تھا تو اسرائیلی پکارا: اے موسیٰ! کیا تُو چاہتا ہے

کہ مجھے اُسی طرح قتل کر دے جس طرح تُو نے کل ایک آدمی کو قتل کیا تھا ؟ تُو چاہتا ہے کہ ملک میں سینہ زوری کرتا پھرے۔ اصلاح و ارشاد تیرا مقصد نہیں ◉

قَالَ : قال کا فاعل اسرائیلی بھی ہوسکتا ہے اور قبطی بھی۔ قبطی ان کی باتوں سے سمجھ گیا کہ کل اسی شخص نے قتل کیا تھا۔ (رُوح البیان)

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

اور ایک شخص شہر کے بہت دُور مقام سے دوڑتا ہوُا آیا۔ اسنے کہا : موسٰی ! سردار تیرے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کر ڈالیں۔ پس یہاں سے نکل جا۔ مَیں تیرے بھلے کی بات کر رہا ہوں ◉

اَقْصَا : افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ مونث قُصْوٰی : بہت دُور۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۸ ۵

اس پر موسٰی خوف کھاتا ہوُا، اِدھر اُدھر دیکھتا ہوُا، شہر سے نکل کھڑا ہوُا۔ اس نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا : اے میرے ربّ ! مجھے ان ظالموں سے نجات دے ◉

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾

اور جب اُس نے مدین کا رُخ کیا تو کہنے لگا: اُمید ہے کہ میرا ربّ مجھے سیدھی راہ پر ڈال دے گا ◉

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۥ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾

اور جب وہ مدین کے چشمہ پر پہنچا تو اُس نے دیکھا کہ وہاں کئی لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ اور اس نے دیکھا کہ اُن سے ایک طرف کو ہٹ کر دو عورتیں اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں۔ اس نے اُن سے کہا: کیا معاملہ ہے کہ تم اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس وقت تک پانی نہیں پلا سکتیں جب تک کہ چرواہے اپنے جانور نہ لے جائیں۔ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے ◉

مَا خَطْبُكُمَا: ما شأنكما تذودان (بیضاوی)

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ

اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ﴿۲۵﴾

یہ سُن کر موسیٰ کو ان کی حالت پر رحم آیا اور اس نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا۔ پھر وہ ہٹ کر سایہ میں جا بیٹھا اور اپنے ربّ سے کہنے لگا: اے میرے ربّ! جو نعمت بھی تُو مجھے عطا کرے میں اس کا محتاج ہوں

فَسَقٰی لَهُمَا : ما شيتهما رحمة عليهما وطلبا لوجه الله تعالیٰ (رُوح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ : اِس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۱۔ اِنّی لایّ شیءٍ انزلت الی من خیرٍ فقیر (بیضاوی، رُوح البیان، شوکانی) یعنی مَیں تیری ہر اس نعمت کا جو تُو مجھے عطا کرے محتاج ہوں۔

۲۔ لام سبب کے لئے ہے (شوکانی) اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: تُو نے مجھ پر اِس قدر اِنعام کئے کہ اب مَیں تیرے انعاموں کا محتاج ہو گیا ہوں، ہر انعام جو تُو مجھ پر کرتا ہے اس کے نتیجہ میں میری تشنگی بڑھتی جاتی ہے۔

۳۔ مَیں اس دولت کا محتاج ہوں جو تُو نے مجھ پر نازل کی۔

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰىهُمَا تَمۡشِیۡ عَلَی اسۡتِحۡیَآءٍ ۫ قَالَتۡ اِنَّ اَبِیۡ یَدۡعُوۡكَ لِیَجۡزِیَكَ اَجۡرَ مَا سَقَیۡتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیۡهِ الۡقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفۡ ٝ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۶﴾

تھوڑی دیر بعد ان دونوں عورتوں میں سے ایک اس کے پاس یوں

چلتی ہوئی آئی کہ حیا کی پُتلی معلوم دے رہی تھی۔ وہ موسٰی سے کہنے لگی: میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے ہمارے جانوروں کو پانی پلانے کی مزدوری دے۔

اور جب موسٰی اس کے پاس پہنچا اور اسے اپنا قصّہ سُنایا تو اُس نے کہا: ڈر نہیں! تو ظالموں کے پنجہ سے نکل چکا ہے ◉

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۷﴾

ان دو عورتوں میں سے ایک نے اپنے باپ سے کہا: ابّا! اس شخص کو ملازم رکھ لے۔ تیری ملازمت کے لئے بہترین شخص وہ ہے جو طاقتور اور دیانتدار ہو ◉

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۸﴾

پھر یوں ہوُا کہ اس شخص نے موسٰی سے کہا: مَیں چاہتا ہوں کہ اپنی اِن دو لڑکیوں میں سے ایک کی شادی تجھ سے کر دوں بشرطیکہ تُو آٹھ سال تک میری ملازمت کرے۔ اور اگر تُو اس ملازمت کو پورے دس سال تک بڑھا دے تو یہ تیرا احسان ہوگا۔

مَیں تجھ پر کوئی سختی نہیں کرنا چاہتا۔ تم انشاء اللہ مجھے معاملہ کا کھرا پاؤ گے ◉

قَالَ ذٰلِكَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ‌ ؕ اَيَّمَا الۡاَجَلَيۡنِ قَضَيۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَىَّ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوۡلُ وَكِيۡلٌ ﴿۲۹﴾ ع ۳

موسیٰ نے کہا: یہ معاملہ ہمارے درمیان طے پا گیا۔ اگر مَیں دونوں مدّتوں میں سے کوئی ایک پوری کر دوں تو اس کے بعد مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہو گی۔ ہمارے اس قول و قرار پر خدا گواہ ہے ◉

وَكِيۡل: حفیظ او شهید (جلالین، بیضاوی)

فَلَمَّا قَضٰى مُوۡسَى الۡاَجَلَ وَسَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا‌ ۚ قَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۳۰﴾

اور جب موسیٰ مقررہ مدّت پوری کر چکا اور اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر چلا تو اُسے طُور کی جانب ایک آگ نظر آئی۔ اس نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا: تم لوگ یہیں ٹھہرو۔ مَیں نے آگ سی دیکھی ہے۔ شاید مَیں وہاں سے تمہارے لئے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ ہی لے آؤں تاکہ تم آگ تاپ سکو ◉

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۱﴾

اور جب وہ آگ کے پاس پہنچا تو اسے وادی کے داہنی جانب سے ایک مبارک مقام سے لیعنی درخت کے پاس سے آواز آئی کہ اے موسٰی مَیں اللہ ہوں، تمام جہانوں کا ربّ ◉

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤی اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۲﴾

اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۳۳﴾

اور آواز نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اپنا عصا پھینک۔ اور جب موسٰی نے عصا پھینکا اور دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح بل

کھا رہا ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور واپس نہ لوٹا۔
اللہ نے کہا: اے موسٰی! آگے بڑھ اور خوف نہ کھا۔ تو ہر طرح سے امن میں ہے۔ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال۔ جب تُو اسے نکالے گا تو یہ چمکتا ہوُا بے عیب نکلے گا۔ اور جب تجھے خوف لاحق ہو تو ضبط سے کام لے۔ یہ تیرے رب کی طرف سے دو روشن نشانات ہیں جو تجھے فرعون اور اس کے درباریوں کے لئے دئے گئے ہیں۔ بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں ◉

وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ : عطف علیٰ ان یا موسٰی ای ونودی ان الق عصاک (روح البیان)
وَاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ : یراد بالضم التجلّد والثباتِ (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۴﴾

وَاَخِىْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِىَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِىْٓ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۵﴾

موسٰی نے کہا: اے میرے رب! مَیں نے ان کا ایک آدمی قتل کیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ میرا بھائی ہارون بات کرنے میں مجھ سے زیادہ فصیح ہے۔ اسے میرے ساتھ مددگار کے طور پر بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے ◉

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا

فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۶﴾

اللہ نے کہا: ہم تیرا ہاتھ تیرے بھائی کے ذریعہ مضبوط کریں گے اور تم دونوں کو ایسا غلبہ عطا کریں گے کہ وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ تم دونوں ہمارے نشانوں کے ساتھ جاؤ۔ تم اور وہ لوگ جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آئیں گے ◉

سُلْطٰنًا: غلبة اوحجة (بیضاوی)

بِاٰيٰتِنَا: متعلق بمحذوف، اے اذھبا بآیاتنا (کشاف، بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۷﴾

اور جب موسٰی ہمارے روشن نشان لے کر ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے: یہ ایک نیا ڈھونگ ہے۔ ہم نے اپنے باپ دادوں سے کوئی ایسی بات نہیں سُنی ◉

سِحْرٌ مُّفْتَرًى: سحر تختلقه لم يُفعل قبل مثله (بیضاوی)

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

موسٰی نے جواب دیا: میرا رب اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی جانب سے ہدایت لے کر آیا ہے اور جس کے لئے اس دُنیا میں نیک انجام مقدّر ہے۔ یاد رکھو! ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے ◉

الدّار: ان المراد بالدار الدنیا (بیضاوی، شوکانی، رُوح البیان)

وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

فرعون نے کہا: اے اہلِ دربار! مَیں اپنے سوا تمہارا کوئی اَور خدا نہیں جانتا۔ اے ہامان! اینٹوں کو آگ دکھا اور میرے لئے ایک اُونچا محل تیار کر تاکہ مَیں اس پر چڑھ کر موسٰی کے خدا کو دیکھوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جھوٹا ہے ◉

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

فرعون اور اس کے لشکریوں نے ملک میں ناحق سر اُٹھا رکھا

تھا۔ انہوں نے سمجھ رکھا تھا کہ وہ کبھی بھی بے بس ہو کر ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے ◉

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۲﴾

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۳﴾ ع ۴

چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے لشکریوں کو پکڑا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا۔ دیکھ ظالموں کا کیا انجام ہؤا! ہم نے انہیں ایسے لیڈر بنایا جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بُلاتے ہیں۔ قیامت کے دن کوئی ان کی مدد کو نہیں آئے گا۔ ہم نے اس دُنیا میں ان کے پیچھے لعنت کی لکیر لگا دی ہے۔ اور قیامت کے دن ان کو دیکھ کر گھن آئے گی ◉

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور پہلی قوموں کو تباہ کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب دی جو لوگوں کے لئے بصیرت افروز تھی اور ہدایت اور رحمت کا موجب تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ◉

بَصَآئِر: بَصِیرۃ کی جمع

لِلنَّاسِ: الناس سے یہاں مراد بنی اسرائیل ہیں (روح البیان)

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّٰهِدِينَ ﴿٤٥﴾

اے رسول! تُو طُور کے غربی جانب موجود نہیں تھا جب ہم نے موسیٰ کو اپنا امر عطا کیا۔ اور تُو ان لوگوں میں موجود نہیں تھا جنہوں نے یہ واقعہ بچشمِ خود دیکھا ◉

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّٰهِدِينَ: ان ستر لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو موسیٰ کے ہمراہ طُور پر گئے۔ (خروج: ۲۴)

وَلَٰكِنَّآ أَنْشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيٓ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا ۙ وَلَٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٤٦﴾

بات یہ ہے کہ اُس وقت سے اب تک ہم کئی نسلوں کو پیدا کر چکے ہیں اور ان لوگوں پر ایک لمبا زمانہ گزر چکا ہے۔ اور تیرا بسیرا اہلِ مدین میں بھی نہیں تھا کہ تُو انہیں ہماری آیات پڑھ کر سُناتا رہا ہو۔ ہم ہی نے تجھے بھیجا ہے اور ہم ہی نے یہ باتیں

تجھے بتائی ہیں ◉

وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ : لك و اليك باخبار المتقدمين (جلالین، بیضاوی، رُوح البیان)

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور تُو اس وقت طُور کے دامن میں موجود نہیں تھا جب ہم نے موسٰی کو پکارا۔ یہ تمام باتیں جو تجھے بتائی جا رہی ہیں تیرے رب کی رحمت کا نتیجہ ہے تاکہ تُو ان لوگوں کو خطرات سے آگاہ کرے جن کے پاس تجھ سے پہلے خطرات سے آگاہ کرنے والا کوئی نہیں آیا۔ کیا عجب! کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں ◉

نَادَيْنَا : موسٰی (جلالین، رُوح البیان)

وَلٰكِنْ : علّمناك (بیضاوی)

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۸﴾

اے رسول! ہم نے تجھے اِس لئے بھیجا ہے کہ اگر ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آن پڑے تو وہ یہ نہ کہیں: اے

ہمارے ربّ! تُو نے کیوں ہماری طرف کوئی رسول نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور ایمان لاتے ◉

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ، وجواب لولا الاولی محذوف (کشاف، بیضاوی، شوکانی، رُوح البیان) ای انما ارسلناک قطعًا لعذرهم (بیضاوی)

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰىؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

لیکن جب ہماری طرف سے ان کے پاس سچائی آ گئی تو وہ کہنے لگے: اس شخص کو موسیٰ کی تعلیم کی مانند کیوں تعلیم نہیں دی گئی؟ کیا وہ اس سے پہلے اس تعلیم کا انکار نہیں کر چکے جو موسیٰ کو دی گئی تھی؟ یہ لوگ کہتے ہیں: یہ دونوں دھوکہ باز ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں: ہم ان جیسے سب لوگوں کا انکار کرتے ہیں ◉

سِحْرٰنِ: یعنی ذوا سحرا وجعلوهما سحرین مبالغة فی وصفهما بالسحر (کشاف)

قرآن کا قاعدہ ہے کہ بعض دفعہ سوال حذف کر دیتا ہے اور بعض دفعہ جواب۔ رُبّ اشارة ابلغ من عبارة۔ پہلے تو انہوں نے یہ اعتراض کیا کہ قرآن کی تعلیم توریت سے کیوں مختلف ہے۔ لیکن جب ان کو بتایا گیا کہ ان دونوں تعلیمات میں اتحاد اور اشتراک پایا جاتا ہے تو کہنے لگے دراصل بات یہ ہے کہ موسیٰ اور محمد (علیہما السلام) دونوں (نعوذ باللہ) دھوکہ باز تھے جو ایک دوسرے کے مؤید و

مددگار ہیں۔ پھر جب ان سے کہا گیا وہ تعلیم جو موسیٰ اور محمد (علیہما السلام) نے دی تمام انبیاء دیتے آئے ہیں تو کہنے لگے۔ ہم ان تمام لوگوں کا انکار کرتے ہیں۔

قُلْ فَأْتُوا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۵۰﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اللہ کی طرف سے کوئی کتاب لاؤ جو قرآن اور توریت سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو۔ اگر تم کوئی ایسی کتاب لے آئے تو مَیں اس کی پیروی کروں گا۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچّے ہو تو ضرور کوئی ایسی کتاب لے آؤ ◉

اَتَّبِعْهُ: جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ای ان تاتوا بہ اتبعہ (رُوح البیان)

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۵/۸

اے رسول! اگر وہ تیرے چیلنج کو قبول نہ کریں تو جان لے کہ جب وہ باتیں بناتے ہیں تو دراصل صرف اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جنہیں اللہ کی طرف سے تو کوئی ہدایت نہیں ملی اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں۔ بے شک اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں

دیتا جو ظلم کو اپنا دستور بنا لیتے ہیں ◉

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ : ظلم کے معنی ہیں وضع الشیئ فی غیر محلّہ۔ انہیں پیروی تو اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کی کرنی چاہیئے تھی لیکن اس کی بجائے وہ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگے اور اس طرح جو مقام اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کو دینا تھا وہ اپنی خواہشات کو دینے لگے۔

وَلَقَدۡ وَصَّلۡنَا لَھُمُ الۡقَوۡلَ لَعَلَّھُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ؕ

ہم نے اپنے کلام کو ان کے لئے باہم مربوط بنایا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ◉

وَلَقَدۡ وَصَّلۡنَا لَھُمُ الۡقَوۡلَ : فی النظم (بیضاوی)

تمام الہامی کتابوں میں قرآن ہی ایک کتاب ہے جسے دعویٰ ہے کہ اس کی ہر ایک کڑی دوسری کڑی سے ملی ہوئی ہے اور وہ اس قدر مربوط ہے کہ تمام کی تمام ایک قول نظر آتا ہے لیکن کس قدر ظلم ہے کہ خود اس کے ماننے والوں میں سے ایک گروہ اس میں نظم کا قائل نہیں۔

اس کے معنی بعثنا رسولًا بعد رسول (شوکانی) بھی ہو سکتے ہیں یعنی ہم نے ان کے لئے متواتر رسول بھیجے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰھُمُ الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِہٖ ھُمۡ بِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۳﴾

جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے اپنی جناب سے کتاب کا علم دیا تھا وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں ◉

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰھُمُ الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِہٖ : جیسا کہ نوٹ زیر آیت ۲ : ۱۰۲ میں بتایا گیا ہے اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰھُمُ الۡکِتٰبَ سے اہل کتاب یا ہر کس و ناکس مراد نہیں بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں علم لدنی عطا کیا گیا ہے۔

وَاِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡھِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِہٖۤ اِنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّنَاۤ

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾

جب قرآن ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لے آئے۔ یہ ہمارے ربّ کی طرف سے آئی ہوئی سچائی ہے۔ ہم تو اس کی تنزیل سے پہلے اپنے خدا کے حضور سرِ تسلیم خم کر چکے ہیں ◉

مِنْ قَبْلِهٖ : من قبل نزوله (روح البیان)

مُسْلِمِيْنَ : ای مخلصین للّٰہ بالتوحید (شوکانی)

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۶﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کے نتیجہ میں دو بار اجر ملے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بُرائی کا مقابلہ بھلائی سے کرتے ہیں اور اس رزق سے جو ہم نے ان کو دیا خرچ کرتے ہیں اور جب کوئی لغو بات سُنتے ہیں تو اس سے مُنہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم اپنے اعمال کا اجر پائیں گے اور تم اپنے اعمال کا اجر پاؤ گے۔ تمہیں سلام ہے۔ ہمیں جاہلوں سے میل ملاپ پسند نہیں ◉

لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ : لا نطلب صحبتهم (بیضاوی، روح البیان)

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ

يَشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۷﴾

اے رسول! تُو جسے پسند کرتا ہے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت پانے کو تیار ہیں ◉

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ : بالمستعدين لذالك (بیضاوی، روح البیان)

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۸﴾

اے رسول! یہ لوگ کہتے ہیں: اگر ہم تیری اقتداء میں اُس دین کو قبول کریں جو تیرے نزدیک صحیح راہ ہے تو ملک بدر کر دئے جائیں گے۔

لیکن کیا ہم نے انہیں پُرامن حرم میں جگہ نہیں دی جس کی طرف ہر قِسم کے پھل کھچے چلے آتے ہیں؟ یہ ہماری عطا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر حقیقتِ حال کو نہیں جانتے ◉

مَعَكَ : معنى اتباع الهدٰى معه الاقتداء به فى الدّين (روح البیان)

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ : یعنی جب ان کی بُت پرستی کے باوجود ہمارے فیضان کا یہ عالم ہے تو کیا جب وہ ایمان لے آئیں گے ہمارے فیض سے محروم ہو جائیں گے؟ (کشاف، بیضاوی)

اِس آیت میں اِس وعدہ کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا کے نتیجہ میں کیا تھا کہ میں اس شہر کے رہنے والوں کو ہر قسم کا رزق بہم پہنچاؤں گا (۲: ۱۲۷) مقصودِ کلام یہ ہے کہ ابراہیمؑ کی

دعا تو یہ تھی کہ اے اللہ اس شہر کے مومن باشندوں کو ہر قسم کا رزق دینا لیکن ہم نے اپنی طرف سے تفضلاً اس میں کافر بھی شامل کر دئیے کیونکہ لا یشقی جلیسھم۔ پس اے اہل مکّہ جبکہ تم پر ہمارے فضل کا اصل باعث دعائے ابراہیمی ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس عظیم الشان نبی پر ایمان لانے کے بعد جو دعائے ابراہیمی کا نکتہ مرکزی تھا تم ہمارے افضال سے محروم ہو جاؤ۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۗ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۹﴾

کتنی ہی بستیاں تھیں جو اپنے تمدّن پر نازاں تھیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا۔ وہ رہے ان کے مساکن! ان کے بعد وہ کم ہی آباد ہوئے۔ ان کی ہر چیز کے ہم اور صرف ہم ہی وارث بنے ◉

اِس آیت میں بتایا ہے کہ تم جس تہذیب کو اِس خیال سے چمٹے ہوئے ہو کہ اگر ہم نے اسے چھوڑ دیا تو ہماری معیشت تباہ ہو جائے گی وہ چند دن کی مہمان ہے۔ جو حال پہلے صنم کدوں کا ہؤا وہی اس کا ہو گا۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۶۰﴾

اے رسول! تیرا رب بستیوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کی مرکزی بستی میں اپنا رسول نہیں بھیج لیتا جو

انہیں اس کی آیات پڑھ کر سنائے۔

اور اے رسول! ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے سوائے اسکے کہ اس کے رہنے والے ظلم کو اپنا دستور بنا لیں ◉

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾ ع ۶

منکرو! جو کچھ تھوڑا بہت تمہیں دیا گیا ہے وہ محض دُنیا کی متاع اور اس کی زینت ہے۔ لیکن جو خزانے اللہ کے پاس ہیں وہ اس سے بہت بہتر اور بہت دیرپا ہیں۔ کیا تم غور نہیں کرو گے اور عقل سے کام نہیں لو گے؟ ◉

اَ فَلَا تَعْقِلُوْنَ: الاتتفکّرون فلا تعقلون (رُوح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦٢﴾

کیا اس شخص کا مقابلہ جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے اور وہ وعدہ پورا ہونے والا ہے اُس شخص سے ہو سکتا ہے جسے ہم نے دُنیوی زندگی کی عارضی متاع سے نوازا اور قیامت کے دن وہ مجرموں کی طرح ہمارے رُوبرو حاضر کیا جائے گا؟ ◉

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٣﴾

انہوں نے کچھ اس دن کا بھی اہتمام کیا ہے جس دن وہ انہیں پکارے گا اور کہے گا: کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جنہیں تم نے میرا شریک سمجھ رکھا تھا؟ ◉

اَیْنَ شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ: ای الذین کنتم تزعمونھم شرکاءی (بیضاوی)
اِس میں اضافت حکایۃ عن الغیر کے طور پر ہے۔

قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَغْوَیْنَا ۚ اَغْوَیْنٰهُمْ كَمَا غَوَیْنَا ۚ تَبَرَّاْنَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كَانُوْۤا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾

وہ معبودانِ باطلہ جن پر سزا واجب ہو چکی ہو گی کہیں گے: اے ہمارے ربّ! یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ ہم نے انہیں گمراہ کیا اور وہ اسی طرح گمراہ ہو گئے جس طرح ہم گمراہ ہوئے تھے۔ ہم تیرے رُوبرو ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ ہمارے بندے نہیں تھے، ہوائے نفس کے بندے تھے ◉

اَغْوَیْنٰهُمْ كَمَا غَوَیْنَا: ای اغوینا ھم فغووا غیًّا مثل ما غوینا (کشاف، بیضاوی)
مَا كَانُوْۤا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ: انّما کانوا یعبدون اھواء ھم (کشاف، بیضاوی، شوکانی، رُوح البیان) ما کانوا یعبدون میں انّما کانوا یعبدون اھواء ھم کا مضمون اِس طرح سمویا گیا ہے کہ بِن کہے اُبھر رہا ہے۔ رُبّ اشارۃ افصح من عبارۃ۔ ہم نے محذوف کو ملفوظ کر دیا ہے تاکہ قارئین کو مفہوم سمجھنے میں دِقّت نہ ہو۔

وَقِیْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا

لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۵﴾

پھر اُن سے کہا جائے گا : اپنے خودساختہ معبودوں کو پکارو۔
اور وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ ان کو کوئی جواب نہیں دیں گے۔
اور وہ عذاب کو دیکھیں گے اور خواہش کریں گے کہ کاش انہوں نے
ہدایت کی راہ اختیار کی ہوتی ◉

لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ : تمنوا لو كانوا مهتدين (كشاف)

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۶﴾

انہوں نے کچھ اس دن کا بھی اہتمام کیا ہے جس دن وہ انہیں پکارے
گا اور کہے گا : تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا ؟ ◉

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۷﴾

اُس دن وہ تمام عذر بھول جائیں گے اور ایک دوسرے سے کوئی
مشورہ نہیں کر سکیں گے ◉

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ
مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۸﴾

ہاں جو لوگ توبہ کریں گے اور ایمان لائیں گے اور نیک عمل بجا
لائیں گے کیا عجب کہ وہ اپنی منزلِ مقصود کو پالیں ◉

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ﴿۶۹﴾

اے رسول! تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ ان کو کوئی اختیار نہیں۔ وہ ان چیزوں سے بہت بلند و بالا ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ◉

وَ رَبُّکَ یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۰﴾

اے رسول! تیرا رب تمام ان باتوں کو جانتا ہے جو ان کے سینوں میں مخفی ہیں اور تمام ان باتوں کو جانتا ہے جو وہ علانیہ کرتے ہیں ◉

یُعْلِنُوْنَ: من مطاعنھم فیہ (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

وَ ھُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَ الْاٰخِرَۃِ ۫ وَ لَہُ الْحُکْمُ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۱﴾

وہ اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دُنیا اور آخرت میں صرف وہی تعریف کے لائق ہے۔ حکم صرف اسی کا چلتا۔ اور اسی کی طرف تمہیں چار و ناچار لوٹ کر جانا ہو گا ◉

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۲﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تمہاری رات کو قیامت تک، لمبا کر دے تو اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں جو تمہیں روشنی لا دے؟ کیا تم غور نہیں کرو گے اور گوشِ ہوش سے نہیں سُنو گے؟ ◉

اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ: ف کا عطف محذوف پر ہے۔ گویا آیت کی تقدیر ہے الا تتدبّرون فلا تسمعون۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تمہارے دن کو قیامت تک لمبا کر دے تو اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں جو تمہارے لئے رات کو لے آئے کہ تم اس میں آرام کرو؟ کیا تم غور نہیں کرو گے اور سمجھ سے کام نہیں لو گے؟ ◉

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

یہ اس کی رحمت کا ایک کرشمہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات کو آرام کرو اور دن کو اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو ◉

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۵﴾

انہوں نے کچھ اس دن کا بھی اہتمام کیا ہے جس دن وہ انہیں پکارے گا اور کہے گا: کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جنہیں تم نے میرا شریک سمجھ رکھا تھا؟ ◉

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۶﴾ ع ۱۵ / ۱۰

اس دن ہم ہر ایک قوم میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے جو ان کے خلاف گواہی دے گا۔ پھر ہم ان لوگوں سے کہیں گے: تم کوئی معقول عذر پیش کرو۔ اس وقت وہ جان لیں گے کہ خدائی کا حق صرف اللہ ہی کو ہے اور وہ اپنی تمام افتراپردازیاں بھول جائیں گے ◉

اَنَّ الْحَقَّ: فی الالوھیۃ (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ص وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ق اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۷﴾

وَ ابۡتَغِ فِیۡمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ وَ لَا تَنۡسَ نَصِیۡبَكَ مِنَ الدُّنۡیَا وَ اَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَیۡكَ وَ لَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِی الۡاَرۡضِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۷۸﴾

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِیۡتُهٗ عَلٰی عِلۡمٍ عِنۡدِیۡؕ اَوَ لَمۡ یَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَهۡلَكَ مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُ قُوَّةً وَّ اَكۡثَرُ جَمۡعًاؕ وَ لَا یُسۡـَٔلُ عَنۡ ذُنُوۡبِهِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾

قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا لیکن وہ اپنی قوم کے خلاف کھڑا ہو گیا۔ ہم نے اسے اِس قدر سونا چاندی دیا تھا کہ اس کے روزمرّہ کے استعمال کی دولت بھی ایک طاقتور جماعت بمشکل اُٹھا سکتی تھی۔

جب اس کی قوم نے اسے کہا: فخر نہ کر، اللہ فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، جو دولت اللہ نے تجھے دی ہے اس کے ذریعہ آخرت کا گھر حاصل کرنے کی کوشش کر، دُنیا میں اپنے لئے نیک اعمال جمع کرنے کا موقع ضائع نہ کر، اللہ کے بندوں سے اسی طرح احسان کا سلوک کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ

احسان کا سلوک کیا ہے، اور ملک میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر کہ اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا،

تو اُس نے کہا: یہ تمام دولت مجھے اپنے علم کی وجہ سے ملی ہے۔

کیا اُسے معلوم نہیں تھا کہ اس سے پہلے اللہ نے کتنے ہی لوگوں کو جو اس سے زیادہ طاقتور تھے اور جن کا مال اور جتھہ بھی اس سے زیادہ تھا ہلاک کر دیا تھا؟ ایسے مجرموں کو ہلاک کرتے وقت ان کے گناہوں کی تفاصیل نہیں پوچھی جاتیں ◉

مَفَاتِح: جمع۔ واحد: مِفْتَحْ (کُنجی) یا مَفْتَحْ (خزانہ)

یہ بات قرینِ قیاس نہیں کہ جب وہ باہر نکلتا تھا تو اپنے تمام خزانوں کی کُنجیاں ساتھ اُٹھا لیتا تھا۔ کنوز کے معنوں میں زمین میں گاڑنے کا مفہوم ہے یعنی ایسی دولت جو بند کر کے رکھی جائے اور مَفْتَح کے معنوں میں کُھلنے اور باہر آنے کا مفہوم ہے یعنی ایسی دولت جو روزمرہ کے کاروبار میں استعمال ہوتی ہو۔

جَمْعًا: للمال او اکثر جماعة وعددا (کشاف)

وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ: عند اهلاکهم (رُوح البیان)

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۸۰﴾

ایک دن وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے پُورے تزک و احتشام سے نکلا۔

وہ لوگ جو دنیوی زندگی کے طالب تھے کہنے لگے: کاش! ہمیں بھی وہی کچھ حاصل ہوتا جو قارون کو حاصل ہے۔ وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے ◉

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۱﴾

وہ لوگ جنہیں خدا کی باتوں کا علم دیا گیا تھا کہنے لگے: تمہارے حال پر افسوس ہے۔ وہ بدلہ جو اللہ کے ہاں سے ان لوگوں کو ملے گا جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں ان چیزوں سے جو قارون کو دی گئی ہیں کہیں بہتر ہے۔ لیکن یہ انعام و اکرام صرف انہی لوگوں کو ملتے ہیں جو صبر و ہمت کو اپنا شیوہ بناتے ہیں ◉

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۲﴾

اور ہمارا کرنا ایسا ہوا کہ ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں غرق کر دیا۔ کوئی جماعت ایسی نہ نکلی جو اسے اللہ کے عذاب سے بچا لیتی اور نہ ہی وہ خود اپنے تئیں بچا سکا ◉

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ

لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۸

اور وہی لوگ، جو کل اس کے مقام کی تمنّا کرتے تھے کہنے لگے:
تم پر خدا کی مار ہو! اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے
کُھلا رزق عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تُلا رزق دیتا ہے۔
اگر اللہ کا ہم پہ احسان نہ ہوتا تو وہ ہمیں بھی غرق کر دیتا۔ تم
پر خدا کی مار ہو! ناشکرگذار لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے ◉

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾

لوگو! یہ رہا آخرت کا گھر۔ ہم اسے ان لوگوں کا ٹھکانا بنائیں گے
جو زمین میں سرکشی اور فساد نہیں کرتے۔ یاد رکھو! نیک انجام
متقیوں ہی کے لئے مخصوص ہے ◉

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

جو لوگ نیک اعمال بجا لائیں گے نیک تر اجر پائیں گے اور جو
لوگ بُرے اعمال کے مُرتکب ہوں گے تو یاد رکھو کہ وہ لوگ،
جو بُرے اعمال کے مرتکب ہوں گے اپنے اعمال ہی کے مطابق

سزا پائیں گے ◉

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٨٦﴾

اے رسول! وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے تجھے ضرور اس مقام کی طرف واپس لائے گا جو مرجع خاص و عام ہے۔

کہہ: میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں مُبتلا ہے ◉

اس آیت میں پیشگوئی ہے کہ حضورؐ مکّہ سے نکالے جائیں گے اور پھر غلبہ کے ساتھ اس میں واپس آئیں گے۔

وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ﴿٨٧﴾

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٨﴾

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۘ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٩﴾ ع

ع ۹ ۱۲

اے رسول! تجھے اِس بات کی خواہش نہ تھی کہ تجھ پر آخری کتاب نازل کی جاتی۔ یہ سراسر تیرے رب کی رحمت ہے کہ وہ تجھ پر نازل کی گئی۔ پس اس کا شُکر کر اور کافروں کا مددگار نہ بن۔ ایسا نہ ہو کہ اُن کی تنزیل کے بعد کافر تجھے اللہ کی آیات پڑھنے اور پڑھانے سے باز رکھیں۔ لوگوں کو اپنے رب کی طرف بُلا۔ اور کسی صورت میں مُشرکوں میں شامل نہ ہو۔ اللہ کے ساتھ کسی اَور کو عبادت میں شریک نہ کر۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات کے سوا ہر چیز رُوبہ ہلاکت ہے۔ حکم صرف اسی کا چلتا ہے اور اسی کی طرف تمہیں چار و ناچار لوٹ کر جانا ہو گا ◉

سُورَۃُ العَنکَبُوت

ربطِ آیات

اِس سے پہلی سُورت میں بعض اعتراضات کا جواب دیا تھا اور مخالفوں کو بتایا تھا کہ اگر تم ہمارے رسول کا انکار کرو گے تو تمام وہ ہلاکتیں جو پہلے رسولوں کے وقت میں آئیں تمہارے لئے جمع کر دی جائیں گی۔ اِس سُورت میں بتایا ہے کہ اگر ایمان لاؤ گے تو دین و دُنیا کی برکات کے وارث بنو گے، انکار کرو گے تو تباہ و برباد کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۲، ۳، ۴:۔

فرمایا: صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کوئی چیز نہیں۔ جس طرح پہلے مومن اور منافق پرکھے گئے اسی طرح اب بھی پرکھے جائیں گے۔

آیت ۵:۔

جب یہ فرمایا کہ مومنوں پر ابتلا آئیں گے تو اس وہم کا ازالہ فرمایا کہ پھر کافروں کو تو کھُلی چھُٹی مل گئی۔ چنانچہ فرمایا: وہ لوگ جو بُرے عمل کرتے ہیں ہم سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔

آیت ۶، ۷:۔

جب اللہ کے دشمنوں کا ذکر کیا تو اس کے عاشقوں کا ذکر بھی کر دیا تاکہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آ جائیں۔ فرمایا: جو لوگ لقاءِ الٰہی کے منتظر ہیں اور اس راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں لقاءِ الٰہی نصیب کرے گا اور ان کی بُرائیاں ان سے دُور کر دے گا۔

آیت ۸ تا ۱۰:۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا کہ والدین کی کامل تابعداری کریں اس پر سوال پیدا ہُوا کہ اگر وہ اپنی اولاد سے کہیں کہ بُت پرستی کرو تو کیا ان کی تابعداری لازم ہے؟ فرمایا: والدین کی اطاعت

تو اِس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تمہارے مجازی خالق ہیں لیکن مَیں تمہارا حقیقی خالق ہوں پس میرے مقابلہ پر ان کی اطاعت جائز نہیں۔ تمہیں بہرحال مجھ پر ایمان لانا ہے اور وہ اعمال بجا لانے ہیں جن کے بجالانے کا مَیں حکم دیتا ہوں۔

آیت ۱۱ تا ۱۴:-

کفار ایک طرف تو مومنوں کو تکالیف دیتے تھے تاکہ وہ ایمان سے برگشتہ ہو جائیں اور دوسری طرف کمزور دل لوگوں کو لالچ دیتے تھے اور کہتے تھے تمہارے گناہوں کا بوجھ ہم اُٹھالیں گے تم بیشک ایمان سے انکار کردو۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کافروں کو تمہیں تکالیف پہنچانے کی اجازت اِس لئے دیتا ہے تاکہ وہ مومنوں اور منافقوں میں تمیز کرے۔ رہا ان کا تمہارے بوجھ اُٹھانا سو یہ سراسر بےہودہ بات ہے۔ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ البتہ جو شخص خود بھی گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے اس کے لئے دوہرا عذاب ہے۔

آیت ۱۵، ۱۶:-

فرمایا: تم سے پہلے مومنوں پر بھی ابتلاء آئے اگر تم پر ابتلاء آتے ہیں تو گھبراؤ نہیں۔ دیکھو! نوحؑ کے زمانہ میں مومن ایک عرصہ دراز تک ستائے گئے۔

آیت ۱۷ تا ۲۸:-

اِن آیات میں ابراہیم کا قِصّہ اور آپ کی کفار سے بحث کا ذکر ہے۔ کفار نے ابراہیم کو آگ میں ڈالا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے بچالیا اور اس پر اپنے انعام کئے۔ ابراہیم کے ذکر میں آیت ۲۰ تا ۲۴ میں گریز کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور قیامت کا ذکر کیا ہے تاکہ لوگ ایمان لائیں۔

آیت ۲۹ تا ۳۶:-

اِن آیات میں لُوط کا قِصّہ بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح آپ کی قوم آپ کا انکار کرنے کے نتیجہ میں ہلاک کر دی گئی۔

آیت ۳۷، ۳۸:-

اِن آیات میں شعیب کا قِصّہ بیان کیا ہے اور بتایا کہ کس طرح آپ کی قوم آپ کا انکار کرنے کے نتیجہ میں ہلاک کر دی گئی۔

آیت ۳۹ :-

اِس آیت میں عاد اور ثمود کی ہلاکت کا ذکر ہے۔

آیت ۴۰ :-

اِس آیت میں قارون، فرعون اور ہامان کی ہلاکت کا ذکر ہے۔

آیت ۴۱ :-

فرمایا: مذکورہ بالا قوموں کو ہم نے ان کی غلط کاریوں کی وجہ سے تباہ کیا تھا۔ اگر تم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلو گے تو تم بھی تباہ کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۴۲، ۴۳ :-

فرمایا: دوستی کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ بُتوں کو دوست بنانا مکڑی کا گھر بنانا ہے جو نہ گرمی سے بچا سکتا ہے نہ سردی سے اور نہ دشمن کی یلغار سے۔

آیت ۴۴ :-

فرمایا: پہلے انبیاء کا ذکر ہم نے مثال کے طور پر کیا ہے تاکہ تم ان کے احوال پر غور کرکے نصیحت حاصل کرو۔

آیت ۴۵، ۴۶ :-

فرمایا: انبیاء کا سلسلہ کائنات کی سکیم کا ایک حصّہ ہے اور یہ کائنات اللہ تعالیٰ نے اِس لئے بنائی ہے تاکہ سچائی کے لئے بطور گہوارہ کام دے۔ پس ان احکامات پر جو تم کو بذریعہ وحی بتائے جاتے ہیں عمل کرو تاکہ سچائی قائم ہو۔

آیت ۴۷ :-

قرآن کی غرض توحید کا قیام ہے۔ جب اہلِ کتاب توحید کو چھوڑ کر شرک میں مبتلا ہو گئے تو انہیں تبلیغ کرنے کا حکم دیا اور تبلیغ کے گُر بتائے۔

آیت ۴۸ تا ۵۰ :-

فرمایا: قرآن پہلی الہامی کتب کے سلسلہ کی ایک کتاب ہے اور باوجود اس کے کہ تُو اس سے پہلے کسی الہامی کتاب کو نہیں جانتا تھا تیرا ایسی کامل کتاب کو پیش کرنا اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کتاب

تُونے افترا نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے الہام کی ہے۔

آیت ۵۱ تا ۵۶ :-

کافروں کے اِس فرسُودہ اعتراض کا کہ یہ رسول کیوں کوئی نشان نہیں دکھاتا جواب دیا ہے فرمایا: کیا قرآن بذاتِ خود نشان نہیں ؟ کیا ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص کا مبعوث ہونا اور اس کی تائید کرنا نشان نہیں ؟ کیا اس کتاب پر عمل کرنے سے انسان کا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بننا اور قوموں کا اس پر عمل کرکے عزّت اور شرف پانا نشان نہیں ؟ کیا اللہ تعالیٰ کا اس کی صداقت پر گواہ ہونا اور قدم قدم پر اس کی تائید کرنا نشان نہیں ؟ کیا قرآن کے منکروں کا اسی طرح ہلاک ہونا جس طرح پہلے منکرین کئے گئے تھے نشان نہیں ؟

آیت ۵۷ تا ۶۵ :-

پھر اصل مضمون کی طرف عود کرکے فرمایا :-

مومنو! اگر تم پر ایک مقام پر ظلم ہوتا ہے تو دوسری جگہ ہجرت کرکے چلے جاؤ۔ دُنیا عارضی جگہ ہے۔ بالآخر ہر ایک کو ہماری طرف لَوٹ کر آنا ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں تکالیف برداشت کروگے تو تمہیں اس کا بہت بڑا ثواب ملے گا۔ اور تم یہ نہ سمجھو کہ ہجرت کرنے کے نتیجہ میں تم اپنے گھر بار اور جائیداد سے محروم ہوجاؤگے اور بھُوکوں مرجاؤگے۔ دیکھو کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق ساتھ اُٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی رزق دیتا ہے۔ پس اس خدا پر جو رزاق ہے اعتماد کرو اور اس کی خاطر ہجرت کرو۔ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کا خالق ہے۔ تمام انعام و اکرام اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ رزق کی بسط و کشاد بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ یاد رکھو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے گھروں کو چھوڑوگے تو وہ تمہیں ہمیشہ رہنے والا گھر عطا کرے گا۔

آیت ۶۶، ۶۷ :-

مومنوں کے ذکر کے ساتھ کافروں کا ذکر بھی کردیا تاکہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آجائیں۔ فرمایا: جب تک ان لوگوں کو خوف لاحق رہتا ہے اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہتے ہیں لیکن جب ہم ان کے خوف کو دُور کردیتے ہیں تو وہ دوبارہ شرک میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

آیت ۶۸ :-

فرمایا: اہلِ مکّہ قرآن اور رسولؐ پر اِس لئے ایمان نہیں لاتے کہ اِس طرح مکّہ کی مرکزی حیثیت ختم ہو جائے گی اور لوگ یہاں زیارت کے لئے نہیں آئیں گے اور وہ اس دولت سے جو لوگوں کے آنے سے ان کو ملتی ہے محروم ہو جائیں گے۔ وہ یہ بات نہیں سمجھتے کہ مکّہ کو یہ حیثیت ہم نے ابراہیمؑ کی دُعا کے نتیجہ میں دی ہے۔ پس اس رسول پر ایمان لاکر جو ابراہیمؑ کی دعا کا نکتۂ مرکزی ہے وہ کیونکر ان برکات سے محروم ہو جائیں گے جو ان کو ابراہیمؑ کی دعا کے نتیجہ میں ملی ہیں۔

آیت ۶۹، ۷۰:-

آخر میں فرمایا: جو قرآن کا انکار کرے گا جہنّم میں جائے گا اور جو ہماری تلاش میں سرگرمِ عمل ہو گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھائیں گے۔

ایاتها ۷۰ (۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ رکوعها ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

الٓمّٓ ②

میں اللہ بہت جاننے والا ہوں ◉

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ③

کیا ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوٹ جائیں گے اور آزمائے نہ جائیں گے ؟ ◉

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ④

ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا تھا ۔ اللہ ان لوگوں کو پرکھ کر چھوڑے گا جو اپنے دعویٰ میں سچے ہیں اور ان

لوگوں کو بھی پرکھ کر چھوڑے گا جو اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں ◉

اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ اَنۡ یَّسۡبِقُوۡنَا ؕ سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ﴿۵﴾

کیا ان لوگوں نے جو بُرے اعمال کرتے ہیں سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہم سے بھاگ جائیں گے ؟ کیا ہی بُرا ہے وہ اندازہ جو انہوں نے لگا رکھا ہے ! ◉

مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ؕ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۶﴾

جو شخص لقاءِ الٰہی کی امید رکھتا ہے اُسے جاننا چاہیئے کہ وہ وقت جو اس نے اِس بارے میں مقرر کر رکھا ہے آ کر رہے گا۔ وہ تمہاری دعاؤں کو سُنتا ہے، تمہارے اعمال کو جانتا ہے ◉

وَ مَنۡ جَاہَدَ فَاِنَّمَا یُجَاہِدُ لِنَفۡسِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷﴾

جو شخص لقاءِ الٰہی کے لئے مجاہدہ کرتا ہے اپنے ہی فائدہ کیلئے کرتا ہے۔ اللہ دُنیا جہاں کے لوگوں سے بےنیاز ہے ◉

مُجاھدہ مفاعلہ کے وزن پر ہے۔ اس میں مقابلہ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ پس یہ اپنے نفس سے بھی ہو سکتا ہے اور شیطان سے بھی۔ مفاعلہ میں مبالغہ کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے چنانچہ اس کے معنی انتہائی

کوشش کرتے بھی ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں ہم ان کی برائیاں اُن سے دُور کر دیں گے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کے مطابق بدلہ دیں گے ◉

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ: ای باحسن جزاء اعمالھم، وقیل بجزاء احسن اعمالھم (شوکانی) بیضاوی اور طبری نے صرف مؤخر الذکر معنی کئے ہیں۔ اوّل الذکر اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: اور انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾

ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ لیکن اگر وہ تیرے ساتھ جھگڑا کریں کہ ان چیزوں کو میرا شریک ٹھرا جن کے متعلق تُو جانتا ہے کہ وہ ہیچ ہیں تو ان کی پیروی نہ کر۔ لوگو! تمہیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت میں تمہیں تمہارے سب اعمال کی حقیقت بتا دوں گا ◉

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ: والمراد بنفی العلم نفی المعلوم کانہ قال: لتشرک بی شیئًا لا یصح

ان یکون الٰھا (کشاف)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾

یاد رکھو! جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک اعمال بجا لائیں گے ہم انہیں صالحین کی جماعت میں داخل کریں گے ◉

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١﴾

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لے آئے۔ لیکن جب اللہ کی راہ میں انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس ایذا کو جو انہیں لوگوں کے ہاتھ سے پہنچتی ہے اللہ کے عذاب کی طرح سمجھنے لگتے ہیں۔ اے رسول! اگر تیرے رب کی طرف سے تم لوگوں کو فتح و نصرت نصیب ہو تو وہ کہیں گے: ہم تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ لوگوں کے دلوں کے بھید نہیں جانتا؟ ◉

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿١٢﴾

اللہ مومنوں کو بھی پرکھ کر رہے گا اور منافقوں کو بھی پرکھ کر

رہے گا ◉

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑬

کافر مومنوں سے کہتے ہیں: ہماری راہ پر چلو، ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اُٹھا لیں گے۔ لیکن وہ ان کے گناہوں کا ذرہ بھر بوجھ نہیں اُٹھائیں گے۔ وہ سراسر جھوٹ بولتے ہیں ◉

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ⑭ ع

ہاں وہ اپنے بوجھ ضرور اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ کچھ اَور بوجھ بھی اُٹھائیں گے۔ اور ان سے قیامت کے دن انکی افترا پردازیوں کا جواب طلب کیا جائے گا ◉

اگرچہ وہ دوسرے لوگوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہیں لے سکیں گے لیکن ان کو گمراہ کرنے کی سزا ضرور بھگتیں گے یعنی انہیں ایک سزا تو خود گمراہ ہونے کی ملے گی اور ایک دوسروں کو گمراہ کرنے کی۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ⑮

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ ان کے درمیان پچاس سال کم ہزار برس رہا۔ جب اس کی قوم ایک عرصہ دراز تک اپنے طور طریقوں سے باز نہ آئی تو طوفان نے ان کو اس وقت تباہ کر دیا جب وہ ظلم کی انتہا کو پہنچ چکے تھے ◉

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ : فَ کا عطف مقدّر پر ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس آیت میں حضرت نوحؑ کی عمر کا ذکر نہیں بلکہ اس مدّت کا ذکر ہے جو آپ نے اپنی قوم کے درمیان کاٹی۔ نوح دوسرے ہزار کے آدم تھے اور آپ کا زمانہ ابراہیمؑ کے زمانہ تک ممتد ہے جو آپ سے تقریباً ایک ہزار سال بعد ہوئے اور تیسرے ہزار کے آدم تھے۔ پیدائش باب ۱۱ کے مطابق ابراہیم نوح کی پیدائش سے ۸۹۰ سال بعد پیدا ہوئے۔ اگر واقعی نوح کی عمر نو سو پچاس سال سے زائد تھی تو اس کے معنی ہوئے کہ نوح کی وفات کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ۶۰ برس سے اوپر تھی۔

سَنَة کے معنے موسم یعنی سال کے چوتھے حصہ کے بھی ہیں (لین، لسان) اِس اعتبار سے حضرت نوحؑ کی عمر دو سو سال بنتی ہے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

اور ہم نے نوح کو اور اہلِ کشتی کو بچا لیا اور اس تمام واقعہ کو دُنیا جہان کے لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنایا ◉

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷﴾

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ

لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۸﴾

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۹﴾

اور ہم نے ابراہیم کو بھی رسول بنا کر بھیجا۔ اس نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم اہل علم و نظر ہو تو اس بات کا سمجھنا تمہارے لئے کچھ مشکل نہیں۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جن چیزوں کی پوجا کرتے ہو وہ محض بت ہیں۔ اور تم جو یہ بت تراش رہے ہو دراصل جھوٹ تراش رہے ہو۔ جن بتوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ پس اللہ ہی سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر ادا کرو۔ بالآخر تمہیں کامل بےبسی کی حالت میں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا۔ اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو تو یہ کوئی نرالی بات نہیں، تم سے پہلی قوموں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ رسول کا کام تو صرف اپنے پیغام کو واضح الفاظ میں پہنچانا ہے ◉

وَتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا: سمی الاصنام اِفکا (کشاف) اِس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں تقولون کِذبًا فی تسمیتھا الھۃ (بیضاوی، کشاف، طبری، جلالین، شوکانی، روح البیان) یعنی انہیں

معبود بنانے میں تم جھوٹ تراش رہے ہو۔

اِنْ تُكَذِّبُوْا : و ان تكذبونی (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۰﴾

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ کس طرح خلق کی ابتداء کرتا ہے اور پھر اس سلسلہ کو جاری رکھتا ہے؟ یہ کام اللہ کے لئے آسان ہے ◉

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۱﴾ۚ

اے رسول! تُو ان سے کہہ: زمین میں گھومو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح خلق کی ابتداء کی۔ پھر خلق کا ایک دوسرا دَور ہو گا جس میں اللہ مُردوں کو نئے رنگ میں زندہ کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۲﴾

وہ جسے مناسب سمجھتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے۔ تم چاروناچار اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے ◉

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ز وَ

ع ۲/۹/۱۴ مَا لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ مِن وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿۲۲﴾ ع

تم نہ زمین میں اس سے بھاگ کر کہیں جا سکتے ہو نہ آسمان میں۔
اور اللہ کے سوا نہ کوئی تمہارا دوست ہے نہ مددگار ◉

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۳﴾

جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور لقاءِ الٰہی کے منکر ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے ایک دردناک عذاب مقدّر ہے ◉

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۲۴﴾

ابراہیم کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ کہتے: اِسے قتل کر دو بلکہ اِسے جلا دو۔ لیکن جب انہوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈالا اللہ نے اسے آگ سے بچا لیا۔ اِس قصہ میں ان لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں نشان ہیں ◉

فَأَنجَاهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ: الفاء فصیحۃ ای فالقوہ فی النار فانجاہ اللہ من اذاھا (روح البیان)

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾

ابراہیم نے کہا : تم اللہ کو چھوڑ کر بُتوں کو اِس لئے پُوجتے ہو تاکہ دنیوی زندگی میں تمہارے درمیان باہم محبّت کا رشتہ قائم ہو۔ لیکن قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کروگے اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے۔ تمہارا ٹھکانا جہنّم ہوگا، اور کوئی بچانے والا تمہیں بچا نہیں سکے گا ◉

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾

ابراہیم کی تبلیغ کے نتیجہ میں لُوط اس پر ایمان لایا۔
اور ابراہیم نے کہا : مَیں اُدھر ہجرت کر کے جاؤں گا جدھر میرا ربّ مجھے ہدایت کرے گا۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

فَاٰمَنَ : ف کا عطف محذوف پر ہے۔

اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ : الیٰ حیث امرنی ربّی (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان)

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ

النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور ہم نے اپنی خاص عنایت سے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب دئے اور اس کی نسل میں نبوّت کو قائم کیا اور شریعت کو نافذ کیا۔ ہم نے اِس دُنیا میں بھی اسے اس کے مناسبِ حال اجر دیا اور آخرت میں بھی اس کا شمار صالحین میں ہو گا ◉

قرآن شریعت کو رحمت قرار دیتا ہے۔ اِس کے برعکس انجیل میں اسے لعنت قرار دیا گیا ہے (گلتیوں ۳: ۱۳) اہلِ دانش سمجھ سکتے ہیں کہ آیا وہ سوسائٹی برکات کی وارث ہوگی جس میں قانون کی پابندی ہے یا وہ جو قانون کو لعنت قرار دیتی ہے۔

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَ تَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۰﴾

اور ہم نے لوط کو بھی رسول بنا کر بھیجا۔ اس نے اپنی قوم سے کہا: تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دُنیا جہاں کے لوگوں میں

سے کسی نے نہیں کیا۔ کیا یہ درست نہیں کہ تم شہوت رانی کے لئے مردوں کے پاس جاتے ہو اور راہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بُرے کام کرتے ہو؟

اس کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ کہتے: اگر تُو سچ کہتا ہے تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آ ◉

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ: قطع سبیل کا لفظ جوامع الکلم میں سے ہے۔ اس کے مختلف معنی ہیں:-

۱۔ راہزنی کرنا یا مسافروں سے ایسا سلوک کرنا کہ وہ سفر سے خوف کھانے لگیں (بیضاوی، شوکانی، رُوح البیان)

۲۔ سبیل سے مراد سبیل اللہ بھی ہو سکتا ہے۔

۳۔ باتیان مالیس بحرث (کشاف) یعنی ایسی عورت کے پاس جانا جو مرد کی اپنی کھیتی نہیں اور ایسی راہ پر چلنا جو دوسرے کی ملکیت ہے۔

۴۔ تقطعون سبیل النسل (بیضاوی) زنا کے نتیجہ میں قطع نسل کئی وجوہ سے ہوتا ہے۔ کچھ تو زانی خود اولاد پیدا کرنے سے پرہیز کرتا ہے اور کچھ زنا کا قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد کم پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ مجہول النسل بچوں کا پیدا کرنا بھی قطع سبیل ہے ایسی اولاد ثم السبیل یسرہ (۸۰: ۲۰) کے فوائد سے محروم رہتی ہے اور اکثر نہ اسے شفقتِ پدری ملتی ہے نہ ماں کی پوری محبت۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣١﴾ ع ۳ / ۸ / ۱۵

اِس پر لوط دست بدعا ہو کر اپنے رب سے کہنے لگا: اے میرے رب! اس مُفسد قوم کے مقابلہ میں میری مدد فرما ◉

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا

ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾

اور جب ہمارے قاصد ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے تو انہوں نے دورانِ گفتگو کہا: ہم اس بستی کے باشندوں کو ہلاک کرنیوالے ہیں۔ اس کے باشندے ظالم ہیں ◉

قَالُوْا: لابراهیم فی تضاعیف الکلام (روح البیان)

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ: (فان قیل) کیف قالوا ھل ھٰذہ القریۃ ولم یقولوا اھل ھٰذہ القری (قلنا) انما اقتصروا فی الذکر علیٰ قریۃ واحدۃ لانھا کانت اکبر واقرب وھی سدوم مدینۃ لوط علیہ السلام فجعلوا ماوراءھا تبعا لھا فی الذکر (انموذج) یعنی چونکہ سدوم ان بستیوں کی مرکزی بستی تھی اِس لئے صرف اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور ذیلی بستیوں کو اس میں شامل سمجھ لیا گیا ہے۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

ابراہیم نے کہا: اس بستی میں تو لوط رہتا ہے۔
وہ کہنے لگے: ہم خوب جانتے ہیں کہ اس بستی میں کون رہتا ہے۔
ہم لوط کو اور سوائے اس کی بیوی کے جس کی قسمت میں پیچھے رہنا لکھا ہے اس کے سب اہل وعیال کو بچا لیں گے ◉

اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی بستی میں کوئی نیک آدمی رہتا ہو تو خدا تعالیٰ اس کو ہلاک نہیں کرتا۔

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور جب ہمارے قاصد لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے پریشان ہؤا اور اس نے سمجھا کہ اس میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ ان کی حفاظت کر سکے۔

اور جب انہوں نے اس کی پریشانی کو دیکھا تو کہنے لگے: خوف نہ کھا اور غم مت کر۔ ہم تجھے اور سوائے تیری بیوی کے جس کی قسمت میں پیچھے رہنا لکھا ہے تیرے سب اہل وعیال کو بچا لیں گے اور اس بستی کے باشندوں پر ان کی نافرمانی کے سبب آسمان سے عذاب نازل کریں گے ◉

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا: ضاق بشأنهم ذرعه ای طاقته کقولهم ضاقت یده و بأزائه رحب ذرعه بکذا اذا کان مطیقًا له وذالك لان طویل الذراع ینال مالا یناله قصیر الذراع (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان) عجز عنهم (راغب)

وَقَالُوْا: لما راؤ فیه اثر الضجرة (بیضاوی، رُوح البیان)

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۶﴾

دیکھو! ہم نے اس بستی کے آثار میں عقل سے کام لینے والے لوگوں کے لئے ایک واضح نشان رکھ چھوڑا ہے ◉

مِنۡهَا: آثار الدیار (بیضاوی)

وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَارۡجُوا الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۳۷﴾

اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی بند شعیب کو رسول بنا کر بھیجا۔ اس نے ان سے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن سے ڈرو اور ملک میں بیجا فساد نہ کرو ◉

فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۳۸﴾

لیکن اس کی قوم نے اس کا انکار کیا۔ چنانچہ وہ ایک سخت زلزلہ کی لپیٹ میں آ گئے۔ اور اپنے گھروں میں اوندھے مُنہ پڑے کے پڑے رہ گئے ◉

وَعَادًا وَّثَمُوۡدَا۟ وَقَدۡ تَّبَيَّنَ لَـكُمۡ مِّنۡ مَّسٰكِنِهِمۡ ۚ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَكَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ ۙ ﴿۳۹﴾

اور ہم نے عاد اور ثمود کو بھی ہلاک کیا۔ یہ بات تم پر ان کے

اُجڑے ہوئے گھروں سے واضح ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ دُور اندیش لوگ تھے شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت کر کے دکھائے اور انہیں سیدھے راستہ سے روک دیا ◉

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا : اھلکنا (بیضاوی، رُوح البیان)

قَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ : اھلاکھم (بیضاوی، جلالین) اھلاکنا ایاھم (رُوح البیان)

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کیا۔ موسٰی ان کے پاس کھلے کھلے نشان لیکر آیا لیکن باوجود اِس کے کہ وہ ہم سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے تھے اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور اللہ کی زمین میں تکبّر سے کام لیا ◉

فَاسْتَكْبَرُوْا : وتعظموا عن قبول الحق (رُوح البیان)

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۱﴾

ہم نے ان تمام لوگوں کو ان کے گناہ کے بدلہ میں پکڑا۔ ان میں سے کسی پر ہم نے پتھروں کی بارش کی، اور کوئی زلزلہ کی گرفت

میں آ گیا، اور کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کسی کو غرق کر دیا۔ اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ◉

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو دوست بناتے ہیں ان کا حال مکڑی کا سا ہے جس نے اپنے لئے ایک گھر بنایا۔ لیکن سب گھروں سے کمزور مکڑی ہی کا گھر ہے۔ اگر یہ لوگ صاحبِ علم و نظر ہوتے تو جان لیتے کہ وہ مکڑی کا گھر بنا رہے ہیں ◉

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ : ما عبدوھا (جلالین) جواب شرط محذوف ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾

اللہ ہر اس چیز کی حقیقت کو جانتا ہے جسے یہ اس کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

یہ چند مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے بیان کرتے ہیں۔
لیکن اِن کو اہلِ علم و نظر ہی سمجھ سکتے ہیں ◉

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۵﴾ ع ۴ ۱۶

اللہ نے آسمان اور زمین سچائی کی تائید کے لئے پیدا کئے ہیں۔
اِس تمام کاروبار میں مومنوں کے لئے نشان ہے ◉

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ: فی خلقها (روح البیان)

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

اے رسول! اُن احکام کی پیروی کر جو تجھے وحی کے ذریعہ بتائے گئے ہیں اور نماز کو قائم کر۔ نماز فحش اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔ یاد رکھ! اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تمہارے تمام اعمال کو جانتا ہے ◉

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ: نماز ذکرِ الٰہی ہے اور اِس آیت میں اسے سب نیکیوں سے بڑا قرار دیا ہے۔

وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ

ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

مومنو! اہلِ کتاب کے ساتھ احسن طریق سے بحث کرو اور کہو: ہم اس چیز پر بھی ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تم پر نازل ہوئی۔ ہمارا اور تمہارا خدا ایک ہے۔ ہم اسی کے حضور سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ البتہ جو لوگ ان میں سے ظالم ہوں تم ان سے ان کے مناسبِ حال سلوک کرو ◉

اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ: یعنی آداب کے لحاظ سے بھی احسن ہو اور دلائل کے اعتبار سے بھی احسن۔

اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ: هو استثناء من الجنس و فی المعنی وجهان۔ احدهما اِلَّا الَّذِيْن ظلموا فلا تجادلوهم بالحسنیٰ بل بالغلظة لانّهم يغلظون لكم فيكون مستثنیٰ من التی هی احسن لا من الجدال. والثانی لا تجادلوهم البتّة (املاء) یعنی تم یہ سمجھ کر کہ ؎

مردِ ناداں پہ کلامِ نرم و نازک بے اثر

ان کو الزامی جواب بھی دے سکتے ہو۔ اور اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (۲۵: ۶۴) کے ماتحت ان سے اِعراض بھی کر سکتے ہو۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اے رسول! جس طرح ہم نے پہلی کتب نازل کیں اسی طرح ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جن لوگوں کو ہم نے اپنی جناب سے

کتاب کا علم دیا ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ ہماری آیات کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جنہوں نے کفر کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے ◉

كَذٰلِكَ : كما انزلنا اليهم التوراة وغيرها (جلالین، رُوح البیان)

اَلْكٰفِرُوْنَ : اسم فاعل بطور اسم صفت استعمال ہوا ہے۔ المتوغلون فی الکفر (بیضاوی، رُوح البیان)

اٰلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ : دیکھئے نوٹ زیر آیت ۲ : ۱۲۲۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۹﴾

اے رسول! قرآن کی تنزیل سے پہلے تُو کوئی آسمانی کتاب نہیں پڑھتا تھا اور نہ ہی کوئی ایسی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا۔ اگر کوئی ایسی صورت ہوتی تو باطل پرستوں کے لئے شک کی گنجائش تھی ◉

مِنْ كِتٰبٍ : من الکتب المنزلة (رُوح البیان)

وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ : وذکر الیمین زیادة تصویر للمنفی (بیضاوی)

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

چہ جائیکہ وہ پہلی کتب کی نقل ہو قرآن کھلی کھلی آیات پر مشتمل ہے جو اہلِ علم کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ یاد رکھو! ہماری آیات کا

انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جنہوں نے ظلم کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے ◉

وَ قَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾

یہ لوگ کہتے ہیں: اس پر کیوں اس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشان نہیں اُترے۔

تُو ان سے کہہ: نشان تو سب اللہ کے پاس ہیں۔ میرا کام تو صرف اتنا ہے کہ تمہیں آنے والے خطرات سے صاف صاف آگاہ کر دوں ◉

اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع ۵

کیا ان کے لئے یہ نشان کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر وہ کتاب نازل کی ہے جس کی پیروی کے لئے انہیں ہمیشہ تلقین کی جایا کرے گی۔

یہ کتاب سراسر رحمت ہے اور مومنوں کے لئے شرف اور عزّت کا سامان ہے ◉

اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ: ایۃً (بیضاوی، رُوح البیان)

یُتْلٰى عَلَیْهِمْ: تلا کے معنی ہیں: پیچھے چلنا، پیروی کرنا، پڑھنا۔ وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَیْمٰنَ (۲ : ۱۰۳) میں بیضاوی نے اِس کے معنی تقرؤھا او تتبعھا الشیاطین کئے ہیں۔ رُوح البیان نے اِس جگہ عَلٰى کے معنی فِیْ کے کئے ہیں مضارع کا صیغہ استمرار اور دوام کو چاہتا

ہے۔ پس یُتْلٰی عَلَیْھِمْ کے معنی ہیں یتلٰی علیھم فی کلّ زمان ومکان (روح البیان) یعنی وہ ان پر ہمیشہ پڑھی جائے گی یا اس کی پابندی ان سے ہر عہد میں کرائی جائے گی یعنی وہ ایک دائمی دستور ہے۔

یُتْلٰی عَلَیْھِمْ میں واضح اشارہ ہے کہ ہر زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نائب موجود ہوگا جو لوگوں کو قرآن کے مطالب سے آگاہ کرے گا اور اس کی پیروی کی تلقین کرے گا۔ گویا اس آیت میں ان اللہ یبعث لھٰذہ الامّۃ علٰی رأس کلّ مائۃ سنۃٍ من یجدّد لھا دینھا (ابو داؤد۔ کتاب الملاحم) کی حدیث کے مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ : الکتاب (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۳﴾

اے رسول! تو ان سے کہہ: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے۔ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اسے معلوم ہے۔ وہ لوگ جو باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کا انکار کرتے ہیں سخت گھاٹے میں ہیں ◉

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۴﴾

اے رسول! یہ لوگ تجھے انگیخت کر رہے ہیں کہ ان پر جلد عذاب لے آ۔ اگر اللہ کے وعدوں کا وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر کبھی کا

عذاب آ چکا ہوتا۔ لیکن وہ ان پر آ کر رہے گا، اچانک آئے گا اور
اس طرح آئے گا کہ انہیں پتہ بھی نہ چلے گا ◉

لَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى: لکلّ عذابٍ او قومٍ (بیضاوی)

یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۵۵﴾

اے رسول! یہ لوگ تجھے انگیخت کر رہے ہیں کہ ان پر جلد عذاب
لے آ۔ یاد رکھ! جہنّم کافروں کو تباہ کرنے کے لئے تیار کھڑی
ہے ◉

یہاں عذاب کو جہنّم سے تشبیہ دی ہے یعنی وہ عذاب اتنا سخت ہو گا کہ جہنّم معلوم دے گا۔

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۶﴾

جس دن عذاب ان کو گھیر لے گا، اُوپر سے بھی اور نیچے سے بھی،
اور اللہ ان سے کہے گا: اپنے اعمال کا مزہ چکھو، اُس دن اُنکی
حالت ناگفتہ بہ ہو گی ◉

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ: ظرف لمحیطۃ او مقدر مثل کان کیت وکیت (بیضاوی، روح البیان)

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ
فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۷﴾

اے میرے مومن بندو! میری زمین وسیع ہے۔ اگر تم پر کسی ایک
جگہ جبر کیا جاتا ہے تو دوسری جگہ ہجرت کر جاؤ، اور میری اور صرف

میری ہی عبادت کرو ◉

فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ : والفاء جواب شرط محذوف اذ المعنی ان ارضی واسعة ان لم تخلصوا العبادة لی فی ارض فاخلصوها فی غیرها (بیضاوی، روح البیان) اِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ کی ترکیب وہی ہے جو ۲ : ۴۲ میں اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ کی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ بالآخر تم سب کو کامل بے بسی کی حالت میں ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہو گا ◉

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۹﴾

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۶۰﴾

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں ہم انہیں جنّت میں اُن عالی مقامات پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ جنّت میں ہمیشہ رہیں گے۔ کیا ہی عمدہ ہے ان لوگوں کا اجر جو نیک اعمال کرتے ہیں، جو صبر کرتے ہیں اور اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہیں! ◉

غُرَفًا : عَلَالِیَّ (بیضاوی)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا

وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾

کتنے ہی زمین پر چلنے والے جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ ان کو بھی رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ وہ سب کچھ سُنتا، سب کچھ جانتا ہے ◉

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾

اے رسول! اگر تُو اُن سے پوچھے کون ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اور سُورج اور چاند کو جکڑ رکھا ہے تو وہ لامحالہ کہیں گے "اللہ"۔ پھر وہ کدھر بہک رہے ہیں؟ ◉

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٣﴾

اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کھُلا رزق عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپاتُلا رزق دیتا ہے۔ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ◉

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ

لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

اے رسول! اگر تُو ان سے پوچھے: کون ہے جو آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے تو وہ لامحالہ کہیں گے "اللہ"۔

کہہ: تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر تیری بات کو سمجھیں گے نہیں ◉

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ: مایقولون، ومافیه من الدلالة علی بطلان الشرك۔ او لایعقلون ماترید بقولك الحمدللہ (کشاف) اوّل الذکر اعتبار سے آیت کے معنے ہوں گے: لیکن ان میں سے اکثر اپنی بات کے لوازم کو نہیں سمجھتے۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۵﴾

یہ دُنیوی زندگی تو محض کھیل تماشا ہے۔اصل زندگی تو آخرت کا گھر ہے۔ اگر وہ اتنی سی بات جانتے تو دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دیتے ◉

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ: لم یؤثروا الحیاۃ الدنیا علیھا (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان)

فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۶﴾

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚۙ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۗ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور طوفان میں گھر جاتے ہیں تو اللہ کو نہایت اخلاص سے پکارتے ہیں۔ لیکن جونہی وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے وہ شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ ہماری عطا کی ناشکری کریں اور دُنیا کے مزے لُوٹیں۔ وہ اپنے کرتوتوں کا نتیجہ جلد ہی جان لیں گے ◉

نَجّٰھُمْ کا قرینہ بتلاتا ہے کہ یہاں طوفان کا ذکر ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے مکّہ کو امن و امان کی جگہ بنایا ہے جبکہ ان کے اِردگرد لوگ قتل و غارت کا نشانہ بن رہے ہیں؟ کیا وہ باوجود اس کے باطل پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کا انکار کریں گے؟ ◉

جَعَلْنَا: بَلَدَھُم (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان) جَعَلْنَا کا پہلا مفعول محذوف ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۹﴾

اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھتا ہے یا جب اس کے پاس صداقت آئے اس کا انکار کرتا ہے۔ کیا ایسے کافروں کے لئے جہنم میں کوئی ٹھکانا نہیں؟ ◉

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ

لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞

جو لوگ ہماری تلاش میں سرگرم عمل ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہیں دکھائیں گے۔ بے شک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے ◉

سُورَۃُ الرُّوْم

ربطِ آیات

اِس سُورت میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل دیئے گئے ہیں۔

آیت ۲ :۔

فرمایا: الوہیّت کے لائق وہی ہو سکتا ہے جو ہر چیز کو جانتا ہو اور کوئی چیز اس کے احاطۂ علم سے باہر نہ ہو۔

آیت ۳ تا ۶ :۔

اس کے عالم الغیب ہونے کے ثبوت میں دو پیشگوئیاں کیں یعنی رومیوں کا مغلوب ہونے کے چند سال کے اندر غلبہ حاصل کرنا اور ان کے غلبہ حاصل کرنے کے چند سال کے اندر ان کا مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب ہونا۔

آیت ۷ :۔

فرمایا: یہ پیشگوئیوں ایسے وعدوں پر مشتمل ہیں جو صرف اللہ ہی کر سکتا ہے۔

آیت ۸ :۔

پیشگوئیوں کے بیان کے بعد نصیحت کی طرف گریز کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ ظاہری دُنیا کو تو جانتے ہیں لیکن باوجود اس کے کہ ظاہری دُنیا آخری دُنیا کے لئے بطور زینہ کے ہے آخرت کو بھول جاتے ہیں۔

آیت ۹ :۔

فرمایا: کائنات کی ساخت میں سچائی کے پنپنے کا مادہ رکھا گیا ہے اور اسے ایک خاص غرض اور ایک خاص مدّت کے لئے بنایا گیا ہے۔

آیت ۱۰، ۱۱ :۔

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کے متعلق فرمایا کہ پہلے رسولوں کے مخالف قوت اور طاقت میں ان سے بہت بڑھ کر تھے لیکن جب انہوں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی تو ہلاک کر دیئے گئے یہی حال ان کا بھی ہوگا۔

آیت ۱۲ تا ۱۷ :۔

قرآن جب ایمان کی تلقین کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی قیامت کا ذکر بھی کر دیتا ہے تاکہ دلوں میں خدا کا خوف پیدا ہو چنانچہ ان آیات میں قیامت اور اس کے بعض احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۱۸، ۱۹ :۔

جب قیامت کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کی طرف توجہ دلائی۔

آیت ۲۰ تا ۲۸ :۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور انعامات کا ذکر کیا ہے تاکہ دل اس کی عبادت کی طرف مائل ہوں۔

آیت ۲۹، ۳۰ :۔

اِن آیات میں شرک کی تردید کی ہے۔ فرمایا: کیا تم اپنے غلاموں کو اپنے برابر سمجھتے ہو؟ جب تم جو کہ ان کے حقیقی آقا نہیں اپنے غلاموں کو اپنے برابر نہیں سمجھتے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدائے دوجہان کے غلام اس کے برابر ہوں۔

آیت ۳۱ تا ۳۳ :۔

فرمایا: اسلام دینِ فطرت ہے پس اسلام پر قائم ہو جاؤ اور شرک نہ کرو۔

آیت ۳۴ تا ۳۷ :۔

شرک کے ذکر کے ساتھ انسان کی فطرتی کمزوری کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو ہماری طرف رجوع کرتا ہے لیکن جب ہم اس کی تکلیف کو دُور کر دیتے ہیں تو وہ ہم سے دُور ہو جاتا ہے اور باوجود اس کے کہ شرک کے حق میں ہم نے کوئی دلیل نہیں اتاری شرک کرنے لگتا ہے۔ اور پھر ایسا ہوتا ہے کہ جب ہم اس پر انعام کرتے ہیں تو خوشیاں مناتا ہے لیکن جب خود اس کی اپنی بداعمالی کے نتیجہ میں ہم اسے پکڑتے ہیں تو مایوس ہو جاتا ہے۔

آیت ۳۸ :-

فرمایا: رزّاق تو صرف اللہ ہی ہے پس جھوٹے معبودوں کی پرستش نہ کرو۔

آیت ۳۹، ۴۰ :-

جب اللہ تعالیٰ کی الوہیّت مبرہن ہوگئی اور یہ واضح ہوگیا کہ وہ انسان کا خالق اور مالک ہے اور انسان اس کے قوانین کا پابند ہے تو بعض احکام بیان کئے۔

آیت ۴۱ :-

پھر اصل مضمون یعنی توحید کی طرف عود کرکے فرمایا: اللہ خالق ہے، رزّاق ہے، ممیت اور محی ہے لیکن تمہارے جھوٹے معبود اِن باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہیں۔ پھر تم کیونکر اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو۔

آیت ۴۲، ۴۳ :-

فرمایا: ان لوگوں کی بد اعمالیوں کے نتیجہ میں خشکی اور تری کا نظام بگڑ چکا ہے۔ ان کو اس کے نتیجہ میں سزا مل کر رہے گی۔ اور جس طرح پہلے مکذّب ہلاک کئے گئے اس طرح یہ لوگ بھی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

آیت ۴۴ تا ۴۶ :-

اِن آیات میں قیامت اور اس کے بعض احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۴۷ تا ۵۵ :-

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی بعض قدرتوں کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کا کفر ہلاکت پر مترتب ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانا نعمتوں سے مالامال کرتا ہے۔

آیت ۵۶ تا ۵۸ :-

اِن آیات میں قیامت اور اس کے بعض احوال کا ذکر کیا ہے تاکہ لوگوں کے دل میں خوف پیدا ہو اور وہ ایمان لائیں۔

آیت ۵۹ تا ۶۱ :-

فرمایا: باوجود اس کے کہ ہم نے سچائی کو مختلف مثالوں سے واضح کر دیا ہے کافر نشان دیکھ کر بھی انکار پر اصرار کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا اور وہ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

الٓمّٓ ②

مَیں اللہ بہت جاننے والا ہوں ◉

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ③

فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ ھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ④

فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۬ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ ط

وَ یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑤

بِنَصْرِ اللّٰہِ ط یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ط وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ⑥

رومی قریب کے ایک ملک میں مغلوب ہو گئے ہیں لیکن وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد چند برس کے اندر پھر غالب آئیں گے۔ انکے مغلوب ہونے سے پہلے بھی حکومت اللہ ہی کی تھی اور ان کے مغلوب ہونے کے بعد بھی اسی کی حکومت ہے۔

جس دن وہ غالب آئیں گے مومن اللہ کی نصرت کے نتیجہ میں
خوشیاں منائیں گے ۔ اللہ جسے چاہتا ہے فتح دیتا ہے ۔ وہ ہر چیز
پر غالب ہے ، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

بِضۡعِ سِنِیۡنَ : چند سال، تین سے دس سال کی مدّت۔

یَوۡمَئِذٍ : یوم تغلب الرّوم (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ : اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ یہ فتح دُنیا کے لئے رحمت کا باعث ہوگی۔ رومی تہذیب سے دُنیا نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔

اِس آیت کے مندرجہ ذیل معنے بھی ہوسکتے ہیں :۔

رومی قریب کے ایک ملک میں مغلوب ہوگئے۔ وہ پھر غالب آئیں گے ان کے غالب آنے کے بعد چند سال کے اندر مسلمان غالب آئیں گے۔

اب دیکھئے رومیوں کا غلبہ ۶۲۷ء میں مکمل ہوتا ہے جب انہوں نے ایرانیوں کو نینوی کی لڑائی میں شکستِ فاش دی۔ اس کے بہت جلد بعد یعنی ۶۳۰ء میں فتح مکّہ کا واقعہ ظہور پذیر ہُوا اور اس کے جلد بعد مسلمانوں نے تمام عرب کو فتح کرلیا۔

پس آیت کے آخری حصّہ میں جو فرمایا کہ اللہ ہر چیز پر غالب ہے ، بہت رحم کرنے والا ہے تو اِس میں یہ بتایا کہ مسلمانوں کا غلبہ اللہ کی مدد سے ہوگا اور دُنیا کے لئے رحمت کا باعث ہوگا۔

یہ بھی جائز ہے کہ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ کا شمار اس وقت سے کیا جائے جب مسلمانوں کی رومیوں سے لڑائی شروع ہوئی۔

اِس آیت کی دوسری قراءت ہے۔ غلبت الرّوم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیُغلبون (بیضاوی) یعنی رومی قریب کی زمین میں غالب آگئے اور اپنے غالب آنے کے بعد چند سال کے اندر مغلوب ہوں گے۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے ان کے مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب ہونے کی پیشگوئی بھی کی ہے۔

وَعۡدَ اللّٰہِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰہُ وَعۡدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ

لَا يَعْلَمُوْنَ ⑦

اللہ نے ایک ایسا وعدہ کیا ہے جو صرف اللہ ہی کر سکتا ہے۔
اللہ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ اس بات
کو نہیں جانتے ◉

وَعْدَ اللّٰهِ : التقدیر وعد الله وعدًا (رُوح البیان، شوکانی) اصل میں اس کی تقدیر ہے
وعد وعد الله۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ
الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ⑧

یہ لوگ، دنیوی زندگی کے اس پہلو کو تو جانتے ہیں جو ظاہر ہے لیکن
آخرت سے جو اس کا اصل مقصود ہے بالکل غافل ہیں ◉

وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ : التی هی غایتها (بیضاوی، رُوح البیان) یہ معنے بن کہے اُبھر رہے ہیں۔
ہم نے قارئین کی سہولت کے لئے محذوف کو ملفوظ کر دیا ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ⑨

کیا انہوں نے کبھی اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان
اور زمین کو اور تمام ان چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں صرف حق

کی تائید کے لئے اور ایک مقررہ مدّت کے لئے پیدا کیا ہے ؟ اور اگرچہ انسان کی تخلیق کی غرض لقاءِ الٰہی ہے بہت سے لوگ لقاءِ الٰہی کے منکر ہیں ◉

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ کَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؕ﴿۱۰﴾

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

کیا اِن لوگوں نے کبھی زمین میں سفر نہیں کیا کہ ان مکذبین کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ قوّت میں اُن سے بڑھ کر تھے۔ انہوں نے زمین کو اُلٹ پلٹ کیا اور اس سے زیادہ آباد کیا جتنا آباد کہ ان لوگوں نے کیا۔ ان کے رسول ان کے پاس کُھلے کُھلے دلائل لے کر آئے لیکن انہوں نے ان کی تکذیب کی اور ہلاک کر دئیے گئے۔ اللہ سے بعید تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ بہت ہی بُرا ہوا اُن

لوگوں کا انجام جو بُرے کام کرتے تھے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اور ان کا مذاق اُڑایا ◉

اَوَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ: اھل مکّۃ (روح البیان)

اَثَارُوا الۡاَرۡضَ: قلبوا وجھھا (بیضاوی)

وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ: فکذبوھم فاھلکھم (روح البیان)

اَللّٰهُ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ ثُمَّ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۲﴾

اللہ خلق کی ابتداء کرتا ہے اور پھر اس سلسلہ کو جاری رکھتا ہے۔ اور بالآخر تمہیں چار وناچار اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا ◉

وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ یُبۡلِسُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۱۳﴾

جس دن قیامت برپا ہوگی مجرم سخت مایوس ہوں گے ◉

وَلَمۡ یَكُنۡ لَّهُمۡ مِّنۡ شُرَكَآئِهِمۡ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوۡا بِشُرَكَآئِهِمۡ كٰفِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾

اگرچہ انہوں نے اپنے خود ساختہ معبودوں ہی کی وجہ سے کفر کی راہ اختیار کی ان کا کوئی خود ساختہ معبود ان کی شفاعت نہیں کرے گا ◉

وَكَانُوۡا بِشُرَكَآئِهِمۡ كٰفِرِیۡنَ: ای یکفرون بالھتھم اوکانوا فی الدنیا کافرین بسببھم (کشاف) پہلی صورت کے اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: ان کے خود ساختہ معبودوں میں سے کوئی ان کی شفاعت نہیں کرے گا اور وہ اپنے خود ساختہ معبودوں کا انکار کریں گے۔

وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ یَوۡمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوۡنَ ﴿۱۵﴾

جس دن قیامت برپا ہو گی مومن اور کافر الگ الگ ہو جائیں گے ◉

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے باغِ بہشت میں رکھے جائیں گے جہاں ان کے چہرے خوشیوں سے دمک رہے ہوں گے ◉

يُحْبَرُوْنَ : يسرون سرورًا تهللت له وجوههم (بيضاوى) يفرحون حتّٰى يظهر عليهم حباء نعيمهم (مفردات)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۷﴾

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کا اور قیامت کا انکار کیا دائمی عذاب میں رکھے جائیں گے ◉

مُحْضَرُوْنَ : مدخلون، لا يغيبون عنه (بيضاوى) مدخلون على الدوام لا يغيبون عنه (روح البيان)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

پس اللہ کی تسبیح بیان کرو شام کو بھی اور صبح کو بھی ، بعد دوپہر کو بھی اور دوپہر کو بھی۔ آسمان اور زمین میں صرف وہی حمد کے لائق ہے ◉

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۲ ۹ ۵

وہ مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ تم بھی اسی طرح موت کی حالت سے نکالے جاؤ گے ◉

تشریح کے لئے نوٹ زیر آیت ۳ : ۲۸ دیکھیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اس کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ اور ایلو ! پھر ایک وقت آیا کہ تم انسان بن گئے جو تمام زمین میں پھیلتے چلے جا رہے ہو ◉

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۚ

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اور اس کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے تسکین حاصل کرو۔ اور اس نے تمہارے درمیان محبّت اور رحمت کا رشتہ قائم کیا۔ اِن تمام باتوں میں اُن لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں نشان ہیں ◉

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَ اَلۡوَانِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ ﴿۲۳﴾

اور اس کے نشانوں میں سے ایک نشان آسمان اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف بھی ہے۔ ان تمام باتوں میں اہلِ علم ونظر کے لئے نشان ہیں ◉

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمۡ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ ابۡتِغَآؤُکُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۴﴾

اور اس کے نشانوں میں سے ایک نشان تمہارا رات اور دن کو سونا اور اس کے فضل کو تلاش کرنا بھی ہے۔ ان تمام باتوں میں ان لوگوں کے لئے جو گوشِ ہوش سے سُنتے ہیں نشان ہیں ◉

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور اس کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے کہ تمہیں خوف بھی رہے اور امید بھی۔ اور وہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے۔ ان تمام باتوں میں اُن لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں نشان ہیں ◉

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور اس کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے کھڑے ہیں، اور یہ بھی ہے کہ جب وہ تمہیں آواز دے کر پکارے گا کہ زمین سے نکل آؤ تو تم آناً فاناً نکل آؤ گے ◉

ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ: عطف علی ان تقوم کانہ قیل ومن ایاتہ قیام السمٰوٰت والارض بامرہ ثم خروجکم من القبور اذا دعاکم دعوۃ واحدۃ (بیضاوی)

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۷﴾

آسمان اور زمین کے سب باسی اُسی کی مخلوق ہیں۔ سب اسی کے

تابع فرمان ہیں ◉

وَلَهٗ : مِلْكًا وَخَلْقًا وعبدا (جلالین)

وَهُوَ الَّذِىْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲۸ ع

وہی خلق کی ابتدا کرتا ہے اور وہی اس سلسلہ کو جاری رکھتا ہے۔ یہ کام اس کے لئے بہت آسان ہے۔ آسمان اور زمین میں اس کی شان سب سے اعلیٰ ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِىْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۲۹

اللہ تم سے ایک مثال بیان کرتا ہے جو تم ہی لوگوں کے حالات سے لی گئی ہے۔ کیا اُس رزق میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے تمہارے بعض غلام ایسے بھی ہیں جو تمہارے شریک ہوں کہ تم دونوں اس رزق پر برابر کا حق رکھتے ہو اور تم ان سے

اسی طرح ڈرتے ہو جس طرح خود اپنے لوگوں سے ڈرتے ہو ؟
جس طرح ہم نے تمہیں یہ بات کھول کھول کر بیان کی اسی طرح ہم اپنے
تمام دلائل ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں کھول کر
بیان کرتے ہیں ◉

مِنْ اَنْفُسِكُمْ : متنزعًا من احوالها التی هی اقرب الیکم و اعرفها عندکم (بیضاوی، روح البیان)

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۳۰

لیکن انہیں عقل سے کام لینے سے کیا مطلب، ظالم اپنی خواہشات
کی پیروی جہالت کے بل بوتے پر کرتے ہیں۔ جسے اللہ چھوڑ دے
اسے کون ہدایت دے سکتا ہے۔ کوئی بچانے والا ان کو گمراہی سے
نہیں بچا سکتا ◉

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا : ای لم یعقلوا شیئًا بل اتبعوا (روح البیان، شوکانی)
بِغَيْرِ عِلْمٍ : جاهلین لان العالم اذا رکب هواه ربما ردعه علمه (کشاف، بیضاوی، روح البیان)
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ : من خذله (کشاف)

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۱

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۲﴾

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۳﴾

اے رسول! تُو اپنی پوری توجّہ سے ادیانِ باطلہ سے روکش ہوکر، دین پر قائم ہوجا۔

لوگو! سچّے دِل سے اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اللہ کے دین پر قائم ہو جاؤ جس کے مطابق اس نے لوگوں کی فطرت کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ یہی ہمیشہ رہنے والا دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ اِس بات کو نہیں جانتے۔

اللہ کا تقوٰی اختیار کرو، نماز کو قائم کرو اور مُشرکوں میں سے مت بنو یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی مختلف گروہوں میں بٹ گئے کہ ان میں سے ہر ایک گروہ اپنے عقائد میں مگن ہے ◉

فِطْرَتَ اللّٰهِ: الزموا فطرة الله و الخطاب للكل كما يفصح عنه قوله مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

(روح البیان)

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ: حال من الضمير فى التزموا (کشاف)

وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

يُشْرِكُونَ ﴿۳۴﴾

لِيَكْفُرُوا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۵﴾

جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے ربّ کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتے ہیں۔ لیکن جونہی وہ انہیں اپنی رحمت سے نوازتا ہے ان میں سے ایک گروہ اپنے ربّ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ وہ ہمارے احسان کی ناشکری کریں۔ لوگو! مزے کر لو۔ تم اس کا انجام جلد ہی جان لو گے ◉

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهٖ يُشْرِكُونَ ﴿۳۶﴾

کیا ہم نے انہیں کوئی دلیل الہام کی ہے جو ان کے شرک کی تائید میں بولتی ہے؟ ◉

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۷﴾

جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ لیکن جب انہیں ان کے اپنے اعمال کے نتیجہ میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ یکایک ناامید ہو جاتے ہیں ◉

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

يَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۸﴾

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ جسے چاہتا ہے کھلا رزق عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپاتُلا رزق دیتا ہے۔ اس میں اُن لوگوں کیلئے نشان ہیں جو ایمان لاتے ہیں ◉

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۹﴾

اے صاحبِ استطاعت شخص! اپنے نزدیکی رشتہ دار کو اس کا حق دے۔ اسی طرح مسکین اور مسافر کو بھی اس کا حق دے۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے بہت اچھی ہے جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے مقصد کو پا گئے ◉

فَاٰتِ: الخطاب لمن بُسِطَ لهٗ (بیضاوی، رُوح البیان)

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۴۰﴾

جو سُود تم لوگوں کا مال بڑھانے کے لئے ادا کرتے ہو اللہ کے

نزدیک لوگوں کے مال کو نہیں بڑھاتا۔ لیکن جو زکوٰۃ تم اللہ کی رضا
حاصل کرنے کے لئے ادا کرتے ہو وہ لوگوں کے مال کو بڑھاتی ہے۔
بے شک زکوٰۃ دینے والے لوگ ہی قوم کے مال کو بڑھاتے ہیں ◉

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ : فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ کی رعایت سے اس کے بعد يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ مقدر ہے۔

اِس آیت میں سُود دینے سے منع کیا گیا ہے۔ سرمایہ دار کہتا ہے کہ میں سُود پر روپیہ لے کر لوگوں کی دولت کا معاوضہ دیتا ہوں لیکن درحقیقت وہ لوگوں کی دولت سے روپیہ کماتا ہے اور انہیں ان کے روپیہ کا مشکل عشرِ عشیر منافع دیتا ہے۔ اِس طرح وہ لوگوں کے سرمایہ کے ذریعہ امیر سے امیر تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور دولت صرف چند ہاتھوں کی لونڈی بن کر رہ جاتی ہے۔ قرآن اِس طریق کو جائز قرار نہیں دیتا۔ اس کے نزدیک جو چیز لوگوں کی دولت کو بڑھاتی ہے وہ زکوٰۃ ہے سُود نہیں۔ پبلک کی دولت اس سسٹم سے نہیں بڑھتی جس کی بنیاد "لینے" پر قائم ہے۔ اس سسٹم سے بڑھتی ہے جس کا اصل الاصول "دینا" ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع ۴ / ۱۳

یہ اللہ کی شان ہے کہ اس نے تمہیں پیدا کیا۔ اس سے بڑھ کر اسکی
شان یہ ہے کہ اس نے تمہیں رزق دیا، اور اس سے بڑھ کر
اس کی شان یہ ہے کہ وہ تمہیں موت دیتا ہے اور اس سے بڑھ
کر اس کی شان یہ ہے کہ وہ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ کیا
تمہارے خودساختہ خداؤں میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو ان تمام
باتوں میں سے کوئی ایک آدھ بھی کر سکتا ہو؟ جن بے جان چیزوں

کو یہ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اُس کا اُن سے کوئی تعلق نہیں ۔
وہ ان سے بہت بلند و بالا ہے ◉

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٢﴾

لوگوں کی بد اعمالیوں کے نتیجہ میں خشکی اور تری کا نظام بگڑ چکا ہے ۔ اس نے یہ نظام اِس لئے بگڑنے دیا کہ انہیں ان کے اعمال کے بعض نتائج کا مزہ چکھائے تاکہ وہ توبہ کر لیں ◉

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ : بَرّ و بَحر سے مراد تمام زمین ہے ۔ یا بَرّ سے مراد عام لوگ ہیں اور بَحر سے مراد علماءِ دین ۔ رُوح البیان نے بَرّ سے علماءِ ظاہر اور بَحر سے علماء باطن مراد لئے ہیں ۔

لِيُذِيقَهُمْ : افسد الله اسباب دنیاهم لیذیقهم (رُوح البیان)

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ : يتوبون (جلالين) رجعت کے معنی ہیں : واپس آنا ۔ اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے : تاکہ وہ پھر سے فطرتِ صالحہ اختیار کر لیں یعنی وہ فطرت جس پر ہر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور جس کا چولہ انہوں نے بدل ڈالا ہے ۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿٤٣﴾

اے رسول ! تُو ان سے کہہ : زمین میں چلو پھرو اور دیکھو پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوُا ۔ ان میں سے اکثر لوگ مُشرک تھے ◉

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ الۡقَيِّمِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوۡمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوۡنَ ﴿۴۳﴾ مَنۡ كَفَرَ فَعَلَيۡهِ كُفۡرُهٗ ۚ وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنۡفُسِهِمۡ يَمۡهَدُوۡنَ ۙ﴿۴۴﴾

پس اے انسان پیشتر اس کے کہ اللہ وہ دن لائے جو ٹالے سے نہیں ٹلے گا تو اپنی تمام توجہ قائم رہنے والے دین کی طرف مبذول کر۔

اس دن مومن اور کافر ایک دوسرے سے جُدا ہو جائیں گے۔ جو کفر کی راہ اختیار کرتے تھے ان کا کفر ان کے لئے وبال بن جائیگا اور جو نیک اعمال بجا لاتے تھے وہ دیکھیں گے کہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اپنی ہی آسائش کا سامان کیا ہے ◉

مِنَ اللّٰهِ : متعلق بیاتی او مرد (بیضاوی، رُوح البیان)

يَصَّدَّعُوۡنَ : اصلہ : يتصدعون فادغمت التاء فی الصاد (رُوح البیان)

لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۴۵﴾

وہ کافروں اور مومنوں کو اِس لئے جُدا کرے گا تاکہ مومنوں اور نیک عمل بجا لانے والوں کو اپنے فضل سے جزاء دے۔ رہے کافر، سو وہ ان سے محبّت نہیں کرتا ◉

لِيَجْزِيَ : متعلق بیصّدعون (جلالین، بیضاوی، رُوح البیان)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور اس کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو خوشی کا پیغامبر بنا کر بھیجتا ہے۔ وہ یہ اِس لئے کرتا ہے تاکہ تمہیں اپنی رحمت سے نوازے اور تاکہ کشتیاں اُس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور اس کا شُکر ادا کرو ◉

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۸﴾

اے رسول ! ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے اور وہ ان کے پاس روشن نشان لے کر آئے۔ لیکن ان لوگوں نے اُن کا انکار کیا۔ چنانچہ ہم نے مجرموں سے انتقام لیا۔ رہے مومن، سو مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے ◉

فَانْتَقَمْنَا : الفاء فصیحة ای فکذبوھم فانتقمنا (رُوح البیان)

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۚ﴿۴۸﴾

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾

اللہ کی یہ شان ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے اور وہ بادلوں کو اُٹھاتی ہیں۔ پھر وہ بادلوں کو فضا میں جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے۔ پھر وہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اور تُو دیکھتا ہے کہ ان میں سے بارش برس رہی ہے۔ اور جب وہ بارش اپنے ان بندوں پر برساتا ہے جن پر وہ برسانا چاہتا ہے تو اگرچہ وہ اس سے پہلے یعنی بارش کے برسنے سے پہلے ناامید ہو چکے تھے وہ یکدم خوشی سے جھومنے لگتے ہیں ◉

فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ : والمراد باصابة العباد اصابة بلادهم و اراضيهم (کشاف، بیضاوی، شوکانی، رُوح البیان) یعنی بندوں سے مراد ان کے بلاد اور زمینیں ہیں۔

فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ

مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۱﴾

اے دیکھنے والے! اللہ کی رحمت کے انداز دیکھ - دیکھ وہ کس طرح مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے - وہی جو مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے مُردوں کو زندہ کرے گا - وہ ہر بات پر قادر ہے ◉

اِنَّ ذٰلِكَ : یعنی انّ الذی قدر علیٰ احیاء الارض بعد موتھا (بیضاوی)

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۲﴾

اگر ہم کوئی زہریلی ہوا بھیجیں اور وہ دیکھیں کہ اس کے نتیجہ میں ان کے کھیت زرد ہو گئے ہیں تو وہ ناشکری کرنے لگیں گے ◉

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا : سمی النافعة ریاحًا والضارة ریحا (رازی) لان الریاح من رحمته وھی متواترة ، والریح من عذابه (رازی) آیت ۴۹ میں ریاح (جمع) کا لفظ استعمال ہوا ہے اور یہاں ریح (واحد) کا - چونکہ اس کی رحمت ہمیشہ ہوتی ہے اور اس کا عذاب کبھی کبھی آتا ہے اس لئے رحمت کے ذکر میں ریاح کا لفظ استعمال کیا ہے اور عذاب کے ذکر میں ریح - یاد رکھنا چاہیئے کہ رحمت اور عذاب کا مفہوم ریاح اور ریح کے تقابل سے پیدا ہوا ہے ورنہ حقیقت میں ریح کے لفظ میں نہ عذاب کا مفہوم ہے نہ رحمت کا -

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع

اے رسول ! تُو مُردوں کو کچھ نہیں سُنا سکتا، اور نہ ہی بہروں کو اپنی پکار سُنا سکتا ہے جبکہ وہ اُلٹے پاؤں بھاگ رہے ہوں۔ تُو اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر راہ نہیں دکھا سکتا۔ تُو صرف انہی لوگوں کو بات سُنا سکتا ہے جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور سرِ تسلیم خم کرتے ہیں ◉

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۵﴾

اللہ کی یہ شان ہے کہ وہ تمہیں ایک کمزور مادہ سے پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد تمہاری کمزوری کو طاقت میں بدل دیتا ہے اور اس کے بعد طاقت کو کمزوری اور بڑھاپے میں بدل دیتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ ہر بات کو جانتا ہے، ہر چیز پر قادر ہے ◉

ضُعف : من اصل ضعیف و هو النطفة (بیضاوی، رُوح البیان، جلالین)

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۶﴾

جس دن قیامت آئے گی مجرم قسم کھا کر کہیں گے کہ وہ جہاں بھی ٹھہرے
پل بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ جس طرح وہ اس دن بہک جائیں گے
اسی طرح وہ پہلے بھی بہک گئے تھے ◉

كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ : يقال افك فلان اذا صُرف عن الصدق والخير۔ ای يُصرفون عن الحق والصدق فيأخذون فی الباطل والافك والكذب يعنی كذبوا فی الاٰخرة۔ (روح البیان)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

اس وقت وہ لوگ جن کو علم اور ایمان دیا گیا ہے کہیں گے : تم
اللہ کے قانون کے مطابق جہاں بھی ٹھہرے قیامت کے دن تک
ٹھہرے۔ یہی قیامت کا دن ہے، لیکن تم نے کبھی جاننے کی کوشش
ہی نہیں کی ◉

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾

اس دن ظالموں کو نہ ان کا کوئی عذر کام دے گا اور نہ ان سے
کہا جائے گا کہ اللہ کے عذاب سے بچنے کا کوئی حیلہ کر لو ◉

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ

مَثَلٍ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۹﴾

ہم نے اِس قرآن میں لوگوں کو ہر قسم کی مثالیں دے کر سمجھایا ہے لیکن ان کافروں کی یہ حالت ہے کہ اگر تُو ان کے پاس کوئی نشان لے کر آئے تو وہ کہیں گے : تُو اور تیرے ساتھی دروغ باف ہو ◉

اَنْتُمْ : يعنون الرسول والمؤمنين (بیضاوی،جلالین)

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

جس طرح اللہ نے ان لوگوں کے دلوں پر مُہر لگا دی ہے اسی طرح وہ تمام نادانوں کے دلوں پر مُہر لگا دیتا ہے ◉

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع ۶ ۷ ۹

اے رسول ! ان کے طعن وتشنیع کی پروا نہ کر اور صبر سے کام لے ۔ اللہ کا وعدہ پُورا ہو کر رہے گا ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ جو ایمان میں پختہ نہیں تیرے پائے استقلال کو ڈگمگا دیں ◉

فَاصْبِرْ : علی اذاھم قولًا وفعلًا (رُوح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ : لا يزعجنك ولا يزيلنك عن اعتقادك (مُفردات)

سُورَۃ لُقْمٰن

ربطِ آیات

اِس سُورت میں رسالت اور توحید کا مضمون بیان کیا ہے۔

آیت ۲ :۔

اِس سُورت کا عنوان ہے : میں اللہ، بہت جاننے والا ہوں۔

آیت ۳ تا ۶ :۔

فرمایا: قرآن سراسر ہدایت ہے لیکن اس پر صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

آیت ۷ تا ۱۰ :۔

ہدایت پانے والوں کے ذکر کے ساتھ ان لوگوں کا ذکر بھی کر دیا جو جہالت کی راہوں پر چلتے ہیں اور اللہ کی باتوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ پھر ان دونوں گروہوں کے انجام کا ذکر کیا۔

آیت ۱۱، ۱۲ :۔

اللہ تعالیٰ کی بعض خالقانہ قدرتوں کا ذکر کیا اور پھر فرمایا : کیا تمہارے معبودانِ باطلہ نے بھی کچھ پیدا کیا ہے ؟

آیت ۱۳ :۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی دُنیوی زندگی کے لئے طرح طرح کی چیزیں پیدا کیں اور اس کی رُوحانی زندگی کے لئے انبیاء کا سِلسلہ جاری کیا۔ اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہم نے لقمان سے کہا : اللہ کا شُکر ادا کر اس میں تیرا اپنا فائدہ ہے، اللہ کو اس کی کوئی حاجت نہیں۔

آیت ۱۴ تا ۲۰ :۔

اِن آیات میں ان نصائح کا ذکر کیا ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے کو شرک سے باز رہنے، نیک عمل کرنے وغیرہ کے متعلق کیں۔ درمیان میں آیت ۱۵، ۱۶ میں والدین کی خدمت اور ان کے حقوق کا ذکر بھی کر دیا۔

آیت ۲۱ تا ۲۵ :-

فرمایا: اللہ نے تمہارے لئے زمین اور آسمان کی سب چیزیں مسخر کر دی ہیں۔ جب اس نے تمہاری دنیوی زندگی کے لئے اتنا اہتمام کیا ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اس نے تمہاری رُوحانی زندگی کے لئے کوئی انتظام نہ کیا ہو؟ دیکھو! اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ تعلیم دیتا ہے جو لوگ اس تعلیم کو مانتے ہیں بامراد ہوتے ہیں اور جو اس سے مُنہ موڑتے ہیں عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

آیت ۲۶ تا ۲۸ :-

فرمایا: خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور انعامات کا سلسلہ اس قدر وسیع و عریض ہے کہ اگر تمام دُنیا کے درخت قلم بن جائیں اور تمام دُنیا کا پانی دوات بن جائے تو بھی اس کی باتیں پوری پوری نہیں لکھی جاسکتیں۔

آیت ۲۹ تا ۳۱ :-

اللہ تعالیٰ کی بعض قدرتوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ تمام شواہد توحید کا ثبوت ہیں اور شرک کی تردید کرتے ہیں۔

آیت ۳۲ تا ۳۵

فرمایا: کشتیوں کے چلنے میں تسخیرِ کائنات کا راز مضمر ہے۔ جب تم لوگ طوفان میں گھر جاتے ہو تو اللہ کو یاد کرتے ہو لیکن جب وہ تمہیں طوفان سے نجات دے دیتا ہے تو تم میں سے بعض لوگ اس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور قیامت کے دن سے ڈرو۔ دیکھو! قیامت کا علم صرف اللہ ہی کو ہے، وہی تمہاری زندگی کے سامان کرتا ہے اور وہی تمہیں پیدا کرتا ہے۔ تمہاری کمزوری کا تو یہ عالم ہے کہ تم کل کا بھی پختہ پروگرام نہیں بنا سکتے اور یہ بھی نہیں جانتے کہ کب مروگے، پس علیم و خبیر خدا کی باتوں کو مانو۔

اِس سُورت کی ابتداء بھی اللہ تعالیٰ کے علیم ہونے کے ذکر سے کی اور اس کے آخر میں بھی اس کے علیم ہونے کا ذکر کیا تاکہ مضمون کے دونوں سرے مِل جائیں۔

اٰیاتہا ۳۴ (۳۱) سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مَکِّیَّۃٌ رکوعہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

الٓمّٓ ②

میں اللہ بہت جاننے والا ہوں ◉

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ③

هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ④

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ⑤

یہ پُر از حکمت کتاب کی آیات ہیں جو نیکوکاروں کے لئے ہدایت اور رحمت کا سامان ہیں، ان لوگوں کے لئے جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں ◉

هُدًى وَّ رَحْمَةً : حالان من الآیات (بیضاوی، کشاف، جلالین، رُوح البیان)

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے آنے والی ہدایت پر قائم ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے مقصد کو پا گئے ●

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾

بعض لوگ ایسے ہیں کہ اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کو ان کی حقیقت معلوم کئے بغیر لے لیتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کے دین سے گمراہ کریں اور دین کا مذاق اُڑائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب مقدّر ہے ●

بِغَيْرِ عِلْمٍ : ای حال کو نہ جاھلاً بحال ما یشتریہ (روح البیان، بیضاوی، رازی)

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾

جب انہیں ہماری آیات پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو تکبّر کے ساتھ مُنہ پھیر لیتے ہیں، گویا انہوں نے ان کو سُنا ہی نہیں، گویا وہ کانوں سے بہرے ہیں۔ اے رسول! انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر دے ●

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ﴿٩﴾

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٠﴾

البتہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں ان کے لئے ایسے باغ ہیں جہاں خوشیاں اور مسرّتیں کھیلتی ہیں۔ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، سچا وعدہ۔ وہ ہر بات پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

جَنّٰتُ النَّعِیۡمِ : نعیم جنات فعکس علی المبالغة (بیضاوی، رُوح البیان)

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾

اُس نے آسمانوں کو بغیر کسی ظاہری ستون کے کھڑا کیا ہے۔ اور اس نے زمین میں جابجا پہاڑ گاڑ رکھے ہیں تاکہ وہ تمہیں متزلزل نہ کرے۔ اور اس نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا رکھے ہیں۔ اور اس کی قدرت کے کرشمے دیکھو کہ وہ بادلوں سے پانی برساتا ہے اور زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں پیدا کرتا ہے ◉

فَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡهَا : التفات الی نون العظمة فی الفعلین لابراز مزید الاعتناء

با مرھما (روح البیان) یعنی غیبت سے تکلّم کی طرف التفات خاص توجہ مبذول کرانے کے لئے کیا گیا ہے۔ چونکہ اُردو زبان اس طرزِ کلام سے ناآشنا ہے ہم نے متکلم کو غیب ہی سے ادا کیا ہے البتہ التفات کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے اُس کی قدرت کے کرشمے دیکھو کے الفاظ بڑھا دئے ہیں۔

مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ؛ من کلّ جنس اما ان یکون شجراً و اما ان یکون غیر شجر (رازی)

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾ ع ۱۲ ۱۰

یہ تو ہے اللہ کی تخلیق۔ اب ذرا مجھے بتاؤ کہ تمہارے اُن خداؤں نے جو اس کے سوا ہیں کیا پیدا کیا ہے ؟ لیکن انہوں نے کیا پیدا کرنا تھا، ظالم تو بلا وجہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں ◉

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾

ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی، اور اسے کہا: اللہ کا شکر ادا کر۔ یاد رکھ! جو اس کا شُکر ادا کرتا ہے اپنی ہی جان کے فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو اس کی ناشکری کرتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ کو کسی کے شکر کی حاجت نہیں، وہ اپنی ذات میں حمد کے لائق ہے ◉

اَنْ : ای وقلنا لهٗ ان (جلالین، رُوح البیان)

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾

وہ وقت بھی یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرا۔ شرک بہت بڑا ظلم ہے ◉

يٰبُنَيَّ: تصغیر اشفاق (بیضاوی، جلالین)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اس کی ماں اسے پیٹ میں اُٹھانے سے کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ کہیں دو برس میں جا کر اس کا دُودھ

چھوڑتا ہے۔

اے انسان! مَیں نے تجھے والدین سے حُسنِ سلوک کا حکم اِس لئے دیا ہے تاکہ تُو میرا اور اپنے والدین کا شُکر ادا کرے۔ بالآخر تم سب کو میری ہی طرف لَوٹ کر آنا ہے۔ لیکن اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ تُو ان چیزوں کو میرا شریک ٹھہرا جن کے متعلق تُو جانتا ہے کہ ان کی کوئی حقیقت نہیں تُو ان کی اطاعت نہ کر۔ دُنیا میں ان کے ساتھ حُسن و احسان سے زندگی بسر کر لیکن راہ اس شخص کی اختیار کر جو میرے حضور جُھکتا ہے۔ بالآخر تم سب کو میری ہی طرف لَوٹ کر آنا ہے اور مَیں تمہیں تمہارے سب اعمال کی حقیقت بتا دوں گا ◉

اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ : جمع متکلم سے واحد متکلم کی طرف التفات اپنی توحید پر زور دینے اور تانیس کے اظہار کے لئے کیا ہے۔

مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ : ارا د بنفی العلم بہ نفیہ ای لا تشرک بی ما لیس بشیٍٔ (کشاف)

آیت ۱۵ اور ۱۶ بطور جُملہ معترضہ آئی ہیں۔ قرآن کا قاعدہ ہے کہ جب پہلے نبیوں کی تعلیم کا ذکر کرتا ہے تو ان کے ساتھ ساتھ ان احکامات کو بیان کرتا چلا جاتا ہے جو اس تعلیم کو مکمل کرتے ہیں۔ جب شرک سے اجتناب کا ذکر کیا تو اِس خیال کا ردّ بھی کر دیا کہ ماں باپ کی خدمت بھی شرک ہی کی ایک صورت ہے اور فرمایا: بےشک منعم حقیقی وہی ہے لیکن جن وسائل سے وہ اپنی نعمتیں تم تک پہنچاتا ہے ان کی ناقدری کرنا ناشکری ہے، پس اللہ کا بھی شُکر ادا کرو اور بندوں کا بھی شکر ادا کرو کیونکہ لا یشکر اللہ من لا یشکر النّاس۔

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنۡ تَکُ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَکُنۡ فِیۡ صَخۡرَةٍ اَوۡ فِی السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِی الۡاَرۡضِ یَاۡتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿١٦﴾

لقمان نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے ! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو اور وہ کسی پتّھر میں یا آسمان اور زمین کے کسی گوشہ میں پنہاں ہو تو اللہ اسے ظاہر کر دیگا۔ اللہ تمام مخفی چیزوں کو جانتا ہے ، وہ ہر چیز کی کنہہ سے واقف ہے ⦿

اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ : ای فی اخفی مکان من ذالک (جلالین)

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٧﴾ ج

اے میرے پیارے بیٹے ! نماز کو قائم کر ، نیکی کی تلقین کر ، بُری باتوں سے منع کر اور جو مصیبت تجھے پیش آئے اس پر صبر کر۔ یہ بڑی ہمّت کے کام ہیں ⦿

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿١٨﴾ ج

لوگوں سے مُنہ نہ پھیر اور زمین پر اکڑ اکڑ کر نہ چل۔ یاد رکھ اللہ کسی شیخی خورے ، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ⦿

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ

ع ۲ ۸ ۱۱ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝۱۹

اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز میں نرمی پیدا کر۔ یاد رکھ! سب آوازوں میں سے زیادہ ناگوار گدھے کی آواز ہے ◉

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۲۰

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۲۱

لوگو! کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان اور زمین کی تمام چیزیں تمہاری خدمت میں لگا رکھی ہیں اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں ؟

بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم کے، بغیر کسی دلیل کے اور بغیر کسی واضح حجت کے جھگڑا کرتے ہیں۔ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی پیروی کرو جو اللہ

نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں: ہم اس کی پیروی کرنے سے تو رہے، ہم اس چیز کی پیروی کرتے ہیں جس کی پیروی کرتے ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ لیکن کیا وہ اس کی پیروی کئے جائیں گے اگرچہ اِس طرح شیطان انہیں جہنّم کی طرف بُلا رہا ہو ◉

کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ: الحجۃ الثابتۃ (مفردات) یا ایسی الہامی کتاب جو اپنے نُور سے ان کی رہنمائی کرے۔
اَوَ لَوْ: اَیَتَّبِعُوْنَہٗ وَلَوْ (جلالین، رُوح البیان)

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۳﴾

جو لوگ اپنا سرِ تسلیم اللہ کے حضور خم کر دیتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں ایک مضبوط سہارے کو تھام لیتے ہیں۔ یاد رکھو! تمام باتوں کا آخری فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ◉

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

رہے وہ لوگ جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں تو اے رسول تُو ان کے کفر کی وجہ سے رنجیدہ خاطر نہ ہو۔ انہیں آخرکار ہماری ہی طرف لَوٹ کر آنا ہو گا۔ اُس وقت ہم انہیں ان کے تمام اعمال کی حقیقت بتا دیں گے۔ اللہ دلوں کے سب

بھید جانتا ہے ◉

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٥﴾

ہم انہیں تھوڑی مدت کے لئے عیش کرنے دیں گے اور پھر ایک سخت عذاب میں مبتلا کر دیں گے ◉

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾

اے رسول! اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کئے تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ تو کہہ: تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر اس کے لوازم کو نہیں جانتے ◉

لَا يَعْلَمُونَ: ان ذالك يلزمهم (بيضاوى)

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٧﴾

جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ کا ہے۔ وہ کسی تعریف کا محتاج نہیں، اپنی ذات میں قابلِ تعریف ہے ◉

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ

يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اگر زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائیں اور ان کے ختم ہونے کے بعد سات اور سمندر اس میں مل جائیں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہیں ہوں گی ۔ اللہ ہر چیز پر غالب ہے ، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

وَالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ : اعنی عن ذکر المداد قولهٗ یمده لانه من قولك مد الدواة وامدها، جعل البحر الاعظم بمنزلة الدواة وجعل الابحر السبعة مملوءة مدادا (کشاف)

مِنْۢ بَعْدِهٖ : من بعد نفاذه (روح البیان، شوکانی)

البحر میں ال جنس کے لئے ہے۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۹﴾

تمہاری پیدائش اور تمہارا ارتقاء ایک نفس کی پیدائش اور اس کے ارتقاء کی مانند ہے ۔ اللہ سب کچھ سنتا ، سب کچھ دیکھتا ہے ◉

آیت ۲۸ میں فرمایا کہ اللہ کے کارناموں کا کوئی شمار نہیں ۔ آیت ۲۹ اور ۳۰ میں اُس کے بعض کارناموں کا ذکر کیا ہے۔

جس طرح انسانی جسم تخلیق کے چھ ادوار میں سے گزرتا ہے اسی طرح انسانی نسل ارتقاء کے چھ ادوار میں سے گزری ہے۔ گویا انسانی جسم ارتقاء کی ان منازل کا آئینہ دار ہے جن میں سے نسلِ انسانی

گزری ہے۔ ذیل میں ان ہر دو ادوار کا وہ نقشہ درج ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔

انسان	نسلِ انسانی
۱ ۔ پانی کے ایک قطرہ سے پیدا کیا۔ (۲۲ : ۶، ۲۳ : ۱۴)	پانی سے پیدا کیا۔ (۲۵ : ۵۵)
۲ ۔ خون کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا (۲۲ : ۶، ۲۳ : ۱۵)	کیچڑ سے پیدا کیا (۳۲ : ۸)
۳ ۔ گوشت کے ایک ٹکڑے سے پیدا کیا (۲۲ : ۶، ۲۳ : ۱۵)	ایسے کیچڑ سے پیدا کیا جو شکل وصورت میں ڈھال دیا گیا ہو۔ (۱۵ : ۲۹)
۴ ۔ ہڈیاں بنائیں (۲۳ : ۱۵)	کھنکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا (۱۵ : ۲۹)
۵ ۔ ہڈیوں پر گوشت چڑھایا اور ایسا بچہ بنایا جو ابھی پیدا نہیں ہؤا اور نہ اسے نام دیا گیا ہے۔ (۲۳ : ۱۵)	انسان بنایا جس کا نہ کوئی نام ہے اور نہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز ہے۔ (۷۰ : ۲۹)
۶ ۔ انسان بنایا (۲۳ : ۱۵)	آدم پیدا کیا (۷ : ۱۲)

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جس طرح انسانی جسم انسانی نسل کی ارتقاء کا آئینہ دار ہے اسی طرح انسانی نسل کائنات کی ارتقاء کے چھ ادوار (۳۲ : ۵) کی آئینہ دار ہے۔

اِس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسانی سوسائٹی کا ارتقاء بھی چھ ادوار میں ہؤا ہے۔ رُوحانی ارتقاء کی بھی یہی صورت ہے۔ قرآن نے اِس سلسلہ میں چھ آدموں کا ذکر کیا ہے یعنی آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہم السلام۔ آخری آدم یعنی فدلہ ابی وامی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر نسلِ انسانی رُوحانی اعتبار سے اپنے کمال کو پہنچ گئی۔

اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ : یہ الفاظ اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان تمام حالتوں میں سے خواہ وہ انفرادی ہوں خواہ اجتماعی ہر ایک حالت اپنے سے بعد کی حالت کی طرف اِسی طرح فطرتی جوش سے دوڑ رہی ہوتی ہے گویا اس حالت میں پہنچنے کی اِلتجاء کر رہی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡكُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳۰﴾

اے انسان! کیا تُو نہیں جانتا کہ اللہ رات کو دن پر غلبہ دیتا ہے اور دن کو رات پر غلبہ دیتا ہے؟ اس نے تمام ستاروں اور سیّاروں کو ایک نظام میں جکڑ رکھا ہے، ان میں سے ہر ایک ایک معیّنہ مدّت کے لئے اپنے مدار میں چل رہا ہے۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ اللہ تمہارے تمام اعمال کی حقیقت کو جانتا ہے؟ ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۱﴾ ع ۳

یہ تمام عجائبات اس بات پر شاہد ہیں کہ اللہ سچا خدا ہے اور کہ تمام وہ چیزیں جنہیں یہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں باطل ہیں، اور کہ اللہ بلند شان کا مالک، سب بڑوں سے بڑا ہے ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ: کائنات کا نظام اس بات کی دلیل ہے کہ تمام کائنات میں صرف ایک خدا ہے۔ اگر اللہ سچا خدا نہ ہوتا اور متعدد معبود خدا ہوتے تو زمین و آسمان میں فساد پیدا ہو جاتا۔ کوئی نظام نہ ہوتا، کوئی یکجہتی نہ ہوتی۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ

مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۲﴾

اے انسان! کیا تو نہیں جانتا کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے۔ اس نے تمہیں اس پر قدرت اس لئے دی ہے کہ وہ تمہیں اپنے بعض نشانات دکھائے۔ اِس بات میں ان لوگوں کے لئے نشان ہیں جو تسخیرِ کائنات میں استقلال اور ہمّت سے کام لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں ◉

بِنِعْمَتِ اللّٰهِ : اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں : اللہ کی نعمتوں کو اُٹھا کر چلتی ہے۔ (رُوح البیان)

مِنْ اٰيٰتِهٖ : من للتبعیض (شوکانی)

انسان کا کائنات کو مسخّر کرنا بھی خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت ہے۔ دیکھنے والوں کے لئے تسخیرِ کائنات کا عمل اتنا بڑا نشان ہے کہ اس کے بعد کسی اَور نشان کی حاجت نہیں رہتی۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۳﴾

جب لہریں اہلِ کشتی کو سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہیں تو وہ پوری اطاعت اور خلوص کے ساتھ اللہ کو پکارنے لگتے ہیں۔ لیکن جونہی وہ انہیں نجات دے کر خشکی پر لے آتا ہے ان میں سے بعض کفر اور ایمان کے درمیان چلنے لگتے ہیں۔ یاد رکھو! ہماری آیات کا انکار بدعہد اور ناشکرگزار لوگ ہی کرتے ہیں ◉

مُقْتَصِدٌ : متوسط بین الکفر والایمان (جلالین)
اِس آیت میں بتایا ہے کہ اگرچہ ہم نے انسان کو تسخیرِ کائنات کی اجازت دے رکھی ہے لیکن خدا کا خانہ پھر بھی خالی رہتا ہے اور بعض دفعہ وہ خود اپنے ہی جال میں پھنس جاتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۳۳

لوگو! اپنے ربّ کا تقوٰی اختیار کرو اور اس دن سے ڈرو جب نہ باپ اپنے بیٹے کے کسی کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کو کچھ کام دے گا۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس اِس بات کا اہتمام کرو کہ دُنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور شیطان تمہیں اللہ سے نہ بہکا دے ◉

اَلْغَرُوْر : جیساکہ ۲ : ۳ میں بیان کیا گیا ہے ال کمال کے اظہار کے لئے بھی آتا ہے۔ اِس جگہ الغرور سے مراد وہ دھوکہ باز ہے جو فریب دہی کے تمام رموز میں کامل ہے یعنی شیطان۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

ع ۱۴ خَبِیْرٌ ﴿۳۵﴾

قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ رحم کے اندر کیا ہے۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور نہ ہی کوئی شخص جانتا ہے کہ وہ کس جگہ مرے گا۔ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے، ہر بھید سے واقف ہے ◉

اَرْض : مکان (رُوح البیان)

خَبِیْر : یعلم بواطنھا (بیضاوی، رُوح البیان)

سُورَۃُ السَّجْدَۃِ

ربطِ آیات

آیت ۲ :-

اِس سُورت میں بھی رسالت اور توحید کا مضمون چل رہا ہے اور اس کا عنوان بھی : مَیں اللہ بہت جاننے والا ہوں ہے۔

آیت ۳ ،۴ :-

فرمایا : یہ کتاب اللہ نے نازل کی ہے اور یہ اعتراض لغو ہے کہ رسول نے اسے خود بنا لیا ہے۔

آیت ۵ تا ۱۰ :-

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی بعض قدرتوں کا ذکر کیا ہے تاکہ طبیعت اس کی عبودیت کی طرف مائل ہو۔

آیت ۱۱ تا ۲۱ :-

قیامت پہ ایمان لائے بغیر خدا پر ایمان پختہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اِن آیات میں قیامت اور اس کے بعض احوال اور جنّت اور دوزخ کا ذکر ہے۔

آیت ۲۲ :-

جب دوزخ کے عذاب کا ذکر کیا تو فرمایا : ہم ان لوگوں کو دوزخ کا بڑا عذاب دینے سے پہلے اِس دُنیا میں عذاب دیں گے، شاید کہ وہ ایمان لے آئیں۔

آیت ۲۳ :-

فرمایا : اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے تو ان کو ضرور سزا ملے گی۔

آیت ۲۴ ، ۲۵ :-

فرمایا : قرآن کوئی عجوبہ نہیں۔ جس طرح موسیٰ کو توریت دی گئی اسی طرح اس رسول کو بھی یہ کتاب دی

گئی ہے اور جس طرح تورات کی تعلیم رائج کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً امام آتے رہے اسی طرح قرآن کو نافذ کرنے کے لئے امام آتے رہیں گے۔

آیت ۲۶، ۲۷ :-

اِس آیت میں قیامت کا اور پہلے مکذّبین کی ہلاکت کا ذکر کیا تا کہ دلوں میں خوفِ خدا پیدا ہو۔

آیت ۲۸ :-

فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ بنجر زمین کو پانی کے ذریعہ سیراب کرتا ہے اسی طرح وہ مُردہ دلوں کو آسمانی پانی کے ذریعہ سیراب کرتا ہے۔

آیت ۲۹، ۳۰ :-

آخر میں مکذّبین کے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ تم نے جو یہ رَٹ لگا رکھی ہے کہ ہمارے درمیان فیصلہ کا دن آیا چاہتا ہے یہ کب ہو گا۔ تم کہتے ہو ہم تباہ کر دیئے جائیں گے اور ہم کہتے ہیں کہ تم تباہ کر دیئے جاؤ گے۔ فرمایا: تم کیوں اِس قدر بیتاب ہو رہے ہو۔ جب اللہ تعالیٰ عذاب نازل کر دیتا ہے تو پھر ایمان لاحاصل ہو جاتا ہے۔ ہم دونوں فریق ایک دوسرے کے انجام کے منتظر ہیں۔ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ تھوڑی مدّت اِنتظار کرو۔

ایاتہا ۳۱ سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۳۲) رکوعہا ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

الٓمّٓ ②

مَیں اللہ بہت جاننے والا ہوں ◉

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ③

یہ کتاب ربّ العالمین نے نازل کی ہے اس میں کچھ شک نہیں ◉

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ۚ بَلْ ہُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىہُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِکَ لَعَلَّہُمْ یَہْتَدُوْنَ ④

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول نے یہ کتاب خود بنا لی ہے ؟ خود کہاں بنائی ہے ! یہ تو تیرے ربّ کی طرف سے آئی ہوئی سچائی ہے تاکہ تُو اس قوم کو ڈرائے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ، کیا عجب کہ وہ ہدایت پا جائیں ◉

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا فِیْ

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ ادوار میں بنائے۔ پھر وہ اپنے تخت پر قائم ہوگیا۔ اسکے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے نہ شفیع۔ کیا تم سمجھو گے نہیں!

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝
ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝
الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ
مِنْ طِيْنٍ ۝
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ ۝
ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

وہ اپنے امر کا فیصلہ کرتا ہے اور اسے آسمان سے زمین کی طرف بھیجتا ہے۔ پھر وہ اتنے عرصہ میں جو تمہاری گنتی کے

مطابق ہزار سال کے برابر ہے زینہ بہ زینہ اسی کی طرف لوٹ کر چلا جاتا ہے۔

اس شان کا ہے خدا، ظاہر و باطن کو جاننے والا، ہر چیز پر غالب، بار بار رحم کرنے والا، جس نے جو کچھ بھی بنایا بہت ہی عمدہ بنایا۔

اس نے انسان کی تخلیق کی ابتداء کیچڑ سے کی، پھر اس کی نسل کو حقیر پانی کے جوہر سے چلایا، پھر اُسے مکمّل کیا اور اُس میں اپنی رُوح پھُونکی۔

لوگو! اس نے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا کئے لیکن تم کم ہی شکر کرتے ہو ◉

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

وہ کہتے ہیں: کیا جب ہم مٹی میں گُم ہو جائیں گے ہم ایک نئی مخلوق بن کر اُٹھیں گے؟ کیا غلط اندازِ فکر ہے ان کا! بات صرف اتنی ہے کہ وہ اپنے ربّ کے حضور پیش ہونے کے منکر ہیں ◉

ضَلَلْنَا: قال فی القاموس ضل صار ترابا وعظاما وخفی وغاب (رُوح البیان)

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ؑ﴿۱۱﴾

ع ۱ ۱۲ ۱۴

اے رسول تُو ان سے کہہ : ملک الموت ، جس کو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری رُوح قبض کرے گا ، پھر تم زندہ کئے جاؤ گے اور اپنے ربّ کے حضور بےبسی کی حالت میں پیش کئے جاؤ گے ◉

ثُمَّ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ : یعنی لابد من الموت ثمّ من الحیاۃ بعدہٗ (رازی) ای تصیرون الیه احیاء بالبعث (شوکانی)

وَلَوۡ تَرٰۤی اِذِ الۡمُجۡرِمُوۡنَ نَاکِسُوۡا رُءُوۡسِهِمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ رَبَّنَاۤ اَبۡصَرۡنَا وَسَمِعۡنَا فَارۡجِعۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا اِنَّا مُوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۲﴾

کاش تُو وہ نظارہ دیکھے جب مجرم سر جھکائے اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے : اے ہمارے ربّ ! ہماری آنکھیں کُھل گئی ہیں اور ہمیں کان ہو گئے ہیں ، تُو ہمیں دُنیا میں واپس بھیج تاکہ ہم نیک عمل بجا لائیں ، اب ہم ایمان میں پختہ ہو گئے ہیں ◉

وَلَوۡ شِئۡنَا لَاٰتَیۡنَا کُلَّ نَفۡسٍ هُدٰىهَا وَلٰکِنۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّیۡ لَاَمۡلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۳﴾

فَذُوۡقُوۡا بِمَا نَسِیۡتُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِکُمۡ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیۡنٰکُمۡ

وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اللہ کہے گا : اگر ہم اپنی مرضی زبردستی منوانا چاہتے تو ہر ایک شخص کو ہدایت دے دیتے ۔ لیکن میری وہ بات پوری ہو گئی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے ، بھر دوں گا ۔ ذرا عذاب کا مزہ چکھو کیونکہ تم بھول گئے تھے کہ تمہیں اس دن کا سامنا کرنا ہو گا ۔ آج ہم نے تمہیں بھلا دیا ہے ۔ اب دائمی عذاب کا مزہ چکھو ، اپنے عملوں کی سزا ◉

وَلَوْ شِئْنَا : ویقول لوشئنا (روح البیان ، رازی ، شوکانی)

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۶﴾ السجدۃ

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۷﴾

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

ہماری آیات پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور تکبّر نہیں

کرتے۔ ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے
ربّ کو پکارتے رہتے ہیں، اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے،
اس کی رحمت کی امّید کرتے ہوئے۔ اور وہ اس رزق میں
سے جو ہم نے انہیں دیا ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
کوئی متنفّس ان نعماء کو نہیں جانتا جو ان کے لئے چھپا کر
رکھی گئی ہیں، ان کے عملوں کی جزاء ◉

خَوْفًا: من سخطه، وَطَمَعًا: في رحمته (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

برنیم شب کہ ہمہ مست خوابِ خوش باشد
من وخیال تو و نالہ ہائے درد آلود

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۹﴾

کیا مومنوں سے وہی سلوک ہو گا جو نافرمانوں سے ہو گا؟
وہ برابر نہیں ہو سکتے ◉

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ
الْمَاْوٰى نُزُلًا ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے ان کے لئے
ہمیشہ رہنے والی جنّت ہے، ان کے اعمال کا بدلہ ◉

نُزُلًا: ضیافت، مہمانی کا سامان، تحفہ، ہدیہ، اُترنے کی جگہ (غریب القرآن)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ
يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ

النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

رہے وہ لوگ جنہوں نے نافرمانی کی سو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب بھی وہ اس سے نکلنے کی کوشش کریں گے اسی میں واپس دھکیل دئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا: ذرا اس دوزخ کا مزہ بھی چکھو جس کا تم انکار کرتے تھے ◉

وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۲﴾

ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزا چکھائیں گے، کیا عجب کہ وہ توبہ کر لیں ◉

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع ۲ ۱۱ ۱۵

اُس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا جس کے سامنے اس کے ربّ کی آیات بیان کی جاتی ہیں اور وہ ان سے مُنہ پھیر لیتا ہے۔ ہم ایسے مجرموں کو ضرور سزا دیں گے ◉

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۴﴾ ج

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٥﴾

ہم نے موسٰی کو کتاب دی ۔ اے رسول ! یقین جان ! تجھے بھی
ایسی ہی کتاب ملے گی۔
ہم نے موسٰی کی کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کا ذریعہ
بنایا ۔ جب تک بنی اسرائیل اپنے دین پر قائم رہے اور ہماری
آیات پر پختہ یقین رکھتے رہے ہم نے ان میں ایسے امام
پیدا کئے جو ان کو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے ◉

لِقَآئِہٖ : لقائك الكتاب (بیضاوی) لِقَآئِہٖ کی ضمیر موسٰی کی طرف بھی جا سکتی ہے (بیضاوی)
مضاف مقدر لے کر اس کے معنی من لقاء مقامه بھی ہو سکتے ہیں یعنی تجھے ایسا ہی مقام ملے گا
جیسا کہ موسٰی کو ملا تھا۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٦﴾

قیامت کے دن تیرا رب مومنوں اور منکروں کے درمیان
ان تمام باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن کے بارے میں وہ
آپس میں جھگڑتے تھے ◉

بَيْنَهُمْ : بين الانبياء و اممهم او بين المؤمنين و المشركين (روح البيان)

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

کیا انہیں اس بات سے کوئی ہدایت نہیں ملتی کہ ان سے پہلے ہم نے کئی قوموں کو ہلاک کر دیا ہے جن کے مساکن میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ ان تمام واقعات میں نشان ہیں۔ کیا وہ سُنیں گے نہیں؟ ◉

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی کو کھینچ کر لے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ کھیتی اُگاتے ہیں جس میں سے ان کے مویشی بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی کھاتے ہیں؟ کیا وہ سمجھیں گے نہیں؟ ◉

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

یہ لوگ کہتے ہیں: یہ تمہارا فیصلے کا دن کب آئے گا؟ ہمیں کچھ بتاؤ تو سہی، اگر تم اپنے دعوٰی میں سچے ہو ◉

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ: فی انہ کائن (کشاف، بیضاوی)

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: صبر کرو! فیصلہ کے دن نہ ہی تو کافروں کو ان کا ایمان کچھ فائدہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی ◉

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے تو یہ پُوچھا تھا کہ فیصلہ کب ہوگا اور جواب یہ دیا جاتا ہے کہ فیصلہ کی نوعیت کیا ہوگی۔ سو جاننا چاہیئے کہ ان کا اصل مقصد جلد بازی دکھانا اور استہزاء کرنا تھا۔ پس ان کو جواب میں کہا گیا جلدی نہ کرو فیصلہ ہو کر رہے گا لیکن اس وقت تمہارا ایمان تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گا۔

قُلْ: لا تستعجلوا ولا تستھزءُوا (رُوح البیان، کشاف، بیضاوی) یہ الفاظ ماحول سے اُبھر رہے ہیں۔ ربما اشارۃ افصح من عبارۃ۔ ہم نے قارئین کی سہولت کے لئے محذوف کو ملفوظ کر دیا ہے۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۳ ۸ ۱۶

اے رسول! ان سے تعرض نہ کر۔ ان کے انجام کا انتظار کر، وہ بھی تیرے انجام کے منتظر ہیں ◉

سُورَۃُ الاَحزَابِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں چند ضروری معاشرتی احکام بیان کئے گئے ہیں۔

آیت ۲ تا ۴ :۔

اِن احکام کے بیان کرنے سے پہلے تمہیدًا فرمایا کہ نبی کا کام ان احکام کی پیروی کرنا ہے جو اسے بذریعہ وحی بتائے جائیں۔ وہ منافقوں اور کافروں کی ژولیدہ بیانیوں کی وجہ سے وحی کی پابندی ترک نہیں کرسکتا۔

آیت ۵ :۔

عربوں کا قاعدہ تھا کہ اگر وہ بیوی کو غصّہ میں ماں کہہ دیتے تو وہ ان پر حرام سمجھ لی جاتی تھی اور اگر کسی کو مُنہ بولا بیٹا بنا لیتے تو اسے تمام وہ حقوق مل جاتے تھے جو حقیقی بیٹوں کے ہوتے ہیں۔ فرمایا: تمہاری وہ بیویاں جن کو تم ماں کہہ کر چھوڑ دیتے ہو تمہاری مائیں نہیں بن جاتیں اور نہ تمہارے مُنہ بولے بیٹے تمہارے بیٹے بن جاتے ہیں۔

آیت ۶ :۔

جب مُنہ بولے بیٹوں کے متعلق فرمایا کہ وہ محض تمہارے مُنہ سے کہہ دینے سے تمہارے بیٹے نہیں بن جاتے تو اس رسم کے کُلیتہً استیصال کے لئے فرمایا کہ ان کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسُوب کرو اور اگر تمہیں ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو ان کو دوست اور بھائی کہہ کر پکارو۔

آیت ۷ :۔

اِس آیت کی ترتیب کے لئے نوٹ زیرِ آیت ملاحظہ کیجئے۔

آیت ۸، ۹ :۔

فرمایا: دین کی اصل جڑ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ تمام انبیاء کے بھیجنے کی اصل غرض یہی تھی کہ لوگ

اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اگر تم نے اس جڑ کو پکڑ لیا تو ہمارے احکامات پر عمل کرنا تمہارے لئے کچھ مشکل نہ ہو گا۔

آیت ۱۰ تا ۲۴ :-

جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا تو اس کے انعامات کا ذکر بھی کر دیا تاکہ مومن فطرتی جوش کے ساتھ اس کی عبادت بجا لائیں۔ چنانچہ اِن آیات میں جنگِ احزاب میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ذکر کیا ہے۔

فرمایا : اس ابتلاء میں مومن جھنجھوڑے گئے اور منافقوں کا نفاق ظاہر ہو گیا۔ مومنوں نے رسول کا اُسوہ اختیار کیا اور ثابت قدم رہے اور کفار کے لشکر کو دیکھ کر پریشان ہو جانے کی بجائے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے انہیں وعدہ کا دن دکھایا اور ان کی جانوں کی نذروں کو قبول کیا۔

آیت ۲۵ :-

فرمایا : اللہ تعالیٰ مومنوں کو ان کی قربانیوں کا بہت بڑا اجر دے گا۔ رہے منافق، سو اگر وہ توبہ نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا۔

آیت ۲۶ تا ۲۸ :-

اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے کافروں کو بے نیلِ مرام واپس لوٹا دیا اور بنی قریظہ کو جنہوں نے اپنا معاہدہ توڑ کر حملہ آوروں سے ساز باز کی تھی تمہارے ہاتھوں میں دے دیا چنانچہ ان میں سے بعض کو تم نے قتل کر دیا اور بعض کو گرفتار کر لیا اور اللہ نے تمہیں اُنکی زمینوں کا، ان کے گھروں کا اور ان کے مال و اسباب کا وارث بنایا۔

آیت ۲۹ تا ۳۵ :-

اِن آیات میں نبی کی بیویوں کو بعض معاشرتی احکام دیئے ہیں۔

آیت ۳۶، ۳۷ :-

اِن آیات میں مومنوں کے لئے چند احکام بیان کئے گئے ہیں۔

آیت ۳۸ تا ۴۰ :-

آیت ۵ میں مُنہ بولے بیٹے بنانے کی رسم کا ذکر کیا تھا اِن آیات میں حضرت زینب کے واقعہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تیرا نکاح ہم نے زینب سے اِس لئے پڑھا تاکہ ایک غیر مناسب رسم کا قلع قمع کیا جائے۔

تیرے لئے ہمارا حکم ماننے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا۔

آیت ۴۱ :۔

آیت ۷ میں رسول کی بیویوں کو اُمّہات المؤمنین کہہ کر رسول کی ابوت کا ذکر کیا تھا۔اِس آیت میں فرمایا کہ یہ رُوحانی ابوت ہے جسمانی طور پر رسول تم میں سے کسی کا باپ نہیں لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ ابتر ہے وہ تو خاتم النّبیّین ہے۔اس کا فیضان قیامت تک جاری ہے اور اب کسی شخص کو روحانیت کا کوئی مقام نہیں ملے گا جب تک اس پر مہرِ محمدؐی کی تصدیق نہ ہو۔

آیت ۴۲ تا ۴۵ :۔

اِن آیات میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کا حکم دیا تاکہ وہ رسول کے حقیقی فرزند بننے کا مقام حاصل کریں اور اس کی نعمتوں کے وارث بنیں۔

آیت ۴۶ تا ۴۹ :۔

جب رسول کو خاتم النبیین کا مقام عطا کرنے کا اعلان کیا تو آپؐ کی شان اور مقام کا ذکر کیا اور آپ کو بعض احکام دیئے۔

آیت ۵۰ :۔

جیسا کہ بار بار بیان کیا جا چکا ہے قرآن جب ایک مضمون کو بیان کرتا ہے تو اس کے ضمنی مضامین کو بھی ساتھ ساتھ بیان کرتا چلا جاتا ہے۔جب حضرت زینب کی طلاق کا واقعہ بیان کیا تو اس کے ساتھ ہی بیوی کو مجامعت سے پہلے طلاق دینے کے متعلق احکام بھی بیان کر دیئے۔

آیت ۵۱ تا ۵۳ :۔

بتایا کہ نبی کن کن عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے اور اس کی بیویوں کا کیا مقام ہے۔

آیت ۵۴ :۔

مومنوں کو نبی کے متعلق بعض معاشرتی احکام دیئے۔

آیت ۵۵ :۔

ان تمام احکام کی سینکشن کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک بات کو، خواہ تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو، جانتا ہے۔

آیت ۵۶ :-

نبی کی بیویوں کو پردہ کے متعلق چند احکام دیئے ۔

آیت ۵۷ :-

رسول کی اطاعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ پر کثرت سے درود بھیجا جائے ۔چنانچہ اِس آیت میں اس کی تلقین کی۔

آیت ۵۸ :-

رسول کو ایذا دینے سے منع کیا۔

آیت ۵۹ :-

بہتان تراشی سے منع کیا ۔

آیت ۶۰ :-

پردے کے متعلق احکام کی وضاحت کی۔

آیت ۶۱ تا ۶۳ :-

غلط افواہیں پھیلانے سے منع کیا۔

آیت ۶۴ :-

چونکہ ان تمام احکامات کی اصل سینکشن قیامت کا خوف ہے اِس لئے رسول لوگوں کو بار بار قیامت کے دن سے ڈراتا ہے لیکن کافر اُلٹا سوال کرنے لگتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ رسول کو حکم دیا کہ ان کے جواب میں کہے کہ اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔

آیت ۶۵ تا ۶۹ :-

اِن آیات میں کافروں کے انجام کا ذکر کیا۔

آیت ۷۰ تا ۷۲ :-

رسول کی اطاعت کے بارے میں مومنوں کو چند احکام دیئے۔

آیت ۷۳ :-

فرمایا : اللہ تعالیٰ کے احکام پر اپنی مرضی سے عمل کرنا بہت عظیم کام ہے اور یہ کام اللہ تعالےٰ کی

تمام مخلوقات میں سے صرف انسان ہی کرسکتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں گے وہ ان پر رحم فرمائے گا۔ لیکن جو لوگ شرک کریں گے یا منافقت سے کام لیں گے وہ ان کو بہت سخت سزا دے گا +

آیاتها ۷۳ سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ مَدَنِیَّۃٌ (۳۳) رکوعها ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ②

اے نبی! اللہ کا تقوٰی اختیار کر اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مان۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

وَلَا تُطِعِ : فیما یخالف شریعتک (جلالین)

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ③

وَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ④

جو وحی تجھ پر تیرے ربّ کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کر۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ اللہ پر توکّل کر۔

صرف اللہ ہی کارساز ہے ◉

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِی السَّبِيْلَ ⑤

اللہ نے کسی آدمی کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے ۔ اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ کر چھوڑ دیتے ہو وہ اُنہیں تمہاری مائیں قرار نہیں دیتا اور نہ وہ تمہارے مُنہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے قرار دیتا ہے ۔ تمہاری یہ باتیں خالی مُنہ کی باتیں ہیں ۔ لیکن اللہ سچی بات کہتا ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے ◉

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑥

اپنے مُنہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو ۔ اللہ کے نزدیک یہ زیادہ درست ہے ۔ اور اگر تمہیں معلوم

نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں تم ان کو اس نسبت سے پکارو۔ جو غلطی تم کر چکے اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں۔ مواخذہ تو اس غلطی پر ہوگا جو تم منع کئے جانے کے بعد عمداً کرو۔ یاد رکھو! اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ : یقال فلان یدعی لفلان ای ینسب الیه (رُوح البیان)

فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ : فقولوا اخی ومولای بهذا التاویل (بیضاوی، رُوح البیان، شوکانی) یہ الفاظ ماحول سے اُبھر رہے ہیں۔ ہم نے قارئین کی سہولت کے لئے محذوف کو ملفوظ کر دیا ہے۔

مَوَالِیْكُمْ : مولیٰ کی جمع۔

فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ : مُخطئین قبل النهی او بعده علی سبق اللسان (رُوح البیان)

یعنی جو غلطی اس حکم سے پہلے ہوئی ہے قابلِ معافی ہے اسی طرح اگر کوئی ایسی بات بے سوچے سمجھے مُنہ سے نکل جائے تو وہ بھی قابلِ معافی ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۷

مومنوں کے لئے نبی ان کے اپنے لوگوں سے قریب ہے۔ اور

اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ لیکن اللہ کے قانونِ وراثت کے مطابق مومن رشتہ دار عام مومنوں اور مہاجروں کی نسبت ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں۔ البتہ یہ جائز ہے کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ اپنی زندگی میں کوئی بھلائی کر دو۔ یہ حکم قرآن میں لکھ دیا گیا ہے ◉

مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ : اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: ان کی جان سے قریب ہے۔

مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ : یہ متعلق بہ اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بھی ہو سکتا ہے (شوکانی) اس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: لیکن اللہ کے قانونِ وراثت کے مطابق مومن اور مہاجر رشتہ دار دوسروں کی نسبت ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں۔

اَلنَّبِيُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ : اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ مومن نبی کو اپنے لوگوں سے زیادہ قریب جانتے ہیں اور یہ بھی کہ اپنے زیادہ قریب پاتے ہیں۔ علامہ شوکانی اس آیت کے نیچے یہ حدیث درج کرتے ہیں کہ حضور نے اَلنَّبِيُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ کی آیت کی طرف توجہ دلا کر فرمایا کہ اگر مومن کوئی مال چھوڑے تو وہ اس کے رشتہ داروں میں تقسیم کیا جائے لیکن اگر قرضہ چھوڑے تو اس کا میں ذمہ دار ہوں گا۔ صحیح اسلامی حکومت میں یہی اصول کارفرما ہوگا۔

ترتیب: جب غیر حقیقی بیٹوں کو ابنیت سے خارج کیا تو لازماً خیال پیدا ہوا کہ نبی کی جو کہ بمنزلہ باپ کے ہے کیا پوزیشن ہے۔ فرمایا: وہ تمہارے لئے اور تم اس کے لئے دوسرے لوگوں سے زیادہ قریب ہو۔ گویا اس کے روحانی باپ ہونے کی توثیق کی۔ پھر اس کی مزید وضاحت کی اور فرمایا اس کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں۔ اس بات کی دلیل کہ اِس آیت میں حضور کے روحانی باپ ہونے کی توثیق کی گئی ہے اس کی دوسری قراءت سے بھی ہوتی ہے جو کہ دو طرح سے آئی ہے یعنی اَلنَّبِيُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ وھو اب لھم او النّبی اولی بالمؤمنین من انفسھم وھو اب لھم وازواجهٗ امّھٰتھم (شوکانی)، چونکہ نبی کی ابوّت کے دو پہلو تھے ایک تو خالص رُوحانی یعنی اس کا روحانی باپ ہونا اور ایک جسمانی اور روحانی کا اِمتزاج یعنی اس کی بیویوں کا امّہات المؤمنین ہونا۔ اِس لئے اس ابوّت کے اثرات بھی دو طرح کے ہوئے۔ اور اگرچہ نبی لوگوں کے مال کا وارث نہ ہُوا،

وہ ان کی ذمہ داریوں (LIABILITIES) کا وارث ہو گیا۔

رُوحانی اور جسمانی رشتوں کا یہ امتزاج آگے بھی چلتا ہے۔ وراثت کے معاملہ میں جسمانی رشتہ کو فوقیت حاصل ہے لیکن رُوحانی رشتہ کا یہ حق ہے کہ وہ دوست جو اس رشتہ میں منسلک ہیں ان کے حق میں وصیّت کی جائے۔

اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِكُمْ مَّعْرُوْفًا : مفسّرین نے اِس کے معنی وصیّت کئے ہیں۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ﴿۸﴾

اے رسول! یاد رکھ! ہم نے سب نبیوں سے عہد لیا تھا ہم نے یہ عہد تجھ سے بھی لیا، نوح سے بھی لیا، ابراہیم سے بھی لیا، موسٰی سے بھی لیا اور عیسٰی ابن مریم سے بھی لیا۔ ہم نے سب نبیوں سے پختہ عہد لیا تھا ◉

یعنی اللہ کی عبادت کرو اور لوگوں کو اس کی عبادت کی طرف بُلاؤ۔

لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۹﴾ ع

اللہ نے یہ عہد اِس لئے لیا تھا تاکہ وہ ان لوگوں سے جنھوں نے اپنا عہد ٹھیک نبھایا پوچھے کہ آیا لوگوں نے ان کو قبول کیا۔ اور اگرچہ وہ مومنوں کو انعام و اکرام سے نوازے گا

اس نے کافروں کے لئے ایک دردناک عذاب مقرر کر رکھا ہے ◉

عَنْ صِدْقِهِمْ : تصدیقهم ایّاهم (کشاف، بیضاوی) دوسری جگہ فرمایا: فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ (۷:۶)

وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا : عطف علٰی ما دل علیه لیسأل، کانهٗ قال فاثاب المؤمنین واعدّ للکافرین (بیضاوی، روح البیان)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ ⑩

مومنو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کیا جب لشکر تم پر چڑھ آئے اور اس نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی اور ان کے مقابلہ کے لئے ایسے لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے۔ اللہ دیکھ رہا تھا کہ تم اپنے بچاؤ کے لئے کیا کر رہے ہو ◉

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ⑪

اس کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کیا

جب وہ تم پر اُوپر سے بھی آئے اور نیچے سے بھی آئے، جب آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور کلیجے مُنہ کو آ گئے اور تم اللہ کے متعلق طرح طرح کے گمان کرنے لگے ◉

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾

اس وقت مومن سخت آزمائش میں ڈالے گئے اور بُری طرح جھنجھوڑے گئے ◉

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢﴾

اس وقت منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں روگ تھا کہہ رہے تھے اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جھوٹا وعدہ کیا ◉

وَاِذْ یَقُوْلُ: عطف علی اذ زاغت (رُوح البیان، شوکانی) اس کی تقدیر اذکر اذ یقول (جلالین) بھی ہوسکتی ہے اور ذالك اذ یقول بھی۔

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾

اس وقت ان میں سے ایک گروہ کہہ رہا تھا: اے اہلِ یثرب!

تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ!
اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اجازت مانگ رہا تھا۔ وہ کہہ
رہے تھے: ہمارے گھر خالی پڑے ہیں لیکن وہ خالی نہیں پڑے
تھے۔ وہ بھاگنے کے بہانے بنا رہے تھے ◉

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ
لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۵﴾

اس وقت اگر دشمن ان پر شہر کے اطراف سے گھس آتا اور
ان سے غدّاری کا مطالبہ کرتا تو وہ اسے قبول کر لیتے اور
اسے قبول کرنے میں کچھ بھی توقف نہ کرتے ◉

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ
الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ﴿۱۶﴾

اور اس سے پہلے یہ لوگ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ
دشمن کو پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ یاد رکھو! اللہ سے کئے ہوئے
عہد کی بازپُرس ضرور ہو گی ◉

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ
الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۷﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اگر تم موت یا قتل سے بھاگ

رہے ہو تو تمہارا بھاگنا تمہارے کسی کام نہیں آئے گا۔ اس صورت میں تم زندگی کے مزے تھوڑی ہی مدت لوٹو گے ◉

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ط وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۸﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو کون تمہیں اس سے بچا سکتا ہے۔ اور اگر وہ تم پر رحمت نازل کرنا چاہے تو کون اس کی رحمت کو روک سکتا ہے۔ یاد رکھ! اللہ کے سوا نہ وہ کسی کو اپنا دوست پائیں گے نہ مددگار ◉

اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً : اَو يصيبكم بسوء ان اراد بكم رحمة (کشاف، بیضاوی، جلالین، روح البیان)

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ج وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۹﴾ لا اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ صلے ج فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ج فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ

بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو لوگوں کو رسول سے برگشتہ کرتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں: ہمارے پاس آ جاؤ۔ وہ لوگ لڑائی میں صرف برائے نام حصّہ لیتے ہیں اور تمہاری مدد کرنے سے بخل کرتے ہیں۔ تُو دیکھے گا کہ جب ان پر خوف طاری ہوتا ہے تو تیری طرف اس شخص کی طرح آنکھیں گھما گھما کر دیکھتے ہیں جس پر موت کی غشی طاری ہو رہی ہو۔ اور جب ان کا خوف دُور ہو جاتا ہے تو مال کے لالچ میں تم پر زبانِ طعن دراز کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ کبھی ایمان لائے ہی نہ تھے۔ پس اللہ نے ان کے تمام اعمال ضائع کر دیئے۔ یاد رکھو! کفار کے اعمال کا ضائع کرنا اللہ کے لئے بہت آسان ہے ◉

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۱﴾ ع ۱۲/۲ ۱۸

وہ سمجھتے ہیں کہ کفار کے لشکر ابھی نہیں گئے۔ اور اگر انکے لشکر واپس آ جائیں تو وہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ بدووں کے درمیان صحرا میں رہ رہے ہوتے اور لوگوں سے تمہارے حالات معلوم کرتے رہتے۔ ایسے لوگ اگر تمہارے درمیان ہوں گے تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیں گے ◉

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾

مومنو! تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور قیامت کا خوف رکھتے ہیں اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں اللہ کے رسول میں نہایت عمدہ نمونہ ہے ◉

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

جب مومنوں نے کفار کے لشکر دیکھے تو کہنے لگے: یہ وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا۔ اور اس واقعہ سے ان کے ایمان اور اطاعت میں اور بھی ترقی ہوئی ◉

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۴﴾

مومنوں میں سے بعض جوانمردوں نے اپنا وہ عہد جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا پُورا کر دیا ہے۔ ان میں سے بعض تو اپنی جان دے کر اپنی اپنی نذر پُوری کر چکے ہیں اور بعض انتظار میں ہیں۔ انہوں نے اپنا عہد سرِمُو نہیں بدلا ◉

لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۲۵﴾ ۚ

یہ تمام واقعہ اس لئے ہُوا تاکہ اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے اپنا عہد پُورا کیا اُن کے صدق و وفا کا اجر دے اور چاہے تو منافقوں کو عذاب دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کرلے۔ یاد رکھو! اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

لِیَجْزِیَ : ای وقع جمیع ما وقع لیجزی (رُوح البیان، شوکانی)

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ۭ

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۶﴾ ج

اللہ نے کافروں کو واپس لوٹا دیا اور ان کا غصہ ان کے دل ہی میں رہا۔ ان کے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا اور مومنوں کے لئے جنگ میں اللہ ہی کی مدد کافی ہوئی۔ یاد رکھو! اللہ بڑا طاقتور ہے، ہر چیز پر غالب ہے ◉

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۷﴾ ج

اور اللہ ان یہودیوں کو جنہوں نے کفار کے لشکر کی مدد کی تھی ان کے قلعوں سے نیچے اتار لایا اور ان کے دِل میں رعب بٹھا دیا۔ چنانچہ تم نے ان میں سے ایک گروہ کو قتل کر دیا اور ایک کو قیدی بنا لیا ◉

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۸﴾ ع

ع ۳ ۱۹

اور اس نے تمہیں ان کی زمینوں کا، اور ان کے اموال کا

وارث بنایا۔ اور ابھی وہ تمہیں ان زمینوں کا وارث بنائے گا جن پر اس سے پہلے تم نے کبھی قدم نہیں رکھا۔ یاد رکھو! اللہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۹﴾

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۰﴾

اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ: اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں دنیوی سازوسامان دے دیتا ہوں اور اچھے طریق سے رخصت کر دیتا ہوں۔ لیکن اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تو یاد رکھو! اللہ نے تم میں سے نیک عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑے اجر کا سامان کر رکھا ہے ◉

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۱﴾

نبی کی بیویو! تم میں سے جو کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوں گی ان کو دگنی سزا دی جائے گی۔ اور اللہ کو یہ بات شاق نہیں گزرے گی ◉

یعنی یہود کی طرح یہ نہ سمجھو کہ نبی سے قرابت کے نتیجہ میں اللہ تمہیں سزا دینے میں ہچکچائے گا بلکہ اگر تم نشانات کو اس قدر قریب سے دیکھنے کے بعد دُوری اختیار کرو گی تو تمہیں دوہری سزا دی جائے گی۔

الجزء ۲۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۲﴾

اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گی اور نیک عمل بجا لائیں گی ہم انہیں دوہرا اجر دیں گے۔ ہم نے ایسی نیک بختوں کے لئے نہایت عمدہ رزق کا سامان کر رکھا ہے ◉

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۳﴾ ج

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو لوگوں سے دبے دبے لہجے میں بات نہ کرو ورنہ وہ شخص جس کے دل میں روگ ہے غلط اُمید باندھنے لگے گا۔ سیدھی اور صاف بات کہو، اپنے گھروں میں قرار سے بیٹھو، اور قدیمی دَورِ جہالت کی عورتوں کی طرح اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو۔ نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے تمام آلائشیں دُور کر دے اور تمہیں پاک صاف کر دے۔ تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور جو حکمت کی باتیں ہوتی ہیں ان کو ذہن نشین رکھو۔ یاد رکھو! اللہ بہت مہربان ہے، سب کچھ جانتا ہے ◉

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى: تبرجاً مثل تبرج النساء فی ایام الجاهلية القديمة

(بیضاوی، رُوح البیان)

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَ

الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۶﴾

وہ مرد جو اللہ کے حضور سرِتسلیم خم کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو اس کے حضور سرِتسلیم خم کرتی ہیں۔

اور وہ مرد جو ایمان لاتے ہیں اور وہ عورتیں جو ایمان لاتی ہیں۔

اور وہ مرد جو اطاعت گزار ہیں اور وہ عورتیں جو اطاعت گزار ہیں۔

اور وہ مرد جو صادق القول والفعل ہیں اور وہ عورتیں جو صادق القول والفعل ہیں۔

اور وہ مرد جو ثابت قدم ہیں اور وہ عورتیں جو ثابت قدم ہیں۔

اور وہ مرد جو اللہ کے حضور خشوع و خضوع کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کے حضور خشوع و خضوع کرتی ہیں۔

اور وہ مرد جو صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور وہ عورتیں

جو صدقہ و خیرات کرتی ہیں۔

اور وہ مرد جو روزے رکھتے ہیں اور وہ عورتیں جو روزے رکھتی ہیں۔

اور وہ مرد جو اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہیں۔

اور وہ مرد جو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتی ہیں۔

اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور بہت بڑے اجر کا سامان کر رکھا ہے ◉

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِينًا ؕ ﴿۳۷﴾

جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو نہ کسی مومن مرد اور نہ کسی مومن عورت کے لئے جائز ہے کہ اس معاملہ میں من مانی کرے۔ یاد رکھو! جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرتا ہے کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے ◉

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِيٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ

مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَىْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِىْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۸﴾

اے رسول! وہ وقت یاد کر جب تُو اس شخص سے جس پر اللہ نے بھی احسان کیا تھا اور تُو نے بھی احسان کیا تھا کہہ رہا تھا: اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر۔ جو بات تُو اپنے من میں چھپائے ہوئے ہے اللہ اسے ظاہر کر دے گا۔ تُو لوگوں سے ڈرتا ہے جبکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تُو اس سے ڈرے۔

اور جب زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہم نے اسے تیری زوجیت میں دے دیا تاکہ مومنوں کو اپنے مُنہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں سے نکاح کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ یاد رکھ! اللہ کا فیصلہ نافذ ہو کر رہتا ہے

وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ: ان لوگوں پر افسوس ہے جو ان الفاظ کا مخاطب فداہ ابی و امی سیّد المطہرین محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ اگلی ہی آیت میں کہا گیا ہے کہ نبی اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔ اللہ والوں کی نظر میں تو تمام اہلِ دُنیا ایک مرے ہوئے کیڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ پھر اس شخص کے متعلق جو اوّلین اور آخرین کا تاج ہے جس سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والا نہ کبھی ہوا نہ ہو گا یہ کیونکر باور کیا جا سکتا ہے کہ وہ لوگوں سے ڈرتا تھا حتّٰی کہ اللہ کو اسے سرزنش کرنا پڑی۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ﴿٣٩﴾

جو بات اللہ نے نبی پر فرض کر دی اس کے کرنے میں نبی پر کوئی الزام نہیں۔ پہلے نبیوں کے وقت بھی اللہ کا یہی دستور تھا۔ یاد رکھ! اللہ کا حکم تمام پہلوؤں کو ملحوظ رکھ کر دیا جاتا ہے ⦿

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٤٠﴾

نبی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے پیغامات لوگوں تک پہنچاتے ہیں، اللہ ہی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔ اللہ ان کے دشمنوں کا محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے ⦿

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤١﴾ ع ۵

محمد تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ لیکن وہ اللہ کا رسول

ہے اور خاتم النبیین ہے۔ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ◉

مُحَمَّدٌ : محمود کے معنی ہیں: قابلِ حمد۔ محمد میں مبالغہ پایا جاتا ہے اور اس کے معنی ہیں کثرت خصاله المحمودة (مفردات) یعنی اس کی صفاتِ محمودہ بہت زیادہ ہیں۔

صاحبِ رُوح البیان کہتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بھی ایک ہزار نام ہیں۔ اور جس طرح اللہ کے نام کے چار حروف ہیں محمد کے نام کے بھی چار حروف ہیں اور جس طرح لا الٰه اِلّا اللہ کے بارہ حروف ہیں محمد رسول اللہ کے بھی بارہ حروف ہیں۔

خَاتَمَ النَّبِیّٖن : بفتح التاء وهو آلة الختم بمعنی ما یختم به و بالفارسیة مهر پیغمبران (رُوح البیان) اس کی دوسری قراءت خاتِم النّبیّن ہے: ای کان خاتمهم ای فاعل الختم۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنه و اجمله الاموضع لبنة فجعل النّاس یطوفون به و یتعجبون له و یقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة و انا خاتم النبیین (رُوح البیان) یعنی میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال یوں ہے: ایک شخص نے محل بنایا، نہایت عمدہ اور خوبصورت لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔ سو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

صاحبِ رُوح البیان کہتے ہیں: فالنبوة والرسالة منقطعتان عن هذا الموطن بانقطاع الرسول الخاتم فلم یبق الا النبوة اللغویة الّتی هی الانباء عن الحق و اسمائه وصفاته و اسرار الملکوت والجبروت وعجائب الغیب ویقال لها الولایة وهی الجهة التی تلی الحق کما ان النبوة هی الجهة التی تلی الحق فالولایة باقیة دائمة الی قیام الساعة۔

یعنی حضور پر تمام نبوتیں ختم ہوگئیں اب صرف لغوی نبوت باقی ہے جس کے معنی ولایت کے ہیں اور جس میں اللہ کی صفات اور اس کے اسرار اور غیب کی خبروں کا بتانا شامل ہیں۔

امام راغب خاتم النبیین کی تشریح میں لکھتے ہیں: لانه ختم النبوة ای تممها بمجیئه (مفردات)

ختم شد بر ذاتِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبری

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۲﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۴۳﴾

مومنو! اللہ کا کثرت سے ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو ◉

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۴۴﴾ تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۵﴾

اللہ تم پر اپنی رحمتیں نازل کرتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ تمہیں طرح طرح کے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے۔ وہ مومنوں پر بہت رحم کرتا ہے۔ جس دن وہ اسے ملیں گے انہیں سلامتی کی دعا دی جائے گی۔ اس نے ان کے لئے نہایت عمدہ اجر کا سامان کر رکھا ہے ◉

وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ: بالدعاء (روح البیان)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ

نَذِيرًا ﴿۴۶﴾

وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿۴۷﴾

اے نبی! ہم نے تجھے دُنیا کا نگران، بشارت دینے والا، عواقب سے ڈرانے والا، اللہ کے اِذن سے اللہ کی طرف بلانے والا اور ایسا چراغ بنا کر بھیجا ہے جو خود بھی روشن ہے اور دوسرے چراغوں کو بھی روشن کرتا ہے ◉

دَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ: اللہ کی طرف بلانا اسی کو سزاوار ہے جسے اللہ کا اِذن ہو۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿۴۸﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَدَعْ أَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ﴿۴۹﴾

اے نبی! مومنوں کو بشارت دے کہ ان کے لئے بہت بڑا فضل مقدر ہے، کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مان، ان کی ایذارسانیوں کی پروا نہ کر اور اللہ پر توکّل کر۔ تجھے اللہ کے سوا کسی اور پر توکّل کرنے کی ضرورت نہیں ◉

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

تَعۡتَدُّوۡنَهَا ۚ فَمَتِّعُوۡهُنَّ وَ سَرِّحُوۡهُنَّ سَرَاحًا جَمِیۡلًا ﴿۵۰﴾

مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر مباشرت سے پہلے ان کو طلاق دے دو تو تم ان سے عدت پوری کرنے کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ انہیں ان کا واجب حق دو اور اچھے طریق سے رخصت کرو ◉

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحۡلَلۡنَا لَكَ اَزۡوَاجَكَ الّٰتِیۡۤ اٰتَیۡتَ اُجُوۡرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتۡ یَمِیۡنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیۡكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیۡ هَاجَرۡنَ مَعَكَ ۫ وَ امۡرَاَةً مُّؤۡمِنَةً اِنۡ وَّهَبَتۡ نَفۡسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنۡ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنۡ یَّسۡتَنۡكِحَهَا ۟ خَالِصَةً لَّكَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا فَرَضۡنَا عَلَیۡهِمۡ فِیۡۤ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ مَا مَلَكَتۡ اَیۡمَانُهُمۡ لِكَیۡلَا یَكُوۡنَ عَلَیۡكَ حَرَجٌ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۵۱﴾

اے نبی! ہم نے تجھ پر تیری وہ بیویاں حلال کی ہیں جن کا حق مہر تُو ادا کر چکا ہے اور وہ عورتیں بھی جو اللہ تجھے جنگ میں غنیمت کے طور پر عطا کرے۔ اور نیز تیری وہ چچا کی بیٹیاں،

پھوپھیوں کی بیٹیاں، ماموں کی بیٹیاں، خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے ہجرت کرنے میں تیرا ساتھ دیا۔ اسی طرح اگر کوئی مومن عورت اپنا تن نبی کو بخش دے اور نبی اس سے نکاح کرنا چاہے تو وہ بھی اس کے لئے جائز ہے۔ یہ رعایت خاص تیرے لئے ہے دوسرے مومنوں کے لئے نہیں تاکہ تُو اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کرے۔

جہاں تک مومنوں کا تعلق ہے ہم جانتے ہیں کہ ہم نے ان کی بیویوں کے متعلق اور ان عورتوں کے متعلق جنہیں وہ جنگ میں پکڑیں کیا احکام نازل کئے ہیں۔ اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِس آیت میں عم (جمع اعمام) اور خال (جمع اخوال) واحد آیا ہے اور عمّات (واحد عمۃ) اور خٰلٰت (واحد خالۃ) جمع آیا ہے حالانکہ عرب ہمیشہ جمع کے مقابلہ پر جمع لاتے ہیں۔ سو جاننا چاہیئے کہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جس مصدر میں ھاء نہ ہو وہ اسم جنس کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کا استعمال واحد تثنیہ اور جمع تینوں صورتوں میں جائز ہے مثلاً فرمایا خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ وَعَلٰی سَمۡعِہِمۡ وَعَلٰۤی اَبۡصَارِہِمۡ غِشَاوَۃٌ (۲ : ۸) یہی حال ایسے اسماء کا ہے جو ان مصادر کے وزن پر ہوں جن میں ھاء نہیں۔ ان کا اسم جنس کے طور پر استعمال جائز اور مستحسن ہے۔ چونکہ العم الضم (مصدر) کے وزن پر ہے اور الخال القال کے وزن پر ہے اِس لئے ان کا استعمال بطور اسم جنس مستحسن ہے۔ اس کے برخلاف العمۃ اور الخالۃ میں ھاء ہے اِس لئے ان کا بطور اسم جنس استعمال مستحسن نہیں (انموذج، رُوح البیان)۔

لِکَیۡلَا یَکُوۡنَ عَلَیۡکَ حَرَجٌ: متصل بِخَالِصَۃً لَّکَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان) چونکہ اِس آیت میں عام مومنوں کی نسبت حضورؐ کے لئے زیادہ سخت احکام تھے اِس لئے ایک حکم رعایت کا بھی رکھ دیا تاکہ آپ کے دل پر بوجھ نہ ہو۔ بہر حال حضورؐ نے ان احکام سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا اور نہ ہی کوئی جنگ میں پکڑی ہوئی لونڈی اپنے گھر میں رکھی اور نہ ہی کسی ایسی عورت

سے شادی کی جس نے اپنا تن حضورؐ کو بخش دیا ہو۔

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ : اگرچہ حضورؐ نے اِس رعایت سے فائدہ نہیں اُٹھایا تاہم اِس آیت سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ نکاح کی تحریک مرد کی طرف سے ہونی چاہیئے عورت کی طرف سے تحریک اس کی حیا کے منافی ہے، اور دوسری یہ کہ حضورؐ شرم و حیا میں شرمیلی سے شرمیلی عورت سے بھی بڑھ کر تھے۔ اِس لئے جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے عورت کو نکاح کی تحریک کرنے کی اجازت ہے۔

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۲﴾

اے نبی! تُو اپنی بیویوں میں سے جس کو چاہے الگ کر اور جس کو چاہے اپنے پاس رکھ۔ اور اگر تُو اپنی چھوڑی ہوئی بیویوں میں سے کسی کو واپس بُلا لے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ قریب ہے کہ اِس طرح ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور سب کی سب اس پر جو تُو نے ان کو دیا ہے راضی ہو جائیں۔ اللہ تمہارے دلوں کے تمام بھید جانتا ہے۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے، سزا دینے میں دھیما ہے ◉

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۳﴾ ع ۶/۲

اے نبی! اس کے علاوہ تیرے لئے کوئی عورت حلال نہیں۔ اور نہ تیرے لئے یہ جائز ہے کہ اپنی موجودہ بیویوں کو طلاق دے کر ان کی بجائے کوئی دوسری عورتیں لے آئے، خواہ وہ تجھے کتنی ہی اچھی لگیں۔ البتہ وہ عورتیں جو جنگ میں پکڑی جائیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ اللہ کی ہر چیز پر نظر ہے ◉

مِنْۢ بَعْدُ: ای من بعد ما ذکرنا لك من صفة النساء الّتی احللنا لك من النساء (ابنِ کثیر) "لا یحلّ لك ان تترك هٰذه الاجناس وتعدل عنها الیٰ اجناس غیرها" (دُرّ منثور)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ۗ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ۗ

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ﴿۵۳﴾

مومنو! نبی کے گھروں میں کھانے کے لئے نہ جاؤ جب تک کہ تمہیں اجازت نہ ہو۔ اور ایسے وقت میں جاؤ کہ تمیں کھانے کے انتظار میں بیٹھنا نہ پڑے۔ جب تمہیں بُلایا جائے تو آؤ اور جب تم کھانا کھا چکو تو چلے جاؤ اور باتیں کرنے کے شوق میں بیٹھے نہ رہو۔ تمہاری اس حرکت سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ تم سے حیا کرتا ہے لیکن اللہ مناسب بات کہنے سے نہیں جھجکتا۔

اور جب تم اس کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ طریق تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کا بہترین ضامن ہے۔

تمہارے لئے جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو اذیّت پہنچاؤ اور نہ تمہارے لئے جائز ہے کہ اس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی بات ہے ◉

اِنْ تُبْدُوْا شَیْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ

عَلِيمًا ﴿٥٥﴾

یاد رکھو! خواہ تم کوئی بات چھپاؤ خواہ ظاہر کرو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے ◉

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٦﴾

نبی کی بیویوں پر کوئی پابندی نہیں کہ وہ اپنے باپ، دادا، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں، اپنے بھانجوں، اپنی ہم معاشرہ عورتوں اور اپنی باندیوں کے سامنے نہ آئیں۔ اے نبی کی بیویو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ ہر چیز کو دیکھتا ہے ◉

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٧﴾

اللہ رسول پر رحمتیں نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرو اور اس پر کثرت سے سلام

بھیجو ◉

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿۵۸﴾

اللہ ان لوگوں پر اِس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لعنت کرتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیّت پہنچاتے ہیں۔ اس نے ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ◉

یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ کی صفات کا صحیح علم انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب ہم اسے رحیم، کریم، غفور، ذو الانتقام وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں تو اس کے ردِّ عمل کی کیفیّت کا ایک نامکمل سا نقشہ کھینچتے ہیں ورنہ وہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ہے۔ پس اللہ کو اذیّت پہنچانے کے یہ معنی ہیں کہ ایسا فعل کرنا جو اسے ناپسند ہو۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہاں مراد صرف رسول کو اذیّت پہنچانا ہے اور اللہ کا لفظ کمال اتحاد کو ظاہر کرنے کے لئے بڑھا دیا گیا ہے۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿۵۹﴾ ع

جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر بغیر ان کے کسی قصور کے اتہام لگا کر انہیں اذیّت دیتے ہیں وہ بہتان لگانے کا بار بھی اُٹھاتے ہیں اور کھلے کھلے گناہ کا بھی ◉

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ط ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ

يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٦٠﴾

اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ کہ اپنی اوڑھنیاں جسم کے ساتھ سمیٹ کر رکھیں اِس طرح وہ پہچانی جائیں گی اور انہیں تنگ نہیں کیا جائے گا۔ یاد رکھو! اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ: یعنی یہ معلوم ہو جائے گا کہ شریف عورتیں جا رہی ہیں، او باش عورتیں اپنی زینت کی نمائش کرتی ہوئی نہیں جا رہیں۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦١﴾ۛ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٣﴾

اے رسول! اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں روگ ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے رہتے ہیں اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تو ہم تجھے ان کے خلاف کھڑا کر دیں گے اور اس کے بعد وہ اس شہر میں تیرے ساتھ تھوڑی ہی مدّت رہیں گے۔ لعنت کے مارے، جہاں کہیں

بھی پائے گئے پکڑ لئے جائیں گے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں گے۔ ان سے پہلے بدکرداروں سے بھی اللہ ایسا ہی معاملہ کرتا تھا۔ تو اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا ◉

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۴﴾

اے رسول! لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ: اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ اور تو کیا جانے شاید کہ وہ گھڑی قریب ہی ہو ◉

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۵﴾ لا خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۶﴾ ج يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۷﴾

اللہ نے کافروں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور ان کے لئے دوزخ تیار کیا ہے۔ وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔ وہاں ان کا نہ کوئی دوست ہو گا نہ مددگار۔ جس دن انکے چہرے آگ پر پلٹ پلٹ کر رکھے جائیں گے وہ کہیں گے: کاش ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور اس کے رسول کی اطاعت

کرتے ◉

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٨﴾

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٩﴾ ع ۸/۱۰/۵

وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہ سے بے راہ کر دیا۔ اے ہمارے رب! ان کو دُہرا عذاب دے اور ان کو اپنی رحمت سے یکسر دُور کر دے ◉

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٧٠﴾ؕ

مومنو! ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے موسیٰ پر اتہام لگا کر اس کو ایذا دی۔ اللہ نے موسیٰ کو ان کے اتہام سے بری کیا۔ بیشک وہ اللہ کے نزدیک بہت معزز تھا ◉

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧١﴾ لا

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ

يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۲﴾

مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی اور صاف بات کہو۔ اگر تم ان احکام پر عمل کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال قبول کر لے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ یاد رکھو! جو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے، بہت بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے ◉

يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ: اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ تمہارے اعمال درست کر دیگا۔ یوفقکم للاعمال الصالحۃ او یصلحھا بالقبول (بیضاوی)

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۳﴾

ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی لیکن ان سب نے اسے اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے۔ لیکن انسان نے اسے اُٹھا لیا۔ وہ اپنی جان پر بہت ظلم کر لیتا ہے، اپنی خواہشات سے غافل ہو جاتا ہے ◉

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا: بطور مدح کے آیا ہے۔ یعنی جس امانت کو آسمان اور زمین اور پہاڑ نہ اُٹھا سکے انسان نے اُٹھانا قبول کر لیا۔ ظلم کے لفظی معنی وضع الشئی فی غیر محلہ ہیں جیسا کہ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا (۹۱ : ۹) سے ظاہر ہے انسان کی فطرت میں عیش پسندی رکھ دی گئی ہے۔ پس اس کا اپنے عیش و عشرت کو قربان کر کے راتوں کو اُٹھ کر عبادت کرنا اور اپنے نفس کو روزوں سے مارنا

ایک طرح سے اپنی جان پر ظلم ہے۔ اسی طرح جہل کے معنی نہ جاننے اور غفلت کے ہیں پس اپنی خواہشات سے غفلت برتنا بھی ایک قسم کی جہالت ہے۔ جہل کے معنی انجام سے بے پروا ہو کر حملہ کرنے کے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ شاعر کہتا ہے ؎

آلا لا یجھلن احدٌ علینا ٭ فنجھل فوق جھل الجاھلینا

یعنی کوئی ہم پر بے محابہ حملہ نہ کرے ورنہ ہم اس پر انجام سے بے خطر ہو کر حملہ کرنے والوں سے بڑھ کر حملہ کریں گے۔

اِس اعتبار سے جھول جو کہ فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے کے معنی ہوں گے: شیطان سے سخت جنگ کرنے والا۔

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع ۹

اللہ نے امانت کا بوجھ انسان پر اِس لئے ڈالا ہے تاکہ وہ منافق مردوں اور منافق عورتوں، اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر رحم فرمائے۔ بے شک اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے ◉

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا: قرآن شریعت کو رحمت قرار دیتا ہے۔ انجیل کی طرح لعنت قرار نہیں دیتا ٭

سُورۃ سَبَا

ربطِ آیات

اِس سُورت میں توحید اور قیامت کا ذکر ہے اور منکرین کے بعض اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔

آیت ۲، ۳ :-

اللہ تعالیٰ کی شان بیان کی ہے۔

آیت ۴ تا ۷ :-

کافروں کی اِس بات کا جواب دیا ہے کہ قیامت نہیں آئے گی۔ فرمایا: قیامت ضرور آئے گی۔ دیکھو! تمام کائنات میں ایک ہی قانون چل رہا ہے۔ جو قانون چھوٹے سے چھوٹے ذرّے پر حاوی ہے اسی میں بڑے سے بڑا کُرّۂ آسمانی جکڑا ہوُا ہے۔ تمام کائنات میں ایک ہی قانون کا ہونا توحید کی زبردست دلیل ہے۔ پھر تمام کائنات میں مکافات کا قانون چل رہا ہے۔ جو عمل بھی کہ تم کرتے ہو اس کا ردِ عمل ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے قوانین میں توازن قائم رکھتے ہیں ان کو نیک اجر ملتا ہے اور جو لوگ اس توازن کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں تباہ و برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ مکافات یہیں پر بس نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے تقاضا کیا کہ وہ تمہیں بے انتہا اجر دے۔ پس اس نے قیامت کا قانون جاری کیا (قیامت کی اصل غرض اس کی رحمت کا اظہار ہے۔ دیکھئے "جنّت اور دوزخ" تمہید صلا)

آیت ۸ تا ۱۰ :-

فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ کیا جب ہم ریزہ ریزہ ہو جائیں گے ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے بے سمجھی کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے قانون کو دیکھو موت ہر طرف سے تم پر لپک رہی ہے لیکن اس کی رحمت کے سبب تم پھر بھی زندہ ہو۔ قیامت اس کی اسی رحمت کا تقاضا ہے پس ناشکری نہ کرو اور اس کی ہدایت

کو قبول کرو۔

آیت ۱۱ تا ۲۱ :۔

کامیابی کی اصل جڑ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ جو لوگ اپنے قول اور عمل سے اس کا شکر ادا کرتے ہیں اس کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں اور جو لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے تباہ و برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس مضمون کو واضح کرنے کے لئے حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا قصہ بیان کیا کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس کی رحمتوں کے وارث بنے اور پھر سلیمان کے بیٹے اور سبا کی قوم کا ذکر کیا کہ جنہوں نے ناشکری کی اور اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو کھو دیا۔

آیت ۲۲ :۔

فرمایا : شیطان کو تم پر کوئی اختیار نہیں۔ تم اپنی بے راہ روی اس کے سر تھوپ کر نہیں بچ سکتے۔ اصل چیز اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان ہے۔ اگر تم اس پر قائم ہو گئے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

آیت ۲۳ ، ۲۴ :۔

شرک کی تردید کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مؤثر حقیقی نہیں۔ تمہارے جھوٹے خدا تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے اور نہ قیامت کے دن تمہاری شفاعت کر سکیں گے۔ تمہاری شفاعت تو وہی کر سکے گا جس کو اللہ تعالیٰ شفاعت کا اِذن دے گا۔

آیت ۲۵ تا ۲۹ :۔

فرمایا : تم کیوں جھوٹے خداؤں کی پرستش کرتے ہو۔ اصل رازق تو صرف اللہ ہے جو کامل قدرت اور کامل حکمت کا مالک ہے۔ تمہارے جھوٹے معبود ہیچ ہیں۔ ان میں اللہ والی کوئی صفت نہیں۔ یاد رکھو! اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان قیامت کے دن سچا فیصلہ کر دے گا۔

آیت ۳۰ ، ۳۱ :۔

جب قیامت کا ذکر کیا تو کفار کے اس اعتراض کا جواب بھی دے دیا کہ قیامت کب آئے گی۔ فرمایا : اصل سوال تو قیامت کا آنا ہے سو وہ آ کر رہے گی اور تم اس سے بھاگ نہیں سکو گے۔

آیت ۳۲ تا ۳۴ :۔

جب کفار کو یہ بتایا کہ وحی کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان ہے اس سے فائدہ اُٹھاؤ تو انہوں نے کہا ہم نہ قرآن کو مانتے ہیں نہ پہلی کتب کو۔ فرمایا: تمہیں اس کی سزا قیامت کے دن مل جائے گی۔ اس دن تم اپنی گمراہی کا الزام دوسروں کے سر تھوپنے کی کوشش کروگے لیکن تمہارا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

آیت ۳۵ تا ۳۹ :-

فرمایا: نبیوں کا انکار کرنے میں خوشحال لوگ سب سے آگے ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں مال اور اولاد دے کر اپنی نعمتوں سے نوازا ہے وہ ہم پر عذاب نازل نہیں کرے گا۔ حالانکہ اصل بات تو اللہ تعالیٰ کا قُرب ہے جو نہ مال سے حاصل ہوتا ہے نہ اولاد سے، صرف ایمان لانے اور نیک عمل بجالانے سے حاصل ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: ایمان لانے والے جنّت کے وارث ہوں گے اور انکار کرنے والے دائمی عذاب کا شکار ہوں گے۔

آیت ۴۰ :-

فرمایا: رزق کی بست وکشاد اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ ع

زبذلِ مال درراہش کسے مفلس نمے گردد

جو کچھ تم اس کی راہ میں خرچ کرتے ہو وہ تمہیں واپس لوٹا دیتا ہے۔

آیت ۴۱، ۴۲ :-

شرک کے مضمون کی طرف عَود کرکے فرمایا: یہ لوگ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی پرستش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اس کے کارندے ہونے کی وجہ سے ان کا کوئی کام سنوار سکیں گے حالانکہ قیامت کے دن فرشتے اِس بات کا انکار کریں گے کہ وہ ان کی پرستش کرتے تھے اور کہیں گے کہ یہ لوگ اپنے بڑے لوگوں کے کہنے پر غلط راہ پر چل نکلے، وہی ان کے اصل معبود تھے۔

آیت ۴۳ :-

فرمایا: قیامت کے دن ہم بڑے لوگوں اور ان کے متبعین سب کو واصلِ جہنم کریں گے۔

آیت ۴۴ :-

منکرین کی طرف رجوع کرکے فرمایا: یہ لوگ قرآن کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے رسول نے

از خود بنا لیا ہے۔ اس میں ایسی دقیق باتیں ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔

آیت ۴۵، ۴۶ :-

فرمایا: ان کا اعتراض کسی دنیوی یا آسمانی علم پر مبنی نہیں۔ یہ محض تکبّر کا نتیجہ ہے جس کی سزا ان کو اُسی طرح ملے گی جس طرح ان سے پہلے مکذّبین کو ملی۔

آیت ۴۷ :-

ان کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ یہ شخص جو اپنے آپ کو رسول کہتا ہے دراصل مجنون ہے۔

فرمایا: غور کرو۔ کیا مجنون ایسی باتیں کرتا ہے جیسی کہ ہمارا رسول کر رہا ہے۔ تم آگ کے دہانے پر کھڑے ہو اور وہ تمہیں خطرہ سے آگاہ کر رہا ہے۔

آیت ۴۸ :-

ان کے اِس خیال کا ردّ کیا کہ حضورؐ نے رسالت کا دعوٰی کسی دنیوی غرض کے ماتحت کیا ہے۔

فرمایا: رسول تو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ پس ایسے بے تُکے الزام لگانے سے کیا فائدہ۔

آیت ۴۹، ۵۰ :-

فرمایا: ہم ڈنکے کی چوٹ حق کو اکنافِ عالم میں غالب کریں گے اور شرک کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے۔

آیت ۵۱ :-

فرمایا: تم لوگ کہتے ہو کہ رسول گمراہ ہے۔ تم نے اس میں گمراہی کے کون سے آثار دیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کے ذریعہ اس کو راہِ راست دکھاتا ہے۔ اس کی دعاؤں کو سُنتا ہے اور ہر وقت اس کے قریب رہتا ہے۔ کیا گمراہوں کا یہی حال ہوتا ہے؟

آیت ۵۲ تا ۵۵ :-

منکرین کو قیامت سے ڈرایا ہے۔ فرمایا: قیامت کو تم کہو گے کہ ہم ایمان لاتے ہیں۔ لیکن ایمان تو اسی دُنیا میں لایا جا سکتا ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ تم پر توبہ کے دروازے بند ہو جائیں ایمان لے آؤ۔
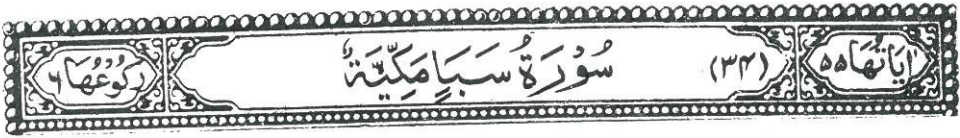
اٰیاتہا ۵۴ (۳۴) سُوْرَۃُ سَبَاٍ مَّکِّیَّۃٌ رکوعہا ۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ ؕ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ②

دُنیا میں حمد کے لائق صرف اللہ ہی ہے جو آسمان اور زمین کا مالک ہے، اور آخرت میں حمد صرف اسی کی ہو گی۔ وہ کامل حکمت کا مالک ہے، ہر چیز کی کنہ کو جانتا ہے ◉

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ: فی الدُّنیا (بیضاوی) آخرت کی رعایت سے دُنیا کا لفظ محذوف رکھا گیا ہے۔

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا ؕ وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ③

وہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہے یا اس سے نکلتی ہے، اور ہر اُس چیز کو جانتا ہے جو آسمان

سے اُترتی ہے یا اس پر چڑھ کر جاتی ہے۔ وہ بہت رحم کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے ◉

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴﴾

کافر کہتے ہیں: ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔
اے رسول! تو ان سے کہہ: کیوں نہیں آئے گی! مجھے اپنے ربّ، عالم الغیب خدا کی قسم وہ تم پر ضرور آئے گی۔
آسمان اور زمین میں کوئی ذرّہ برابر چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں، کوئی چیز، خواہ وہ ذرّہ سے چھوٹی ہو یا بڑی، اس کے قانون کے احاطہ سے باہر نہیں، اور قانون بھی ایسا کہ بال بال میں فرق کرے ◉

وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ: بالرفع علی الابتداء، والخبر الا فی کتاب، او علی العطف علی مثقال (شوکانی)

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵﴾

قیامت اِس لئے آئے گی تاکہ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے

اور نیک عمل بجا لائے جزائے خیر دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن
کے لئے مغفرت اور عمدہ رزق ہے ◉

لِیَجْزِیَ : علة لقوله لتأتینکم (بیضاوی، رُوح البیان)

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ
مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۶

رہے وہ لوگ جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے تگ ودو
کرتے رہتے ہیں، سو ان کے لئے سخت دردناک عذاب ہے ◉

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ
الْحَمِيْدِ ۝۷

اہلِ علم جانتے ہیں کہ وہ چیز جو تجھ پر تیرے ربّ کی طرف سے
نازل ہوئی ہے حق ہے اور سب پر غالب، حمد کے لائق خدا کی
طرف رہنمائی کرتی ہے ◉

اَلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ : نیز دیکھئے نوٹ زیرِ آیت (۲ : ۱۰۲) اومؤمنوا اهلِ کتاب (جلالین،
بیضاوی، رُوح البیان)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ
اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۸

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ⑨

کافر کہتے ہیں: کیا ہم تمہیں اس شخص کا پتہ بتائیں جو تم کو بتاتا ہے کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو ایک نیا جنم لو گے؟ کیا اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون ہے؟

لیکن اس نے نہ کوئی جھوٹ باندھا ہے اور نہ اسے جنون ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے بہت بڑے عذاب کا سامان کر چکے ہیں اور گمراہی میں بہت دُور نکل گئے ہیں ◉

اَفْتَرٰی: اصل میں أَ اِفتَرٰی ہے۔ دو ہمزے جمع ہوئے تو ہمزۃ الوصل تخفیف کے لئے حذف ہو گیا۔

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ⑩ ع ۱۰/۷

کیا ہماری قدرتوں کا مذاق اُڑانے والوں نے اپنے آگے اور پیچھے آسمان اور زمین پر نظر نہیں دوڑائی؟ اگر ہم چاہیں تو

انہیں زمین میں غرق کر دیں یا آسمان کے کچھ ٹکڑے ان پر گرا دیں۔ جو باتیں ہم بیان کرتے ہیں ان میں ہر اس بندے کے لئے نشان ہے جو سچے دل سے ہماری طرف رجوع کرتا ہے ◉

كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ : آسمان سے مراد بادل یا اجرامِ فلکی ہیں (دیکھئے تمہید ص ۹)

اِنَّ فِي ذٰلِكَ : فيما نتلي من الوحي الناطق بما ذكر (روح البيان)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ﴿۱۱﴾

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۲﴾

ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا۔ ہم نے کہا: اے پہاڑو! داؤد کے ساتھ مل کر ہماری تسبیح کو دہراؤ۔ اور ہم نے اس کے لئے پرندوں کو مسخّر کیا۔ اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کیا۔ اور ہم نے اسے کہا: پورے سائز کی زرہیں بنا۔ اور انکے حلقوں میں توازن رکھ۔ اور ہم نے داؤد کو اور اس کے لوگوں کو کہا: نیک عمل بجا لاؤ۔ میں تمہارے تمام اعمال سے بخوبی واقف ہوں ◉

اَوِّبِيْ : امر (مؤنث) کا صیغہ ہے۔ اَوَّبَ۔ (مصدر، تأویب) دہرانا۔ گونجنا)

وَالطَّيْرَ : عطفًا على فضلا بمعنى : وسخرنا له الطير (كشاف، روح البيان، شوكانى، املاء)

اَنِ اعْمَلْ : امرناه ان اعمل (بيضاوى، روح البيان، شوكانى)

سٰبِغٰتٍ : صفۃٌ لموصوف محذوف : ای دروعًا سابغات ، والسابغات : الکوامل، الواسعات ، یقال سبغ الدرع والثوب وغیرھا : اذا غطی کل ما ھو علیہ وفضل منہ فضلۃ (شوکانی)

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا کو مسخّر کیا۔ اس ہوا کی صبح کی منزل بھی ایک ماہ کی مسافت کے برابر تھی اور اس کی شام کی منزل بھی ایک ماہ کی مسافت کے برابر تھی۔اور ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ جاری کیا۔

اور ہم نے اس کے لئے بعض سرکش لوگ مسخّر کئے جو اپنے آقا کے حکم سے اس کے حضور کمربستہ رہتے تھے۔اور انکے آقا نے یہ فرمان جاری کر رکھا تھا : ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے سرتابی کرے گا ہم اسے شعلوں کی نذر کر دیں گے ◉

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ : سخرنا لہ (بیضاوی ، روح البیان)

غُدُوُّهَا : سیرھا من الغدوۃ بمعنی الصباح الی الزوال (جلالین ، روح البیان)

شَهْرٌ : مسیرۃ شھر (بیضاوی ، روح البیان)

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ : القطر النحاس المذاب۔ قِطر پگھلے ہوئے تانبے کو کہتے ہیں۔

پرانے مفسّرین نے کہا ہے کہ زمین سے تانبے کا چشمہ پھوٹ پڑا تھا۔ علامہ بیضاوی کہتے ہیں کہ یہ چشمہ یمن

میں تھا لیکن تانبہ تو زمین میں ٹھوس شکل میں پایا جاتا ہے پس اس کا زمین سے چشمہ کی صورت میں نکلنا قصہ آرائی کے سوا کچھ نہیں۔ اس آیت میں تصویری زبان استعمال کی گئی ہے اور اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ تانبہ پگھلانے کا کام اِس قدر بڑے پیمانہ پر ہوتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکے چشمے بہہ رہے ہیں۔ (دیکھئے مفہوم القرآن و تفسیر صغیر)

یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس جگہ پُرانے مفسّرین کے ذکر سے ان کی تحقیر مقصود نہیں۔ انہوں نے قرآن پر اِس قدر وسیع کام کیا ہے کہ اس کے بغیر ہمیں قرآن کو سمجھنے میں بے حد دشواری پیدا ہوتی لیکن شانِ نزول اور گذشتہ انبیاء کے متعلق قصّے کہانیاں جمع کرنے میں انہوں نے بعض دفعہ پوری تحقیق سے کام نہیں لیا۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ مفسّر کا دنیوی علم بھی خواہ وہ جغرافیہ سے تعلق رکھتا ہو، خواہ تاریخ، سائنس، لغت، قانون، معاشیات یا فلسفہ سے، قرآن کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

وَمِنَ الْجِنِّ: وسخرنا له من الجنّ (شوکانی، املاء)

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۴﴾

یہ لوگ اُس کے لئے جو وہ چاہتا تھا بناتے تھے یعنی مضبوط قلعے، مجسّمے، حوض جیسے بڑے بڑے لگن اور مضبوطی سے جمی ہوئی دیگیں۔

اور ہم نے آلِ داؤد سے کہا: اے آلِ داؤد اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ لیکن میرے بندوں میں سے شکرگزار کم ہی ہیں ◉

مَحَارِیْبَ : جمع ۔ واحد : محراب ۔ حجرہ، عبادت گاہ، اُونچا محل، قلعہ ۔ قصور حصینۃ یحارب علیہا (بیضاوی)

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا : نصب علی العلّۃ ای اعملوا لہٗ واعبدوہ شکرًا (بیضاوی، روح البیان) (اعملوا) بطاعۃ اللّٰہ شکرًا (علی ما اٰتاکم) (جلالین)

فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْہِ الْمَوْتَ مَا دَلَّھُمْ عَلٰی مَوْتِہٖٓ اِلَّا دَآبَّۃُ الْاَرْضِ تَاْکُلُ مِنْسَاَتَہٗ ج فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُھِیْنِ ﴿۱۵﴾ ط

اور جب ہم نے سلیمان پر موت وارد کی تو اُس سفلی کیڑے نے جو اُس کے عصا کو کھا رہا تھا اپنے کردار سے سرکشوں کو بتا دیا کہ سلیمان کا دَور ختم ہو چکا ہے۔ اور جب حکومت کا عصا دھڑام سے گر پڑا تو سرکشوں نے محسوس کیا کہ اگر ان کو حکومت کی کمزوری کا علم پہلے سے ہوتا تو وہ کبھی بھی اتنی دیر ذلّت کا عذاب برداشت نہ کرتے ◉

دَآبَّۃُ الْاَرْضِ : اِس سے مراد سلیمان کا نااہل بیٹا رجعام ہے جس نے اپنی نالائقی سے سلیمان کی اتنی وسیع سلطنت کو برباد کر دیا (دیکھیئے سلاطین باب : ۱۲)

عصا کے معنے حکومت یا حکومت کا رعب ہیں۔

لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِھِمْ اٰیَۃٌ ج جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ ط ۵ کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ ط بَلْدَۃٌ

طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۶﴾

سبا کے قبیلہ کے لئے اپنی بستی میں ایک نشان تھا، دو باغ تھے، ایک بستی کے دائیں طرف اور ایک بائیں طرف۔ ان سے کہا گیا: اپنے ربّ کے دئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ اور اس کا شکر بجا لاؤ۔ کتنا عمدہ شہر ہے! اور کتنا بخشنے والا ربّ! ◉

عَنْ یَّمِیْنٍ: عن یمین بلدھم (بیضاوی، رُوح البیان)
کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ: قیل لھم (جلالین، شوکانی)

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ﴿۱۷﴾

لیکن انہوں نے اپنے ربّ کا شکر ادا کرنے سے بے اعتنائی کی۔ چنانچہ ہم نے ان پر ایک ایسا سیلاب بھیجا جس نے سارے بند توڑ دئے۔ اور ہم نے ان کے دونوں باغوں کے بدلے ان کو دو ایسے باغ دئے جن میں کڑوے کسیلے پھل اور جھاڑ کے درخت اور چند گنتی کی بیریاں تھیں ◉

ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۸﴾

ہم نے انہیں یہ سزا ان کی ناشکری کی وجہ سے دی۔ ہم ناشکروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ◉

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿١٩﴾

ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت دی تھی بستیوں کا ایک ایسا سلسلہ قائم کر رکھا تھا کہ ایک بستی ختم نہ ہوتی تھی کہ دوسری نظر آنے لگتی تھی، اور ہم نے ان کے درمیان مسافت کی مناسب منازل قائم کر رکھی تھیں۔ انہیں صلائے عام تھی کہ دن اور رات ان بستیوں کے درمیان بے کھٹکے سفر کریں ◉

الْقُرَى الَّتِي بٰرَكْنَا فِيْهَا : اِس سے مراد شام کی بستیاں ہیں۔

قُرًى ظَاهِرَةً : متواصلة یظهر بعضها لبعض (بیضاوی، رُوح البیان)

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٢٠﴾

لیکن انہوں نے کہا: اے ہمارے ربّ! ہمارے سفر لمبے کر۔

یہ کہہ کر انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم نے ان کو قصۂ پارینہ بنا دیا اور منتشر کر دیا۔ اِس واقعہ میں تمام ان لوگوں کے لئے جو اطاعت گزار اور شکر کرنے والے ہیں نشان ہیں ◉

صَبَّارٍ: علی الطاعات (روح البیان)

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١﴾

ابلیس نے ان کے متعلق اپنی توقعات کو صحیح پایا اور سوائے چند مومنوں کے سب نے اس کی پیروی کی ◉

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢٢﴾ ع ۲/۱۲/۸

ابلیس کو ان پر کوئی اختیار نہیں تھا۔ یہ تمام واقعہ صرف اِس لئے ہؤا تاکہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں ان لوگوں سے ممتاز کر دیں جو اس کے بارے میں شک کرتے ہیں۔ یاد رکھ! تیرے ربّ کی ہر چیز پر نظر ہے ◉

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۳﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: ان بتوں کو پکارو جن کو تم نے اللہ کے سوا معبود سمجھ رکھا ہے۔ وہ آسمان اور زمین میں ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے، اور نہ انہیں آسمان اور زمین کی حکومت میں کوئی دخل ہے، اور نہ ان میں سے کوئی کسی رنگ میں اللہ کا مددگار ہے ◉

زَعَمْتُمْ: زعمتموھم الٰھة (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۴﴾

اس کے حضور کوئی شفاعت کام نہیں آئے گی سوائے اس شخص کی شفاعت کے کہ جسے وہ اجازت دے دے۔ اور کیا شفیع اور کیا مشفوع تمام خوف کی حالت میں رہیں گے حتیٰ کہ جب وہ اجازت دے دیگا اور ان کے دلوں سے گھبراہٹ دُور ہو جائے گی تو وہ لوگ جن کی شفاعت کی گئی شفاعت کرنے والوں سے پوچھیں گے: ہمارے ربّ نے کیا فیصلہ دیا ہے۔ وہ جواب دیں گے: اس نے سچّا فیصلہ دیا ہے۔ وہ بہت

بلند شان کا مالک، سب بڑوں سے بڑا ہے ◉

اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ: اذن لهٗ ان یّشفع او اذن ان یشفع لهٗ (بیضاوی) دیکھئے نوٹ زیرِ آیت ۲۰: ۱۱۰-

حَتّٰی: غایۃ لمفهوم الکلام من ان ثم توقفا و انتظارًا للاذن ای یتربصون فزعین حتّٰی اذا کشف الفزع عن قلوب الشافعین و المشفوع لهم بالاذن (بیضاوی)

قَالُوْا: المشفوع لهم (روح البیان)

مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ: عرب ایسے موقع پر اکثر متکلم کی بجائے مخاطب کی ضمیر استعمال کرتے ہیں۔

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۵﴾

اے رسول! تُو ان سے پُوچھ: آسمان اور زمین سے تمہارے لئے کون رزق بہم پہنچاتا ہے؟
پھر ان سے کہہ: اللہ

اور پھر کہہ: بات یہ ہے کہ یا تو ہم ہدایت پر ہیں یا تم
اور یا ہم کُھلی گمراہی میں مبتلا ہیں یا تم ◉

وَ اِنَّا: و دیگر بگو (روح البیان)

وَ اِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ: و ان احد الفریقین لعلی احد الامرین من الهدی و الضلال (کشاف) آیت کی تقدیر یہ ہے: و انّا لعلٰی هدًی او فی ضلال مبین، و ایّاکم لعلٰی هدًی او فی ضلال مبین یا و انّا و ایّاکم لعلی هدی و انا و ایّاکم لفی ضلال مبین (دیکھئے شوکانی)

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۶﴾

اے رسول ! تُو اُن سے کہہ : ہمارے گناہوں کے بارے میں
تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور تمہارے اعمال کے بارے میں
ہم سے سوال نہیں کیا جائے گا ◉

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ
الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾

اے رسول ! تُو ان سے کہہ : ہمارا ربّ ہم دونوں فریقوں
کو اکٹھا کرے گا پھر ہمارے درمیان سچا فیصلہ کر دے گا۔
وہ بہت بڑا حاکم ، سب کچھ جاننے والا ہے ◉

قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ
اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾

اے رسول ! تُو ان سے کہہ : ذرا مجھے اُن معبودوں کا حال
تو بتاؤ جنہیں تم نے اللہ کا شریک بنا کر اس کے ساتھ ملا
رکھا ہے۔
تُف ہے ان پر۔ اس کے شریک کے کیا معنی ؟ وہ اللہ
ہے ، سب پر غالب ، حکیم و دانا ◉

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَ
لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾

اے رسول! ہم نے تجھے تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا
ہے تاکہ تُو ایمان لانے والوں کو نیک انجام کی خوشخبری دے
اور انکار کرنے والوں کو بُد انجام سے ڈرائے۔ لیکن اکثر لوگ
تیرے مقام کو نہیں جانتے ◉

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ : ماعند الله وما لهم من النفع فی ارسال الرسل (شوکانی) اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: لیکن اکثر لوگ نبوّت کی اہمیّت کو نہیں جانتے۔

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۰﴾

یہ لوگ کہتے ہیں: یہ تمہارا قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا؟
کچھ ہمیں بتاؤ تو سہی، اگر تم اپنے دعوٰی میں سچّے ہو ◉

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ : اَخبرونا به ان كنتم صٰدقين (شوکانی)

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۳/۹

اے رسول! تُو ان سے کہہ: تمہارے لئے ایک ایسے دن
کا وعدہ ہو چکا ہے جسے نہ تم پل بھر کے لئے ٹال سکتے
ہو نہ اس سے بھاگ سکتے ہو ◉

لَا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ : اِس کے لفظی معنی ہیں: جس دن سے تم پل بھر بھی پیچھے نہیں رہ سکتے نہ اس سے آگے نکل سکتے ہو۔ یعنی اسے نہ تم پیچھے رہ کر ٹال سکتے ہو نہ اس سے بھاگ کر آگے نکل سکتے ہو۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا

بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ۚ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ اِۨلْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۲﴾

کافر کہتے ہیں: ہم نہ اس قرآن کو مانتے ہیں اور نہ ہی اس سے پہلی کتب کو۔

اے رسول! کاش تُو ان ظالموں کا حال اس وقت دیکھے جب وہ اپنے ربّ کے حضور کھڑے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے۔ وہ لوگ جن کو کمزور سمجھ کر دبایا جاتا تھا ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے: اگر تم ہمیں گمراہ نہ کرتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے ◉

لَوْلَاۤ اَنْتُمْ: لولا اضلالکم (بیضاوی، رُوح البیان)

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰی بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۳﴾

وہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے ان لوگوں سے جن کو کمزور سمجھ کر دبایا جاتا تھا کہیں گے: کیا جب تمہارے پاس ہدایت آئی تھی تو ہم نے تمہیں اس کے قبول کرنے سے

روکا تھا؟ ہم نے ہرگز نہیں روکا۔ تم نے خود ہی اس سے اعراض کیا تھا ◉

مُجْرِم ؛جرم الشئ: قطعه (اقرب) بل هم الّذين صدّوا انفسهم حيث اعرضوا عن الهدى (بيضاوى)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

وہ لوگ جن کو کمزور سمجھ کر دبایا جاتا تھا ان لوگوں سے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے کہیں گے: کیوں غلط بات کہہ رہے ہو۔ تم ہی نے تو ہمیں ہدایت قبول کرنے سے روکا تھا۔ جب تم ہمیں اللہ کا انکار کرنے اور غیراللہ کو اس کے ہمسر بنانے کی تلقین کرتے رہتے تھے تو دن رات یہی تدبیریں کرتے رہتے تھے۔

اور جب وہ لوگ عذاب دیکھیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے۔ ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے۔ وہ جیسا کرتے تھے ویسا ہی بھریں گے ◉

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ

اِنَّا بِمَآ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۵﴾

جب ہم کسی بستی میں اپنا کوئی رسول بھیجتے ہیں جو ان کو ان کے انجام سے ڈرائے تو اس کے خوشحال لوگ کہتے ہیں:
ہم اس چیز کا انکار کرتے ہیں جو تم لے کر آئے ہو ◉

وَقَالُوۡا نَحۡنُ اَكۡثَرُ اَمۡوَالًا وَّاَوۡلَادًا ۙ وَّمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۳۶﴾

وہ کہتے ہیں: ہمارے پاس تم سے مال بھی زیادہ ہے اور اولاد بھی زیادہ۔ ہم پر عذاب نہیں آئے گا ◉

یعنی اللہ تعالیٰ تو ہمیں اپنی نعمتوں سے نواز رہا ہے اور ہم پر اس کی نظرِ عنایت ہے پھر وہ ہم پر عذاب کیوں بھیجے گا۔ اور اگر ہم پر کوئی مصیبت آن بھی پڑی تو ہم اپنے اموال اور نفوس سے اس کا مقابلہ کرلیں گے۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّىۡ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۷﴾ ع ۴ ۱۰

اے رسول! تو ان سے کہہ: میرا ربّ جسے چاہتا ہے کھلا رزق عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تُلا رزق دیتا ہے۔
لیکن اکثر لوگ اِس بات کو نہیں جانتے ◉

وَمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ بِالَّتِىۡ تُقَرِّبُكُمۡ عِنۡدَنَا زُلۡفٰٓى اِلَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًـا ۙ فَاُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ

جَزَآءُ الضِّعۡفِ بِمَا عَمِلُوۡا وَهُمۡ فِی الۡغُرُفٰتِ اٰمِنُوۡنَ ﴿۳۸﴾

تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں ہمارا مقرب نہیں بناتے۔ اموال اور اولاد تو انہی لوگوں کو ہمارا مقرب بناتے ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے اعمال کا کئی گنا بدلہ دیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بلند و بالا منزلوں میں امن و امان سے رہیں گے ◉

متن میں اِلَّا کو استثناء متصل لے کر معنے کئے گئے ہیں اگر اسے استثناء منقطع لیا جائے تو معنی ہوں گے: ہمارا قُرب تو صرف انہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو ایمان لاتے اور نیک عمل بجالاتے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ یَسۡعَوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ فِی الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۹﴾

وہ لوگ جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لئے تگ و دو کرتے رہتے ہیں دائمی عذاب میں رکھے جائیں گے ◉

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَ یَقۡدِرُ لَہٗ ؕ وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ ۚ وَ هُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۴۰﴾

اے رسول تُو ان سے کہہ: میرا ربّ اپنے بندوں میں سے

جسے چاہتا ہے کھلا رزق عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تُلا رزق دیتا ہے۔ تم جو کچھ بھی اس کی راہ میں خرچ کرتے ہو وہ تمہیں واپس لوٹا دیتا ہے۔ وہ بہترین رزق دینے والا ہے ◉

یُخْلِفُهٗ : اخلف اللہ علیہ: رد علیہ ما ذہب (اقرب)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ أَهَٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا۟ يَعْبُدُونَ ﴿٤١﴾

لوگو! کچھ اس دن کا بھی فکر کرو جب ہم تمام لوگوں کو جمع کریں گے اور پھر فرشتوں سے پوچھیں گے: کیا یہ لوگ تمہاری پرستش کرتے تھے؟ ◉

قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا۟ يَعْبُدُونَ ٱلْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴿٤٢﴾

وہ جواب دیں گے: پاک ہے تیری ذات! ہماری قرابت تو تجھ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے۔ یہ ہماری نہیں اپنے بڑے لوگوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر انہیں پر ایمان رکھتے تھے ◉

یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ : جن الناس معظمهم لان الداخل فیهم یستتر بهم (منجد)

فَٱلْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا

وَ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

پھر ہم 'بڑے لوگوں' اور ان کے پجاریوں کو کہیں گے: آج تم ایک دوسرے کو نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہو نہ نقصان۔ اور ہم اُن ظالموں سے کہیں گے: ذرا اُس دوزخ کا مزہ چکھو جس کا تم انکار کرتے تھے ◉

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾

جب ہماری واضح آیات ان کو پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو وہ ہمارے رسول کے متعلق کہتے ہیں: یہ شخص تو محض ایک انسان ہے جو چاہتا ہے کہ تمہیں ان معبودوں سے برگشتہ کر دے جن کی عبادت تمہارے باپ دادا کرتے تھے۔

اور وہ کہتے ہیں: قرآن محض جھوٹ کا ایک پلندہ ہے جو اللہ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

جب منکروں کے پاس سچائی آ گئی ہے تو وہ کہتے ہیں: یہ کُھلا دھوکہ ہے ◉

مُفْتَرًى: باضافته الی اللہ (بیضاوی) باسنادہٖ الی اللہ (روح البیان)

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۵﴾

ہم نے اِس سے پہلے نہ ہی انکو کوئی کتاب دی جسے یہ پڑھتے ہوں اور نہ ہی ہم نے تجھ سے پہلے ان کی طرف کوئی رسول بھیجا جو انہیں آنے والے خطرات سے آگاہ کرتا رہا ہو ◉

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۶﴾ ع ۵ ۱۱

ان سے پہلوں نے بھی اپنے رسولوں کا انکار کیا تھا۔ اور اِن لوگوں کو تو اس جاہ و جلال کا جو ہم نے اُن کو دیا تھا دسواں حصّہ بھی نصیب نہیں ہوُا۔ لیکن جب اُن لوگوں نے میرے رسولوں کا انکار کیا تو انھوں نے دیکھ لیا کہ میرا انکار کیا رنگ لایا ◉

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۷﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: مَیں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ تم دو دو اور ایک ایک ہو کر اللہ کے حضور کھڑے ہو جاؤ اور غور کرو۔ تمہارے ہم جلیس میں جنون کا کوئی شائبہ نہیں۔ وہ تمہیں ایک ایسے سخت عذاب سے خبردار کر رہا ہے جو تمہارے سر پر منڈلا رہا ہے ◉

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۸﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: جو اجر بھی کہ مَیں نے تم سے مانگا ہے وہ تم ہی کو مبارک ہو۔ میرا اجر صرف اللہ کے ذمّہ ہے۔ وہ ہر چیز پر گواہ ہے ◉

فَهُوَ لَكُمْ: والمراد نفی السوال کقول من قال لمن لم یعطه شیئا ان اعطیتنی شیئا فخذه (روح البیان، بیضاوی)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۹﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: میرا رب حق کو ڈنکے کی چوٹ اکنافِ عالَم میں غالب کرے گا۔ وہ علّام الغیوب ہے ◉

اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ: یلقیه وینزله علی من یجتبیه من عباده او یرمی به الباطل فیدمغه او یرمی به الی اقطار الآفاق فیکون وعدا باظهار الاسلام و افشائه (بیضاوی) یعنی جسے چاہتا ہے حق سے آگاہی دیتا ہے یا حق کے ذریعہ باطل کو فنا کرتا ہے یا حق کو اکنافِ عالَم میں غالب کر دیتا ہے۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿۵۰﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا،
باطل نہ اب کبھی سر نکالے گا، نہ لوٹ کر آئے گا ◉

وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ: ای ذهب الباطل ذهابا لم یبق منه اقبال ولا ادبار ولا ابداء ولا اعادة (شوکانی)

جَآءَ الْحَقُّ کی رعایت سے ذهب الْبَاطِل محذوف رکھا گیا ہے۔ہم نے وضاحت کے لئے محذوف کو ملفوظ کر دیا ہے۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۱﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اگر مَیں گمراہ ہو گیا ہوں تو خود ہی گمراہ ہؤا ہوں اور میری گمراہی کا وبال میری ہی جان پر ہے۔ اور اگر مَیں ہدایت پا گیا ہوں تو یہ اس وحی کے طفیل ہے جو میرے رب نے مجھ پر نازل کی۔ وہ میری دعاؤں کو سُنتا ہے، میرے بہت ہی قریب ہے ◉

اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ: فان قلت این التقابل بین قوله (فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ) وقوله (فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ) قلت هما متقابلان من جهة المعنى لان النفس کل من علیها فهو بها (کشاف)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۲﴾

کاش تُو انہیں اس وقت دیکھے جب ان پر گھبراہٹ طاری ہوگی، اور اُن کو بھاگنے کے لئے کوئی جگہ نہ ہوگی، اور وہ تھوڑی ہی دُور گئے ہوں گے کہ پکڑ لئے جائیں گے ◉

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚۖ ﴿۵۳﴾

اس وقت وہ کہیں گے: ہم رسول پر ایمان لے آئے۔ لیکن اتنے دُور مقام پر چلے جانے کے بعد ایمان ان کے ہاتھ کیونکر آئے گا ◉

مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ: فان الایمان انما ھو فی حیز التکلیف وھی الدنیا (رُوح البیان) اذھم فی الاٰخرۃ (املاء) یعنی ایمان تو دُنیا میں حاصل ہوسکتا ہے آخرت میں جو دُنیا سے بہت دُور ہے حاصل نہیں ہوسکتا۔

وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۴﴾

اور اس سے پہلے جب انہیں ایمان کی دعوت دی گئی تھی تو انہوں نے رسول کا انکار کیا تھا اور اس کے حالات مشاہدہ کئے بغیر اس کے متعلق بے سروپا باتیں بناتے تھے، ایسی باتیں جن کا اس سے دُور کا بھی تعلق نہیں ◉

يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ: یرجمون بالظن وبما لم یظھر لھم فی حق الرسول من المطاعن (بیضاوی، روح البیان)

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ: من جهة بعيدة من حاله (کشاف، روح البیان)

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۵۵

ع ۶ ۹ ۱۲

جیسا کہ اِس سے پہلے ان کے ہم مسلک لوگوں سے ہُوا اُس وقت ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان ایک روک حائل ہو جائے گی۔ وہ دُنیا میں سخت شک و شبہ میں مبتلا تھے ◉

حِيْلَ بَيْنَهُمْ: حیل کا فاعل (الحیلولة) محذوف ہے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا: فی الدنیا (روح البیان)

سُورَۃُ الفَاطِر

ربطِ آیات

اِس سورت میں توحید، رسالت اور قیامت کا ذکر ہے۔

آیت ۲، ۳ :-

اللہ تعالیٰ کی خالقیت اور مالکیت کا ذکر ہے۔

آیت ۴، ۵ :-

فرمایا: جب اللہ تمہارے رزق کا بندوبست کرتا ہے تو تمہیں اس میں کیا عجیب بات نظر آتی ہے کہ اس نے انبیاء کے ذریعہ تمہاری رُوحانی غذا کا بندوبست بھی کر دیا۔ یاد رکھو! اگر تم ہمارے رسول کا انکار کروگے تو تمہارا بھی وہی انجام ہوگا جو پہلے منکرین کا ہُوا۔

آیت ۶ تا ۸ :-

فرمایا: اللہ کے وعدے پورے ہو کر رہیں گے۔ تم شیطان کے دھوکہ میں نہ آؤ۔ اگر انکار کروگے تو عذاب کے وارث بنوگے اور اگر ایمان لاؤگے تو تمہیں اللہ کی مغفرت نصیب ہوگی۔

آیت ۹ :-

فرمایا: ہدایت یافتہ اور گمراہ لوگوں کے انجام میں بڑا فرق ہے۔ پھر فرمایا: اے رسول! تُو لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے اِس قدر بیقرار ہے کہ قریب ہے کہ اس غم میں تیری جان ضائع ہو جائے کہ وہ ہدایت کیوں نہیں پاتے۔ ہدایت دینا تو ہمارا کام ہے۔ پس تُو اپنی جان کو روگ مت لگا۔

آیت ۱۰ :-

قرآن جب لوگوں کو ہدایت کی طرف بُلاتا ہے تو قیامت کا ذکر کر دیتا ہے تاکہ دلوں میں خدا کا خوف پیدا ہو۔ لیکن منکرین قیامت کو نہیں مانتے۔ چنانچہ قیامت کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا :-

جس طرح ہم نے مُردہ کھیتی میں یہ بات رکھ دی ہے کہ فیضانِ الٰہی کے چند قطرات اس کی قوتِ نامیہ کو بیدار کر دیتے ہیں اور وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے، اسی طرح ہم نے انسانی رُوح میں یہ بات رکھ دی ہے کہ مرنے کے بعد جب اس کو امرِ ایزدی کی نسیم چھوتی ہے تو وہ ایک نئی زندگی کو جنم دیتی ہے۔

اگر بیج کو مٹی نہیں کھا جاتی بلکہ پانی سے مل کر اس کی نمائش میں ممد ہوتی ہے تو یہ کہنا کہ جب ہم خاک میں مل جائیں گے تو ہم کیونکر دوبارہ زندہ کئے جائیں گے احمقانہ بات ہے۔ جس خدا نے بیج میں دوبارہ زندہ ہونے کی صلاحیّت رکھ دی ہے اُسی نے رُوح میں بھی یہ صلاحیت رکھ دی ہے۔

آیت ۱۱:۔

کافر اِس لئے ایمان نہیں لاتے کہ وہ قوم میں بڑے معزز سمجھے جاتے ہیں اور ایمان لانے سے ان کا یہ اعزاز ان سے چِھن جائے گا۔

فرمایا: عزّت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور حقیقی عزّت اس کی راہوں پر چلنے سے نصیب ہوتی ہے۔ تم لوگوں کی نظروں میں مقبول ہونے کے لئے ایمان جیسی دولت سے محروم ہو رہے ہو۔ اگر تم نیک باتیں کہو گے اور نیک اعمال بجا لاؤ گے تو اللہ کے مقبول بن جاؤ گے اور دین اور دُنیا میں شرف اور عزّت حاصل کرو گے، اور اگر ہمارے رسول کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے رہو گے تو بہت بڑے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔

آیت ۱۲:۔

فرمایا: ہم نے تمہیں درجہ بدرجہ ترقی دے کر انسان بنایا، تمہارے لئے زوج تجویز کئے اور تمہیں اپنے قوانین کا پابند کیا جب ہم نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے اِس قدر اہتمام کیا ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ تمہاری دائمی زندگی کے لئے کوئی انتظام نہ کیا ہو گا۔ یاد رکھو ہم نے رُوحانی طور پر بھی تمہیں درجہ بدرجہ ترقی دی۔ اور جب تم اِس قابل ہو گئے کہ الہام کے پانی کو قبول کر سکو تو انبیاء کا سِلسلہ جاری کیا تاکہ تم ان کی زوجیّت میں آؤ اور پھل لاؤ۔

آیت ۱۳:۔

اخروی اور دنیوی زندگی کو میٹھے اور کڑوے پانی سے تشبیہہ دی اور فرمایا تم دونوں پانیوں سے فائدہ اُٹھاؤ لیکن ایسا نہ ہو کہ کڑوے پانی کے عارضی فوائد کی خاطر میٹھے پانی کے دائمی فوائد کو نظر انداز

کردو۔

آیت ۱۴، ۱۵:۔

جب اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول کرنے کی تلقین کی تو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا اور معبودانِ باطلہ کی بےبسی کا ذکر کیا۔

آیت ۱۶ تا ۱۸:۔

فرمایا: تم ہرحال میں اللہ کے محتاج ہو پس اس سے استغناء نہ دکھاؤ۔

آیت ۱۹:۔

فرمایا: قیامت کے دن کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا پس اپنی خلوتوں میں اللہ سے ڈرو، نماز قائم کرو اور پاکیزگی اختیار کرو۔

آیت ۲۰ تا ۲۷:۔

فرمایا: اندھا اور نابینا برابر نہیں ہوسکتے اور نہ ہی اندھیرے اور روشنی اور نہ ہی سایہ اور دھوپ اور نہ ہی زندہ اور مُردہ برابر ہوسکتے ہیں۔ اے رسول! تُو ان لوگوں کو جو قبروں میں پڑے ہیں کوئی بات نہیں سُناسکتا۔ تیرا کام تو صرف اتنا ہے کہ لوگوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کردے۔ ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے پس جو لوگ تجھے قبول کریں گے ان کے لئے بشارت ہے اور جو لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے ان کے لئے عذاب ہے۔ اگر یہ لوگ تیرا انکار کرتے ہیں تو اس میں کوئی اچنبھہ والی بات نہیں ان سے پہلوں نے بھی اپنے رسولوں کا انکار کیا تھا حالانکہ وہ واضح نشان، آسمانی صحیفے اور محکم دلائل لے کر آئے تھے لیکن جس طرح پہلے لوگوں پر انکار کی وجہ سے عذاب آیا اسی طرح ان پر بھی آئے گا۔

آیت ۲۸، ۲۹:۔

عجائبِ قدرت کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا: اِس جہانِ رنگ و بُو کی بُوقلمونیاں کسی حُسنِ پسِ پردہ کی غمّاز ہیں۔ اگر تم غور سے دیکھو گے تو تمہیں ہر طرف اللہ کی بادشاہت اور اس کی بخشش کے نظارے نظر آئیں گے۔

آیت ۳۰ تا ۳۸:۔

فرمایا: قرآن پڑھنے والوں اور اس پرعمل کرنے والوں کے لئے نیک اجر ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو انسان کی تمام ضرورتوں کو پُورا کرتی ہے۔ ہم اس کا وارث اپنے برگزیدہ بندوں کو بنائیں گے اور ہم اس کے ماننے والوں کو جنّت میں جگہ دیں گے اور اس کا انکار کرنے والوں کو واصلِ جہنّم کریں گے۔

آیت ۳۹، ۴۰ :۔

فرمایا: اللہ پوشیدہ سے پوشیدہ چیز کو جانتا ہے اس نے تمہیں زمین کا حاکم بنایا ہے اگر تم اس انعام کی ناشکری کروگے تو اللہ کی ناراضگی مول لوگے اور گھاٹے کا سودا کروگے۔

آیت ۴۱، ۴۲ :۔

جھوٹے معبودوں کی بے بضاعتی اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر کیا ہے تاکہ لوگ توحید پر قائم ہوجائیں۔

آیت ۴۳ تا ۴۵ :۔

رسالت کے مضمون کو توحید کے مضمون کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور رسالت پر ایمان لائے بغیر حقیقی توحید پر قائم ہونا ممکن نہیں اِس لئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ذکر کے ساتھ رسول کا ذکر بھی کر دیا۔

فرمایا: پہلے تو یہ لوگ کہتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی رسول آیا تو وہ اس کو قبول کریں گے لیکن جب ہمارا رسول ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اگر یہ اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو جس طرح پہلے منکرین تباہ کر دیئے گئے تھے اسی طرح یہ لوگ بھی تباہ کر دیئے جائیں گے۔

آیت ۴۶ :۔

آخر میں فرمایا، اگر اللہ لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے پکڑنے لگے تو رُوئے زمین پر کوئی جاندار باقی نہ رہے لیکن وہ ان کو ڈھیل دیئے جاتا ہے حتیٰ کہ جب وہ اس ڈھیل سے فائدہ نہیں اُٹھاتے وہ ان کو پکڑ لیتا ہے ؂

اٰیاتہا ۴۶ (۳۵) سُوْرَۃُ الْفَاطِرِ مَکِّیَّۃٌ رکوعہا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ②

حمد کے لائق صرف اللہ ہی ہے جو آسمان اور زمین کا بنانے والا ہے، جس نے دو دو، تین تین اور چار چار بازو والے فرشتوں کو اپنا پیغامبر بنایا۔ وہ اپنی مخلوق کو جس رنگ میں چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ : تعداد میں زیادہ کرتا ہے یا ان کے جن خواص کو چاہتا ہے ترقی دیتا ہے۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾

جو نعمت کہ اللہ لوگوں کے لئے جاری کر دے کوئی اس کو روک نہیں سکتا، اور جب وہ کسی چیز کو روک دے کوئی اُس کے روک دینے کے بعد اس کو جاری نہیں کر سکتا۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾

لوگو! اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر نازل کی ہیں۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی بہم پہنچاتا ہے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم کدھر بہک رہے ہو ◉

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾

اے رسول! اگر یہ لوگ تجھے جھٹلاتے ہیں تو تجھ سے پہلے بھی تو رسول جھٹلائے گئے ہیں۔ لیکن تمام باتوں کا آخری فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ◉

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّ وَعۡدَ ٱللَّهِ حَقّٞۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَا وَقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلۡغَرُورُ ۝٦ إِنَّ ٱلشَّيۡطَٰنَ لَكُمۡ عَدُوّٞ فَٱتَّخِذُوهُ عَدُوًّاۚ إِنَّمَا يَدۡعُواْ حِزۡبَهُۥ لِيَكُونُواْ مِنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ ۝٧

لوگو! اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔ پس دُنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ بڑا فریبی تمہیں اللہ سے بہکا دے۔ شیطان تمہارا دشمن ہے، اُسے اپنا دشمن سمجھو۔ وہ اپنی جماعت کو کفر کی طرف بُلاتا ہے تاکہ وہ اہلِ دوزخ بن جائیں ◉

يَدۡعُواْ حِزۡبَهُۥ : فی الکفر (جلالین)

ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَهُمۡ عَذَابٞ شَدِيدٞۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُم مَّغۡفِرَةٞ وَأَجۡرٞ كَبِيرٌ ۝٨ ع ۱۴

یاد رکھو! جو لوگ کفر کی راہ اختیار کریں گے ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ لیکن جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک اعمال بجا لائیں گے ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ◉

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ فَرَءَاهُ حَسَنٗاۖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهۡدِي مَن يَشَآءُۖ فَلَا تَذۡهَبۡ

نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٩﴾

کیا وہ شخص جس کے بُرے اعمال شیطان نے اس کو خوشنما کر کے دکھائے اور وہ انہیں اچھا سمجھنے لگا اُس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جسے اللہ نے ہدایت دی ہو۔ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ پس اے رسول! ایسا نہ ہو کہ ان کے غم میں تیری جان چلی جائے۔ اللہ ان کے تمام اعمال کو جانتا ہے ◉

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا: حذف الجواب (بیضاوی) کمن ھداہ اللہ (جلالین)

فَرَاٰهُ حَسَنًا: فظنہ جمیلا لان رای اذا عدی الی مفعولین اقتضی معنی الظن والحلم (رُوح البیان)

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿١٠﴾

اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بادلوں کو اُٹھائے پھرتی ہیں۔ پھر ہم ان بادلوں کو ہانک کر مُردہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں۔ جس طرح ہم مُردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں اسی طرح ہم مُردوں کو زندہ کریں گے ◉

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ

يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ⑪

جو عزّت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے جاننا چاہیئے کہ تمام عزّت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پاک کلام اسی کی طرف اٹھتا ہے اور صالح عمل پاک کلام کو اُوپر اُٹھاتا ہے۔ جو لوگ بُری سکیمیں بناتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ ان کی تمام سکیمیں بیکار ہیں ◉

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ: الصعود استعير لما يصل من العبد الى الله كما استعير النزول لما يصل من الله الى العبد (روح البیان)

اِس آیت میں بتایا ہے کہ پاک کلام میں فطرتی طور پر قبولیّت رکھ دی گئی ہے۔ اِسی طرح نیک عمل پاک کلام کی قبولیّت میں ممد ہوتا ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑫

اللہ نے تمہیں مٹّی سے پیدا کیا اور پھر نطفہ سے پیدا کیا

اور پھر اس نے تمہیں نر و مادہ بنایا۔ کوئی عورت اس کے علم کے بغیر نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچّہ جنتی ہے۔ اور کسی عمر پانے والے کی عمر اس کے قانون کے بغیر نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔ تخلیق، علم اور قانون کا یہ امتزاج اللہ کے لئے آسان ہے ◉

اَزْوَاجًا: ذکرانا واناثا (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان) اَصْنَافًا (رُوح البیان)

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ: وما یمد فی عمرہٖ (بیضاوی، رُوح البیان) وما یزاد فی عمر طویل العمر (جلالین)

اِنَّ ذٰلِكَ: المذکور من الخلق وما بعد مع کونہٖ محاراً للعقول (رُوح البیان)

وَ مَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

پانی کے دونوں قطعے ایک جیسے نہیں۔ ایک میٹھا اور خوش ذائقہ ہے اور آسانی سے گلے سے اُتر جاتا ہے، دوسرا نمکین اور کھاری ہے۔ تم دونوں سے تر و تازہ گوشت کھاتے ہو اور آرائش کا سامان نکالتے ہو جسے تم زیب تن کرتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ ان دونوں میں پانی کو چیرتی ہوئی

کشتیاں چلتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس کا شکر ادا کرو ⦿

فِيْهِ : فی کل منهما (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ : ضرب مثل للمومن والکافر (بیضاوی) یعنی دونوں سمندروں سے مراد ایمان اور کفر کا سمندر ہیں۔ میرے نزدیک ان سے مراد اخروی اور دنیوی زندگی بھی ہے

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿۱۴﴾

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۵﴾ ع ۲ / ۱۴

وہ رات کو دن پر غلبہ دیتا ہے اور دن کو رات پر غلبہ دیتا ہے۔ اس نے تمام ستاروں اور سیاروں کو جکڑ رکھا ہے۔ ان میں سے ہر ایک ایک معین مدّت کے لئے اپنے مدار میں چل رہا ہے۔ اِس شان کا ہے اللہ، تمہارا رب حکم صرف اسی کا چلتا ہے۔ جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو انہیں کوئی اختیار نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ

تمہاری پکار نہیں سُنیں گے۔ اور اگر بفرضِ محال سُن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دیں گے اور قیامت کے دن وہ کہیں گے کہ تم نے کبھی ہماری عبادت نہیں کی۔ اے رسول! یہ تمام حقائق جو ہم تجھے بتا رہے ہیں خدائے علیم و خبیر کی مانند کوئی دوسرا نہیں بتا سکتا ◉

یَکۡفُرُوۡنَ بِشِرۡکِکُمۡ : یقولون ما کنتم ایانا تعبدون (بیضاوی)

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۱۶﴾

اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡهِبۡکُمۡ وَیَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۚ﴿۱۷﴾

وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیۡزٍ ﴿۱۸﴾

لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو لیکن اللہ کسی کا محتاج نہیں، وہ اپنی ذات میں حمد کے لائق ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کر دے اور تمہاری جگہ کوئی نئی مخلوق لے آئے۔ یہ بات اللہ کے لئے کچھ دشوار نہیں ◉

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ وَاِنۡ تَدۡعُ مُثۡقَلَةٌ اِلٰی حِمۡلِهَا لَا یُحۡمَلۡ مِنۡهُ شَیۡءٌ وَّلَوۡ کَانَ ذَا قُرۡبٰی ؕ اِنَّمَا تُنۡذِرُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَیۡبِ وَ

اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؕ وَ مَنۡ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفۡسِہٖ ؕ وَ اِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۹﴾

کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتی۔ اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی جان پکارے کہ اس کا بوجھ ہلکا کر دیا جائے تو اس کا بوجھ قطعاً ہلکا نہیں کیا جائے گا، اگرچہ وہ اپنے قریبی ہی کو کیوں نہ پکارے۔

اے رسول! تُو صرف انہی لوگوں کو ہشیار کر سکتا ہے جو اپنی خلوتوں میں اپنے ربّ سے ڈرتے ہوں اور نماز قائم کرتے ہوں۔ جو پاک ہونے کی کوشش کرتا ہے اپنے ہی فائدہ کے لئے کرتا ہے۔ بالآخر سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ◉

بِالۡغَیۡبِ: غائبین عن الناس فی خلواتھم (بیضاوی)

وَ مَا یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ۙ﴿۲۰﴾

وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوۡرُ ۙ﴿۲۱﴾

وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الۡحَرُوۡرُ ۚ﴿۲۲﴾

وَ مَا یَسۡتَوِی الۡاَحۡیَآءُ وَ لَا الۡاَمۡوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُسۡمِعُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ﴿۲۳﴾

اِنۡ اَنۡتَ اِلَّا نَذِيۡرٌ ﴿۲۴﴾

اندھا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے، اور نہ ہی قسم قسم کے اندھیرے اور روشنی، اور نہ ہی سایہ اور دھوپ، اور نہ ہی زندے اور مُردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سُننے کی توفیق دیتا ہے۔ تیرے لئے ممکن نہیں کہ جو لوگ قبروں میں پڑے ہیں تُو کوئی بات ان کو سُنا دے۔ تیرا کام صرف اتنا ہے کہ لوگوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرے ◉

پہلے انہیں مردوں سے تشبیہہ دی پھر استعارہ کو آگے بڑھایا اور انہیں قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں سے تشبیہہ دی۔ علمِ بیان میں اسے صفتِ ترشیح کہتے ہیں۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا‌ ؕ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ ﴿۲۵﴾

اے رسول! ہم نے تجھے سچائی کا علمبردار بنا کر بھیجا ہے تاکہ تُو لوگوں کو ان انعامات کی بشارت دے جو اسے قبول کرنے پر ان کو ملیں گے اور اس انجام سے آگاہ کرے جو اس کا انکار کرنے پر مترتب ہو گا۔ کوئی قوم ایسی نہیں گذری جسے اس کے انجام سے آگاہ کرنے والا کوئی نہ آیا ہو ◉

وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ ۚ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالۡكِتٰبِ

الْمُنِيْرِ ﴿٢٦﴾

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٧﴾ ع

۳ ع ۱۲ ۱۵

اگر یہ لوگ تیرا انکار کرتے ہیں تو یاد رکھ ان سے پہلوں نے بھی اپنے رسولوں کا انکار کیا تھا حالانکہ وہ ان کے پاس واضح نشان، آسمانی صحیفے اور محکم دلائل لے کر آئے تھے۔ لیکن جب انھوں نے میرا انکار کیا تو میں نے انکار کرنے والوں کو پکڑ لیا۔ دیکھ میرا انکار کیا رنگ لایا ◉

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ : انبياءهم (روح البيان)

جَآءَتْهُمْ : استئناف اوحال (روح البيان)

كِتٰبُ مُنِيْرٍ : الحجة الثابة (مفردات) یا روشن کتاب

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٨﴾

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٩﴾

کیا تُو نہیں دیکھتا کہ اللہ بادلوں سے پانی برساتا ہے پھر

اس پانی کے ذریعہ طرح طرح کے پھل پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح
پہاڑوں میں مختلف گھاٹیاں ہیں، کوئی سفید، کوئی سُرخ، کوئی
سیاہ کالی، رنگا رنگ کی۔

اسی طرح لوگوں میں، چارپایوں میں اور مویشیوں میں
رنگا رنگ کی اقسام ہیں۔

لیکن اللہ سے صرف وہی لوگ ڈرتے ہیں جو جانتے ہیں
کہ اس جہانِ رنگ و بُو کی بُوقلمونیاں کسی حُسنِ پسِ پردہ کی
مرہون ہیں۔ اللہ ہر چیز پر غالب ہے، بہت بخشنے والا
ہے ◉

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا: اذ شرط الخشية معرفة المخشى
والعلم بصفاته وافعاله فمن كان اعلم به كان اخشى منه (بیضاوی، روح البیان)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۳۰﴾

جو لوگ اللہ کی کتاب کو بار بار پڑھتے ہیں نماز کو قائم کرتے
ہیں اور اس رزق میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہماری راہ
میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں ایک ایسی تجارت کی
آس لگائے بیٹھے ہیں جس میں کوئی خسارہ نہیں ◉

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ

غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣١﴾

اللہ ان کی تجارت کو خسارہ سے بچائے گا تاکہ وہ انہیں ان کا اجر پورا پورا دے اور پھر اپنے فضل سے اس سے بھی زیادہ دے۔ وہ بہت بخشنے والا، بہت قدر کرنے والا ہے ◉

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ : ینتفی عنها الکساد لیوفیهم (بیضاوی، روح البیان)

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣٢﴾

اے رسول! جو کتاب ہم نے تجھ پر نازل کی ہے بنی نوع انسان کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے اور پہلی کتب کی تصدیق کرتی ہے۔ اللہ اپنے بندوں کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے ◉

اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ : عالم بالبواطن والظواهر (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

ایسی شریعت جو تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہو اور ارتقاء روحانی کی آخری منزل ہو صرف وہی دے سکتا ہے جو بندوں کے ظاہر و باطن سے واقف ہو اور اسے ان کی تمام ضروریات کا علم ہو۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ

سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ؕ﴿۳۲﴾

اور ہم اس کتاب کا وارث اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو بنائیں گے جنہیں ہم اس کام کے لئے چن لیں گے۔ ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو اپنے نفس کی خواہشات دبا سکتے ہیں، اور ان میں وہ بھی ہیں جو میانہ رَو ہیں، اور وہ بھی ہیں جو اللہ کے حکم سے نیک کام کرنے میں سبقت کرتے ہیں۔ یاد رکھو! اس کتاب کی وراثت کا ملنا اللہ کا بہت بڑا فضل ہے ⦿

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ : یہاں ظالم کے وہ معنی نہیں جو عام طور پر اِس لفظ کا مفہوم لیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ میرے ان بندوں میں سے ہیں جنہیں مَیں نے اس کام کے لئے چن لیا ہے۔ پس یہاں ظالم کا لفظ اسی طرز پر استعمال ہوا ہے جس طرح ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (۳۳ : ۷۳) میں۔ ان معنوں کی تائید اگلی آیت سے بھی ہوتی ہے جہاں فرمایا جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا کہ یہ تینوں گروہ باغ بہشت کے وارث ہوں گے۔ چنانچہ علامہ بیضاوی کہتے ہیں الضمیر للثلاثۃ۔ جلالین میں بھی یہی معنی کئے گئے ہیں۔

ذٰلِكَ : التوریث (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۴﴾

یہ لوگ دائمی بہشت میں جگہ پائیں گے۔ وہاں ان کو

سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور ریشم ان کا لباس ہو گا ◉

ولؤلؤ : عطف علی ذھب (بیضاوی، روح البیان)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ﴿۳۵﴾

الَّذِيٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۶﴾

جب وہ جنّت کا نظارہ کریں گے تو کہیں گے: حمد کے لائق صرف اللہ ہی ہے جس نے ہمارا غم دُور کر دیا۔ ہمارا رب بہت بخشنے والا، بڑا قدردان ہے۔ وہی ہے جس نے اپنے فضل سے ہمیں دائمی بہشت میں جگہ دی۔ یہاں ہمیں نہ کوئی کوفت ہوتی ہے نہ تکان ◉

وَقَالُوْا : عند دخول الجنّۃ (رُوح البیان)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿۳۷﴾

جو لوگ کفر کی راہ اختیار کریں گے ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ ہی ان پر موت آئے گی کہ مر کر چھوٹ جائیں اور

نہ ہی ان کا عذاب کم کیا جائے گا۔ جو لوگ کفر کو اپنا شیوہ بنا لیتے ہیں ہم ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتے ہیں ◉

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٨﴾

ع ۴

وہ دوزخ میں پڑے چلّائیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے۔ ہم نیک عمل بجا لائیں گے، اُن اعمال سے مختلف جو ہم پہلے کرتے تھے۔

اللہ اُن سے کہے گا: کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی کہ تم میں سے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا اس کے دوران حاصل کر لیتا؟ اور پھر تمہارے پاس وہ لوگ بھی آئے جو تمہیں آنے والے خطرات سے آگاہ کرتے تھے۔ اب اس عذاب کا مزا چکھو۔ ظالموں کو بچانے والا کوئی نہیں ◉

إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٩﴾

اللہ آسمان اور زمین کے بھید جانتا ہے۔ وہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے ◉

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ کَفَرَ فَعَلَیْهِ کُفْرُهٗ ؕ وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۴۰﴾

وہی ہے جس نے تمہیں زمین کے حاکم بنایا۔ پس جو اس کے انعام کی ناشکری کرتا ہے اس کی ناشکری کا وبال اسی کی گردن پر ہے۔ یاد رکھو! ناشکروں کی ناشکری ان کے رب کے ہاں اس کی مزید ناراضگی کے سوا کچھ حاصل نہیں کرپاتی۔ یاد رکھو! ناشکروں کی ناشکری ان کے لئے مزید گھاٹے کے سوا کچھ حاصل نہیں کر پاتی ◉

فَمَنْ کَفَرَ: نعمته (روح البیان)

قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَکَآءَکُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ کِتٰبًا فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۱﴾

اے رسول! تو ان سے کہہ: کیا تم نے اپنے ان خودساختہ معبودوں کا حال دیکھا جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟

مجھے زمین کا وہ ٹکڑا دکھاؤ جو انہوں نے پیدا کیا۔ اور اگر
یہ نہیں تو کیا آسمانوں کی تخلیق میں ان کا کوئی دخل ہے ؟
اور اگر یہ بھی نہیں تو کیا ہم نے ان کو کوئی تحریر لکھ دی
ہے جس کی وجہ سے وہ محکم دلیل پر قائم ہیں ؟
اِن میں سے تو کوئی سی بات بھی نہیں۔ہاں اتنی بات ضرور
ہے کہ ظالم ایک دوسرے کو جھوٹے دلاسے دے رہے ہیں ◉

مِنَ الْاَرْضِ : جزءمن الارض (بیضاوی ، رُوح البیان)

اَمْ اٰتَیْنٰھُمْ کِتٰبًا : ینطق علی انا اتخذنا ھم شرکاء ویجوز ان یکون ھم للمشرکین کقولہ ام انزلنا علیھم سلطانا (بیضاوی) یعنی ھم کی ضمیر کا مرجع شرکاء بھی ہو سکتے ہیں اور مشرک بھی۔

اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَ
لَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَکَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ
کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۲﴾

اللہ نے تمام اجرامِ فلکی اور زمین کو الگ الگ ہونے سے
روک رکھا ہے ۔اگر وہ ایک دفعہ الگ الگ ہو جائیں تو
اس کے سوا کوئی انہیں دوبارہ نظام کا پابند نہیں کر سکتا۔
لیکن وہ غصہ کا دھیما ، بہت بخشنے والا ہے ◉

اِنَّهٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا : یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ زمین و آسمان کا نظام اس وقت تک قائم ہے جب تک کہ لوگوں کی شرارتیں حد سے نہیں بڑھ جاتیں۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ

لَيَكُونُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۲﴾

اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۥ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾

اس سے پہلے یہ لوگ اللہ کا نام لے کر کڑی کڑی قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی نذیر آیا تو وہ ہدایت پانے میں ہر ایک قوم سے سبقت لے جائیں گے۔ لیکن جب ان کے پاس نذیر آیا تو اس نے ان کو سچائی سے اور بھی دُور کر دیا، کیونکہ وہ اللہ کی زمین میں سرکشی کرتے تھے اور ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے۔ لیکن ریشہ دوانیاں تو ریشہ دوانی کرنے والے ہی کو ہلاک کرتی ہیں۔

کیا یہ لوگ اس بات کی انتظار میں ہیں کہ ان سے بھی وہی سلوک کیا جائے جو پہلے لوگوں سے کیا گیا تھا؟ اگر یہی بات ہے تو تُو اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور نہ دیکھے گا کہ اللہ کا قانون مجرم کو چھوڑ کر غیر کو پکڑ لیتا ہے ◉

اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ: لاجل الاستكبار (شوکانی)

وَمَكْرَ السَّيِّئِ : ولاجل مكر العمل السّيّئ (شوکانی)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۵﴾

کیا انہوں نے کبھی زمین میں سفر نہیں کیا کہ وہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ وہ لوگ ان سے زیادہ طاقتور تھے۔ آسمان اور زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی گرفت سے بچ سکے۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے، ہر چیز پہ قادر ہے ◉

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۶﴾ ع

ع ۵ ۸ ۱۷

اگر اللہ لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر کسی جاندار کو زندہ نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ لوگوں

کو ایک مقررہ مدّت تک ڈھیل دئے جاتا ہے۔ پھر جب ان کا
مقررہ وقت آجاتا ہے اور وہ ان کو پکڑ لیتا ہے تو وہ جان
لیتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہوتا
ہے

دَآبَّةٍ: چونکہ تمام جاندار انسان کے لئے بنائے گئے ہیں اِس لئے انسان کی ہلاکت کے بعد
ان کے زندہ رکھنے کا کوئی مقصد باقی نہیں رہتا۔ دَآبَّۃ کے معنے نالائق آدمی کے بھی ہیں۔(غریب القرآن)

سُورَۃُ یٰسٓ

ربطِ آیات

اِس سُورۃ کے متعلق آثار میں آیا ہے کہ قلب القرآن ہے اور نیز رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اقرؤا سورۃ یٰسٓ علیٰ موتٰکم کہ مرنے والوں پر سورۃ یٰسٓ پڑھا کرو۔ اِس سورۃ میں توحید، حشر نشر اور رسالت کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۷ :-

فرمایا: تیری رسالت پر قرآن گواہ ہے یعنی یہ پُر از حکمت کلام جو توحید کی تعلیم دیتا ہے اور امورِ غیبیہ پر مشتمل ہے اور سراسر رحمت ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی نازل کر سکتا ہے۔

آیت ۸ تا ۱۱ :-

فرمایا: ایسے واضح کلام کو نہ ماننا کم بختی کی علامت ہے۔ ان کی گردنیں تکبّر سے اکڑی ہوئی ہیں اور تکبّر نے ان کو اندھا کر دیا ہے اِس لئے وہ قرآن کو نہیں مانتے۔ ان کو ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے۔

آیت ۱۲ :-

فرمایا: قیامت کا خوف تو اسی شخص کو ہو سکتا ہے جو قرآن کی پیروی کرتا ہو اور دل میں خدا کا خوف رکھتا ہو۔ ایسے شخص کے لئے نیک اجر ہے۔

آیت ۱۳ :-

فرمایا: ہم قرآن کے ذریعہ احیائے موتٰی کر رہے۔ یاد رکھو! ہر عمل اپنا اثر پیچھے چھوڑتا ہے اور مستقبل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ ایک واضح قانون ہے۔

آیت ۱۴ تا ۳۰ :-

فرمایا: دیکھو! ایک بستی کی طرف ہم نے دو رسول بھیجے۔ جب انہوں نے ان کا انکار کیا تو ہم نے ایک تیسرا رسول بھی ان کی مدد کے لئے بھیجا۔ لیکن انہوں نے ان سب کا انکار کیا۔ ایک شخص نے ان کو نصیحت کی کہ رسولوں کا انکار نہ کرو لیکن انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنّت میں داخل کیا اور اس بستی کو ہلاک کر دیا۔

آیت ۳۱ تا ۳۳:-

فرمایا: رسول کا انکار کر کے تم ہلاکت کی راہوں پر چل رہے ہو۔ جو انجام پہلوں کا ہؤا وہی انجام تمہارا بھی ہو گا۔

آیت ۳۴ تا ۴۵:-

فرمایا: ہم مُردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں اور اس میں طرح طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں، اور ہم نے دُنیا میں مختلف قِسم کے جوڑے پیدا کئے ہیں، اور رات اور دن کا نظام قائم کیا ہے، اور سُورج اور چاند اور ستارے بنائے ہیں، اور تمہارے سفر کے لئے جہاز اور دوسری چیزیں بنائی ہیں۔ جب ہم نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے اِس قدر اہتمام کیا ہے تو تمہاری دائمی اور رُوحانی زندگی کے لئے کیوں کوئی انتظام نہیں کیا ہو گا۔ یاد رکھو! عالَمِ جسمانی عالَمِ روحانی کا پرتو ہے۔ پس جو نظام تم کو عالَمِ جسمانی میں نظر آتا ہے وہی نظام عالَمِ رُوحانی میں چل رہا ہے۔

آیت ۴۶ تا ۵۱:-

فرمایا: رسول تو ہم نے اِس لئے بھیجا ہے کہ تمہاری ناؤ بھنور میں گھِر گئی ہے اور تم اس کو پار لے جانے کی قدرت نہیں رکھتے لیکن تم اس کی قیادت کو قبول نہیں کرتے، ہمارے نشانوں سے رُوگردانی کرتے ہو، غریبوں کو اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے ان کا حق نہیں دیتے اور قیامت کا انکار کرتے ہو۔ پس تمہاری سزا ہلاکت ہے۔

آیت ۵۲ تا ۶۶:-

پھر قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا۔

آیت ۶۷، ۶۸:-

فرمایا: ہم چاہتے تو کافروں کو فوری عذاب دے سکتے تھے مگر ہماری رحمت نے تقاضا

کیا کہ انہیں ڈھیل دی جائے۔

آیت ۶۹ :-

فرمایا: ہر چیز اپنی اصل حالت کی طرف واپس آتی ہے حتیٰ کہ تم اس زندگی میں بھی دیکھتے ہو کہ تم کمزوری کی حالت سے گذر کر جب بلوغت کو پہنچتے ہو تو پھر کمزوری کی حالت کی طرف واپس لوٹتے ہو۔ قیامت کا آنا بھی اسی طرح پر ہے۔ کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ۔ (۲۱ : ۱۰۵)

آیت ۷۰، ۷۱ :-

جب قیامت کے احوال کا ذکر کیا اور اس کا ثبوت بہم پہنچایا تو کافر کہنے لگے یہ شاعری ہے۔

فرمایا: ہمارے رسول کو شاعری سے مناسبت نہیں۔ قرآن شاعری نہیں نصیحت ہے۔

آیت ۷۲ تا ۷۶ :-

اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ اس کا شکر ادا کرنے کی بجائے اسکے سوا اور معبودوں کی پرستش کرتے ہیں لیکن یہ جھوٹے معبود ان کو بچا نہیں سکیں گے۔

آیت ۷۷ :-

رسول کو تسلّی دی کہ ان کے انکار پر رنجیدہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کی ساری چالیں جانتا ہے اور وہ ان کو باطل کر دے گا۔

آیت ۷۸ تا ۸۴ :-

فرمایا: انسان اپنی حقیقت کو بھول جاتا ہے کہ وہ کیا چیز تھی اور ہم نے اس کو انسان بنایا اور ہم ہی سے جھگڑنے لگتا ہے اور کہتا ہے: کیا جب ہم گل سڑ جائیں گے تو ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟

جان لو کہ اللہ تعالیٰ تخلیق کے تمام رازوں سے واقف ہے۔ پہلی بار بھی تو اُسی نے تمہیں بنایا تھا۔ پس دوبارہ بنانا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔

جب وہ سبز درخت سے آگ پیدا کر سکتا ہے تو مُردوں کو زندہ کیوں نہیں کر سکتا۔

کیا جس نے زمین و آسمان پیدا کئے تم کو نئی صورت میں پیدا نہیں کر سکتا۔

وہ صاحبِ کُنْ فَیَکُوْن ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ تمام حکومت اُسی کے ہاتھ میں ہے ۞
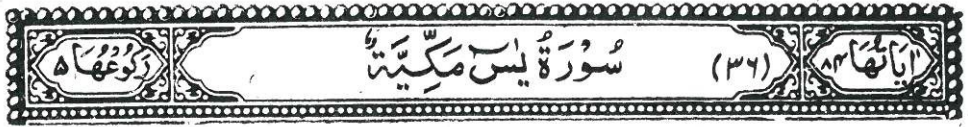
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

یٰسٓ ۝۲

وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝۳

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝۴

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۵

اے کامل انسان! میں قرآن حکیم کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ تُو اللہ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہے جو صراطِ مستقیم پر قائم ہے ◉

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝۶

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷

یہ کتاب عزیز و رحیم خدا نے نازل کی ہے تاکہ تُو اُس قوم کو آنے والے خطرات سے آگاہ کر دے جو اِس لئے

غافل ہیں کہ ان کے باپ دادوں کو آگاہ نہیں کیا گیا ◉

تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ : نزّل اللہ ذالك تنزیل العزیز الرحیم (شوکانی)

مَآ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُهُمۡ : هی النافیة : ای لم ینذر اباؤهم، ویجوز ان تکون موصولة او موصوفة : ای لتنذر قوما الّذی انذره اباؤهم، او لتنذرهم عذابا اُنذره اباؤهم، ویجوز ان تکون مصدریة : ای انذار ابائهم۔ (شوکانی)

فَهُمۡ غٰفِلُوۡنَ : متعلق بنفی الانذار علی الوجه الاوّل : ای لم ینذر اباؤهم فهم بسبب ذالك غافلون، وعلی الوجوه الاٰخرة متعلق بقوله لتنذر : ای فهم غافلون عما انذرنا به اٰباءهم (شوکانی)

گویا اِس آیت کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں: تاکہ تُو اس قوم کو اس چیز سے ڈرائے جس سے ان کے باپ دادا کو ڈرایا گیا تھا کیونکہ وہ اس سے غافل ہیں۔

لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِهِمۡ فَهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸﴾

بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ سزا کے مستحق ہو چکے ہیں اِس لئے وہ تیری بات کو نہیں مانتے ◉

فَهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ : بانذارك ایاهم (رُوح البیان)

اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ اَغۡلٰلًا فَهِیَ اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿۹﴾

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی گردنیں اکڑ گئی ہیں اور وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے ◉

فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ : رافعون رؤسهم غاضون ابصارهم (بیضاوی، رُوح البیان)

مُقْمَحُ: قَمَحَ (اُونٹ) نے گردن کو اُونچا کیا اور پانی پینے سے انکار کیا۔
مُقْمَحُ: اسم مفعول

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ⑩

ہم نے ان کے آگے بھی دیوار کھینچ رکھی ہے اور ان کے پیچھے بھی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال رکھا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے ◉

فَاَغْشَيْنٰهُمْ: المضاف محذوف والتقدير غطّينا ابصارهم (روح البیان، شوکانی)

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑪

اے رسول! ان کے لئے یکساں ہے خواہ تُو ان کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرے یا نہ کرے وہ تیری بات ماننے کے نہیں ◉

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ⑫

تُو صرف اسی شخص کو آنے والے خطرات سے آگاہ کر سکتا

ہے جو قرآن کی پیروی کرتا ہے اور اپنے دل میں خدائے رحمٰن
کا خوف رکھتا ہے۔ تو ایسے شخص کو مغفرت اور عمدہ اجر
کی بشارت دے ◉

بِالْغَیْبِ: فی سریرتہٖ (بیضاوی) فی خلوتہٖ (رُوح البیان)

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ؕ
وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۳﴾ ع ۱ ۱۳ ۱۸

ہم مُردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کے تمام ان اعمال
کو جو وہ آگے بھیجتے ہیں اور تمام ان اثرات کو جو وہ
پیچھے چھوڑتے ہیں محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ ہم نے ہر ایک
چیز کو ایک معروف راہ کا پابند بنا رکھا ہے ◉

نُحْیِ الْمَوْتٰی: الاموات بالبعث او الجہال بالھدایۃ (بیضاوی) یعنی گمراہوں
کو ہدایت دینا بھی مُردوں کو زندہ کرنا ہے۔

اَحْصَیْنٰهُ: ضبطناہ (جلالین، رُوح البیان)

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ ج

اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ
فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اے رسول! تو ان کے سامنے ایک مثال بیان کر، اس بستی

کے باشندوں کی مثال جن کے پاس ہمارے رسول آئے۔ پہلے ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے لیکن انہوں نے ان کا انکار کیا۔ اس پر ہم نے ان کی مدد کے لئے ایک تیسرا رسول بھیجا۔ ان سب نے ان سے کہا: ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ◉

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۶﴾

انہوں نے جواب دیا: تم محض ہمارے جیسے انسان ہو۔ خدائے رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی۔ تم سراسر جھوٹ بول رہے ہو ◉

قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾

رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ اس کا پیغام واضح الفاظ میں پہنچا دیں ◉

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۹﴾

انہوں نے کہا: ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور دردناک عذاب دیں گے ◉

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۳۰﴾

رسولوں نے کہا: تمہاری نحوست تو تمہارے ہی ساتھ ہے۔ کیا تم ہمیں اس لئے منحوس سمجھتے ہو کہ ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ تم لوگ حد سے گذر چکے ہو ◉

طَآئِرُكُمْ: سبب شؤم مکم (بیضاوی، رُوح البیان)

مَعَكُمْ: هو سوء عقيدتكم واعمالكم (بیضاوی، رُوح البیان)

اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ: جواب الشرط محذوف (بیضاوی، جلالین، شوکانی، رُوح البیان)

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۲۱﴾

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۚ﴿۲۴﴾

الجزء ۲۳

إِنِّيٓ إِذًا لَّفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٥﴾

إِنِّيٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ﴿٢٦﴾

اسی اثناء میں ایک آدمی شہر کی دوسری جانب سے دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا: اے میری قوم! رسولوں کی پیروی کرو۔ ان لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور سیدھی راہ پر چل رہے ہیں۔ میں کیوں اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت نہ کروں جبکہ ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے؟ کیا میں اسے چھوڑ کر اوروں کو اپنا معبود بنا لوں؟ لیکن اگر خدائے رحمٰن مجھے کسی مصیبت میں ڈالنا چاہے تو ان کی شفاعت میرے کسی کام نہ آئے گی اور نہ ہی وہ مجھے مصیبت سے چھڑا سکیں گے۔ اگر میں کوئی ایسی حرکت کروں تو صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ میں تمہارے پروردگار پر ایمان رکھتا ہوں۔ پس میری بات گوشِ ہوش سے سنو ◉

مَالِیَ: اَیُّ شیئٍ غرض لی (جلالین) ای مانع من جانبی یمنعنی (شوکانی)

بِرَبِّکُمْ: الذی خلقکم (بیضاوی، روح البیان)

قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾

بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿٢٨﴾

لیکن اس کی نصیحت ماننا تو درکنار ظالموں نے اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اس سے کہا گیا۔ جاؤ باغِ بہشت میں داخل

ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگا: کاش میری قوم جانتی کہ میرے رب نے
کس طرح میری مغفرت فرمائی ہے اور میرا شمار اپنے معزز بندوں
میں کیا ہے ◉

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ
السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۳۰﴾

ہم نے اس کی موت کے بعد اس قوم پر آسمان سے کوئی
لشکر نازل نہیں کیا اور نہ ہی اس طرح لشکر نازل کرنا ہمارا
دستور ہے۔ وہ صرف ایک گرجتی ہوئی آواز تھی اور ایلو!
ان کی زندگی کا شعلہ خاموش ہو گیا ◉

مِنْۢ بَعْدِهٖ : من بعد هلاكه (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۱﴾ وقف غفران

لوگوں پر افسوس ہے، جو رسول بھی ان کے پاس آیا انہوں
نے اس کا مذاق اڑایا ◉

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ
اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۲﴾ ط

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

کیا انہیں معلوم نہیں کہ ان سے پہلے ہم نے کتنے ہی لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے جو ان کی طرف کبھی واپس نہیں لوٹیں گے؟ وہ سب کے سب اکٹھے کر کے ہمارے حضور حاضر کئے جائیں گے ⦿

اِنْ: نافیۃ (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

لَمَّا: اِلَّا (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

یہ بھی جائز ہے کہ اس کے معنے ہوں اِنْ کُلٌّ لَمِنْ ما۔

جَمِیْعٌ: فعیل بمعنی مفعول ای مجموعون (بیضاوی، جلالین)

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور مُردہ زمین بھی ان کے لئے ایک نشان ہے۔ ہم اسے زندگی بخشتے ہیں اور اس سے غلّہ نکالتے ہیں جسے یہ کھاتے ہیں ⦿

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۵﴾

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور ہم نے زمین میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگا رکھے ہیں اور اس میں چشمے جاری کر رکھے ہیں تاکہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے پھل کھائیں اور اپنی محنت کا پھل بھی کھائیں۔ کیا وہ ان تمام انعامات کے باوجود ہمارا شکر ادا نہیں کریں گے؟ ◉

مِنْ ثَمَرِہٖ : الضمیر للہ تعالیٰ (کشاف)

وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ : مَا نافیہ بھی ہوسکتا ہے (کشاف) اس صورت میں آیت کے معنی ہوں گے : یہ پھل ان کے ہاتھوں نے نہیں اللہ نے پیدا کئے ہیں۔

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ : الفاء للعطف علیٰ مقدر (روح البیان)

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

پاک ہے وہ ذات جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ ان چیزوں میں سے بھی جو زمین اُگاتی ہے، لوگوں کی اپنی جنس میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جنہیں یہ لوگ نہیں جانتے ◉

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ﴿۳۷﴾

اور ان کے لئے رات بھی ایک نشان ہے۔ ہم اس سے دن کو نکال لیتے ہیں اور وہ یکایک اندھیرے میں داخل ہو جاتے ہیں ◉

فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ : داخلون فی الظلام مفاجاۃ (کشاف، بیضاوی، شوکانی، روح البیان)

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٩﴾

اور ان کے لئے سورج بھی ایک نشان ہے۔ وہ اپنی منزل کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ اس خدا کا قانون ہے جو ہر چیز پر غالب ہے، ہر چیز کو جانتا ہے ◉

وَالشَّمْسُ : معطوف علی اللیل (روح البیان)

تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا : اِس سے یہ معنی لینے جائز نہیں کہ وہ کہیں جا کر ٹھہر جاتا ہے۔ اس کی دوسری قراءت لا مستقرّ لھا (کشاف، شوکانی) یعنی اُس کو کہیں قرار نہیں، ان معنوں کی تردید کرتی ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٤٠﴾

اور ہم نے چاند کے لئے منزلیں مقرر کر دی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ ان سے گذر کر پھر کھجور کی سوکھی ہوئی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے ◉

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤١﴾

سورج کے لئے ممکن نہیں کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ہے کہ دن سے بھاگ جائے۔ تمام اجرامِ فلکی اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں ⊙

کُلٌّ : الضمیر للشموس والاقمار (کشاف، بیضاوی)

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۲﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۳﴾

اور ان کے لئے اِس بات میں بھی ایک نشان ہے کہ ہم ان کی نسل کو بھرے ہوئے جہازوں میں لئے پھرتے ہیں۔ اور ہم ان کے لئے اِس قِسم کی اَور بھی چیزیں بنائیں گے جن پر وہ سوار ہوں گے ⊙

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۴﴾

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۵﴾

اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں کہ نہ کوئی ان کی فریاد سُننے والا ہو اور نہ وہ کسی طور بچائے جا سکیں۔ ہم انہیں صرف اپنی رحمت کے نتیجہ میں بچاتے ہیں تاکہ وہ ایک معیّن مدّت تک مزے لُوٹ لیں ⊙

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ : ای لا ینجیھم الّا رحمتنا لھم وتمتیعنا ایاھم

بلذاتھم الی انقضاء اٰجالھم (جلالین)

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے: اُس عذاب سے بچو جو تمہیں آگے اور پیچھے سے گھیر رہا ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے تو وہ نفرت سے مُنہ پھیر لیتے ہیں ◉

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ: جواب اذا محذوف

مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ: اِس کے مندرجہ ذیل معنی بھی ہو سکتے ہیں:-

۱۔ اِس دُنیا کا عذاب اور آخرت کا عذاب۔

۲۔ آسمانی اور زمینی بلیات کقولہ۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (۳۴: ۱۰) (بیضاوی)

۳۔ وہ عذاب جو تمہارے سامنے ہے اور وہ جو تمہیں مستقبل میں ملے گا۔

وَمَا تَاْتِیْھِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّھِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْھَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۷﴾

جب بھی ان کے پاس ان کے ربّ کے نشانوں میں سے کوئی نشان آتا ہے وہ اس سے مُنہ پھیر لیتے ہیں ◉

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ

اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۸﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس رزق میں سے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے خرچ کرو تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں: کیا ہم اس کو کھانا کھلائیں جسے اگر اللہ چاہتا تو خود کھانا کھلا دیتا۔ تم تو بالکل ہی گمراہ ہو گئے ہو ◉

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ : یہ بھی جائز ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کافروں کو جواب ہو۔ (بیضاوی)

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾

وہ کہتے ہیں: تمہارا یہ قیامت کا وعدہ کب پورا ہو گا؟ ہمیں کچھ بتاؤ تو سہی اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو ◉

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۵۰﴾

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۳ ۱۸ ۲

وہ صرف ایک گرجتی ہوئی آواز کا انتظار کر رہے ہیں۔ ابھی وہ آپس میں تکرار ہی کر رہے ہوں گے کہ وہ ان کو دبوچ لے گی۔ پھر نہ تو وہ کوئی وصیّت کر سکیں گے اور نہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹ سکیں گے ◉

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ

يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾

پھر صور پھونکا جائے گا اور اے لو! وہ یکایک قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑنے لگیں گے ◉

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتة هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾

وہ کہیں گے: ہائے کم بختی! کس نے ہمیں نیند سے جگا دیا؟ ان سے کہا جائے گا: یہ وہی قیامت ہے جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا۔ رسولوں نے جو کچھ کہا تھا سچ کہا تھا ◉

مَرْقَد: ویحتمل ان یکون المرقد مصدرًا (لسان)

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ: وھو جواب من قبیل الملائکة او المؤمنین (کشاف، روح البیان، شوکانی)

هٰذَا: ای البعث (جلالین، روح البیان)

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾

وہ صرف ایک گرجتی ہوئی آواز ہو گی اور ایلو! وہ تمام کے تمام آنِ واحد میں ہمارے حضور کھڑے ہوں گے ◉

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾

اس وقت ان سے کہا جائے گا: آج کسی جان پر ذرّہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ تمہیں صرف تمہارے اعمال کا بدلہ ملے گا ◉

فَالْيَوْمَ: يقال لهم (بیضاوی، روح البیان)

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿٥٦﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿٥٧﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٨﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٩﴾

پھر اعلان کیا جائے گا آج اہلِ جنّت اپنے مشغلوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ وہ اور ان کے ساتھی مسندوں پر تکیہ لگائے سایوں میں بیٹھے ہیں۔ وہاں ان کو ہر قِسم کے میوے پیش کئے جاتے ہیں اور جو کچھ وہ مانگتے ہیں حاضر کیا جاتا ہے۔ اور ربِ رحیم کی طرف سے ان کو پیغام دیا جاتا ہے: تم پر سلام ہو ◉

فَكِهُونَ: ناعمون (جلالین)

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٦٠﴾

پھر اللہ مجرموں سے مخاطب ہو کر کہے گا: اے مجرمو! آج تم علیحدہ کھڑے ہو جاؤ ◉

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۱﴾

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۲﴾

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۴﴾

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۵﴾

اے بنی آدم! کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ شیطان کی پرستش نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے؟ اور کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ صرف میری ہی عبادت کرنا، یہی سیدھی راہ ہے؟ لیکن شیطان نے تم میں سے ایک کثیر گروہ کو گمراہ کر دیا۔ کیا تم عقل و حواس کھو بیٹھے تھے؟ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ آج اپنے کفر کے سبب اس میں داخل ہو جاؤ ◉

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۶﴾

پھر اللہ ان سے اِعراض کرتے ہوئے کہے گا: آج ہم نے ان کے مُنہ پر مُہر لگا دی ہے۔ ہم سے ان کے ہاتھ بات کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کچھ کرتے تھے ◉

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ: التفات الی الغیبة للایذان بان ذکر احوالھم القبیحة استدعی ان یعرض عنھم (روح البیان)

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤی اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع

اگر ہم چاہتے تو کافروں کی آنکھیں بیکار کر دیتے۔ پھر وہ راستے کی طرف دوڑتے لیکن اُسے کیسے دیکھتے۔

اور اگر ہم چاہتے تو جہاں وہ کھڑے ہیں وہیں ان کے قویٰ باطل کر دیتے اور وہ نہ آگے جا سکتے نہ پیچھے مُڑ سکتے ◉

لَمَسَخْنٰهُمْ: بابطال قواھم (بیضاوی)

اِس آیت میں بتایا ہے کہ اگر ہمیں کافروں کے اعمال کا فوری محاسبہ کرنا منظور ہوتا تو ہم ان سے یہ سلوک کرتے۔ لیکن اللہ کی رحمت نے انہیں مہلت دینا پسند کیا۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾

ہم جسے بہت لمبی عمر دیتے ہیں اس کے قویٰ کو انحطاط کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ پھر وہ کیوں عقل سے کام نہیں لیتے ◉

کل شئ یرجع الی اصلہ : موت خود قیامت کی دلیل ہے۔ کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ (۲۱ : ۱۰۵)

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۷۰﴾

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾

ہم نے اس رسول کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ شعر سے اسے کوئی مناسبت ہے۔ قرآن تو سراسر نصیحت ہے اور بہت پڑھی جانے والی، حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب ہے۔ یہ اِس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ رسول ان لوگوں کو جن میں زندگی کی رمق ہے آنے والے خطرات سے آگاہ کر دے اور کافروں پر حُجت تمام ہو جائے ◉

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۲﴾

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جو چیزیں ہم نے ان کے لئے اپنے خاص دستِ قدرت سے بنائیں ان میں چوپائے بھی ہیں۔ اور وہ ان کے مالک ہیں ◉

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَأْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾

وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

اور ہم نے یہ چوپائے ان کے بس میں کر دیئے۔ سو بعض کو وہ سواری کے کام میں لاتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور ان کے لئے ان چوپایوں میں قسم قسم کے منافع ہیں اور قسم قسم کے مشروبات۔ کیا اب بھی وہ ہمارا شکر ادا نہیں کریں گے ◉

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ ؕ

ان لوگوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ انکی شفاعت کے ذریعہ عذاب سے بچ جائیں ◉

لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ : يمنعون من عذاب الله تعالىٰ بشفاعة الهتهم (جلالين)

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

لیکن وہ ان کو بچا نہیں سکتے خواہ وہ ان کی مدد کے لئے جوق در جوق آ جائیں ◉

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ : الاصنام جند للعابدين، اكدها بانهم لا يستطيعون نصرهم حال ما يكونون جند لهم و محضرون لنصرتهم (رازی)

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

اے رسول! ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہو۔ ہم ان کے وہ راز بھی جانتے ہیں جو وہ چھپا رہے ہیں اور ان کی وہ لن ترانیاں بھی جانتے ہیں جن کا وہ اعلان کر رہے ہیں ◉

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٨﴾

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۖ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٩﴾

کیا انسان نہیں جانتا کہ ہم نے اسے پانی کی ایک بُوند سے پیدا کیا ہے؟ لیکن دیکھو! وہ ہم ہی سے صاف صاف جھگڑنے لگتا ہے۔ وہ ہمارے متعلق عجیب عجیب قصّے گھڑتا ہے اور اپنی اصل کو بھول جاتا ہے وہ کہتا ہے: جب ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو انہیں کون زندہ کرے گا؟ ◉

خَصِيْمٌ: لنا (جلالین)

مَثَلًا: امرًا عجیبًا (بیضاوی) قصۃ عجیبۃ (روح البیان)

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿٨٠﴾ۙ

اے رسول! تُو کہہ: انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ وہ تخلیق کے تمام طریقے جانتا

ہے ◉

اِنِ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنَ الشَّجَرِ الۡاَخۡضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنۡتُمۡ مِّنۡہُ تُوۡقِدُوۡنَ ﴿۸۱﴾

وہی ہے جو تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کرتا ہے اور پھر تم اس آگ سے اور آگ روشن کرلیتے ہو ◉

اَوَلَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَہُمۡ ؕ بَلٰی ٭ وَہُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۲﴾

کیا وہ خدائے قادر و توانا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اِس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسی کوئی اور مخلوق پیدا کردے؟ کیوں نہیں! وہ سب کا خالق، سب کچھ جاننے والا ہے ◉

اِنَّمَاۤ اَمۡرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۸۳﴾

اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ "ہو جا" اور وہ چیز کونًا بعد کونٍ ہو جاتی ہے ◉

کُنۡ فَیَکُوۡن: دیکھئے نوٹ زیر آیت ۲: ۱۱۸ -

فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِہٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ اِلَیۡہِ

تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع ۵/۲۱/۴

پاک ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے۔ تم سب کو چارو ناچار اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ◉

سُورَةُ الصَّفّٰتِ

ربطِ آیات

اس سورۃ میں توحید، رسالت اور حشر نشر کا ذکر ہے۔ اور کفار کے اس اعتراض کا کہ جب ہم مرکر مٹی ہو جائیں گے دوبارہ کیونکر زندہ کئے جائیں گے جواب دیا ہے' اور اس عقیدہ کا کہ جنات جن کی ہم عبادت کرتے ہیں خدا کی بیٹیاں ہیں رَدّ کیا ہے۔

آیت ۲ تا ٦ :-

غلبۂ اسلام کی پیشگوئی کی ہے اور فرمایا ہے کہ اسلام کا غالب آنا اِس بات کی دلیل ہے کہ زمین اور آسمان کا مالک صرف اللہ ہے۔

آیت ۷ تا ۱۱ :-

فرمایا: جس طرح ہم نے تمہاری جسمانی زندگی کے لئے آسمان کو بنایا ہے اسی طرح تمہاری روحانی زندگی کے لئے انبیاء کا سِلسلہ قائم کیا ہے۔ جس طرح اگر کوئی ستارہ ٹوٹ کر زمین کا رُخ کرتا ہے تو راستہ میں تباہ کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر شیاطین رُوحانی آسمان میں خلل ڈالنا چاہیں اور لوگوں کو دھوکہ دینا چاہیں تو ان کی چالیں تباہ کر دی جاتی ہیں اور ہماری گرفت ایسی واضح ہوتی ہے کہ صاف نظر آتی ہے۔

آیت ۱۲ تا ۷۵ :-

کفار کے اِس اعتراض کا کہ جب ہم مرکر مٹی ہو جائیں گے کس طرح دوبارہ زندہ کئے جائینگے جواب دیا ہے۔

فرمایا: جس خدا نے زمین و آسمان پیدا کر دیئے اس کے لئے تمہیں دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں۔ آج تو تم بہت بڑھ بڑھ کر باتیں بنا رہے ہو مگر اُس دن بھیگی بلّی بنے ہوئے کھڑے ہوگے

اور ایک دوسرے پر الزام دھرو گے، پھر تمہیں تمہارے اعمال کی سزا ملے گی اور مومنوں کو ان کے اعمال کا اجر ملے گا۔

اِس سلسلہ میں دوزخ اور جنّت کا نہایت واضح نقشہ کھینچا ہے اور فرمایا ہے کہ ہم نے ان کی ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے مگر وہ اپنے باپ دادا کی پیروی کرنے پر مُصِر ہیں۔

آیت ۷۶ تا ۱۴۹:-

اپنے اِس دعویٰ کی دلیل میں کہ ہم اپنے انبیاء کی مدد کرتے ہیں بعض مشہور انبیاء کے قصّے بیان کئے ہیں۔

آیت ۱۵۰ تا ۱۶۷:-

پھر آیت ۱۲ والے مضمون کی طرف رجوع کیا اور فرمایا تمہارا اِس اعتراض کا کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے ہم کیونکر دوبارہ زندہ کئے جائیں گے ہم نے مکمل جواب دے دیا ہے۔ رہا تمہارا یہ جاہلانہ عقیدہ کہ جن جنّوں سے تم رابطہ رکھتے ہو دراصل فرشتے ہیں اور اللہ کی بیٹیاں ہیں سو تم کیوں نہیں سوچتے کہ اپنے لئے تو تم بیٹے تجویز کرتے ہو اور اللہ کے لئے بیٹیاں۔ کیا تمہارے اِس عقیدہ کے حق میں تمہارے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل ہے؟ تمہارے یہ جِنّ جنہیں تم خدا کی بیٹیاں بنا رہے ہو جہنّم میں داخل کئے جائیں گے۔ تم اور تمہارے جِنّ صرف ان ہی لوگوں کو گمراہ کر سکتے ہو جو جہنّم کا ایندھن ہیں۔ اور تمہارے ان جنّوں کا فرشتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ فرشتے تو ہر وقت ہمارے حکم کی پابندی کرتے ہیں اور ہماری تسبیح میں مشغول رہتے ہیں۔

آیت ۱۶۸ تا ۱۸۱:-

فرمایا: کفار پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ اگر ان کو کوئی ایسی کتاب ملے جو ان کو بامِ عروج تک پہنچا دے تو وہ اس پر ایمان لائیں گے لیکن اب جبکہ وہ کتاب ان کے پاس آگئی ہے جو ان کی عزّت و شرف کی ضامن ہے وہ اس کا انکار کرنے لگے ہیں۔

فرمایا: وہ مغلوب ہوں گے اور ہمارے ماننے والے غالب۔ یہ خدا تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے جو نافذ ہوگا اور جلد ہی نافذ ہوگا۔

آیت ۱۸۲، ۱۸۳:-

جب مضمون دلائل اور براہین کے ساتھ مکمل کر لیا تو دل بے اختیار کہہ اٹھے: رسولوں پر سلام ہو، تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔
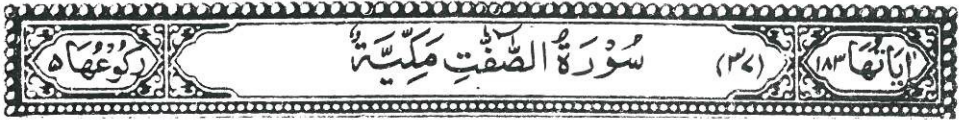
المنزل ۶ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ②

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ③

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ④

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ⑤

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ⑥

میں ان لوگوں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں جو صف بستہ کھڑے ہیں، اور ان کو جو دشمنوں کو پیچھے دھکیلتے ہیں، اور ان کو جو قرآن پڑھ کر سناتے ہیں۔ تم سب کا معبود صرف ایک ہے، وہی جو آسمان اور زمین اور تمام ان چیزوں کا مالک ہے جو ان کے درمیان ہیں، اور مشرق و مغرب کا مالک ہے ◉

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا : اس کے کئی معنی کئے گئے ہیں :-

۱ - وہ علماء جو کفر اور افعالِ شنیعہ سے روکتے ہیں۔

۲ - مجاہد جو دشمنوں کو پیچھے دھکیلتے ہیں۔

۳ - مجاہد جو اپنے گھوڑوں کو ہانک کر آگے بڑھاتے ہیں۔ (بیضاوی)

الْمَشَارِق : اِس کے مندرجہ ذیل معنی ہو سکتے ہیں:۔

۱ - انه اکتفی بذکر المشارق کقوله : تَقِیۡکُمُ الۡحَرَّ (رازی) یعنی مشرق و مغرب دونوں مراد ہیں۔

۲ - تمام ستاروں کے طلوع ہونے کی جگہ۔

۳ - سورج ہر روز نئے مقام سے طلوع ہوتا ہے۔ پس مشارق کے معنی ہیں اس کے ظہور کے مختلف مقامات۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَةِ ۣالۡکَوَاکِبِ ۙ﴿۷﴾ وَ حِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۸﴾

ہم نے نزدیک ترین آسمان کو ستاروں سے سجا رکھا ہے اور اس کو ہر ایک سرکش شیطان سے محفوظ کر دیا ہے ◉

السَّمَآء سے مراد روحانی آسمان اور ستاروں سے مراد انبیاء بھی ہو سکتے ہیں۔

بِزِیۡنَةِ ۣالۡکَوَاکِبِ : بزینة هی الکواکب، والاضافة للبیان (بیضاوی)

وَحِفۡظًا : وحفظنها حفظاً (بیضاوی، جلالین، شوکانی)

لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَ یُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ ٭ۖ﴿۹﴾

دُحُوۡرًا وَّ لَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۱۰﴾

شیطان ملاءِ اعلیٰ کی باتیں نہیں سُن سکتے اور ان کو ہر طرف سے
پھٹکارا اور دھتکارا جاتا ہے۔ان کے لئے ایک دائمی عذاب
ہے ◉

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۱﴾

اور اگر کوئی شیطان چوری سے کوئی بات اچکنے کی کوشش کرے
تو اس کے پیچھے ایک چمکتا ہؤا ستارہ لگ جاتا ہے ◉

اِس بات کو سمجھنے کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ عالمِ جسمانی عالمِ روحانی کا پرتو ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۲﴾

اے رسول! اُن سے پوچھ کہ کیا اُن کا پیدا کرنا زیادہ مشکل
تھا یا تمام ان چیزوں کا جو ہم نے پیدا کیں۔ان کو تو ہم نے
صرف لیس دار کیچڑ سے پیدا کیا ہے ◉

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ص

اے رسول! تُو ان کی نادانی پر حیران ہے اور وہ تیری باتوں
کا تمسخر اُڑاتے ہیں ◉

عَجِبْتَ: اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: تُو اللہ کی کائنات اور اس کی قدرتوں کو دیکھ کر
حیران ہے۔

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ ص

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ⑮

وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑯

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ⑰

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ⑱

جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ نصیحت نہیں مانتے اور جب وہ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اُڑانا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تو کُھلا کُھلا دھوکہ ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہماری صرف ہڈیاں رہ جائیں گی ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے اوّلین باپ دادا بھی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ ◉

يَسْتَسْخِرُوْنَ: يُبالغون فی السُّخرية ويقولون انّه سحر (بیضاوی، روح البیان)

او للطلب علٰی اصله ای یستدعی بعضهم من بعضٍ ان یسخر منها (روح البیان)

استفعال یں مبالغہ یا طلب پایا جاتا ہے۔

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ⑲

اے رسول! تُو ان سے کہہ: ہاں تم زندہ کئے جاؤ گے اور ذلیل بھی کئے جاؤ گے ◉

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ⑳

بس وہ ایک گرجتی ہوئی آواز ہو گی۔ اور ایلو! وہ دیکھنے

لگیں گے ◉

زَجْرَةٌ : صیحة من زجر الراعی غنمه اذا صاح علیها (بیضاوی، روح البیان)

وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۱﴾

وہ کہیں گے : ہائے ہماری کم بختی ! یہ جزا سزا کا دن ہے ◉

هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۵

انہیں آواز آئے گی : یہ فیصلہ کا دن ہے ، وہی جس کا تم انکار کرتے تھے ◉

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۳﴾

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۴﴾ وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۵﴾

پھر اللہ فرشتوں سے کہے گا : ظالموں کو اور ان کے ساتھیوں کو اور ان چیزوں کو جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے اکٹھا کرو اور جہنّم کا راستہ دکھاؤ۔ اور ہاں ذرا ان کو ٹھہراؤ، ان سے کچھ پوچھنا ہے ◉

اُحْشُرُوْا : امر اللہ للملائکة (بیضاوی)

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۶﴾

پھر وہ اُن سے کہے گا: تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ◉

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾

لیکن وہ ایک دوسرے کی کیا مدد کریں گے۔ آج تو وہ سلامتی کی راہیں ڈھونڈ رہے ہیں ◉

الاستسلام: واصلہ طلب السلامۃ (روح البیان)

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے باہم سوال کریں گے ◉

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

ان میں سے بعض دوسروں کو کہیں گے: تم ہمارے پاس سچائی کے علمبردار بن کر آیا کرتے تھے ◉

اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ: اِس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں:۔

۱ - یمین کے معنی حق کے ہیں جیسا کہ کہا: ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ (۷: ۱۸) یقال من اتاہ الشیطٰن من جھۃ الیمین اتاہ من قبل الدین ومن اتاہ من جھۃ الشمال اتاہ من قبل الشھوات (روح البیان) انکم کنتم تخدعوننا ان مقصودکم نصرۃ الحق وتقویۃ الصدق (رازی)

۲ - یمین کے معنی قسم کے ہیں یعنی جب تم ہمارے پاس آتے تھے تو قسمیں کھا کھا کر ہمیں اپنی بات کا یقین دلاتے تھے۔ (جلالین)

۳ - یمین کے معنی قوت کے ہیں جیسا کہ فرمایا: فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًاۢ بِالْيَمِيْنِ (۳۷: ۹۳) یعنی تم

اپنی قوت کے بل بوتے پر ہم سے اپنی بات منواتے تھے۔ (شوکانی)

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۰﴾

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۲﴾

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۳﴾

وہ جواب دیں گے: ہم نے تمہیں ایمان سے منحرف نہیں کیا، تم تو کبھی ایمان لائے ہی نہ تھے، ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا، تم تھے ہی سرکش۔ ہمارے رب کی سزا ہم سب پر واجب ہو گئی ہے، ہم سب کو عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا۔ ہم خود گمراہ تھے، اِس لئے ہم نے تمہیں بھی گمراہ کیا ◉

فَاَغْوَيْنٰكُمْ: المعلل بقوله اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ (جلالین)

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۴﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

اُس دن وہ سب عذاب میں شریک ہوں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کرتے ہیں ◉

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۷﴾ ط

ان لوگوں کی حالت یہ تھی کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبّر سے مُنہ پھیر لیتے تھے اور کہتے تھے: کیا ہم ایک شاعر اور مجنون کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں ◉

یَسْتَکْبِرُوْنَ: عن القبول (شوکانی)

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۸﴾

لیکن وہ نہ شاعر ہے نہ مجنون۔ سچی بات یہ ہے کہ وہ سچائی لے کر آیا ہے اور تمام پہلے رسولوں کی تصدیق کرتا ہے ◉

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۹﴾ ج

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ ۙ

اے منکرو! تمہیں دردناک عذاب چکھنا پڑے گا۔ تمہیں اپنے کئے کا پھل مل کر رہے گا ◉

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۱﴾

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۲﴾ ۙ

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۴۳﴾

عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۴﴾

یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۴۵﴾

بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۴۶﴾

لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ ﴿۴۸﴾

كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

لیکن اللہ کے برگزیدہ بندوں کا حال جدا ہے۔ ان کے لئے جانا پہچانا رزق ہے یعنی میوے۔ اور وہ ان باغوں میں جہاں خوشیاں اور مسرتیں کھیلتی ہیں عزّت کے ساتھ آمنے سامنے شہ نشینوں پر بٹھائے جائیں گے۔ بہتے ہوئے چشموں سے بھرے ہوئے ساغر، سفید اور خوش ذائقہ، بار بار ان کے سامنے لائے جائیں گے، ان سے نہ تو بدمستی ہو گی اور نہ ان کو پی کر ان کے ہوش زائل ہوں گے۔ اور ان کی حضوری میں ایسی عورتیں ہوں گی جن کی نظریں انہی پر جمی رہیں گی، خوبصورت آنکھوں والی جو یوں دکھائی دیں گی گویا کہ ناسفتہ موتی ہیں ◉

بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ: صفتان لکأس (بیضاوی، شوکانی)

قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ: قصرن ابصارھن علی ازواجھن (کشاف، بیضاوی، جلالین، روح البیان، شوکانی)

بَيۡضٌ: اللؤلؤ (طبری، شوکانی)

مَّكۡنُوۡنٌ: المصئون عن الکسر (شوکانی) والعرب تقول لکل مصئون: مکنون (طبری)

اور وہ ساغر اٹھائے ہوئے ایک دوسرے کی طرف رخ کئے باہم سوال کریں گے ◉

فَاَقۡبَلَ: معطوف علی یطاف علیھم ای یشربون فیتحادثون علی الشراب (کشاف، بیضاوی، رازی، روح البیان، شوکانی)

فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۵۱﴾

قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ﴿۵۲﴾

يَّقُوۡلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿۵۳﴾

ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيۡنُوۡنَ ﴿۵۴﴾

ان میں سے ایک کہے گا: میرا ایک ساتھی تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا: کیا تم واقعی قیامت کے قائل ہو۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہماری صرف ہڈیاں رہ جائیں گی ہمارا حساب کتاب لیا جائے گا ◉

قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿۵۵﴾

پھر وہ کہے گا: کیا تم دوزخ کی طرف جھانک کر دیکھو گے؟ ◉

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ: قَالَ کا فاعل وہ مومن شخص بھی ہو سکتا ہے جس کا آیت ۵۴ میں ذکر ہے (کشاف، بیضاوی، جلالین، رُوح البیان، شوکانی) اور اللہ تعالیٰ بھی (کشاف، شوکانی)

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾

اور وہ جھانک کر دیکھے گا اور اپنے ساتھی کو عین جہنّم کے وسط میں پائے گا ◉

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۷﴾

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۸﴾

وہ اس سے کہے گا: اللہ گواہ ہے! تُو نے تو مجھے ہلاک کر ہی دیا تھا۔ اگر میرے رب کا فضل میرے شاملِ حال نہ ہوتا تو آج مَیں بھی پکڑ لیا جاتا ◉

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۹﴾

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۶۰﴾

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۱﴾

اس پر اہلِ جنّت ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا ہمیں دائمی

زندگی مل گئی ہے اور سوائے اس موت کے جو ہم پر اس سے پہلے آچکی ہے ہم پر کوئی اور موت نہیں آئے گی ؟ اور کیا ہم عذاب نہیں دئے جائیں گے ؟ یہ تو بہت ہی بڑی کامیابی ہے ◉

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ : عطف علی محذوف ، ای نحن مخلدون منعمون فما نحن بمیتین (کشاف ، بیضاوی ، روح البیان ، شوکانی)

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

عمل کرنے والے کچھ ایسی ہی کامیابی کے لئے کوشش کریں ◉

لِمِثْلِ هٰذَا : لنیل مثل ھٰذا (بیضاوی ، روح البیان)

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾

کیا ضیافت کا یہ سامان بہتر ہے یا تھوہر کا درخت ؟ ہم نے

اس درخت کو ظالموں کے لئے عذاب کا سامان بنایا ہے۔ وہ ایک
ایسا درخت ہے جو جہنّم کی جڑ سے اُگتا ہے۔ اِس کے پھل
سانپ کے پھن کی مانند ہیں۔ اہلِ دوزخ اس کو کھائیں گے اور
اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے۔ اور اس کے بعد انہیں کھولتے
ہوئے پانی کا مکسچر ملے گا۔ اور ان کا آخری ٹھکانا جہنّم ہوگا ◉

رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ : الزجاج اور الفراء کہتے ہیں کہ شیطان سے مراد سانپ ہے (شوکانی)
یہ بھی جائز ہے کہ شیطان سے مراد معروف شیطان ہو جس طرح خوبصورتی کے لئے فرشتے سے
تشبیہہ دی جاتی ہے جیسا کہ فرمایا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْم (۱۲ : ۳۲) اسی طرح بدصورتی کیلئے
شیطان سے تشبیہہ دی گئی ہے (روح البیان)

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۷۰﴾
فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۱﴾

انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا اور وہ ان کے نقشِ
قدم پر یوں دوڑتے چلے جا رہے ہیں گویا کوئی انہیں پیچھے
سے ہانک رہا ہے ◉

يُهْرَعُوْنَ : بادروا الی ذالك من غير توقف (بیضاوی) يُستحثون من خلفهم
(شوکانی) مجہول کا صیغہ بلا توقف اور فطرتی جوش کے معنی پیدا کر رہا ہے۔ دیکھئے تمہید صد۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۲﴾
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۳﴾
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۴﴾

ع ۳ ۵ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۷۵﴾

اُن سے پہلے اگلے زمانہ کے بہت سے لوگ گمراہ ہوئے۔ ہم نے ان کی طرف اپنے رسولوں کو بھیجا جو انہیں آنے والے خطرات سے آگاہ کرتے تھے۔ لیکن دیکھ! ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جن کو آنے والے خطرات سے آگاہ کر دیا گیا تھا! البتہ اللہ کے برگزیدہ بندوں کا حال جدا ہے ◉

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿۷۶﴾

نوح نے ہمیں پکارا اور ہم نے اس کی پکار کو سُنا۔ دیکھ! ہم کیا خوب سُنتے ہیں!! ◉

فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ: فاجبناه احسن الاجابة فواللہ لنعم المجیبون نحن (بیضاوی)

وَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿۷۷﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِينَ ﴿۷۸﴾

ہم نے اسے اور اس کے لوگوں کو ایک بہت بڑی مصیبت سے نجات دی اور صرف اسی کی ذریت کو باقی رکھا ◉

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿۷۹﴾

سَلٰمٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۰﴾

اور ہم نے اس کے بعد آنے والی نسلوں کی زبان پر یہ الفاظ
جاری کر دیئے: تمام جہانوں میں نوح پر سلام ہو ◉
سَلٰمٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ: فی محل نصب مفعول ترکنا (شوکانی)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۸۱﴾
اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸۲﴾
ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۸۳﴾

ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی اجر دیتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن
بندوں میں سے تھا۔ اور نہ صرف یہ کہ ہم نے اسے اور اسکے
لوگوں کو بچا لیا ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا ◉
ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ: ھو عطف علٰی نَجَّیۡنٰهُ (روح البیان) صاحبِ روح البیان
کہتا ہے کہ ثُمَّ یہاں تراخی کے لئے نہیں آیا کیونکہ پہلے غرق کرنے کا واقعہ پیش آیا اور پھر نجات
دینے کا۔

وَاِنَّ مِنۡ شِیۡعَتِهٖ لَاِبۡرٰهِیۡمَ ﴿۸۴﴾

اور ابراہیم بھی اس کا ہم مسلک تھا ◉

مِنۡ شِیۡعَتِهٖ: تابعیه (روح البیان)

اِذۡ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلۡبٍ سَلِیۡمٍ ﴿۸۵﴾

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۶﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۸﴾

تمہیں وہ وقت یاد ہے جب وہ اپنے رب کے حضور دل و جان سے حاضر ہوا، جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: یہ کیا چیزیں ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو! کیا تم نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبود اِس لئے بنا رکھے ہیں تاکہ تم جھوٹ کو فروغ دو۔ تم نے رب العٰلمین کو کیا سمجھ رکھا ہے؟ ◉

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ: أتريدون اٰلھۃً دون اللہ اِفکًا (کشاف، بیضاوی، روح البیان، شوکانی)

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۹﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۹۰﴾

اور اس نے ستاروں کو غور سے دیکھا اور کہا: مَیں تم سے بیزار ہوں ◉

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ: اِس کے کئی معنی ہوسکتے ہیں:۔

۱۔ جیساکہ انعام ۷۷تا۷۹ میں وضاحتاً اور آیت ۸۶ تا ۸۸ میں کنایۃً بیان کیا گیا ہے وہ لوگ چاند، سورج اور ستاروں کی پرستش کرتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان اجرامِ فلکی کا مطالعہ کیا اور کہا کہ مجھے تو ان میں کوئی خدائی والی بات نظر نہیں آتی، مَیں تمہارے اعتقادات سے بیزار ہوں۔

۲ ۔ فلان ینظر فی النجوم : اذا تفکر کیف یصنع (اقرب) الخلیل اور المبرد کہتے ہیں یقال للرجل اذا فکر فی الشئ یدبرہ : نظر فی النجوم (شوکانی) یعنی جب کوئی آدمی کسی معاملہ پر غور کرتا ہے تو کہتے ہیں نَظَرَ فِی النُّجُوْمِ ۔ اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے : اور اس نے ان کے اعتقادات پر غور کیا اور کہا : مجھے تمہارے اعتقادات سے نفرت ہے ۔

۳ ۔ نجم فلان الدَّینَ کے معنی ہیں اداہ نجوما (اقرب) یعنی اس نے اپنا قرض ٹکڑے ٹکڑے کرکے ادا کیا ۔ پس اِس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں نَظَرَ فی نجوم کلامھم و متفرقات اقوالھم (رازی) یعنی اس نے ان کے مختلف عقائد اور خیالات پر غور کیا اور دیکھا کہ بُت پرستی کے نتیجہ میں ان کی وحدتِ ملّی پارہ پارہ ہو چکی ہے اور کہا مَیں تم سے بیزار ہوں ۔

۴ ۔ لیس لھٰذا الحدیث نجم ای اصل ۔ یقال ھو من نجم صدق (اقرب) گویا نجم کے معنی اصل کے بھی ہیں اِس اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے نظر فی نجوم اقوالھم فرائ انھم من نجم کذب فقال انی سقیم (رازی) ان کے اعتقادات پر غور کیا اور دیکھا کہ قوم کی تعمیر اکاذیب پر ہوئی ہے اور کہا مَیں تم سے بیزار ہوں ۔

اِنِّیْ سَقِیْمٌ : یہ الفاظ بیزاری کے اظہار کے لئے بولتے ہیں جیسے انگریزی میں کہتے ہیں : I AM SICK OF YOU گویا اِنِّیْ سَقِیْمٌ کے معنی ہیں انّی سقیم القلب (بیضاوی)

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۱﴾

چنانچہ وہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے ◉

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۳﴾

اور وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس چلا گیا اور ان سے کہنے لگا : تمہارے سامنے جو یہ کھانے پڑے ہیں تم انہیں

کھاتے کیوں نہیں ؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے ؟ تم بولتے کیوں نہیں؟ ◉

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿٩٣﴾

اس کے بعد وہ ان پر پل پڑا اور پورے زور سے مار مار کر ان کو توڑنے لگا ◉

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ : فراغ علیهم یضربهم ضربا علی قوۃ (بیضاوی)

فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٥﴾

جب لوگوں کو پتہ چلا کہ ان کے بُت توڑ دیئے گئے ہیں تو وہ بھاگے بھاگے ابراہیم کے پاس پہنچے ◉

فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ : ف کا عطف محذوف پر ہے۔

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٦﴾

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

اُس نے ان سے کہا : کیا تم اپنے ہاتھوں کی تراشی ہوئی چیزوں کو پوجتے ہو جبکہ اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور تمہاری مصنوعات کو بھی ◉

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٨﴾

انہوں نے کہا : اس کے لئے ایک چتا تیار کرو اور اسے دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دو ◉

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٩﴾

انہوں نے اس کے خلاف ایک سازش کا فیصلہ کیا لیکن ہم نے ان کو نیچا دکھا دیا ◉

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۱۰۰﴾

اور ابراہیم نے کہا: مَیں وہیں جاؤں گا جہاں میرا رب مجھے حکم دے گا وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا ◉

اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ: الی حیث امرنی ربّی (بیضاوی) اس کے معنی ذھاب الی اللّٰہ کے بھی ہیں۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾

اور وہ دست بدعا ہو کر اپنے رب سے کہنے لگا: اے میرے رب مجھے ایک صالح بیٹا عطا کر ◉

رَبِّ هَبْ لِیْ: وَلَدًا (جلالین، رُوح البیان)

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۲﴾

سو ہم نے اسے ایک بُردبار لڑکے کی بشارت دی ◉

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۳﴾

اور جب وہ لڑکا اس عمر کو پہنچا کہ اس کے کام میں اس کا ہاتھ بٹانے لگا ابراہیم نے اسے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مَیں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اِس معاملہ پر غور کر اور مجھے بتا کہ تیری کیا رائے ہے۔
اس نے جواب دیا: باپ! جو حکم تجھے دیا گیا ہے بجا لا۔ انشاءاللہ تُو مجھے ثابت قدم پائے گا ◉

بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ: یسعٰی معهٗ فی اعمالہٖ (بیضاوی) یسعٰی معهٗ و یعینهٗ (جلالین)

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۴﴾ ج
وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۵﴾ لا
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۶﴾

جب باپ اور بیٹے نے قضائے الٰہی کے سامنے سرِتسلیم خم کر دیا اور ابراہیم نے اپنے بیٹے کو کروٹ کے بَل لٹا دیا ہم نے ابراہیم کو پکار کر کہا: اے ابراہیم! تُو نے اپنی خواب پوری کر دی۔
ہم نیکوکاروں کو ان کا اجر اسی طرح دیتے ہیں ◉

وَنَادَیْنٰهُ: جملة نادینٰہ جواب لما بزیادۃ الواو (جلالین)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۷﴾
وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۸﴾

یہ ایک ایسا امتحان تھا جو کھرے اور کھوٹے کو پرکھ دیتا ہے۔

اور ہم نے ایک بہت بڑی قربانی کے بدلہ اسمٰعیل کو بچا لیا ⦿

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۱۰﴾

اور ہم نے اس کے بعد آنے والی نسلوں کی زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیئے: ابراہیم پر سلام ہو ⦿

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی اجر دیتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا ⦿

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

اور ہم نے اسے اسحٰق کی بشارت دی۔ جسے نبی اور صالح بننا تھا ⦿

نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ: حالین (بیضاوی)

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا

مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۴﴾ ع ۳

اور ہم نے ابراہیم کو بھی برکت دی اور اسحٰق کو بھی۔ ان کی ذریت میں نیکوکار بھی ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے بھی ◉

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ ج

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ ج

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ ج

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ج

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۹﴾ ج

اور ہم نے موسٰی اور ہارون پر بھی انعام کئے۔ اور ان کو اور ان کی قوم کو ایک بہت بڑی مصیبت سے نجات دی۔ ہم نے ان لوگوں کی مدد کی اور وہ ظاہر و باہر غالب آئے۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایک ایسی کتاب دی جو ہر ایک بات کو کھول کر بیان کرتی تھی۔ اور ہم نے انہیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کی ◉

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ لا

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور ہم نے ان کے بعد آنے والی نسلوں کی زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیئے : موسٰی اور ہارون پر سلام ہو ◉

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی اجر دیتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ◉

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

الیاس بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا ◉

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

تمہیں وہ وقت یاد ہے جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تمہیں اللہ کا کوئی خوف نہیں ؟ کیا تم بَعل کے آگے التجائیں کرتے ہو اور اس خدا کو چھوڑ دیتے ہو جو احسن الخالقین ہے، یعنی اللہ کو جو تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اوّلین آباؤ اجداد کا بھی ◉

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۹﴾

لیکن سوائے اللہ کے برگزیدہ بندوں کے ان سب نے اس کا انکار کیا۔ یقیناً وہ دائمی عذاب میں رکھے جائیں گے ◉

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ : مستثنیٰ من الواو لامن المحضرین لفساد المعنی (بیضاوی، روح البیان)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ لا

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

اور ہم نے اس کے بعد آنے والی نسلوں کی زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیئے : الیاس پر سلام ہو ◉

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی اجر دیتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا ◉

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ ط

لوط بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا ◉

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ لا

اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۷﴾

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۸﴾

وَ بِالَّیْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ ع ۴ ۲۵ ۸

تمہیں وہ وقت یاد ہے جب ہم نے اسے اور سوائے اس بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں سے تھی اس کے تمام اہل و عیال کو بچا لیا اور دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ تمہارا ان لوگوں کے آثار پر دن رات گزر ہوتا ہے۔ کیا تم جانتے بوجھتے عقل سے کام نہیں لیتے ؟ ◉

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ : افتشاھدون ذالك فلا تعقلون (روح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۴۰﴾

یونس بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا ◉

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۱﴾

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۲﴾

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۳﴾

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۵﴾

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۶﴾

وَاَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۷﴾

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۸﴾

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۹﴾

تمہیں وہ وقت یاد ہے جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کی طرف گیا۔ اس نے قرعہ ڈالا اور ہار گیا۔ پھر اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ اسے مچھلی نگل گئی اور اس نے اپنے نفس کو ملامت کی۔ اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو قیامت تک مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتا۔ اور جبکہ وہ آزردہ اور نڈھال تھا ہم نے اسے ایک چٹیل میدان میں لا پھینکا۔ اور ہم نے اس کے اوپر ایک بیلدار درخت اُگا دیا۔ اس کے بعد ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ اس سے اُوپر لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ وہ لوگ اس پر ایمان لے آئے چنانچہ ہم نے انہیں ایک مقررہ مدت تک انواع و اقسام کے فوائد سے متمتع کیا ●

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ : اس کے یہ معنی نہیں کہ مچھلی نے قیامت تک زندہ

رہنما تھا۔ یبعثون سے مراد اس زمانہ کے لوگ ہیں یا ان کی روحانی نشأۃ یا یہ الفاظ روزمرہ کی بول چال کو مدِّ نظر رکھ کر لمبے عرصہ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ ہم اپنی عام بول چال میں کہتے ہیں مَیں قیامت تک تیرا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ مَیں بھی اور تُو بھی قیامت تک زندہ رہیں گے بلکہ اس سے مراد غیر معیّن لمبا عرصہ ہوتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٥٠﴾

أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ﴿١٥١﴾

أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥٢﴾

وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٥٣﴾

أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿١٥٤﴾

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٥﴾

اے رسول! تُو ان سے پوچھ کہ کیا تیرے ربّ کے ہاں تو بیٹیاں ہیں لیکن ان کے ہاں بیٹے؟ کیا ہم نے فرشتوں کو انکی موجودگی میں عورت کی شکل و صورت پر بنایا تھا؟ دیکھو! یہ ان لوگوں کی من گھڑت باتیں ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ یہ سراسر جھوٹے ہیں۔ کیا اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو ترجیح دی؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے! تم کیسے فیصلے کرتے ہو! ◉

فَاسْتَفْتِهِمْ: معطوف علی مثلہٖ (کشاف، بیضاوی) اس کا عطف آیت ۱۲ پر کر کے پھر

اصل مضمون کی طرف عود کیا ہے۔

وَلَدَ اللّٰهُ : ولد کا لفظ بیٹے بیٹیوں دونوں پر بولا جاتا ہے۔

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٦﴾

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٧﴾

فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٨﴾

کیا تم سوچتے نہیں ؟ یا کیا تمہارے پاس کوئی قطعی دلیل ہے ؟ اگر تم اپنے دعوٰی میں سچے ہو تو ذرا اپنی الہامی کتاب ہی کو اپنی تائید میں پیش کرو ◉

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٩﴾

ان لوگوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان رشتہ تجویز کر رکھا ہے۔ لیکن جِنّ خوب جانتے ہیں کہ ایسی بات کہنے والے لوگ دائمی عذاب میں رکھے جائیں گے ◉

آیت ۱۵۹، ۱۶۰ میں خطاب سے غیبت کی طرف التفات کیا ہے۔ اِس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ تمہارے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہیں اور اب تم سے بات کرنا لاحاصل ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٦٠﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۱﴾

اللہ ان عیوب سے پاک ہے جن سے یہ لوگ اسے متہم کرتے ہیں۔ لیکن اللہ کے برگزیدہ بندے اس کے متعلق ایسی باتیں نہیں کرتے ◉

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ : برآء من ان یصفوہ بہ (روح البیان)

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۴﴾

مشرکو! تم اور تمہارے معبود ان لوگوں کے سوا جن کے لئے جہنّم کی آگ میں جلنا مقدر ہے کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے ◉

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۵﴾

وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۶﴾

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

ملائکہ کہتے ہیں ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک جانا پہچانا مقام ہے۔ ہم صف باندھے کھڑے ہیں اور ہر وقت اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں ◉

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۹﴾

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

دیکھو! اِس سے پہلے یہ لوگ کہا کرتے تھے: اگر پہلے لوگ ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب چھوڑ جاتے جس کے ذریعہ ہم عزّت و شرف حاصل کر سکتے تو ہم اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے۔ لیکن جب ان کے پاس وہ کتاب آئی جو ان کی عزّت و شرف کی ضامن ہے تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ وہ انکار کے عواقب جلد ہی دیکھ لیں گے ◉

فَكَفَرُوْا بِهٖ: لما جاءهم الذكر الّذی هو اشرف الاذكار (بیضاوی) الفاء فصيحة۔ ای فجاءهم ذکر ای ذکر سیّد الاذکار (روح البیان)

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

ہم اپنے بندوں سے یعنی رسولوں سے پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ہماری مدد صرف انہی کو حاصل ہو گی اور بالآخر ہمارا لشکر

ہی غالب آئے گا ◉

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٥﴾

وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٦﴾

اے رسول! منکروں کو کچھ دیر کے لئے ان کے حال پر چھوڑ دے۔ ذرا دیکھ ان پر کیا گزرتی ہے۔ وہ جلد ہی دیکھ لیں گے کہ ہم تیرے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں ◉

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٧﴾

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٨﴾

کیا وہ ہمارے عذاب کے لئے بیتاب ہیں؟ لیکن جس دن ہمارا عذاب عین ان کے آنگن میں آ اُترے گا تو ان لوگوں کے لئے جنہیں آنے والے عذاب سے آگاہ کیا جا چکا ہے بہت ہی بُرا دن چڑھے گا ◉

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٩﴾

وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٨٠﴾

اے رسول! منکروں کو کچھ دیر کے لئے ان کے حال پر چھوڑ دے۔ ذرا دیکھ ان پر کیا گزرتی ہے۔ وہ جلد ہی دیکھ لیں گے کہ ہم تیرے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں ◉

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۚ﴿۱۸۱﴾

تیرا ربّ، جو تمام عزّت اور قوّت کا مالک ہے ان عیوب سے پاک ہے جو یہ لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں ◉

وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۚ﴿۱۸۲﴾

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۸۳﴾ ع ۵ ۴/۹

رسولوں کے لئے سلامتی ہے۔ اور تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے ◉

سُورَۃُ صٓ

ربطِ آیات

اِس سُورۃ میں قرآن اور رسول کی حقانیت کو واضح دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔

آیت ۲ ، ۳ :۔

فرمایا : قرآن خدا نما ہے اور انسانیت کے شرف اور عزّت کا ضامن ۔ کافر اگر اس کو نہیں مانتے تو اس کی وجہ کتاب کے شواہد کی کمی نہیں بلکہ جھوٹی عزّت اور اللہ اور رسول کی مخالفت ہے جو ان کو ایمان سے دُور رکھے ہوئے ہے۔

آیت ۴ :۔

فرمایا : اگر یہ لوگ قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے تو جس طرح پہلی قومیں ہلاک کر دی گئیں یہ بھی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

آیت ۵ تا ۱۱ :۔

فرمایا : باوجود اِس کے قوم کی حالت تقاضا کرتی تھی کہ ان کو عواقب سے ڈرانے والا کوئی آئے۔ جب ان کو عواقب سے ڈرانے والا آیا انہوں نے اسے ساحر اور کذّاب کا لقب دیا اور جب اس نے ان کو توحید کی تعلیم دی تو انہوں نے کہا یہ کیا تعلیم ہے کہ تمام معبودوں کو گڈمڈ کر کے ایک معبود بنا دیا ہے ۔ یہ باتیں ہم نے پہلے نہیں سُنی تھیں۔

فرمایا : قرآن قوموں کی عزّت اور شرف کا ضامن ہے، اس کا انکار کروگے تو سخت عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے ، آخری فیصلہ خدا کی منشاء کے مطابق ہو گا تمہاری منشاء کے مطابق نہیں۔

آیت ۱۲ تا ۱۶ :۔

فرمایا : تم تمام قبیلے اکٹھے ہو کر ہمارے رسول کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو تم ابھی اور یہیں شکست

کھاؤ گے اور تمہارا انجام وہی ہوگا جو پہلے مُکذّبین کا ہُوا۔

آیت ۱۷ تا ۲۷:۔

فرمایا: کفار کہتے ہیں کہ قیامت سے ہمیں کیا ڈراتا ہے ہم پر ابھی عذاب لے آ۔ تُو ان کی باتوں پر صبر کر اور ان کو داؤد کا قصّہ سُنا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو حکومت دی اور فصل الخطاب عطا کیا۔

اِن آیات میں واضح اشارہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنی قوم پر حاکم مقرر کیا اِسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقرر کرے گا اور وہ ان کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے۔

آیت ۲۸ تا ۳۰:۔

فرمایا: ہم نے یہ تمام کائنات بے مقصد نہیں بنائی۔ انسان کی تخلیق کا بھی ایک مقصد ہے اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہم نے قرآن کو بھیجا ہے اور انبیاء کا سِلسلہ قائم کیا ہے۔

آیت ۳۱ تا ۴۱:۔

حضرت داؤدؑ کے ذکر کے بعد سلیمان کا قِصّہ بیان کیا ہے اور پھر فرمایا کہ ہم نے اس کے تخت پر ایک جسدِ بیجان کو بٹھا دیا جس پر سلیمان نے دعا کی کہ مجھے ایسا ملک عطا کر جو کسی ایسے شخص کو نہ ملے جو مجھ میں سے نہیں۔

اِن آیات میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان کی اس دعا کے نتیجہ میں آپ کے وارث ہوئے۔ پھر فرمایا کہ جس طرح سلیمان کی حکومت سمندروں پر اور دُور دراز کے علاقوں پر ہوئی اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہواؤں اور سمندروں اور دُور دراز کے ملکوں پر ہوگی اور گھوڑے الصافنات الجیاد آپ کی حکومت میں ایک اہم کردار ادا کریں گے اور جب ایک وقت وہ توارت بالحجاب ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ دوسرے رنگ میں واپس لائے جائیں گے۔

الصافن اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو تین ٹانگوں پر کھڑا ہو۔ ہوائی جہاز بھی تین ٹانگوں پر کھڑا ہوتا ہے۔ جواد ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں جو لمبی گردن والا ہو۔ ہوائی جہاز کی لمبی گردن

ہوتی ہے۔ پہلی کتب میں ہوائی جہاز کا تصوّر ہوائی گھوڑے کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔

آیت ۴۲ تا ۴۵ :-

آیت ۷ کو ایک بار پھر غور سے پڑھئے۔ اِس سلسلہ میں حضرت داؤد حضرت سلیمان اور حضرت ایّوب کے قصّے بیان کرنے سے یہ مقصد ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر من وجہٍ یہ تمام قصّے صادق آئیں گے۔ اِن آیات میں حضرت ایّوب کی ایک آب وگیاہ والی زمین میں ہجرت کا ذکر ہے۔ جس طرح حضرت ایّوب اپنے مرکب پر چڑھ کر اس زمین پر پہنچے اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرکب پر چڑھ کر مدینہ کی سرسبز وشاداب زمین میں ہجرت کرکے گئے۔

آیت ۴۶ تا ۶۵ :-

اس کے بعد حضرت ابراہیم، اسحٰق، یعقوب، اسمٰعیل، الیسع اور ذوالکفل کا ذکر کرکے فرمایا کہ عزّت اور شرف حاصل کرنے کا طریق وہی ہے جو ان لوگوں نے اختیار کیا۔ وہ دُنیا میں بھی کامیاب ہوئے اور جنّت کے بھی وارث بنے۔ پھر اہلِ جنّت کے ذکر کے ساتھ اہلِ دوزخ کا ذکر بھی کر دیا تا کہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آجائیں۔

آیت ۶۶ تا ۸۶ :-

فرمایا: اللہ ہی عبادت کے لائق ہے جو زمین و آسمان کا ربّ ہے۔ وہ زبردست حملوں سے اپنے نبی کی صداقت کو ثابت کرے گا۔ قرآن تو تمہاری خوشحالی کا ضامن ہے اور تم اس سے مُنہ پھیر رہے ہو۔ دیکھو! جب بھی ہم آدمؑ کو بھیجتے ہیں تو آسمانوں میں ایک شور مچ جاتا ہے، تمام طاغوتی طاقتیں اس کے مشن کو ناکامیاب کرنے کے لئے جمع ہو جاتی ہے۔ اب ہم آخری آدم کو بھیج رہے ہیں اور شیطان اپنے تمام لشکروں کے ساتھ اس کے مقابل پر نکل آیا ہے، لیکن فتح ہمارے آدم کی ہوگی اور شیطان اور اس کے لشکر واصلِ جہنّم ہوں گے۔

آیت ۸۷ :-

آخر میں فرمایا کہ اے رسول تُو ان لوگوں سے کہہ: مَیں اپنی خدمت کا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ تم دیکھو گے کہ جلد ہی تمام قومیں قرآن کے ذریعہ عزّت اور شرف حاصل کریں گی۔

آیاتہا ۸۹ (۳۸) سُوْرَۃُ صٓ مَکِّیَّۃٌ رکوعہا ۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ②

مَیں سچّا خدا ہوں ۔ مَیں قرآن کو جو تمام قوموں کو عزّت و شرف بخشنے والا ہے گواہ ٹھہراتا ہوں کہ مَیں سچّا خدا ہوں ◉

بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّشِقَاقٍ ③

کافر اگر قرآن کو نہیں مانتے تو اس میں قرآن کا کیا قصور ہے ۔ بات صرف اتنی ہے کہ ان کو جھوٹی عزّت اور اللہ اور رسول کی مخالفت خراب کر رہی ہے ◉

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

بَلْ : ای ما کفر بہ من کفر لخلل وجدہ فیہ بل (بیضاوی)

شِقَاق : خلاف للّٰہ ولرسولہٖ (بیضاوی ، رُوح البیان) خلاف وعداوۃ للنّبی (جلالین)

قرآن تمام دُنیا کو ایک قوم بنانا چاہتا ہے ۔ جب خدا ایک ہے تو لوگ بھی ایک ہی ہونے

چاہئیں۔ لیکن یہ لوگ مختلف خداؤں کو مانتے ہیں۔ کسی کا خدا سوشلزم ہے، کسی کا سرمایہ داری، کسی کا آمریت، اور کسی کا جمہوریت۔ قرآن سب باطل خداؤں کو ختم کرکے تمام دُنیا کو دینِ واحد پر جمع کرنا چاہتا ہے۔ اہلِ دُنیا اُسی وقت آپس کی جنگ وجدال سے بچ سکتے ہیں جب سب کا ایک ہی خدا، ایک ہی رسول، اور ایک ہی قبلہ ہو۔

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۴﴾

کتنی ہی قومیں ہیں جنہیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دیا! جب وہ پکڑے گئے تو انہوں نے بہت واویلا کیا۔ لیکن وہ وقت بھاگنے کا وقت نہیں تھا ◉

فَنَادَوْا: عند نزول بأسنا (رُوح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ: لیس الحینُ حین مناص (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

مَنَاص: فرار (جلالین) فوت وفرار ونجاۃ (روح البیان)

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۵﴾

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۶﴾

ان کو بہت عجیب نظر آ رہا ہے کہ ان کے پاس عواقب سے آگاہ کرنے والا خود انہی میں سے آ گیا ہے۔ منکرین کہتے ہیں:

یہ شخص فریبی ہے، سخت جھوٹا ہے۔ کیا اس نے تمام معبودوں کا ایک معبود بنا دیا ہے؟ یہ بڑی عجیب بات ہے ◉

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۚۖ ﴿۷﴾

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۚۖ ﴿۸﴾

ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ ﴿۹﴾

ان کے سردار اپنی راہ لیتے ہوئے کہتے ہیں: جاؤ اور اپنے خداؤں کی عبادت پر قائم ہو جاؤ۔ جو باتیں یہ شخص کر رہا ہے ان کے پیچھے کوئی منصوبہ کارفرما ہے۔ آخری مذہب کے متعلق ہم نے کوئی ایسی بات نہیں سُنی تھی۔ یہ قرآن اس نے ازخود بنا لیا ہے۔ کیا ہم سب میں صرف یہی اِس قابل تھا کہ اس پر وہ کتاب نازل ہوتی جس سے قوموں نے شرف پانا تھا۔

کیا غلط اندازِ فکر ہے ان کا۔ قرآن اس نے از خود نہیں بنا لیا۔ بات صرف اتنی ہے کہ یہ لوگ میری اس کتاب کے متعلق شک کرتے ہیں جسے مَیں نے قوموں کے لئے شرف اور

عزت کا موجب بنایا ہے۔ لیکن ان کا یہ شک دیرپا نہیں ہوگا۔
ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں دیکھا ◉

اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ: لشئ یتمنی (بیضاوی)
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ: کائن فی الملّة الأخرة (کشاف)
بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ: بل لم یذوقوا عذابی، فاذا ذاقوہ زال شکھم (بیضاوی، کشاف)

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ﴿۱۰﴾ ج اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا قف فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ﴿۱۱﴾

کیا وہ تیرے سب پر غالب، سب کے داتا رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہیں؟ یا کیا آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اُن کی حکمرانی میں ہے؟ اگر یہی بات ہے تو وہ کسی ذریعہ سے آسمان پر چڑھ جائیں اور اپنی منشاء کے مطابق فیصلے صادر کر لیں ◉

فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ: جواب شرط محذوف (بیضاوی، رُوح البیان، شوکانی)

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۲﴾

یہ کیا حقیر سا لشکر ہے جو تمام قبیلوں سے اکٹھا ہو کر آیا ہے جو ابھی اور یہیں شکست کھائے گا ◉

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ: ما تریدہ للتقلیل کقولك اکلت شیئًا ما (بیضاوی) وما ھی

صفة لجند لإفادة التعظيم والتحقير (شوکانی)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿۱۳﴾

وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّأَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۚ أُولٰٓئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿۱۴﴾

إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۵﴾ ع

ان سے پہلے نوح کی قوم نے، عاد نے اور فرعون نے جس کی سلطنت بہت محکم تھی رسولوں کا انکار کیا تھا۔ اسی طرح ثمود اور لُوط کی قوم اور جنگل کے رہنے والوں نے اپنے رسولوں کا انکار کیا تھا۔ یہی وہ قومیں ہیں جنھوں نے رسولوں کے خلاف گروہ بندی کی۔ ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کا انکار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوُا کہ ان پر عذاب واجب ہو گیا ◉

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۶﴾

یہ لوگ صرف ایک دھماکے کے منتظر ہیں جس کے جھٹکوں میں وقفہ نہیں ہو گا ◉

مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ : ای ما للصیحة من توقف مقدار فواق۔ ففیه تقدیر مضاف۔ (روح البیان)

فَوَاق : وہ وقفہ جو دودھ دوہنے کے درمیان ہوتا ہے۔ یا وہ وقفہ جو دودھ دوہتے وقت ہاتھ کھولنے اور بند کرنے کے درمیان ہوتا ہے۔ یعنی وہ جھٹکے پے درپے ہوں گے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾

وہ کہتے ہیں : اے ہمارے ربّ ! ہمیں ہمارے عذاب کا حصّہ جلدی، روزِ حساب سے پہلے ہی دے دے ◉

قِطَّنَا : قطّنا من العذاب (بیضاوی) نصیب (شوکانی، اقرب)

وہ یہ الفاظ استہزاء کے طور پر کہتے ہیں (جلالین)

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿١٨﴾

اے رسول ! ان کی باتوں پر صبر کر۔ اور اُن سے ہمارے بندے داؤد کا قصّہ بیان کر جو صاحبِ قوّت و قدرت تھا۔ وہ بار بار ہماری طرف رجوع کرتا تھا ◉

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِشْرَاقِ ۙ ﴿١٩﴾

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿٢٠﴾

ہم نے پہاڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ اس کے ساتھ مل کر صبح و شام ہماری تسبیح کریں اور پرندوں کو بھی جو اس کی طرف بے اختیار پرے باندھ کر آتے تھے۔ کیا پہاڑ اور کیا

پرند سب اس کے تابع فرمان تھے ⑤

سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ : دیکھئے نوٹ زیرِ آیت ۲۱ : ۸۰ -

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۱﴾

اور ہم نے اس کی حکومت کو استحکام بخشا اور اسے حکمت عطا کی اور مقدمات فیصلہ کرنے کا سلیقہ عطا کیا ⦿

فَصْلَ الْخِطَابِ : اس کے مختلف معنی ہیں :-

۱ - قطع القضايا والاحكام باليقين من غير ارتياب (روح البیان ، بیضاوی) یعنی مقدمات کا یقینی اور حتمی فیصلہ کرنا -

۲ - الخطاب المفصول - ای الکلام الملخص الذی ینبہ المخاطب علی المرام من غیر التباس (روح البیان ، بیضاوی) ایسا جامع اور مانع اور مختصر کلام جس میں ابہام نہ ہو -

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۲﴾ لا

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۳﴾

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ

نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكۡفِلۡنِيۡهَا وَعَزَّنِيۡ فِى الۡخِطَابِ ﴿۲۴﴾

قَالَ لَقَدۡ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ لَيَبۡغِىۡ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيۡلٌ مَّا هُمۡ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسۡتَغۡفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۵﴾ السجدة

اے رسول! کیا تجھے اُن باہم جھگڑنے والوں کا قصہ معلوم ہے جو دیوار پھاند کر داؤد کے حجرہ میں داخل ہوئے۔ جب وہ داؤد کے سامنے آئے تو وہ انہیں دیکھ کر گھبرا گیا۔ وہ کہنے لگے: ڈر نہیں۔ ہم دو فریق مقدمہ ہیں۔ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو ہمارے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر، بے انصافی نہ کر۔ اور ہمیں سیدھی راہ دکھا۔

اس کے بعد مدعی نے کہا: یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے دنبیاں ہیں اور میری صرف ایک دنبی ہے۔ یہ مجھے کہتا ہے کہ اپنی دنبی بھی میرے حوالے کر دے اور گفتگو میں مجھے دبا لیتا ہے۔

داؤد نے فیصلہ سُناتے ہوئے کہا: اس شخص نے یہ مطالبہ کرکے کہ تیری دنبی کو بھی اپنی دنبیوں میں ملا لے تجھ پر زیادتی کی ہے۔ بات یہ ہے کہ بہت سے شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔ البتہ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں ایسی حرکات نہیں کرتے۔ لیکن کتنے تھوڑے ہیں ایسے لوگ!

داؤد نے خیال کیا کہ ہم نے اس کا امتحان لیا ہے۔ پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ اس کی کمزوریوں پر پردہ ڈالے۔ اور وہ اس کے حضور سجدہ میں گِر گیا اور اس کی اطاعت میں مشغول ہو گیا ⦿

اِس آیت کی تفسیر میں مفسّرین نے بڑے بڑے قصّے گھڑے ہیں۔ اکثر مفسّرین نے جن میں دَورِ حاضر کے بعض بزرگ بھی شامل ہیں اسے بائیبل کے اس قصّہ سے ملایا ہے جس کا ذکر ۲۔سیموئیل باب ۱۲ ۱تا۹ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں درج ہے:۔

"اور خداوند نے ناتن کو داؤد کے پاس بھیجا۔ اُس نے اس کے پاس آکر اس سے کہا کسی شہر میں دو شخص تھے۔ ایک امیر دوسرا غریب۔ اُس امیر کے پاس بہت سے ریوڑ اور گلّے تھے۔ پر اس غریب کے پاس بھیڑ کی ایک پٹھیا کے سوا کچھ نہ تھا جسے اُس نے خرید کر پالا تھا اور وہ اس کے اور اس کے بال بچّوں کے ساتھ بڑھی تھی۔ وہ اسی کے نوالہ میں سے کھاتی اور اس کے پیالہ سے پیتی اور اس کی گود میں سوتی تھی اور اس کے لئے بطور بیٹی کے تھی۔ اور اس امیر کے ہاں کوئی مسافر آیا۔ سو اس نے اس مسافر کے لئے جو اس کے ہاں آیا تھا پکانے کو اپنے ریوڑ اور گلّہ میں سے کچھ نہ لیا بلکہ اس غریب کی بھیڑ لے لی اور اس شخص کے لئے جو اس کے ہاں آیا تھا پکائی۔ تب داؤد کا غضب اس شخص پر بشدّت بھڑکا اور اس نے ناتن سے کہا کہ خداوند کی حیات کی قَسم کہ وہ شخص جس نے یہ کام کیا واجب القتل ہے۔ سو اس شخص کو

اس بھیڑ کا چوگنا بھرنا پڑے گا کیونکہ اس نے ایسا کام کیا اور اسے ترس نہ آیا۔
تب ناتن نے داؤد سے کہا کہ وہ شخص تُو ہی ہے۔خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ مَیں نے تجھے مسح کرکے اسرائیل کا بادشاہ بنایا اور مَیں نے تجھے ساؤل کے ہاتھ سے چھڑایا۔ اور مَیں نے تیرے آقا کا گھر تجھے دیا اور تیرے آقا کی بیویاں تیری گود میں کر دیں اور اسرائیل اور یہوواہ کا گھرانا تجھ کو دیا اور اگر یہ سب کچھ تھوڑا تھا تو مَیں تجھ کو اَور چیزیں بھی دیتا۔سو تُو نے کیوں خداوند کی بات کی تحقیر کرکے اسکے حضور بدی کی؟ تُو نے حِتّی اوریّاہ کو تلوار سے مارا اور اس کی بیوی لے لی تاکہ وہ تیری بیوی بنے اور اس کو بنی عمون کی تلوار سے قتل کروایا۔"

ان مفسّرین کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو سرزنش کی کہ اگرچہ تیرے پاس اتنی بیویاں موجود تھیں پھر بھی تُو نے حِتّی اوریّاہ کی بیوی کو ناجائز طریق سے اپنے حرم میں داخل کیا چنانچہ اس پر حضرت داؤد نے استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا۔

قرآن، بائیبل کے برخلاف عصمتِ انبیاء کا قائل ہے۔پس قرآن کی تفسیر بائیبل کے ان مقامات سے کرنی جس میں انبیاء کو متہم کیا گیا ہے اصولِ تفسیر کے خلاف ہے۔

مفسّرین کے نزدیک یہ دو شخص دو فرشتے تھے۔اس قضیہ کی بنیاد کہ یہ دو فرشتے تھے اِس خیال پر رکھی گئی ہے کہ حضرت داؤد بہت بڑے بادشاہ تھے اور ان کے گھر پر کوئی شخص اِس طرح داخل نہیں ہوسکتا تھا۔یہ خیال اِس لئے پیدا ہوُا کہ ہمارے دماغ میں بادشاہوں کا ایک خاص تصوّر گھر کئے ہوئے ہے محض اِس وجہ سے کہ اہلِ مقدمہ حضرت داؤد کے پاس بغیر کسی روک کے آگئے یہ فرض نہیں کیا جاسکتا کہ وہ لوگ انسان نہیں تھے۔

تسوروا، دخلوا، منھم، قالوا وغیرہ الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ دو شخص نہیں تھے بلکہ دو پارٹیاں تھیں۔

اِس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن نے محراب کا لفظ استعمال کیا ہے جو عبادت کرنے کے حجرہ کو کہتے ہیں۔اِس سے معلوم ہوُا کہ وہ لوگ حضرت داؤد کے پاس اس وقت آئے جب آپ عبادت میں مشغول تھے۔اِس طرح کچھ آدمیوں کے اچانک حجرہ میں داخل ہونے

سے فطرتاً انسان گھبرا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت داؤد بشری تقاضا کے ماتحت گھبرا گئے۔ اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو اہلِ مقدمہ ہیں اور اپنا مقدمہ فیصلہ کروانا چاہتے ہیں۔ اس پر مدعی کے نمائندہ نے کہا کہ مدعا علیہ کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہے لیکن یہ میری اس دنبی کو بھی لے لینا چاہتا ہے۔ دوسرے فریق نے جو جواب دیا قرآن نے اس کو نا قابلِ ذکر سمجھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جواب ایسا نہیں تھا کہ اسے مدعی کی بات کا رَدّ سمجھا جاتا۔ حضرت داؤد نے فیصلہ مدعی کے حق میں دیا اور اس کے ساتھ ایک عام بات کہی کہ اکثر باہم معاملہ کرنے والے لوگ ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔ یہ مقدمہ سُننے کے بعد حضرت داؤد کو خیال آیا کہ اگر انکی مملکت میں اِس قسم کی زیادتی ہو رہی ہے کہ امیر غریبوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ایسے مقدمات خود اُن کے نوٹس میں لائے جانے لگے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ جب حضرت عمرؓ نے مدینہ کے نواح میں ایک عورت کو اِس حال میں پایا تھا کہ وہ خالی ہنڈیا سے اپنے بچّوں کو پرچا رہی تھی تو خود اپنے کاندھوں پر آٹے کی بوری اُٹھا کر اس کے گھر پہنچائی تھی اور جب غلام نے بوری اُٹھانا چاہی تو فرمایا کہ آج تو تُو یہ بوجھ اُٹھا لے گا لیکن قیامت کے دن میرا بوجھ کون اُٹھائے گا پس ہر کہ عارف تر ترساں تر۔ حضرت داؤدؑ کو بھی اِسی قسم کا خیال آیا کہ ان کی مملکت میں اِس قسم کے ظلم ہوتے ہیں جس پر آپ نے استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیا۔ ؏

اِتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

اِس آیت میں یہ بھی نکتہ ہے کہ حاکمِ وقت کا توبہ اور استغفار رعیّت کو ایک دوسرے پر ظلم کرنے سے روکتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دن ایک عورت کی بھیڑ بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا وہ کہنے لگی، آج حضرت عمر بن عبدالعزیز فوت ہو گئے ہیں۔ بعد میں معلوم ہُوا کہ اس عورت نے سچ کہا تھا۔

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۶﴾

ہم نے اس کی دعا سُنی اور اس کی کمزوریوں پر پردہ ڈالا۔ اور ہم اُسے اپنا قُرب عطا کریں گے اور اس کا انجام نیک کریں گے ◉

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع ۱۲

ہم نے داؤد سے کہا: اے داؤد! ہم نے تجھے اس ملک کی حکومت عطا کی ہے۔ پس لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر اور اپنی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ اگر تُونے اپنی خواہشات کی پیروی کی تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے دُور کر دیں گی۔ یاد رکھ! جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے۔ ان کے بھٹکنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ یوم الحساب کو بھول جاتے ہیں ◉

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِنَ النَّارِ ﴿۲۸﴾

ہم نے آسمان اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں بیکار پیدا نہیں کیا۔ یہ صرف منکرین کا خیال ہے کہ ہم نے انہیں بیکار پیدا کیا ہے۔منکرین کے لئے ہلاکت ہے، بوجہ اس دوزخ کے جو ان کے انتظار میں ہے ⦿

مِنَ النَّارِ: من تعلیلیة (روح البیان، شوکانی)

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۹﴾

کیا ہم ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے وہی سلوک کریں جو ان لوگوں سے کرتے ہیں جو زمین میں فساد پیدا کرتے ہیں؟ کیا ہم متقیوں سے وہی سلوک کریں جو بدکاروں سے کرتے ہیں؟ ⦿

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۳۰﴾

اے رسول! یہ بڑی برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تجھ پر اِس لئے نازل کی ہے "تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں۔ اور تاکہ اہلِ خرد نصیحت حاصل کریں ⦿

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ؕ﴿۳۱﴾

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ کیا ہی اچھا تھا وہ بندہ! وہ اللہ کے حضور بار بار جھکتا تھا ◉

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ﴿۳۲﴾

دیکھو! ایک شام اس کے سامنے اصیل اور تیز رو گھوڑے پیش کئے گئے ◉

الصّٰفِنٰت: جمع صافن لاصافنۃ لانہ لذکور الخیل (روح البیان) ایسا گھوڑا جو تین ٹانگوں پر کھڑا ہو۔ یہ بہت بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے (بیضاوی) رازی اور شوکانی نے اس کے معنی الواقف (اصیل) کے بھی کئے ہیں۔

الجِیَاد، جمع، واحد جواد۔ تیز رو گھوڑا۔ ایسا گھوڑا جس کی گردن (جید) لمبی ہو (شوکانی) الجواد ھو الشدید الجری، کما ان الجواد من الناس ھو السریع البذل (رازی) یعنی جس طرح آدمیوں میں جواد (سخی) اس شخص کو کہتے ہیں جو خرچ کرنے میں تیز ہو گھوڑوں میں جواد اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جو چلنے میں تیز ہو۔

فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۫ وقفۃ ﴿۳۳﴾

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۴﴾

اس نے کہا: مجھے اچھی چیزوں سے اِس لئے محبت ہے کہ وہ مجھے میرا رب یاد دلاتی ہیں۔
اور جب گھوڑے اوٹ میں ہوگئے تو سلیمان نے کہا: ان کو میرے پاس واپس لاؤ۔ اور جب وہ واپس آ گئے تو وہ ان کے پٹھوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ⦿

اِنِّیٓ اَحۡبَبۡتُ: آثرت (شوکانی)

عَنۡ ذِکۡرِ رَبِّیۡ: بمعنی ان ھٰذہ المحبۃ الشدیدۃ انما حصلت عن ذکر اللہ و امرہ (رازی) یعنی مجھے اچھی چیزوں کی محبت اپنے رب کے ذکر کے نتیجہ میں ملی ہے۔
عن تعلیل اور سبب کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے (لسان، اقرب) نیز دیکھئے ۹: ۱۱۴، ۱۱: ۵۴۔

رُدُّوۡھَا عَلَیَّ: قال رُدُّوۡھَا عَلَیَّ (کشاف)

فَطَفِقَ مَسۡحًا: قیل مسحھا بیدہ استحسانا لھا واعجابا بھا (کشاف) ای فجعل سلیمان یمسح سوقھا واعناقھا (رازی)

وَلَقَدۡ فَتَنَّا سُلَیۡمٰنَ وَاَلۡقَیۡنَا عَلٰی کُرۡسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۵﴾

اور ہم نے سلیمان کو آزمائش میں ڈالا اور اس کے تخت پر ایک ایسے شخص کو بٹھایا جو محض ایک حسین پُتلا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے رب کے حضور جُھکا ⦿

اِس آیت کی تشریح میں بعض مفسّرین نے عجیب و غریب قصّے گھڑے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حضرت سلیمان کی بعض لغزشوں کی وجہ سے شیطان ان کی انگوٹھی لے اُڑا اور چالیس دن تک انکے مَسند پر بیٹھا حکومت کرتا رہا۔

سلاطین باب ۱ میں لکھا کہ جب حضرت داؤد بوڑھے ہو گئے تو حجیت کے بیٹے اودیناہ نے بغاوت کی اور کہا کہ میں بادشاہ بنوں گا۔ حضرت داؤد نے سلیمان کی والدہ سے وعدہ کر رکھا تھا کہ سلیمان کو بادشاہ بنائیں گے۔ جب آپ کو اِس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ نے سلیمان کو اپنے جیتے جی تخت سونپ دیا۔ اس کے بعد اودیناہ نے سلیمان سے معافی مانگ کر اپنی جان بچائی۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ بعض دفعہ کسی چیز کو وہ نام دے دیتے ہیں جو اُسے بعد میں ملنا ہوتا ہے اسے تسمیۃ الشئ باسم مایئول ذالک الشئ الیہ فی الزمان المستقبل کہتے ہیں۔ مثلاً انی ارانی اعصر خمرا (یوسف : ۳۷) میں انگور کے رس (عصیر) کو شراب (خمر) کہا ہے کیونکہ انہ یئول الی الخمر (دیکھئے مختصر المعانی صٓ ۲۷۳) پس یہاں کُرْسِیِّہٖ یعنی سلیمان کے تخت سے مراد وہ تخت ہے جسے آخر میں سلیمان کو ملنا تھا۔ یعنی وہ تخت جو آپ کے لئے حضرت داؤد نے مخصوص کر رکھا تھا۔

داؤد کا ذکر اِس سے کچھ پہلے آیت ۳۱ میں آیا ہے۔ پس یہ بھی جائز ہے کہ کُرْسِیِّہٖ میں ضمیر حضرت داؤد کی طرف راجع ہو اور اس سے مراد داؤد کا تخت ہو۔ باپ کے تخت پر اگر بیٹے کی بجائے کوئی اَور قابض ہو جائے تو یہ بیٹے کے لئے بہت بڑی آزمائش ہے۔ اِس آیت میں اودیناہ کے لئے جَسَدًا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تنکیر تفخیم اور تنقیص دونوں مفہوم ادا کرتی ہے۔ اودیناہ کے متعلق سلاطین ۱ : ۷ میں لکھا ہے کہ وہ بہت خوبصورت تھا۔ اس نے حضرت داؤد کی زندگی میں تخت پر قبضہ کر لیا تھا لیکن جونہی سلیمان کو تخت پر بٹھایا گیا اس نے فوراً ہتھیار ڈال دیئے اور کوئی مزاحمت نہ کی۔ گویا وہ ایک خوبصورت لیکن بیجان جسم تھا۔ اَنَابَ کی ضمیر کا مرجع جَسَدًا بھی ہو سکتا ہے۔ اِس صورت میں اس کے معنی ہوں گے کہ پہلے تو اودیناہ نے بغاوت کی لیکن بعد میں سلیمان کے آگے جُھک گیا۔ ۱ سلاطین ۱ : ۵۳ میں لکھا ہے : اس (ادونیاہ) نے آکر سلیمان بادشاہ کو سجدہ کیا۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۶﴾

سلیمان نے اپنے رب سے دعا کی: اے میرے رب! مجھے بخش دے۔ اور مجھے ایک ایسا ملک عطا کر جو کسی ایسے شخص کو میسّر نہ آئے جو مجھ میں سے نہیں ⊙

تمام انبیاء حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کرتے آئے ہیں پس اِس آیت کے یہ معنی نہیں کہ حضرت سلیمان نے یہ دعا مانگی کہ ان کو ایسا ملک ملے جو آپ کے بعد کسی اَور کو نہ ملے۔ یہاں بَعۡدِیۡ کے معنی سوای (جلالین) اور غیری (رازی) ہیں۔ یعنی مجھے اپنے عرفان کا وہ ملک عطا کر جو اس شخص کو نہ مل سکے جو مجھ سے جُدا ہو یعنی میرے عہد اور طریقت پر نہ ہو۔ علامہ رازی من بعدی کے معنے علیٰ معارضتی کرتے ہیں یعنی وہ ایسی چیز نہ ہو کہ کوئی میری مخالفت کر کے اسے چھین سکے ۔

ذهبت رياسات الاناسى بموتهم
ولنا رياسة خلة لا تذهب

فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّيۡحَ تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖ رُخَآءً حَيۡثُ اَصَابَ ﴿۳۷﴾

ہم نے اس کی دعا کو سُنا اور اس کے لئے ہَوا کو مسخّر کیا۔ وہ اس کی ضرورت کے مطابق جس طرف کا وہ رُخ کرتا اسی طرف دھیمے دھیمے چلنے لگتی ⊙

فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّيۡحَ: فذللناها لطاعته اجابة لدعوته (بیضاوی)

اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ ہم نے اس کی ہوا باندھ دی اور جدھر کا وہ رُخ کرتا فتح و نصرت اس کے پاؤں چومتی۔

وَالشَّيٰطِيۡنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۸﴾

وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۹﴾

اور ہم نے اس کے لئے دور دراز کے سرکش لوگوں کو بھی مسخّر کیا، یعنی ان کے سب معماروں اور غوطہ خوروں اور اُن دوسروں کو جو زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے ◉

الشَّیٰطِیْنَ: دیکھئے نوٹ زیرِ آیت ۲۱: ۸۳۔

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۱﴾ ع ۳ ۱۲

اور ہم نے اس سے کہا: یہ ہماری بخشش ہے۔ تجھے اختیار ہے جس پر چاہے احسان کر، جس سے چاہے اپنا ہاتھ روک لے۔ اس بارے میں تجھ سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔
دیکھو! ہم اسے اپنا قُرب عطا کریں گے اور اس کا انجام نیک کریں گے ◉

هٰذَا: قلنا لهٗ (روح البیان)

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۲﴾

اور اے رسول! ان سے ہمارے بندے ایوب کا قصّہ بیان کر۔ اس نے اپنے رب کو پکارا اور کہا: مجھے شیطان نے سخت ایذاء اور تکلیف پہنچائی ہے ◉

الشَّیْطٰن : شیطان کے معنوں کے لئے دیکھئے نوٹ زیرِ آیت ۲۱ : ۸۳۔ صراح اور قاموس اور منجد میں لکھا ہے کل عات متمرد من الجنّ والانس والدواب فھو شیطان یعنی جنّ، انس اور جانوروں میں سے ہر ایک سرکش کو شیطان کہتے ہیں۔ خبیث آدمی کو بھی شیطان کہتے ہیں (اقرب) وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ (۶۷ : ۶) میں علامہ رازی نے شیطان کے معنی شیاطین الانس لئے ہیں۔ پیاس کو شیطان الفلا کہتے ہیں (قاموس، منجد) سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ (۳۷ : ۶۶) اِس جگہ شیطان سے مراد اس وقت کا شیطان ہے۔ شیطان ہر نبی کے وقت کسی نہ کسی انسان کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی ابلیس کہلاتا ہے، کبھی نمرود، کبھی فرعون اور کبھی ابوجہل۔ یہ بھی جائز ہے کہ اس سے مراد سانپ یا پیاس ہو۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۳﴾

ہم نے اس سے کہا: اپنے مرکب کو ایڑی لگا۔ یہ رہا نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی ◉

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ : الرکض الضرب القوی بالرجل نسب الی راکب فھو اغراءٌ مرکوبه (روح البیان) صاحبِ مفردات نے بھی یہی معنی کئے ہیں۔ یعنی سواری کو ایڑی لگانے کو رکض کہتے ہیں۔

اگر شیطان سے مراد اُس زمانے کے شیطان کا مظہر ہے تو اِس آیت کے معنی ہیں کہ آپ کو ایسی جگہ ہجرت کرنے کا حکم ہوا جہاں ٹھنڈے پانی کے چشمے بہتے تھے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۴۴﴾

اور ہم نے اپنی رحمت کے نشان کے طور پر اور صاحبِ عقل و

خرد لوگوں کے لئے نصیحت کا سامان بہم پہنچانے کے لئے اُسے اس کے اہل و عیال بھی دیئے اور ان کے ساتھ اُن جیسے اور بھی بہت سے لوگ ◉

اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اہل و عیال اور کئی صحابہ پہلے ہی اس مقام پر ہجرت کر کے جا چکے تھے۔ اور وہاں وہ لوگ خوب پھلے پھولے تھے۔

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِأُولِي الْأَلْبَابِ : انّہ مفعول لاجلہ : ای وھبناھم لہ لاجل رحمتنا ایاہ، ولیتذکر بحالہ اولو الالباب (شوکانی)

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٤٥﴾

اور ہم نے اس سے یہ بھی کہا: کچھ مال و متاع اپنے ہاتھ میں لو اور سفر پر چل دو۔ لیکن کبھی جھوٹ کو اختیار نہ کرنا۔

ہم نے اسے بہت صابر اور مستقل مزاج پایا۔ وہ ہمارا کیا ہی اچھا بندہ تھا! وہ بار بار ہمارے حضور جھکتا تھا ◉

ضغث : دنیوی مال ومتاع (غریب القرآن، لین) شاخیں۔

خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا ؛ فَاضْرِبْ بِهِ۔

اِس آیت کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ چند شاخیں لو اور ان سے اپنے مرکب کو ہانکو۔

وَخُذْ : عطف علیٰ ارکض (بیضاوی) یعنی یہ حکم اور مرکب کو ایڑی لگانے کا حکم اکٹھے دئے گئے تھے۔

وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٦﴾

اِنَّآ اَخۡلَصۡنٰهُمۡ بِخَالِصَةٍ ذِكۡرَى الدَّارِ ۚ﴿۴۷﴾

اور اے رسول! ان سے ہمارے بندوں ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب کا قصّہ بیان کر جو فعال اور صاحبِ نظر لوگ تھے۔ ہم نے انہیں ایک پاکیزہ خصلت یعنی آخرت کی یاد سے ممتاز کیا ◉

خَالِصَة: لاشوب فیھا (بیضاوی)

وَاِنَّهُمۡ عِنۡدَنَا لَمِنَ الۡمُصۡطَفَيۡنَ الۡاَخۡيَارِ ؕ﴿۴۸﴾

ہمارے ہاں ان کا شمار برگزیدہ اور نیک بندوں میں ہے ◉

وَاذۡكُرۡ اِسۡمٰعِيۡلَ وَالۡيَسَعَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الۡاَخۡيَارِ ؕ﴿۴۹﴾

اور اے رسول! ان سے اسمٰعیل، الیسع اور ذوالکفل کا قصّہ بیان کر۔ وہ سب ہمارے برگزیدہ بندے تھے ◉

هٰذَا ذِكۡرٌ ؕ وَاِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ ۙ﴿۵۰﴾

جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ ۚ﴿۵۱﴾

مُتَّكِـئِيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۲﴾

وَ عِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ﴿۵۳﴾

عزّت و شرف حاصل کرنے کا طریق وہی ہے جو ان لوگوں نے اختیار کیا۔ یاد رکھو! متقیوں کے لئے نیک انجام ہے، ہمیشہ رہنے والے باغ جن کے دروازے ان کے لئے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ وہ ان باغوں میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں وہ انواع و اقسام کے میوے اور مشروبات طلب کریں گے۔ اور ان کے پاس ان کی ہم عمر عورتیں ہوں گی جن کی نظریں انہی پر جمی رہیں گی ◉

هٰذَا: اشارہ الیٰ ما تقدم من امورھم (بیضاوی)

ذِكۡرٌ: شرف لھم (بیضاوی)

بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ: بالوان الفاکھۃ (روح البیان)

هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿۵۴﴾

اِنَّ هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ ۚۖ ﴿۵۵﴾

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيۡنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۙ ﴿۵۶﴾

جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ۚ فَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۵۷﴾

یہ ہیں وہ انعام و اکرام جن کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے کہ تمہیں قیامت کے دن ملیں گے۔ یہ ہماری عطا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ متقیوں کے ساتھ یہی سلوک ہو گا۔ رہے سرکش تو ان کے لئے بہت بُرا ٹھکانا ہے۔ یعنی جہنم جس میں

وہ داخل ہوں گے۔ کیا ہی بُرا ہے یہ مقام! ◉

اِنَّ هٰذَا : ما ذکر من الوان النعم والکرامات (روح البیان)

لَرِزْقُنَا : عطاؤنا

هٰذَا : مبتدا محذوف (شوکانی)

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۸﴾ ۙ

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۹﴾ ؕ

سرکشوں کے لئے یہی کچھ ہے، کھولتا ہوا پانی اور زخموں کی دھوون اور اس سے ملتی جلتی اور چیزیں۔ وہ اپنی سزا کو چکھیں ◉

حَمِيْمٌ : یجوز ان یکون بدلا من هٰذا او ان یکون خبر مبتدا محذوف ای هو حمیم (املاء)

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۶۰﴾

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۱﴾

ان کے رؤسا سے کہا جائے گا: یہ ایک لشکر ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہونے کے لئے اُفتاں و خیزاں بڑھا چلا آ رہا ہے۔

وہ جواب میں کہیں گے : ان کے لئے کوئی خوش آمدید نہیں۔

وہ جہنّم میں داخل ہو رہے ہیں۔

وہ رؤسا کو جواب دیں گے : بات یہ ہے کہ خوش آمدید تمہارے لئے نہیں۔ تمہی نے ہمارے لئے عذاب کا سامان کیا ہے۔

کیا ہی بُرا ہے یہ ٹھکانا ! ◉

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ : حكاية ما يقال للرؤساء الطاغين (بيضاوی، روح البيان)

لَا مَرْحَبًا بِهِمْ : دعاء من المتبوعين على اتباعهم او صفة لفوج او حال منه اى مقولا فيهم لا مرحبا (بيضاوی)

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦٢﴾

پھر وہ دست بدعا ہو کر کہیں گے : اے ہمارے رب ! جن لوگوں نے ہمارے لئے اس عذاب کا سامان کیا ہے ان کو جہنّم کا دوہرا عذاب دے ◉

وَ قَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٣﴾

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٤﴾

اور سرکش کہیں گے : یہ کیا ماجرا ہے کہ ہم یہاں ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم اشرار میں سے شمار کرتے تھے۔ کیا ہم

یونہی ان کا مذاق اُڑاتے رہے تھے یا آج ہماری نظریں ان پر نہیں پڑ رہیں ◉

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٥﴾ ع ۴ / ۱۴

دیکھو! یہ ایک حقیقت ہے، اہلِ دوزخ کے باہم جھگڑے ◉

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٦﴾

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٧﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: میرا کام صرف تمہیں آنے والے خطرات سے آگاہ کرنا ہے۔ یاد رکھو! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، ہر چیز کو جکڑے ہوئے ہے، آسمان اور زمین کا اور تمام ان چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں رب ہے، ہر چیز پر غالب ہے، ہر گناہ کو بخشنے والا ہے ◉

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٩﴾

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٧٠﴾

إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧١﴾

اے رسول تُو اُن سے کہہ: قرآن ایک عظیم الشان مژدہ ہے لیکن تم اس سے مُنہ پھیر رہے ہو۔ مجھے ملاءِ اعلیٰ کا کچھ حال معلوم نہیں جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ مجھے تو صرف یہ الہام کیا گیا ہے کہ تمہیں آنے والے خطرات سے صاف الفاظ میں آگاہ کر دوں ◉

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿٧٢﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٧٣﴾

اے رسول! وہ وقت یاد کر جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: مَیں گیلی مٹی سے ایک عظیم الشان انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ جب مَیں اسے کامل بنا دوں اور اس میں اپنی جناب سے حیاتِ نو کی رُوح پھُونک دوں تو اس کے حضور مطیع و فرمانبردار ہو کر گِر پڑو ◉

إِذْ قَالَ: اذکر (املاء)

وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي: واحییتہٗ بنفخ الرّوح فیہ۔ واضافتہ الیٰ نفسہ بشرفہٖ وطہارتہٖ (بیضاوی)

اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ کے آدم تھے۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾

اور جب اس نے اسے کامل بنا دیا اور اسے حیاتِ نَو بخشی تو تمام فرشتے، سب کے سب، اس کے مطیع و فرماں بردار ہو گئے ◉

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

لیکن ابلیس نے فرمانبرداری اختیار نہ کی۔ اس نے تکبّر کیا۔ اور وہ کیوں نہ کرتا۔ وہ تو تھا ہی کافر ◉

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾

اللہ نے کہا: اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اس شخص کی فرمانبرداری سے روکا جسے مَیں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ کیا تُو نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے یا تُو پہلے ہی سے متکبّر تھا ◉

بِيَدَيَّ : یعنی اپنی خاص قدرتوں سے۔

اَسْتَكْبَرْتَ : الآن (جلالین)

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾

ابلیس نے کہا: مَیں اس سے بہتر ہوں: مجھے تُو نے آگ سے
پیدا کیا ہے اور اسے گیلی مٹّی سے ◉

آگ کا شعلہ اُوپر کو اُٹھتا ہے اور گیلی مٹی نیچے بیٹھتی ہے۔ یعنی میری فطرت میں تُو نے بلندی اور علو رکھا ہے اور اس کی فطرت میں خاکساری اور زمین بوسی۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ ابلیس فطرتاً متکبّر تھا اور آدم فطرتاً منکسر المزاج۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۸﴾
وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۹﴾

اللہ نے کہا: یہاں سے دُور ہو جا۔ تُو مردود ہے۔ تجھ پر
قیامت کے دن تک میری لعنت ہو گی ◉

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۰﴾

ابلیس نے کہا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کے حیاتِ نَو
کے پانے کے دن تک مہلت دے ◉

اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس سمجھتا تھا کہ اسے صرف آدم ہی کی نہیں اس کے ساتھیوں کی اطاعت کا بھی حکم ملا ہے۔

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۱﴾
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۲﴾

اللہ نے کہا: جا! تجھے بھی پہلوں کی طرح مہلت دی جاتی ہے۔
اور یہ مہلت اُس دن تک ہے جس کا وقت پہلے سے

طے شدہ ہے ◉

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۳﴾ لا

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۴﴾

ابلیس نے کہا: مجھے تیرے جلال کی قسم! مَیں تمام انسانوں کو گمراہ کروں گا۔ البتہ مَیں تیرے ان بندوں کو گمراہ نہیں کر سکوں گا جنہیں تُو نے خود اپنے لئے چُن لیا ہے ◉

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۵﴾ ج

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۶﴾

اللہ نے کہا: سچ ظاہر ہو گیا ہے اور مَیں سچّی بات کہتا ہوں۔ مَیں تجھ سے اور تمام ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں گے جہنّم کو بھر دوں گا ◉

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۷﴾

اے رسول! تُو لوگوں سے کہہ: مَیں اپنی خدمت کا تم سے کوئی صِلہ نہیں مانگتا۔ مَیں بناوٹ کرنے والا نہیں ہوں ◉

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۸﴾

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿٨٩﴾ ع ۵

لوگو! قرآن تمام قوموں کے لئے عزّت و شرف کا موجب ہے۔ تم تھوڑی ہی دیر کے بعد اس کی حقیقت جان لو گے ◉

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں قرآن، توحید اور قیامت کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۴ :۔

فرمایا: قرآن عزیز و حکیم خدا نے حق کو قائم کرنے کے لئے نازل کیا ہے اور حق کیا ہے؟ اللہ کی عبادت اور اس کی اطاعت۔ پس اے انسان اللہ ہی کی عبادت کر اور اسی کی اطاعت کر۔

آیت ۵ :۔

ابنیّت کے عقیدہ کا ردّ کیا ہے۔

فرمایا:۔ تم خود ہی کہتے ہو فلاں خدا کا بیٹا ہے۔ حالانکہ اگر خدا نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بیٹا بنانا تھا تو اس کو بناتا جسے وہ سب سے پسند کرتا۔ اب اس کے فعل کو دیکھو اس نے کس پر اپنی محبت کا سب سے زیادہ القاء کیا۔ لیکن کیا یہ عجیب بات نہیں کہ تم ابنیّت اس کی طرف منسوب کرتے ہو جو یہی کہتا رہا ایلی ایلی لما شبقتنی۔

آیت ۶ تا ۹ :۔

فرمایا: تخلیقِ کائنات کی غرض سچّائی کا قیام ہے۔ وہی خالق ہے اور وہی حاکم۔ پس اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر بجالاؤ۔ ناشکری نہ کرو۔ اس کا نتیجہ جہنّم ہے۔

آیت ۱۰ :۔

مومن اور کافر کا فرق بیان کیا ہے۔

آیت ۱۱ :۔

نیکی کرنے کی ترغیب دی اور فرمایا کہ اگر تمہیں کسی خطۂ ارض سے نیک کام کرنے سے بالجبر روکا جاتا ہے تو ہجرت کر کے کہیں اور نکل جاؤ۔

آیت ۱۲ تا ۲۱ :-

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کا حکم دیا اور بتایا کہ مشرکوں کا کیا انجام ہوگا اور موحدوں کا کیا۔

آیت ۲۲ :-

فرمایا: جس طرح اللہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے اور اس سے کھیت سرسبزو شاداب ہوتے ہیں یہی حال آسمانی وحی کا ہے۔ جب نئی فصل کے لئے تم نئے پانی کا انتظار کرتے ہو تو روحانی پانی کے متعلق کیوں کہتے ہو کہ اب وہ نہیں اُترے گا۔

آیت ۲۳ :-

مومن اور کافر کی کیفیات کا فرق بتایا۔ ایک آسمانی پانی سے فیضیاب ہوتا ہے اور اس کا سینہ تسلیم و رضا کے لئے کُھل جاتا ہے اور دوسرا اس سے مستفید نہیں ہوتا اور اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔

آیت ۲۴ :-

اللہ نے جو آسمانی پانی لوگوں کے لئے اُتارا ہے یعنی قرآن، اس کی تاثیر اور شان کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۲۵ :-

پھر عود کر کے کافر اور مومن کے انجام کا فرق بیان کیا ہے۔

آیت ۲۶، ۲۷ :-

پہلے مکذبین اور ان کے انجام کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۲۸، ۲۹ :-

پھر قرآن کی حقیقت بیان کی تا کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں۔

آیت ۳۰ :-

شرک اور توحید کا فرق نہایت عمدہ مثال سے واضح کیا ہے۔

آیت ۳۱ تا ۳۶ :-

قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۳۷ تا ۳۹ :-

اللہ کا اور دوسرے معبودوں کا مقابلہ کیا ہے۔ خدا کامل قدرتوں کا مالک ہے اپنے بندے کی مدد کرنے کے لئے کافی ہے اور معبودانِ باطلہ ہیچ ہیں۔

آیت ۴۰، ۴۱ :-

جب خدا تعالیٰ کی کامل قدرتوں کا ذکر کیا اور معبودانِ باطلہ کا ہیچ ہونا بیان کیا تو کفار کو چیلنج کیا کہ ان سے جو بن آئے کریں ان پر عذاب آکر رہے گا۔

آیت ۴۲ :-

جب قرآن کے ذریعہ انقلاب کا اعلان کیا تو فرمایا یہ وہ کتاب ہے جو انسان کی تمام ضروریات پوری کرتی ہے۔

آیت ۴۳ :-

جب فرمایا کہ یہ کتاب انسان کی سب ضرورتیں پوری کرتی ہے تو سوال پیدا ہؤا کیا یہ بتا سکتی ہے کہ موت کیا ہے ؟

فرمایا: ہاں موت نیند کی طرح کی ایک حالت ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ نیند کے بعد تم بیدار ہو جاتے ہو اور موت کے بعد بیداری قیامت کو ہوگی۔

آیت ۴۴ تا ۴۷ :-

معبودانِ باطلہ کا رَدّ کیا ہے اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۴۸، ۴۹ :-

قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۵۰ تا ۵۲ :-

فرمایا: جب ہم انسان کو آزماتے ہیں تو ہمیں پکارنے لگتا ہے لیکن جب ہم اسے نعمت سے

نوازتے ہیں تو ناشکری کرتا ہے۔ پہلے لوگوں میں ایسی باتیں کرنے والوں کا جو انجام ہوا وہی انکا بھی ہوگا۔

آیت ۵۳ تا ۵۹ :-

اللہ کی قدرتوں کا اور اس کی بخشش کا ذکر کیا اور ایمان لانے کی تحریص دی۔

آیت ۶۰ :-

فرمایا: تمہارا یہ عذر غلط ہوگا کہ تمہارے پاس نشان نہیں آئے۔ نشان تو آئے پر تم نے تکبّر کیا اور کفر کو اپنا شیوہ بنالیا۔

آیت ۶۱، ۶۲ :-

قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا۔

آیت ۶۳ تا ۶۸ :-

خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر کیا اور اس کی عبادت کی تلقین کی۔

آیت ۶۹ تا ۷۶ :-

پھر قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا۔

اِس سُورت میں اللہ تعالیٰ اور قیامت کے ذکر کو قرآن کے ذکر کے ساتھ اِس طرح سمو دیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ تینوں ایک ہی تسبیح کے دانے ہیں۔

قرآن کا مقصد خدا تعالیٰ کی معرفت بخشنا ہے اور انسان کی طبیعت اس طرف مائل نہیں ہوتی جب تک کہ اس کو یہ پتہ نہ چل جائے کہ ایک دن اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ پس قرآن نے قیامت کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔

۸ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو صبح تقریباً چھ بجے مَیں نے خواب دیکھی کہ

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے بائیں طرف تشریف فرما ہیں۔ سامنے کچھ تختیاں کوئی دو انچ چوڑی اور اتنی ہی لمبی پڑی ہیں۔ حضورؐ مجھے تعلیم دے رہے ہیں۔ مَیں ایک تختی پر لکھتا ہوں

ربط

جب اللہ تعالیٰ دو چیزوں کو ملانا چاہتا ہے تو لکھنے والے اور پڑھنے والے
کے درمیان ربط پیدا کر دیتا ہے ۔

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل ربط خدا اور بندے کے درمیان رابطہ کا قائم ہونا ہے۔
اِس جہت سے قرآن کو دیکھو تو ہر آیت خدا نما ہے ۔ قرآن پہلو بدل بدل کر اللہ تعالے کا اور قیامت کا ذکر کرتا ہے ۔ قیامت کے ذکر کے ساتھ دلوں کی زمین کو نرم کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہیبت ، خوف اور محبّت کا بیج دلوں میں گاڑتا چلا جاتا ہے۔
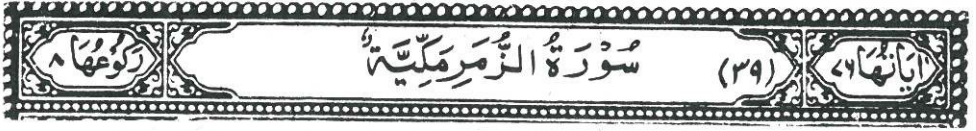
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ②

یہ کتاب اللہ نے نازل کی ہے جو سب پر غالب ہے، جس کی ہر بات حکمت سے پُر ہے ◉

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ③

اے رسول! ہم نے تجھ پر یہ کامل کتاب حق کو قائم کرنے کے لئے نازل کی ہے۔ پس تُو اللہ کی عبادت کر، اِس طرح کہ صرف اسی کی اطاعت کر ◉

بِالْحَقِّ : ملتبسًا بالحق اوبسبب اثبات الحق (بیضاوی، رُوح البیان)

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى

اللّٰہِ زُلۡفٰیؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ فِیۡ مَا ہُمۡ فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ﴿۳﴾

یاد رکھ! سچی اطاعت صرف اللہ ہی کا حق ہے۔ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی حکمرانی قبول کرتے ہیں، کہتے ہیں: ہم ان کی عبادت صرف اِس لئے کرتے ہیں تاکہ وہ ہمیں اللہ سے ملا دیں۔ اللہ مشرکوں اور مومنوں کے جھگڑے کا فیصلہ ضرور کرے گا۔ اللہ جھوٹے اور انکار پر اصرار کرنے والے کو ہدایت نہیں دیتا ◉

بَیۡنَہُمۡ: بین المتخذین و بین خصمانہم (روح البیان)

لَوۡ اَرَادَ اللّٰہُ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰی مِمَّا یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ ہُوَ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ﴿۵﴾

اگر اللہ کو بیٹا بنانا ہی منظور ہوتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے خود چاہتا چُن لیتا۔ لیکن وہ ان حاجتوں سے پاک ہے۔ وہ اللہ ہے، ایک ہے، ہر چیز پر غالب ہے ◉

یعنی یہ اختیار تمہیں نہ دیتا کہ جسے چاہو اس کا بیٹا بنا دو۔ وہ یہ اختیار خود استعمال کرتا اور اپنی مخلوق میں سے سب سے برگزیدہ وجود کو یہ منصب عطا کرتا۔ پھر وہ اس کو خدائی کا اختیار و علم بھی دیتا۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶﴾

اس نے آسمان اور زمین سچائی کے قیام کے لئے بنائے ہیں۔ وہ دن کو رات سے اور رات کو دن سے ڈھانپتا ہے۔ اس نے سُورج اور چاند جکڑ رکھے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ایک مقررہ مدت کے لئے چل رہا ہے۔ سُن لو! وہ ہر چیز پر غالب ہے، ہر گناہ کو بخش سکتا ہے ◉

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۷﴾

اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے۔ اور اسی جنس سے جس سے اس نے مرد کو پیدا کیا اس نے اس کا جوڑا بنایا

ہے۔اس نے تمہارے لئے آٹھ قسم کے چوپائے بنائے ہیں۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ کے اندر درجہ بدرجہ تین اندھیروں میں سے گزار کر پیدا کرتا ہے۔ اس شان کا ہے اللہ، تمہارا رب۔ حکومت صرف اسی کی ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔تم کدھر بھٹک رہے ہو! ◉

اَنْزَلَ : احدث (بیضاوی، روح البیان)

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۗ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۸﴾

اگر تم اس کی ناشکری کرو تو اللہ کو تمہاری کوئی پروا نہیں۔ تاہم وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری کا طریق پسند نہیں کرتا۔ اگر تم اس کا شکر بجا لاؤ تو وہ اسے تمہارے اپنے فائدے کے لئے پسند کرتا ہے۔

کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اُٹھاتی۔ بالآخر تمہیں اللہ ہی کے حضور لوٹ کر جانا ہے۔ اس وقت وہ تمہیں تمہارے اعمال اور ان کے محرکات کھول کر بیان کر دے گا۔ وہ دلوں کے سب بھید جانتا ہے ◉

يَرْضَهُ لَكُمْ : لانّه سبب فوزکم وفلاحکم (کشاف)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۹﴾

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے ربّ کی طرف بار بار جھکتا اور اسے پکارتا ہے۔ لیکن جب وہ اسے اپنی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اس سے پہلے اُسے پکارتا تھا اور غیر اللہ کو اللہ کا ہمسر بنانے لگتا ہے تاکہ اِس طرح لوگوں کو گمراہ کرے۔
اے رسول! تُو اس سے کہہ: تھوڑی مدّت اپنی ناشکری کے مزے لُوٹ لے۔ تُو جہنّم کا مکین ہے ◉

مُنِيْبًا اِلَيْهِ: والنوب رجوع الشئ مرة بعد اُخرٰى (روح البيان)
تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا: فهو صفة مصدر محذوف، او زمانًا قليلًا فهو صفة زمان محذوف (روح البيان)

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑩ ع ۱۵

کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں دیر تک نماز پڑھتا ہے، کبھی سجدے میں گرتا ہے، کبھی سیدھا کھڑا ہوتا ہے، آخرت کے دن سے ڈرتا ہے اور اپنے ربّ کی رحمت کی اُمید رکھتا ہے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو ان صفات سے عاری ہے۔ اے رسول! تُو ان سے کہہ: کیا وہ لوگ جو صاحبِ علم ہیں اور وہ لوگ جو علم سے بے بہرہ ہیں ایک سے ہو سکتے ہیں؟ لیکن ان باتوں سے صرف عقلمند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ◉

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ: من مبتدا خبره محذوف تقديره: امن هو قانت كغيره (كشاف)

قَنَتَ: اطاع، تواضع لله، قام فى الصّلوٰة، اَطال القيام فى الصلوٰة (منجد)

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ: بهذه البيانات (بيضاوى، رُوح البيان)

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⑪

اے رسول! تُو میری طرف سے کہہ: اے میرے مومن بندو!

اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو لوگ اِس دُنیا میں نیک کام
کرتے ہیں انہیں نیک اجر ملے گا۔
اگر تمہیں نیک اعمال کرنے سے بالجبر روکا جاتا ہے تو یاد
رکھو! اللہ کی زمین وسیع ہے۔ وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں انہیں
ان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا ◉

قُلْ : یٰعِبَادِیْ : قل لهم قولی هٰذا (رُوح البیان) کامل اتحاد کے اظہار کے لئے صرف قل پر اکتفا کیا ہے۔

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ : فی الدّنیا احسنوا سے متعلق بھی ہو سکتا ہے اور حسنة سے بھی۔ مفسّرین نے عموماً اسے احسنوا سے متعلق لیا ہے اور یہی معنی متن میں کئے گئے ہیں۔ اگر اسے حسنة سے متعلق لیا جائے تو آیت کے معنی ہوں گے : وہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں انہیں اسی دُنیا میں نیک اجر ملے گا۔

اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ : فمن تعسّر علیه التوفر علی الاحسان فی وطنه فلیهاجر الی حیث یتمکن منه (بیضاوی، رُوح البیان)

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿۱۲﴾
وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۳﴾

اے رسول! تُو کہہ : مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مَیں اللہ کی عبادت کروں
اِس طرح کہ اس کے سوا کسی اَور کو اپنا مطاع نہ سمجھوں۔ اور
مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرنے میں سب سے آگے
رہوں ◉

مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ : امرت ان اعبد اللہ کا حال واقع ہُوا ہے۔ یعنی میری عبادت کا یہ رنگ ہو کہ اس کے سوا کسی اَور کو اپنا معبود اور مطاع نہ سمجھوں۔

قُلْ اِنِّیٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۴﴾

تُو ان سے کہہ: مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ اگر مَیں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس عذاب سے کون بچائے گا ◉

آیت کی تقدیر کے لئے دیکھئے نوٹ زیرِ آیت ۶ : ۱۵

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۵﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾

تُو کہہ: مَیں صرف اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اِس طرح کہ اس کے سوا کسی اَور کی اطاعت نہیں کرتا۔ جاؤ! تم اس کے سوا جسے چاہو اپنا معبود بنا لو۔

کہہ: ہارے تو وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنی جانیں اور اپنے اہل و عیال ہار گئے۔ سُنو! یہی ہے ظاہر و باہر ہار ◉

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ : تھدیدًا وخذلانًا لھم (بیضاوی، کشاف)

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾

ان کے اُوپر بھی آگ کے بادل ہوں گے اور ان کے نیچے بھی۔ یہ ہے وہ عذاب جس سے اللہ اپنے بندوں کو آگاہ کرتا ہے۔ پس اے میرے بندو! میرا تقویٰ اختیار کرو اور میرے عذاب کو مت پکارو ◉

ذٰلِكَ : العذاب (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان)

يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ : ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔ای ولا تتعرضوا لما یوجب سخطی (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان)

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ لا

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾

وہ لوگ جو جھوٹے خداؤں کی عبادت سے اجتناب کرتے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کے لئے خاص خوشخبری ہے۔

اے رسول! میرے اُن بندوں کو خوشخبری دے جو بات کو گوشِ ہوش سے سُنتے ہیں اور اس میں سے اچھی چیز کی

پیروی کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی، یہی صاحبِ عقل و دانش ہیں ◉

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۚ ﴿٢٠﴾

کیا تو اس شخص کو بچائے گا جس کے لئے عذاب کا حکم صادر ہو چکا ہے؟ کیا تو اس شخص کو بچائے گا جو آگ میں گر چکا ہے؟ ◉

اَفَمَنْ : مبتدا والخبر محذوف (املاء)

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿٢١﴾

البتہ وہ لوگ جو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لئے بالاخانے ہیں، ایک کے اوپر ایک، مضبوط اور مستحکم۔ ان بالاخانوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ◉

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۱۶

کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے پھر اسے زمین میں ندی نالوں کی صورت میں جاری کرتا ہے، پھر اس کے ذریعہ طرح طرح کے کھیت اُگاتا ہے، پھر وہ کھیت خشک ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ تو انہیں زرد ہوتے دیکھ لیتا ہے۔ اور آخرکار وہ ان کو خس و خاشاک بنا دیتا ہے۔ اس تمام کاروبار میں اہلِ عقل و دانش کے لئے نصیحت ہے ◉

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور وہ اس نور پر قائم ہے جو اس کے ربّ کی طرف سے آیا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کا دل اللہ کے ذکر سے غافل ہے۔ ان لوگوں کے لئے تباہی ہے جن کے دل اللہ کے ذکر سے اور سخت ہو گئے۔ یہ لوگ کھلی کھلی گمراہی میں گرفتار ہیں ◉

اَفَمَنْ: خبر من محذوف (بیضاوی، املاء)

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

اللہ نے نہایت عمدہ کلام اُتارا ہے ، ایک ایسی کتاب جس میں کامل ہم آہنگی پائی جاتی ہے ، جو بار بار تصویر کے دونوں رُخ بیان کرتی ہے ، جس کے پڑھنے سے ان لوگوں کے جسم کانپ اُٹھتے ہیں جو اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اس شان کی ہے اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت ! وہ اس کے ذریعہ سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ۔ یاد رکھو ! جسے اللہ چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا ◉

مُتَشَابِهًا : تشابه ابعاضه فى الاعجاز وتجاوب النظم وصحة المعنى (بيضاوى، كشاف، روح البيان)

اَلْجُلُوْد : الجلود عبارة عن الابدان (روح البيان)

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ : زال عنها ما كان بها من الخشية والقشعريرة (كشاف، روح البيان)

يُضْلِلِ اللّٰهُ : يخذله (كشاف، بيضاوى)

اَفَمَنْ يَّتَّقِىْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

وَقِيلَ لِلظّٰلِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٥﴾

کیا وہ لوگ جو قیامت کے دن عذاب کی سختی سے بچنے کیلئے اپنے مُنہ آگے کریں گے ان لوگوں کی طرح ہوں گے جن کو امن و امان میسّر ہو گا ؟ ان ظالموں سے کہا جائے گا : ذرا اپنے اعمال کا مزہ چکھو ◉

اَفَمَنْ : فحذف الخبر (کشاف ،بیضاوی ،رُوح البیان)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنے مُنہ آگے کیوں کریں گے ایسے مواقع پر انسان پہلے ہاتھ آگے کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چونکہ وہ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ (۱۴ : ۵۰) ہوں گے یعنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے اِس لئے انہیں سوائے اپنے مُنہ آگے کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ علامہ زمخشری کہتے ہیں وقیل المراد بالوجہ الجملة یعنی بعض لوگوں نے یہاں مُنہ سے مراد پورا جسم لیا ہے۔ عِلمِ کلام میں اس صنعت کو تسمیة الشئ باسم جزءہٖ کہتے ہیں (دیکھئے مختصر المعانی)

یاد رکھنا چاہیئے کہ گرمی کا سب سے زیادہ اثر گُدّی پر ہوتا ہے۔ گُدّی کو زیادہ گرمی لگنے سے ہیٹ سٹروک ہوجاتا ہے۔ پس آدمی کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اسے گرمی سے بچائے۔

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾

ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنے رسولوں کا انکار کیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ان پر عذاب اُس جہت سے آیا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا ◉

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

اللہ نے انہیں دنیوی زندگی میں ذلت کا مزہ چکھایا لیکن وہ عذاب جو انہیں آخرت میں ملے گا اس سے بہت شدید ہوگا۔ اگر وہ اہلِ علم و نظر ہوتے تو ان کے لئے یہ بات سمجھنا کچھ مشکل نہ تھا ◉

لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ : لوکانوا من اهل العلم والنظر لعلموا ذالك واعتبروا به (بیضاوی)

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾

ہم نے اس قرآن میں جو کثرت سے پڑھی جانے والی، فصیح و بلیغ کتاب ہے، جس میں کوئی کجی نہیں، لوگوں کے لئے ہر قسم کے دلائل بیان کئے ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور تقویٰ اختیار کریں ◉

مَثَلٌ : اٰیَةٌ (لسان)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ

وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک شخص تو ایسا ہے جس کے کئی مالک ہیں جو باہم دست وگریباں ہیں اور ایک شخص ایسا ہے جو پورے کا پورا ایک ہی آدمی کی ملکیت ہے۔ کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے ؟
تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے لیکن اکثر لوگ اتنی سی بات نہیں جانتے ◉

دل یکے، جان یکے نگار یکے

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۱﴾

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع ۳ / ۱۷

اے رسول! تجھے بھی مرنا ہے اور ان لوگوں کو بھی مرنا ہے اور اس کے بعد قیامت کے دن تم لوگ اللہ کے حضور ایک دوسرے سے جھگڑا کرو گے ◉

اِنَّكُمْ : علیٰ تغلیب المخاطب علی الغیب ۔ اِس سے رسول اور اس کے منکر مراد ہیں۔ یہ بھی جائز ہے کہ خطاب عامۃ الناس سے ہو یا صرف منکرین سے (کشاف)

الجزء ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جب سچائی اس کے پاس آئی تو اسے جھٹلا دیا۔ کیا ایسے منکروں کے لئے جہنم میں جگہ نہیں ؟ ◉

وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾

وہ لوگ جو سچائی لے کر آئے اور وہ لوگ جنہوں نے سچائی کی تصدیق کی وہی متقی ہیں ◉

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴿۳۴﴾

ان کو ان کے ربّ کے ہاں جو کچھ وہ چاہیں گے ملے گا۔ نیک کام کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ ملتا ہے ◉

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

یہی وہ لوگ ہیں جو اِس لائق ہیں کہ اللہ ان کے بدترین اعمال پر پردہ ڈال دے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کے مطابق

بدلہ دے ◉

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ : واللام متعلقة بمحذوف (شوکانی) گویا آیت کی تقدیر ہے اولئك هم احقاء ليكفر الله ....

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ﴿۳۶﴾ وَ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ؟ یہ لوگ تجھے اس کے سوا دوسرے خداؤں سے ڈراتے ہیں۔ یاد رکھ ! جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے وہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ کیا اللہ ہر چیز پر غالب ، سزا دینے پر قادر نہیں ہے ؟ ◉

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ

قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۞۳۹

اے رسول ! اگر تُو ان سے پوچھے کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کئے ہیں تو ضرور کہیں گے : اللہ نے۔

تُو ان سے کہہ : کیا تم نے ان چیزوں کا مقام دیکھ لیا جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ؟ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس تکلیف کو رفع کر سکیں گی ؟ یا اگر اللہ مجھ پر کوئی کرم کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکیں گی۔

کہہ : میرے لئے اللہ کافی ہے۔ تمام وہ لوگ جو توکّل کرنا چاہتے ہیں اُسی پر توکّل کرتے ہیں ◉

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ۞۴۰

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۞۴۱

اے رسول ! تُو ان سے کہہ : تم سے جو بن آتا ہے کر لو۔ مجھ سے جو بن آئے گا میں کر لوں گا۔ تم جلد ہی دیکھ لوگے کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل کر دے گا اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے ◉

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ

اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۲﴾ ع ۴

اے رسول! ہم نے تجھ پر انسانوں کے لئے وہ کتاب نازل کی ہے جو ان کی تمام ضرورتیں پوری کرتی ہے۔ جو شخص ہدایت حاصل کرے گا اپنے ہی فائدہ کے لئے کرے گا اور جو گمراہی کو اختیار کرے گا اس کی گمراہی کا وبال اس کی اپنی ہی جان پر ہوگا۔ تُو ان لوگوں کا نگران نہیں ⦿

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

اللہ لوگوں کی رُوحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے۔ اور جو ابھی نہیں مرے ان کی رُوحوں کو ان کی نیند کے وقت قبض کرتا ہے۔ پھر وہ ان لوگوں کی رُوحوں کو جن پر موت کا حکم صادر کر دیتا ہے روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ مدت کے لئے واپس کر دیتا ہے۔ اِس تمام کاروبار میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے بڑے نشان ہیں ⦿

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا : حين موت ابدا نها على حذف المضاف
(رُوح البيان)

فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ : يمسك انفس الاموات (روح البيان) يا
ارواح انفس الاموات۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا
لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

کیا ان لوگوں نے کوئی ایسے شفیع بنا رکھے ہیں جنہیں شفاعت
کرنے کا اللہ کی طرف سے کوئی اِذن نہیں۔ اے رسول! تُو
ان سے کہہ: کیا وہ تمہاری مدد کریں گے اگرچہ ان کا کسی
چیز پر زور نہیں اور وہ کچھ سمجھتے نہیں؟ ◉

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : من دون اذنه (کشاف، رُوح البیان) دوسری جگہ فرمایا: مَنْ
ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (۲: ۲۵۶)

اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا : ايشفعون ولو كانوا على هٰذه الصفة (بيضاوى)

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

کہہ: شفاعت تمام تر اللہ کے اختیار میں ہے۔ آسمان اور زمین
میں صرف اسی کی حکومت ہے اور تمہیں چارو ناچار اسی کی
طرف لَوٹ کر جانا ہے ◉

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۶﴾

جب صرف اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے نفرت اور انقباض محسوس کرنے لگتے ہیں۔ لیکن جب اس کے سوا دوسرے خداؤں کا ذکر کیا جاتا ہے تو ایلو ! وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے ◉

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۷﴾

اے رسول تُو کہہ : اے اللہ ! اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے ! اے غیب اور حاضر کے جاننے والے ! اپنے بندوں کے جھگڑوں کا صرف تُو فیصلہ کر سکتا ہے ◉

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ : نصب بالنداء (روح البیان)

عٰلِمَ الْغَيْبِ : یا عالم کل ما غاب (روح البیان)

اَنْتَ تَحْكُمُ : انت وحدك تقدر ان تحكم (بیضاوی)

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۹﴾

اگر ظالموں کے پاس زمین کے تمام خزانے ہوتے بلکہ اسی قدر اور خزانے بھی ہوتے تو قیامت کے دن عذاب کی سختی سے بچنے کے لئے انہیں فدیہ میں دینے کو تیار ہو جاتے۔ اس دن ان کے لئے اللہ کی طرف سے ایسے ایسے عذاب ظاہر ہوں گے جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ ان پر انکے اعمال کی قباحتیں ظاہر ہو جائیں گی اور وہی عذاب جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے ان کے لئے وبالِ جان بن جائیگا ◉

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۰﴾

جب انسان کو ذرا سی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے۔ لیکن جب ہم اسے اپنی نعمت سے نوازتے ہیں تو وہ کہتا ہے مجھے یہ نعمت میرے علم کی وجہ سے ملی ہے۔ بات یوں نہیں جس طرح وہ کہتا ہے۔ یہ تو اس کا امتحان ہے۔ لیکن اکثر

لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے ◉

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥١﴾

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَ مَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٢﴾

ان سے پہلے لوگ بھی ایسی ہی باتیں کہتے تھے۔ لیکن ان کی کمائی ہوئی دولت ان کے کچھ کام نہ آئی اور انہیں اپنے اعمال کے برے نتائج بھگتنے پڑے۔ اسی طرح ان لوگوں میں سے ظالم اپنے اعمال کے برے نتائج بھگت کے رہیں گے۔ وہ ہم سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے ◉

يَكْسِبُوْنَ : من متاع الدنيا (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

مَا كَسَبُوْا : جزاء سیئات اعمالهم اوجزاء اعمالهم وسماه سيئة (بیضاوی، روح البیان)

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٣﴾ ع ۵

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے؟ اس تمام بست و کشاد میں مومنوں کے لئے نشان ہیں ◉

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾

وَ اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۵﴾

وَ اتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ۙ

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ۙ

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۸﴾ۙ

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۹﴾

اے رسول! میری طرف سے لوگوں کو کہہ: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے! اللہ کی رحمت سے ناامید

مت ہو۔ اللہ تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ بہت بخشنے والا،
بہت رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے بندو! پیشتر اس کے کہ
تم پر عذاب آئے اور پھر کوئی تمہیں بچا نہ سکے اللہ کے حضور
جُھکو اور اس کی اطاعت کرو۔ اور پیشتر اس کے کہ تم پر
عذاب اچانک نازل ہو اور تمہیں اس کے آنے کا پتہ بھی نہ
چلے اس بہترین کلام کی جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے
نازل ہُوا ہے پیروی کرو تاکہ اس وقت کوئی یہ نہ کہے:
ہائے افسوس اس تقصیر پر جو مَیں نے اللہ کی جناب میں کی!
مَیں تو صرف مذاق ہی اُڑاتا رہا، اور یا کوئی یہ نہ کہے:
اگر اللہ مجھے ہدایت دے دیتا تو مَیں متقی بن جاتا، یا عذاب
دیکھ کر کوئی یہ نہ کہے: کاش مجھے ایک بار دُنیا میں اور
بھیج دیا جائے، اگر ایسا ہو تو مَیں نیکوکار بن جاؤں گا ◉

وَاَنِیْبُوْٓا : یاعبادی (رُوح البیان)

اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ : القراٰن کقولہٖ تعالیٰ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ (رُوح البیان) اصل میں مضاف الیہ ہے جو صفت موصوف کے معنی دے رہا ہے۔ او العزائم دون الرخص (رُوح البیان) یعنی اگر صفت موصوف کے معنی نہ لئے جائیں تو اس کے معنی ہوں گے: جو کلام تم پر تمہارے ربّ کی طرف سے نازل ہُوا ہے اُس کے اُس حصّے کی پیروی کرو جو سب سے عمدہ ہے یعنی اُس کے احکام کی پیروی کرو اور رخصتوں کی طرف نہ جُھکو۔ اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ محکمات کی پیروی کرو اور متشابہات کے پیچھے نہ پڑو۔

وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ : بمجیئہٖ (بیضاوی، رُوح البیان)

یٰحَسْرَتٰی : اصل میں یاحسرتی ہے ی اسے بدل گئی۔ اِس کی دوسری قرأت یاحسرتی ہے (بیضاوی)

بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ

وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٠﴾

اے شخص! تیرا یہ عذر غلط ہو گا کہ اللہ نے تجھے ہدایت نہیں دی۔ تیرے پاس میرے نشانات آئے لیکن تُو نے ان کا انکار کیا۔ تُو نے تکبّر کی راہ اختیار کی اور کفر کو اپنا شیوہ بنا لیا ○

بَلٰی: رد من اللّٰہ علیہ لما تضمنہ قولہ: لو ان اللّٰہ ھدانی (بیضاوی)

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦١﴾

قیامت کے دن تُو دیکھے گا کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے ان کے مُنہ کالے ہیں۔ کیا ایسے متکبّروں کے لئے جہنّم میں کوئی جگہ نہیں؟ ○

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

البتہ وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اللہ ان کو جہنّم سے نجات دے گا اور ان کو کامیابی کے ساتھ جنّت میں داخل کرے گا۔ وہاں ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

بِمَفَازَتِهِمْ: حال کونھم ملتبسین بفوزھم، بمطلوبھم الذی ھو الجنّۃ

(روح البیان)

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٤﴾ ع ٦

اللہ ہر چیز کا خالق ہے۔ وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ آسمان اور زمین کے سب خزانے اسی کی ملکیت ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں سخت گھاٹے میں ہیں ◉

مَقَالِيْد: جمع۔ واحد: مِقْلَادٌ۔ کنجیاں

امام راغب نے اِس کے معنی خزائن بھی کئے ہیں۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٥﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اے جاہلو! کیا تم مجھ سے یہ مطالبہ کرتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں ◉

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

اے رسول! وہ تجھ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ تجھے اور تجھ سے پہلے ہر ایک رسول کو بذریعہ وحی کہا گیا ہے:

اگر تو نے شرک کیا تو تیرے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تیرا شمار ان لوگوں میں ہو گا جو سراسر گھاٹے میں ہیں ⦿

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

اے رسول! تو ہرگز ان خداؤں کی پرستش نہ کر جن کی پرستش کا یہ تجھ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ تو صرف اللہ کی پرستش کر اور اس کے انعامات کا شکر بجا لا ⦿

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۗ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾

ان لوگوں نے اللہ کو وہ عظمت ہی نہیں دی جس کا وہ حقدار ہے۔ حالانکہ اس کی عظمت کا یہ حال ہے کہ قیامت کے دن زمین تمام کی تمام اس کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان لپٹے لپٹائے اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور ان چیزوں سے بہت بلند ہے جن کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ⦿

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۗ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾

وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع ۷

اس دن صور پھونکا جائے گا اور سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ بچا لے گا آسمان اور زمین کا ہر ذی رُوح بیہوش ہو جائے گا۔ پھر صور دوسری دفعہ پھونکا جائے گا۔ اور ایلو! وہ سب کے سب اُٹھ کھڑے ہوں گے اور حیرت اور دہشت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے ربّ کے نُور سے چمک اُٹھے گی۔ اعمالنامہ کھول کر سامنے رکھ دیا جائے گا اور نبیوں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور لوگوں کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ ہو گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا اور ہر ایک شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ بیشک اللہ لوگوں کے تمام اعمال سے بخوبی واقف ہے ◉

يَنْظُرُوْنَ : يقلبون ابصارهم فی الجوانب کالمبهوتين (کشاف، بیضاوی)

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧٢﴾

پھر وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی گروہ در گروہ جہنّم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ اور جب وہ جہنّم کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دئے جائیں گے اور جہنّم کے داروغے ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس خود تم ہی میں سے رسول نہیں آئے جو تمہیں تمہارے ربّ کی آیات سُناتے تھے اور اس دن کی پیشی سے ڈراتے تھے؟

وہ لوگ جواب دیں گے: بیشک، وہ ہمارے پاس آئے لیکن کافروں کے متعلق عذاب کی پیشگوئی پوری ہو کر رہی ◉

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٣﴾

اس وقت کافروں سے کہا جائے گا: جہنّم کے مختلف دروازوں میں سے اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

کیا ہی بُرا ہے متکبّروں کا ٹھکانا! ⦿

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

اور وہ لوگ جنہوں نے تقوٰی کی راہ اختیار کی گروہ در گروہ جنّت کی طرف تیز تیز لے جائے جائیں گے۔ اور جب وہ جنّت کے قریب پہنچیں گے تو ان کو خوش آمدید کہا جائے گا اور جنّت کے دروازے کھول دئے جائیں گے اور جنّت کے داروغے ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو۔ تمہارے سب گناہ دُھل گئے۔ جنت میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ رہنے کے لئے ⦿

سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ: سِیق کے لفظی معنی ہانکا جانا ہے۔ یہ حُسنِ کلام ہے کہ وہی لفظ جو اہلِ دوزخ کے لئے آیت ۲، میں بُرے معنوں میں استعمال کیا گیا تھا اہلِ جنت کے لئے اچھے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اہلِ علم جانتے ہیں کہ فاعل کے بدلنے سے فعل کے معنی بدل جاتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں آدمی بیٹھ گیا، آنکھ بیٹھ گئی، دل بیٹھ گیا، دیوار بیٹھ گئی، بنیا بیٹھ گیا، وغیرہ وغیرہ۔ اہلِ جنّت کے متعلق سِیق کا لفظ ان کے جنّت کی طرف بسرعت لے جائے جانے کے لئے لایا گیا ہے (بیضاوی، کشاف، رُوح البیان) اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کو اعزازاً سواری پر لے جایا جائے گا اور سواری کی تیزی کو سیق کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے (کشاف، بیضاوی، روح البیان) اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اہلِ تقوٰی خدا تعالیٰ کی محبّت میں اِس قدر سرشار ہوں گے اور دیدارِ الٰہی میں اِس قدر محو ہوں گے کہ انہیں جنّت کی

طرف دھکیل کر لے جایا جائے گا۔ بیشک ایک گروہ ان لوگوں کا بھی ہے جو کہتے ہیں اے میرے پیارے! میرا بہشت تو خود تُو ہے۔ تذکرۃ الاولیاء میں بعض اولیاء کا ذکر ہے جن کا کہنا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہماری مرضی پوچھے گا تو ہم کہیں گے: اے پیارے! ہمیں جہنّم میں بھیج دے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہم نے تیری عبادت جہنّم کے خوف سے کی تھی۔ بیشک ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ زبردستی جنّت میں بھیجے گا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ گھیر کر جنّت کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ دوزخ کی طرف جا رہے ہوتے ہیں کہ رحمتِ ایزدی مصیبت اور بَلا کی صورت میں نازل ہوتی ہے اور ہانک کر انہیں محبوب کے دروازہ پر ڈال دیتی ہے۔ تم کتنے پیارے ہو! کن کن طریقوں سے مائل بہ کرم ہوتے ہو۔ کبھی چُھپتے ہو، کبھی ظاہر ہوتے ہو۔ کبھی آنکھیں دکھاتے ہو، کبھی پیار کرتے ہو۔ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ ہا پوش
من انداز قدرت را مے شناسم

اے کاش!
اے کاش!!
اے کاش!!!

حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْھَا: حذف جواب اذا (بیضاوی)

طِبْتُمْ: طھرتم من دنس المعاصی (بیضاوی، رُوح البیان)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾

وہ کہیں گے: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں جنّت کی سرزمین عطا کی۔ ہم جنّت میں جہاں چاہیں رہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہے نیک عمل کرنے والوں کا اجر! ◉

اَوْرَثَنَا: ایراثہا اعطاؤھا وتملیکھا (روح البیان)

اَلْاَرْضَ: عبارۃ عن المکان الذی اقاموا فیہ (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع ۸ ۵

اس دن تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گرد حلقہ بنائے گھوم رہے ہیں۔ وہ اپنے ربّ کی تسبیح و تحمید کر رہے ہوں گے۔ لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ ہو گا۔ اور اکناف میں یہ صدا گونجے گی۔ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے ◉

سُورَۃُ المُؤمِن

ربطِ آیات

اِس سورت میں قرآن اور رسول کی صداقت کے دلائل دیئے ہیں اور قیامت کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۲ تا ۴:۔

فرمایا: قرآن اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ یہ جس تعلیم کو پیش کر رہا ہے وہ غالب آ کر رہے گی۔ اور تم اس کے مقابل میں خائب و خاسر ہو گے۔ یہ ان علوم پر مشتمل ہے جو ذاتِ الٰہی سے خاص ہیں۔ اس میں تمہاری مغفرت اور بخشش کا سامان ہے۔ اگر تم اس کا انکار کرو گے تو سخت عذاب میں گرفتار ہو گے، ایمان لاؤ گے تو انعام پاؤ گے۔ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارے معبودانِ باطلہ تمہاری کچھ مدد کریں گے معبود صرف اللہ ہے اور تمہیں اس کی پناہ میں آئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

آیت ۵ تا ۷:۔

فرمایا: خدا تعالیٰ نے تم پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ تمہیں قرآن جیسی نعمت دی ہے۔ ناشکری نہ کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔ تمہاری یہ تجارت اور گہما گہمی تمہارے کسی کام نہ آئے گی۔ اگر تم ایمان نہ لائے تو جس طرح پہلے مکذّبین ہلاک کئے گئے تم بھی ہلاک کر دیئے جاؤ گے اور جس طرح وہ جہنّم میں ڈالے گئے تم بھی جہنّم میں ڈالے جاؤ گے۔

آیت ۸ تا ۱۰:۔

فرمایا: اگر تم ایمان لاؤ گے تو فرشتوں کی دعائیں تمہارے شاملِ حال ہوں گی اور تم خدا تعالیٰ کی رحمت کے وارث ہو گے، جہنّم سے بچالئے جاؤ گے اور جنّت میں داخل کئے جاؤ گے اور تمہاری کمزوریوں پر پردہ ڈال دیا جائے گا۔

آیت ۱۱، ۱۲ :-

فرمایا: قیامت کے دن اللہ کافروں سے نفرت کرے گا اور وہ خود بھی اپنے آپ سے نفرت کریں گے۔ اس دن وہ اللہ سے اِلتجا کریں گے کہ اے خدا یہ کیا زندگی ہے کہ ہم نہ مُردہ ہیں نہ زندہ۔ یا تو ہم کو موت دے دے جس طرح پہلے دی تھی یا زندگی بخش جس طرح پہلے بخشی تھی۔ کوئی صورت اِس حالت سے نکالنے کی پیدا کر۔

آیت ۱۳ :-

اس کے جواب میں ان سے کہا جائے گا: تمہاری یہ حالت اِس لئے ہے کہ تم شرک کرتے تھے۔

آیت ۱۴ تا ۱۶ :-

ایمان اور کفر کے نتائج سے آگاہ کرنے کے بعد پھر اصل مضمون کی طرف عَود کیا ہے فرمایا: اللہ تمہیں نشان پر نشان دکھا رہا ہے۔ اس نے تمہارے لئے آسمان سے مائدہ اُتارا ہے پس اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی عبادت کرو۔ اللہ تمہارے درجات بلند کرے گا۔ اس نے اپنے بندہ پر کلام اتارا ہے تاکہ تمہیں قیامت کے دن سے ڈرائے۔

آیت ۱۷ تا ۲۱ :-

قیامت کے شدائد اور اس کے احوال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے وہی سچّا فیصلہ کر سکتا ہے۔ تمہارے معبودانِ باطلہ تو بیچارے کچھ بھی نہیں جانتے۔ وہ کیا فیصلہ کریں گے۔

آیت ۲۲، ۲۳ :-

فرمایا: تم ہمارے رسول پر ایمان لاؤ ورنہ جس طرح پہلے مکذّبین ہلاک کر دیئے گئے تم بھی ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۲۴ تا ۲۷ :-

فرمایا: ہمیں خوب معلوم ہے کہ تم ہمارے رسول کو اور مومنوں کو قتل کرنے کے منصوبے بنا رہے ہو۔ تم سے پہلے فرعون اور ہامان اور قارون نے بھی موسیٰ اور اس پر ایمان لانے والوں کے خلاف ایسے منصوبے بنائے تھے۔ جو ان کا حشر ہوُا وہی تمہارا ہو گا۔ تم اس نصیحت کو سُنو جو فرعونیوں کو ان کی قوم کے

ایک مردِ مومن نے کی تھی۔ فرعونیوں نے اس کی نصیحت کو نہ سُنا اور ہلاک ہوگئے اور جہنم میں ڈال دیئے گئے۔ اگر تم نے اپنی ڈگر نہ بدلی تو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔

آیت ۴۸ تا ۵۱ :۔

پھر دوزخ اور اس کے شدائد کا ذکر کیا۔

آیت ۵۲، ۵۳ :۔

فرمایا: ہم اپنے رسولوں کی اور مومنوں کی اِس دُنیا میں بھی مدد کرتے ہیں اور قیامت کو بھی کریں گے۔

آیت ۵۴ تا ۵۷ :۔

فرمایا: جس طرح ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تجھے بھی ایک کتاب دیں گے جو دُنیا کے لئے عزت اور شرف کا موجب ہوگی جو اس کا انکار کریں گے خائب و خاسر ہوں گے۔

آیت ۵۸ تا ۶۰ :۔

جب قیامت کا بار بار ذکر کیا تو کافروں نے اعتراض کیا کہ کیا قیامت کی رٹ لگا رکھی ہے ہم دوبارہ کیونکر زندہ کئے جائیں گے۔ (جیسا کہ پہلے بار بار بیان کیا گیا ہے قرآن کا قاعدہ ہے کہ بعض دفعہ سوال کو بیان کئے بغیر جواب دے دیتا ہے۔ یہ مختصراتِ قرآنی ہیں۔ جواب سے خود بخود سوال کے تمام پہلو ظاہر ہو جاتے ہیں)

فرمایا: جس خدا نے زمین و آسمان نیست سے ہست کر دیئے اس کے لئے انسان کا دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ پھر تم خود سوچو کیا اندھے کے ساتھ بھی وہی سلوک ہونا چاہیئے جو بینا کے ساتھ۔ یا کیا نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہیئے جو بُرے عمل کرنے والوں کے ساتھ۔ لیکن اِس دُنیا میں تم دیکھتے ہو کہ کئی بُرے عمل کرنے والے عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور کئی نیک تنگی سے دن گذار رہے ہیں۔ پس یہ دار العمل ہے دار المکافات نہیں۔ دار المکافات دار الآخرۃ ہی ہے۔ پس یقین جانو کہ قیامت برحق ہے۔

آیت ۶۱ :۔

جب قیامت کی واضح دلیل دے لی تو اصل مضمون کی طرف عود کیا اور خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف دعوت دی۔

آیت ۶۲ تا ۶۹ :-

پھر اللہ تعالیٰ کی بعض قدرتوں اور انعامات کا ذکر کیا تاکہ لوگ اس کی عبادت کی طرف مائل ہوں۔

آیت ۷۰ تا ۷۷ :-

پھر منکروں کو ان کے انکار کے نتائج سے آگاہ کیا اور جہنّم سے ڈرایا۔

آیت ۷۸، ۷۹ :-

فرمایا: ہمارا وعدہ کہ ہم تجھے غالب کریں گے اور منکرین کو مغلوب پورا ہو کر رہے گا، بہت کچھ تیری زندگی میں اور بہت کچھ تیرے بعد۔ رہا ان کا نشان کا مطالبہ سو نشان ہم اپنی مرضی سے دکھاتے ہیں۔

آیت ۸۰ تا ۸۲ :-

فرمایا: دیکھو تمہارے دل میں بعض چیزوں کی خواہش پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کو پورا کرنے کا سامان بہم پہنچایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں لقاء کی خواہش رکھی ہے۔ جب اس نے تمہاری معمولی معمولی خواہشوں کے پورا کرنے کا سامان کیا ہے تو کیوں وصالِ الٰہی کی خواہش پورا کرنے کا سامان نہیں کیا ہوگا۔

آیت ۸۳ تا ۸۵ :-

آخر میں پھر اصل مضمون کی طرف عود کر کے فرمایا: ہمارے رسول پر ایمان لاؤ ورنہ تمہارا انجام وہی ہوگا جو پہلے مکذّبین کا ہؤا۔
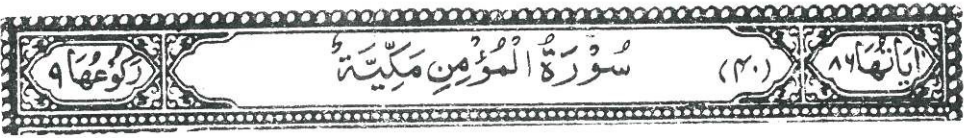
ایاتہا ۸۶ (۴۰) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ رکوعہا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

حٰمٓ ②

مَیں زندہ خدا ہوں، قائم بالذّات، ہر چیز کے قیام کا باعث ◉

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ③
غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ
ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ④

یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو سب پر غالب ہے، سب کچھ جانتا ہے، گناہوں کا بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، سزا دینے میں سخت ہے، بڑا احسان کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ◉

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ

تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝٥

اللہ کی آیات کے بارے میں صرف ناشکرگذار لوگ جھگڑا کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک دردناک عذاب مقدر ہے۔ پس ان کا ملک میں اِدھر اُدھر پھرنا تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے ۝

فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ : الفاء جواب شرط محذوف (روح البیان)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ ۖ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٦

اِن سے پہلے نوح کی قوم نے بھی اپنے رسولوں کا انکار کیا۔ اور نوح کی قوم کے بعد کئی اور قوموں نے بھی کیا جنہوں نے اپنے رسولوں کے خلاف جتھے بنا رکھے تھے۔ ان میں سے ہر ایک قوم نے اپنے رسول کو تباہ کرنے کا منصوبہ باندھا۔ انہوں نے جھوٹ کو اپنا ہتھیار بنایا تاکہ اس کے ذریعہ حق کو پچھاڑ دیں۔ لیکن مَیں نے انہیں تباہ کر دیا۔ تم نے دیکھا کہ میرا عذاب کتنا شدید تھا ۝

لِيَأْخُذُوهُ : یقتلوہ (جلالین) لیأسروہ ویحبسوہ، لیعذبوہ ویقتلوہ (روح البیان)

اس کے معنی پکڑنا، قید کرنا، مارنا اور قتل کرنا ہیں (لسان، لین)

وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا

أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾

اس طرح تیرے رب کا کافروں کے متعلق فیصلہ کہ وہ دوزخ کے مکیں ہیں پورا ہوگیا ◉

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ ع

وہ فرشتے جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور وہ فرشتے جو اس کے اِردگرد ہیں اپنے رب کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے

ہیں۔ وہ اپنے ربّ پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ ان لوگوں کو بخش دے جو ایمان لائے اور تیری راہ پر چلے۔ انہیں جہنّم کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب! انہیں اور ان کے ان باپ دادوں کو اور ان کی ان بیویوں کو اور ان کی اس اولاد کو جنہوں نے نیکی کو اپنا شعار بنایا اُن ہمیشہ رہنے والے باغوں میں جگہ دے جن کا تُو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تُو ہر چیز پر غالب ہے۔ تیری ہر بات میں حکمت ہے۔ اے ہمارے رب انہیں ان کے اعمال کے بدنتائج سے بچا لے۔ بے شک، تُو نے اُس شخص پر رحم کیا جسے اُس دن اُس کے اعمال کے بدنتائج سے بچا لیا۔ بے شک! تیرے رحم کو پا لینا بہت ہی بڑی کامیابی ہے ◉

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ: جزاء سیات (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

ذٰلك: الرحمة او الوقاية او مجموعهما (بیضاوی)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۱﴾

اس دن کافروں سے کہا جائے گا: آج تم جس قدر اپنی جانوں سے نفرت کر رہے ہو اللہ اُس وقت تم سے اس سے زیادہ

نفرت کرتا تھا جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم کفر کی راہ اختیار کرتے تھے ◉

اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ : ظرف لفعل دل علیہ المقت الاول اوتعلیل للحکم (بیضاوی، کشاف) ثانی الذکر اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے : آج تم جس قدر اپنی جانوں سے نفرت کر رہے ہو اللہ تم سے اس سے زیادہ نفرت کر رہا ہے کیونکہ تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم کفر کی راہ اختیار کرتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۱۲﴾

وہ کہیں گے : اے ہمارے رب ! تُو نے دو دفعہ ہمیں موت دی اور دو دفعہ زندہ کیا۔ ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ کیا اس مصیبت سے نکلنے کی کوئی راہ بھی ہے ؟ ◉

دوسری جگہ فرمایا وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ (بقرہ : ۲۹)

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿۱۳﴾

اُن سے کہا جائے گا : تمہارا یہ حال اِس لئے ہے کہ جب صرف

اللہ کو پکارا گیا تم نے انکار کیا لیکن جب اس کے ساتھ دوسروں
کو پکارا گیا تم ایمان لے آئے۔ اب فیصلہ اللہ ہی کے اختیار میں
ہے جو سب سے اعلیٰ، سب سے بڑا ہے ◉

هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۴﴾

وہی ہے جو تمہیں اپنے نشان دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان
سے رزق نازل کرتا ہے۔ لیکن اس کے نشانوں سے صرف وہی
لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو بار بار اُس کے حضور جھکتے ہیں ◉

وَمَا یَتَذَكَّرُ: بالآیات (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

پس اے مومنو! اگرچہ یہ بات کافروں کو ناگوار گزرے صرف
اللہ ہی کی عبادت کرو، اور صرف اسی کی اطاعت کا دم بھرو ◉

رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ
اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ
التَّلَاقِ ۙ﴿۱۶﴾

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

وہ درجات کو بلند کرنے والا ہے، عرش کا مالک ہے۔ وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا کلام نازل کرتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈرائے یعنی اس دن سے جس دن وہ بغیر کسی ستر کے اس کے حضور پیش ہوں گے اور ان کی کوئی بات اللہ سے پوشیدہ نہیں ہوگی۔

اس دن ان سے پوچھا جائے گا: آج کس کی حکمرانی ہے؟
وہ کہیں گے: صرف اللہ کی، جو ایک ہے، سب پر غالب ہے ⊙

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ : الرافع (روح البیان)
الرُّوْحَ : الوحی (کشاف، بیضاوی، روح البیان)
لِيُنْذِرَ : اللہ تعالٰی او المقلی علیہ او الروح (روح البیان)
يَوْمَ التَّلَاقِ : ھو ماخوذ من قولھم فلان لقی عملہ، و یمکن ان یکون ذالک ماخوذاً من قولہ: فمن کان یرجو لقاء ربہ (رازی)
(GLOSSARY) DAY OF JUDGEMENT
بٰرِزُوْنَ : ظاھرون لا یسترھم شیءٌ (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾

اُس وقت آواز آئے گی: آج ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ

دیا جائے گا۔ آج کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یاد رکھو! جب اللہ حساب لینے لگتا ہے تو بہت جلد لے لیتا ہے ◉

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۵ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۹﴾

اے رسول! تُو انہیں اس دن سے ڈرا جو دوڑا چلا آ رہا ہے، جب کلیجے غم کی وجہ سے مُنہ کو آ رہے ہوں گے۔ اس دن ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا شفیع جس کی بات مانی جائے ◉

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۲۰﴾

اللہ آنکھ کی چوری کو بھی جانتا ہے اور دل کے راز کو بھی جانتا ہے ◉

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۱﴾ ع ۲

اللہ سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ لیکن وہ بُت جنہیں یہ لوگ

اللہ کے سوا پکارتے ہیں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اللہ سب کچھ سُنتا، سب کچھ دیکھتا ہے ⦿

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

کیا انہوں نے کبھی زمین پر سفر نہیں کیا کہ اپنے سے پہلوں کا انجام دیکھتے؟ وہ لوگ قوت میں بھی ان سے بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمین پر بھی ان سے زیادہ مضبوط یادگاریں بنائیں۔ لیکن اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور کوئی ان کو اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکا ⦿

وَاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ : ارادوا کثرا آثارًا کقوله : متقلدًا سیفًا ورمحًا (کشاف)
فَاَخَذَهُمْ : اهلکهم (جلالین)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے نشان لے کر آتے تھے لیکن وہ ان کا انکار کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ وہ بہت قوی ہے، عذاب دینے پر

آتا ہے تو بہت سخت عذاب دیتا ہے ◉

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۵﴾

اور ہم نے موسیٰ کو اپنے نشان اور کھلے کھلے دلائل دے کر
فرعون ، ہامان اور قارون کے پاس بھیجا۔ لیکن انہوں نے کہا : یہ
شخص فریبی ہے ، سخت جھوٹا ہے ◉

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۶﴾

جب اس نے انہیں ہمارے دئے ہوئے سچے معجزات دکھائے
تو وہ کہنے لگے : جو لوگ اس پر ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں
کو قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو۔ لیکن کافروں
کی تمام تدابیر اکارت گئیں ◉

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ : وهو ما ظهر على يده من المعجزات القاهرة (روح البيان)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ
رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ

فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾

اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں۔ بیشک وہ اپنے رب کو پکار کر دیکھ لے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ تمہارا دین نہ بدل دے یا ملک میں فساد نہ کھڑا کر دے ◉

وَقَالَ مُوسٰۤى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ ع ۳ ۸

موسیٰ نے کہا: میں ہر ایک اس متکبّر سے جو یومِ حساب کا قائل نہیں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ مانگتا ہوں ◉

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ

فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۰﴾

اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک شخص نے جو موسیٰ پر ایمان لے آیا تھا لیکن اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کہا: کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کر دو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے جبکہ وہ تمہارے پاس اپنے رب سے کُھلے کُھلے معجزات لے کر آیا ہے؟ اگر وہ جھوٹا ہے تو جُھوٹ کا وبال اس کو لے بیٹھے گا اور اگر وہ سچّا ہے تو ان نتائج سے جن سے وہ تمہیں ڈراتا ہے بعض تمہیں لاحق ہو کر رہیں گے۔ یاد رکھو! اللہ حد سے بڑھنے والے، سخت جھوٹے کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ اے میری قوم! آج تمہاری حکومت ہے اور تمہیں ملک میں غلبہ حاصل ہے۔ لیکن اگر اللہ کا عذاب ہم پر آ گیا تو ہمیں اس سے کون بچائے گا۔

فرعون نے کہا: مَیں تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جو مَیں ٹھیک سمجھتا ہوں۔ مَیں تمہیں ٹھیک راستہ دکھا رہا ہوں ◉

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۱﴾ لا

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

مردِ مومن نے کہا : اے میری قوم ! مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم بھی وہی دن نہ دیکھو جو ان لوگوں کو دیکھنا پڑا جنہوں نے اپنے نبی کے خلاف گروہ بندی کی اور تمہارا بھی وہی حال نہ ہو جو نوح اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد کی قوموں کا ہُوا ۔ اللہ نہیں چاہتا کہ اس کے بندے ظلم کی راہ اختیار کریں ◉

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ : لا يريد لهم ان يظلموا (کشاف) دوسری جگہ فرمایا لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ (۳۹ : ۸) اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں : اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔

وَيٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

اے میری قوم ! مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم اس دن نہ پکڑے جاؤ جب لوگ ایک دوسرے سے بدک بدک کر بھاگیں گے ، جس دن تم اِدھر اُدھر بھاگو گے اور تمہیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا ۔ یاد رکھو ! جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا ◉

يَوْمَ التَّنَادِ : یہ لفظ اصل میں تنادُد ہے جو ندّ سے مشتق ہے۔ یَوْمَ التَّنَاد میں دوسری د

یاء میں بدل گئی اور تَنَادُیٌ ہوگیا۔ پھر دکا ضمہ کسرہ میں بدل گیا اور تَنَادِیٌ ہوگیا اور پھری گر گئی اور تَنَادِ ہوگیا۔ اِس کے معنی ہیں: وہ دن جب لوگ، بدک بدک کر ایک دوسرے سے بھاگیں گے۔ دوسری جگہ فرمایا:
یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ (۸۰: ۳۵، ۳۶)
اگر اسے نداء سے مشتق لیا جائے تو اس کے معنی ہوں گے: وہ دن جب لوگ ایک دوسرے کو پکاریں گے۔ دوسری جگہ فرمایا: وَ نَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ (۷: ۴۵) وَ نَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ (۷: ۵۱) (دیکھئے لین، لسان، کشاف، روح البیان)
اِس جگہ یَوْمَ التَّنَادِ سے پہلے مضاف محذوف ہے اور اس کے معنی عذاب یوم التناد ہیں (روح البیان)

وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۵﴾

الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۶﴾

دیکھو! اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف کھلے کھلے نشان لے کر آیا۔ لیکن تم اس کے بارے میں شک ہی کرتے رہے۔ لیکن جب وہ مر گیا تو تم کہنے لگے: اس کے بعد اللہ کوئی رسول مبعوث

نہیں کرے گا۔ دیکھو! جس طرح اللہ نے تمہیں گمراہی میں چھوڑ دیا اسی طرح وہ تمام حد سے گزرنے والوں، شک کرنے والوں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے، یعنی ان لوگوں کو جو اللہ کی آیات کے بارے میں بغیر کسی دلیل کے جھگڑا کرتے ہیں۔ ان کا یہ طریق اللہ اور مومنوں کی نگاہ میں سخت نفرت کے قابل ہے۔ بات اسی طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کر دی۔ اللہ ہر ایک متکبّر اور جبار کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے ◉

عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ: علٰی کُلِّ ذی قلب (کشاف، بیضاوی، رازی) اگر حذف مضاف نہ لیا جائے تو آیت کے معنی ہوں گے: اللہ متکبّر اور جبّار کے سارے دل پر مُہر لگا دیتا ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۷﴾

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۸﴾ ع

ع ۴/۹

فرعون نے کہا: اے ہامان! میرے لئے ایک محل بنا تا کہ مَیں راہوں کو سَر کروں، آسمان کی راہوں کو۔ اور اِس طرح موسٰی کے خدا کو دیکھوں۔ بات یہ ہے کہ مَیں اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔

اِس طرح فرعون کو اس کے بُرے اعمال خوبصورت کرکے دکھائے گئے اور وہ راہِ راست سے روک دیا گیا۔ فرعون کی تمام تدبیریں ناکام ہوگئیں ◉

وَقَالَ الَّذِیۡۤ اٰمَنَ یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اَهۡدِکُمۡ سَبِیۡلَ الرَّشَادِ ۚ﴿۳۹﴾

یٰقَوۡمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا مَتَاعٌ ۫ وَّ اِنَّ الۡاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الۡقَرَارِ ﴿۴۰﴾

مَنۡ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا مِثۡلَهَا ۚ وَ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ هُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ یُرۡزَقُوۡنَ فِیۡهَا بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۴۱﴾

وَ یٰقَوۡمِ مَا لِیۡۤ اَدۡعُوۡکُمۡ اِلَی النَّجٰوةِ وَ تَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَی النَّارِ ؕ﴿۴۲﴾

تَدۡعُوۡنَنِیۡ لِاَکۡفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشۡرِکَ بِهٖ مَا لَیۡسَ لِیۡ بِهٖ عِلۡمٌ ۫ وَّ اَنَا اَدۡعُوۡکُمۡ اِلَی الۡعَزِیۡزِ الۡغَفَّارِ ﴿۴۳﴾

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَی اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۴﴾

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۵﴾

مردِ مومن نے کہا: اے میری قوم! میری پیروی کرو مَیں تمہیں ٹھیک راستہ دکھاؤں گا۔

اے میری قوم! یہ ورلی زندگی وقتی عیش ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ جو بُرے اعمال کرتے ہیں انہیں ان کے اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا۔ لیکن وہ مرد یا عورت جو نیک عمل کرتے ہیں اور مومن ہیں جنّت میں داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔

اے میری قوم! یہ کیا ماجرا ہے کہ مَیں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ مَیں اللہ کا انکار کروں اور ان چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراؤں جن کے متعلق مَیں جانتا ہوں کہ ان کی کوئی حقیقت نہیں، اور مَیں تمہیں سب پر غالب، بخشنہار خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ حقا کہ تم مجھے ان چیزوں کی طرف بُلاتے ہو جو نہ اِس دُنیا میں نہ آخرت میں کسی کی دعا سُن سکتی ہیں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سب کو اللہ ہی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ تمام حد سے بڑھنے والے جہنّم میں داخل ہوں گے۔ تم جلد ہی میری باتوں کو یاد کرو گے۔ مَیں اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑتا ہوں۔ اللہ اپنے بندوں کا نگہبان ہے ◉

مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ : والمراد بنفی العلم نفی المعلوم (کشاف ،بیضاوی ،روح البیان)

دَعْوَةٌ : استجابة دعوة (جلالین ،بیضاوی ،روح البیان) اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: جو کسی کو پکار نہیں سکتے۔

وَاَنَّ مَرَدَّنَآ : وهو عطف علی اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ (۴۰) (روح البیان)

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۚ﴿۴۶﴾

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۷﴾

اللہ نے اس مردِ مومن کی دعاؤں کو سُنا اور اسے ان کی تدبیروں کے شر سے بچا لیا اور فرعونیوں کو ایک دردناک عذاب نے گھیر لیا۔ ان کے لئے دوزخ ہے۔ وہ صبح اور شام اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور قیامت کے دن حکم ہوگا: فرعونیوں کو جہنّم میں ڈال دو ◉

فَوَقٰهُ اللّٰهُ: ضمیر مردِ مومن کی طرف ہے وقیل الضمیر لموسٰی (بیضاوی) فا محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

اَلنَّارُ: خبر مبتدا محذوف (کشاف، بیضاوی)

اَشَدَّ الْعَذَابِ: عذاب جہنّم (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان) جہنّم کو اس کے عذاب کی شدّت کی وجہ سے اَشَدَّ الْعَذَاب کہا گیا ہے۔ اسے علمِ بیان میں تسمیۃ الشئ باسم حالہٖ کہتے ہیں۔ (دیکھئے مختصر المعانی صـ۳۷۳)

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۸﴾

لوگو! کچھ اس وقت کا دھیان کرو جب اہلِ دوزخ دوزخ میں پڑے ایک دوسرے سے اُلجھ رہے ہوں گے اور کمزور ان لوگوں کو جو تکبّر کیا کرتے تھے کہیں گے: ہم تمہاری پیروی کرتے تھے۔ کیا تم ہمیں جہنّم کے عذاب کے کسی حصّے سے بچا سکتے ہو؟ ◉

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۹﴾

وہ لوگ جو تکبّر کیا کرتے تھے کہیں گے: ہم سب اس عذاب میں مبتلا ہیں۔ اللہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر چکا

ہے ◉

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٥٠﴾

اہلِ جہنم جہنّم کے داروغوں سے کہیں گے: اپنے ربّ سے التجا کرو کہ ہمارا عذاب ایک دن کے لئے تو ہلکا کر دے ◉

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥١﴾ ع ۵ ۱۳ ۱۰

وہ کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کُھلے کُھلے نشان لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے: ہاں! کیوں نہیں آئے تھے! وہ کہیں گے: پھر تم خود ہی التجا کرو۔

لیکن اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرنے والوں کی التجا بے سُود ہو گی ◉

کافر: انکار کرنے والا، ناشکر گزار، قدر نہ کرنے والا۔

انبیاء تو اِس لئے آئے تاکہ انہیں گمراہی سے نکالیں لیکن انھوں نے ان کی ناقدری کی اور انکار کیا۔

بعض لوگ اِس آیت سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کافروں کی دعا قبول نہیں ہوتی لیکن یہاں ان کافروں کا ذکر ہے جو دوزخ میں ڈالے جا چکے ہوں گے۔ اور یہ الفاظ اُن سے بیزاری کے اظہار

کے لئے کہے گئے ہیں۔ اِس دُنیا کا حال اُس دُنیا کے حال سے جدا ہے۔ صاحبِ رُوح البیان کہتے ہیں فی الحدیث ان دعوۃ المظلوم وان کان کافرًا مستجابٌ یعنی حدیث میں ہے کہ مظلوم کی دعا خواہ وہ کافر ہو سنی جاتی ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ جب ابلیس نے دعا کی رَبِّ اَنْظِرْنِیْ تو اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کیا اور کہا اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۲﴾

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۳﴾

یاد رکھو! ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد اِس دُنیا میں بھی ضرور کریں گے اور اُس دن بھی ضرور کریں گے جس دن گواہ گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوں گے، جس دن ظالموں کو ان کا عذر کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ ظالموں کے لئے لعنت ہے اور ایک بہت بُرا ٹھکانا ◉

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْهُدٰی وَاَوْرَثْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ ﴿۵۴﴾

هُدًی وَّذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۵﴾

اور دیکھو! ہم نے موسیٰ کو وہ چیز دی جو سراسر ہدایت تھی اور

ہم نے بنی اسرائیل کو اُس کتاب کا وارث بنایا جو عقلمندوں کے لئے
ہدایت اور شرف کا موجب ہے ◉

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ
سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۶﴾

پس اے رسول! ہماری نصرت کے وعدہ پر یقین کر اور اِس بات
پر بھی کہ تجھے ایک ایسی کتاب دی جائے گی جو دُنیا کے لئے ہدایت
اور شرف کا موجب ہو گی اور صبر کر۔ اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔
اپنی اُمّت کے لئے بخشش طلب کر۔ اور صبح و شام اپنے ربّ
کی حمد اور تسبیح کر ◉

فَاصْبِرْ : ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔ صاحبِ رُوح البیان کہتے ہیں مترتب علیٰ
قوله اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَقوله واٰتینا الخ

لِذَنْۢبِكَ : فی حقك (رازی) لذنب امتك (روح البیان) اوّل الذکر اعتبار سے اس کے معنی
ہوں گے : ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تیرا قصور کیا ہے بخشش طلب کر۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ
اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۷﴾

ان لوگوں کے دل تکبّر سے پُر ہیں جو اللہ کی آیات کے بارے میں
بغیر کسی ایسی دلیل کے جو ان کے پاس اللہ کی طرف سے آئی

سو جھگڑا کرتے ہیں وہ اپنے مقصد کو کبھی نہیں پائیں گے۔ پس تُو ان سے کنارہ کر اور ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ۔ وہ سب کچھ دیکھتا سب کچھ سُنتا ہے ◉

اَتٰهُمْ : من جهته تعالىٰ (روح البيان)

مَاهُمْ بِبَالِغِيْهِ : المراد (رازی)

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ : من شرهم (جلالین) ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۸﴾

لوگو! آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کو پیدا کرنے سے بہت مشکل ہے۔ لیکن اکثر لوگ اِس بات کو نہیں جانتے ◉

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِىْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۹﴾

اندھے اور آنکھوں والے برابر نہیں۔ نہ ہی وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں اور بدکار لوگ برابر ہیں۔ لوگو! تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو ◉

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦٠﴾

دیکھو! قیامت آکر رہے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن اکثر لوگ قیامت پر یقین نہیں رکھتے ◉

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦١﴾ ع ۱۰ / ۱۱

لوگو! تمہارا رب کہتا ہے: مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ یاد رکھو جو لوگ تکبّر کی وجہ سے میری عبادت سے مُنہ پھیرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنّم میں داخل ہوں گے ◉

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٢﴾

اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو بنایا تاکہ تم دیکھو بھالو۔ اللہ لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے ◉

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا : مبصرا النہار کا حال ہے۔ مُبصر کے معنی ہیں دیکھنے والا۔ اسناد

الابصار الیہ مجاز فیہ مبالغۃ (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾

اِس شان کا ہے اللہ، تمہارا ربّ، ہر چیز کا خالق۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو ◉

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾

جس طرح یہ لوگ بھٹک رہے ہیں اسی طرح تمام وہ لوگ بھٹکتے ہیں جو اللہ کی آیات کے بارے میں ان کی حقیقت کو جانتے ہوئے جھگڑا کرتے ہیں ◉

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾

اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو رہنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا۔ اُس نے تمہیں صورت دی اور پھر تمہاری صورتوں کو کیا ہی عمدہ شکل دی اور اس نے تمہیں پاک چیزیں بطور رزق دیں۔ اس شان کا ہے اللہ، تمہارا ربّ۔

سُن لو! ربّ العالمین تمام برکتوں کا سرچشمہ ہے ◉

آسمان سے یہاں مراد کُرّۂ فضائی ہے (دیکھئے تمہید) آج سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ کُرّۂ فضائی زمین اور اہلِ زمین کو طرح طرح کی آفتوں سے بچاتا ہے۔ اکثر ستارے جب کُرّۂ فضائی میں داخل ہوتے ہیں تو جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾

صرف وہی زندہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت کا دم بھرو اور کہو: تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے ◉

فَادْعُوْهُ: فاعبدوہ (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ: قائلین (بیضاوی)

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ؗ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾

اے رسول! تو اُن سے کہہ: مجھے ان چیزوں کی عبادت سے جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو منع کیا گیا ہے۔ جب مجھے میرے ربّ کی طرف سے روشن دلائل مل چکے ہیں تو میں ان کی عبادت کیونکر کر سکتا ہوں۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

مَیں صرف ربّ العالمین کے حضور سرِ تسلیم خم کر دوں ◉

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾

وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر پانی کے ایک قطرہ سے، پھر خون کے ایک لوتھڑے سے۔ اور وہی ہے جو تمہیں بچّہ کی صورت میں تمہاری ماؤں کے رحم سے نکالتا ہے۔ اور وہی ہے جو تمہیں زندگی بخشتا ہے حتّٰی کہ تم اپنی قوّت کے معراج کو پہنچ جاتے ہو۔ اور پھر وہ تمہیں مزید زندگی عطا کرتا ہے حتّٰی کہ تم بوڑھے ہو جاتے ہو۔ اور تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو بوڑھا ہونے سے پہلے مر جاتے ہیں۔ اور وہ تمہیں زندہ رکھتا ہے تاکہ تم اپنی زندگی کی مقررہ میعاد تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم عقلمند بنو ◉

یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا: من رحم الام (روح البیان)

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ: اللام فیه متعلقة بمحذوف تقدیرہ ثم یبقیکم لتبلغوا (بیضاوی)

هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا

يَقُولُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۹﴾ ع ۷ ۱۲

وہی زندہ کرتا ہے ، وہی موت دیتا ہے ۔جب وہ کسی چیز کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اُسے حکم دیتا ہے کہ ہو جا ۔اور وہ کونا بعد کونٍ ہو جاتی ہے ◉

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۷۰﴾

کیا تُو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیات کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ؟ وہ کدھر کو جا رہے ہیں ! ◉

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۲﴾

فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۳﴾

وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی کتاب کا انکار کیا اور اُس تعلیم کا انکار کیا جو ہم نے اپنے رسولوں کے ذریعہ بھیجی ، اپنا انجام جلد ہی جان لیں گے ۔ یہ اُس وقت ہو گا جب زنجیریں اور سلاسل ان کی گردنوں کا طوق بنیں گے ۔انہیں گھسیٹ کر کھولتے ہوئے پانی میں ڈالا جائے گا اور پھر وہ جہنّم کی آگ میں

جھونک دیئے جائیں گے ◉

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

پھر ان سے کہا جائے گا: تمہارے وہ خدا کہاں ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا معبود بنائے بیٹھے تھے؟

وہ کہیں گے: وہ ہم سے کھو گئے ہیں۔ نہیں! نہیں! بلکہ سچ یہ ہے کہ اِس سے پہلے ہم اُن چیزوں کی پرستش کرتے رہے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔ جس طرح ان لوگوں کے خدا اُن سے کھو گئے اسی طرح اللہ تمام کافروں کو بھلا دے گا ◉

بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا: بل تبیّن لنا انا لم نکن نعبد شیئًا بعبادتھم فانھم لیسوا شیئًا (بیضاوی، روح البیان)

كَذٰلِكَ: مثل ذالک الضلال۔ وھو ضلال آلھتھم عنھم لقولہ ضلّوا (روح البیان)

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾

اُن سے کہا جائے گا: تمہاری یہ حالت اِس لئے ہے کہ تم زمین میں ناحق اتراتے تھے اور اکڑفوں دکھاتے تھے۔ اب جہنّم میں اس کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ تاکہ اس میں ہمیشہ رہو۔ کیا ہی بُرا ہے متکبّروں کا ٹھکانا! ◉

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

اے رسول! اُن کی ایذارسانی پر صبر کر۔ اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔ خواہ ہم تجھے اُس عذاب کا کچھ حصّہ دکھا دیں جس کا ہم نے اُن سے وعدہ کر رکھا ہے خواہ ہم تجھے وفات دے دیں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ بالآخر انہیں چاروناچار ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ◉

فَاصْبِرْ: علیٰ اذیّة قومك (روح البیان)

فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ: جواب نرینّك محذوف (بیضاوی)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ

لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ

اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع ۸ ۱۳

اے رسول! ہم نے تجھ سے پہلے بھی رسول بھیجے۔ ان میں سے بعض کا ذکر ہم نے تجھ سے کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ کسی رسول کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ کے اِذن کے بغیر کوئی نشان لے آئے۔ لیکن جب اللہ کا حکم آجاتا ہے رسولوں اور ان کے مکذّبین کے درمیان سچّا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت جھوٹ بنانے والے جان لیتے ہیں کہ وہ ہلاک ہو گئے ◉

وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ : ای ظهر الخسران للناس وهم خاسرون فی کلٍ وقت قبل ذالك (جلالین)

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۸۰﴾ ز

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۱﴾ ط

اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے اُونٹ بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور تاکہ تم انکے ذریعہ اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ کر اپنے دل کی آرزو پوری

کرو۔ اور تم ان کے ذریعہ اپنی خوراک بھی حاصل کرتے ہو۔ اور ان میں تمہارے لئے کئی اور فوائد بھی ہیں۔ اور تم ان برّی جہازوں پر اور بحری جہازوں پر بحر و برّ کا سفر کرتے ہو ◉

اَنعام: دیکھیے نوٹ زیر آیت ۲۳ : ۲۲۔

وَ يُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

وہ تمہیں اپنے نشان دکھا رہا ہے۔ تم اللہ کے کس کس نشان کا انکار کرو گے ◉

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۳﴾

کیا انہوں نے کبھی زمین پر سفر نہیں کیا کہ اپنے سے پہلوں کا انجام دیکھتے؟ وہ لوگ تعداد میں بھی ان سے زیادہ تھے، قوّت میں بھی بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمین پر بھی ان سے زیادہ مضبوط یادگاریں بنائی تھیں۔ لیکن ان کا تمام کیا دھرا اُن کے کسی کام نہ آیا ◉

اٰثارًا فِی الْاَرْضِ: العمائر والمصانع والحرث (شوکانی) یعنی عمارات کے اعتبار سے اور محلات اور قلعوں کے اعتبار سے اور کھیتی باڑی کے اعتبار سے۔ دوسری جگہ فرمایا کَانُوْٓا

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اٰثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا (۳۰ : ۱۰) وفی التاویلات النجمیة واثارًا فی الارض بطول الاعمار (روح البیان) وقیل هی اٰثار اقدامهم فی الارض (بیضاوی، روح البیان، کشاف)

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ : ما نافیة او استفهامیة (بیضاوی، کشاف)

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾

جب ان کے پاس ان کے رسول روشن نشان لے کر آئے تو وہ اپنے علم پر اترانے لگے۔ لیکن آخرکار وہی چیز جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے ان کے گلے کا ہار بن گئی ◉

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے : ہم خدائے واحد پر ایمان لے آئے اور ہم تمام ان چیزوں کا انکار کرتے ہیں جنہیں ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے ◉

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع

ع ۹ / ۷ / ۱۴

لیکن جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو ان کا ایمان
ان کے کسی کام نہ آیا۔ اللہ نے اپنا قانون جو اس کے
بندوں میں جاری ہے اسی طرح بنایا ہے۔جب وہ ہمارا عذاب
دیکھتے ہیں تو کافر جان لیتے ہیں کہ وہ ہلاک ہوگئے

خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ : الکافر خاسر فی کل وقت ولکنہ تبیّن لهم خسرانهم
اذا رأوا العذاب (روح البیان)

سُورَۃُ حٰمٓ السَّجدَۃ

ربطِ آیات

اِس سورت میں قرآن کی حقانیّت کے دلائل دیئے ہیں۔ توحید اور قیامت کا ذکر کیا ہے اور کافروں کے بعض اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

آیت ۳ تا ۵:-

قرآن کے متعلق بتایا کہ یہ اہلِ علم و نظر کے لئے خدا کی رحمت کا نشان ہے، اپنے مضامین کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے، فصاحت اور بلاغت میں اپنا نظیر نہیں رکھتا، کثرت سے پڑھا جائے گا، ماننے والوں کے لئے خوشخبری کا پیغام ہے اور لوگوں کو پیش آنے والے خطرات سے آگاہ کرتا ہے۔

آیت ۶:-

جب قرآن کی حقیقت بیان کی تو کافر بجائے ایمان لانے کے اُلٹا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنے لگے: یہ کلام ہم پر اثر نہیں کر سکتا۔ تیرا یہ دعوٰی کہ اگر ہم اس پر ایمان نہیں لائیں گے تو تباہ ہو جائینگے محض فریب ہے۔ تُو اپنی جگہ کوشش کر ہم اپنی جگہ کوشش کریں گے۔ نتیجہ خود بتا دے گا کہ کون سچّا ہے۔

آیت ۷ تا ۹:-

رسول کو فرمایا کہ تُو ان سے کہہ: میری کوشش کا سوال نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے۔ اگر تم خدا پر ایمان لاؤ گے، اپنے گناہوں کے لئے بخشش مانگو گے، خلقِ خدا کے ساتھ بھلائی کرو گے، اپنے دلوں کو پاک کرو گے اور نیک عمل بجا لاؤ گے تو تمہیں ایسا اجر ملے گا جو کبھی منقطع نہیں ہوگا ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ لیکن یاد رکھو تمہاری ہلاکت میں میری کسی کوشش کا دخل نہیں ہوگا۔ یہ تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوگا۔

آیت ۱۰ تا ۱۳ :-

جب اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کو کہا تو اس کی قدرتوں اور اس کے انعامات کا ذکر بھی کر دیا۔

آیت ۱۴ تا ۱۹ :-

فرمایا: اگر ایمان نہیں لاؤ گے تو تم بھی عاد اور ثمود کی طرح تباہ و برباد کر دیئے جاؤ گے۔ تمہارا یہ عذر کہ اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتہ کو رسول بنا کر کیوں نہیں بھیجا ایک نامعقول عذر ہے۔ تم سے پہلے عاد اور ثمود نے بھی یہی عذر پیش کیا تھا لیکن وہ تباہ کر دیئے گئے۔ اور تمہاری بڑائی بھی تمہارے کسی کام نہیں آئے گی۔ عاد اور ثمود بھی بہت بڑے بنتے تھے لیکن خدا کے سامنے کوئی بڑا نہیں۔ وہی سب سے بڑا ہے۔ پس اس کے نشانات کو جانتے پہچانتے انکار پر اصرار نہ کرو ورنہ تباہ کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۲۰ تا ۲۶ :-

فرمایا: صرف یہی نہیں کہ تم دُنیا میں ذلیل کئے جاؤ گے آخرت میں بھی تمہیں ایک ذلیل کرنے والا عذاب دیا جائے گا۔ اور اس سے بڑھ کر کیا ذلّت ہو گی کہ اس دن تمہارے اپنے جوارح تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ دراصل تمہاری ہلاکت کی یہ وجہ تھی کہ تم لوگوں سے تو چُھپ کر عیب کرتے تھے مگر یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال نہیں دیکھ رہا۔ اور دوسری وجہ تمہاری ہلاکت کی یہ تھی کہ تمہارے ساتھی ایسے لوگ تھے جو تمہیں بُرے کاموں کی ترغیب دیتے تھے۔

آیت ۲۷ :-

کافروں نے قرآن سُننے کے بعد بظاہر تو کہا کہ یہ کلام ہم پر اثر نہیں کرتا (آیت ۶) لیکن ان کے دل اس کی شوکت اور اس کی ہیبت سے مرعوب ہو گئے تھے۔ پس انہوں نے کہا کہ جب یہ کلام پڑھا جائے تو اس کو سُننے کی بجائے شور اور غوغا کرو۔

آیت ۲۸ تا ۳۰ :-

فرمایا: تم خدائی آواز کو تو ہرگز دبا نہیں سکو گے، ہاں اپنے لئے ضرور جہنّم کا انتظام کر لو گے۔ اور قیامت کے دن تم اپنے ان ساتھیوں کے خلاف کھڑے ہو جاؤ گے جو تمہیں گمراہ کرتے تھے۔

آیت ۳۱ تا ۳۳:۔

جب کافروں اور ان کے انجام کا ذکر کیا تو مومنوں کا ذکر بھی کر دیا تاکہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آجائیں۔

فرمایا: سچّے ایمان لانے والوں پر اِس دُنیا میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے، وہ ان سے کلام کرتے ہیں اور انہیں امن اور جنّت کی بشارت دیتے ہیں۔

آیت ۳۴:۔

جب کافروں اور مومنوں دونوں کا ذکر کیا تو اوّل المؤمنین یعنی رسول کا ذکر بھی کر دیا۔

فرمایا: ایک تم ہو کہ بداعمال میں گرفتار ہو، لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہو اور قرآن پڑھا جائے تو شور کرتے ہو اور ایک وہ شخص ہے جس کا ہر عمل نیکی کا نمونہ ہے اور جو لوگوں کو اللہ کی طرف بُلاتا ہے۔

آیت ۳۵، ۳۶:۔

کافروں کی بدکرداریوں، بداعمالیوں اور بدزبانیوں کا ذکر کرنے کے بعد خیال پیدا ہوتا تھا کہ ان بدکرداروں سے کوئی نیکی نہیں کرنی چاہیئے۔ فرمایا: بدی کے مقابلہ میں نیکی کرو۔ اِس طرح تمہارا دشمن دوست بن جائے گا۔ ان کے مظالم پر صبر کرو کہ صبر خوش نصیب لوگ ہی کرتے ہیں۔

آیت ۳۷:۔

جب کافروں سے رابطہ کی اجازت دی تو سوال پیدا ہوُا کہ اگر وہ مومنوں کے دل میں کوئی وسوسہ ڈالیں تو اس کا کیا علاج کیا جائے۔ فرمایا: اللہ سے دعا کرو۔

آیت ۳۸، ۳۹:۔

قرآن کی تعلیم کا نکتۂ مرکزی توحید ہے۔ جب قرآن کی سچائی روشن دلائل سے ثابت کر دی تو توحید کی حقیقت بیان کی۔

آیت ۴۰:۔

توحید پر ایمان مکمل نہیں ہوتا اگر قیامت پر ایمان نہ لایا جائے۔ چنانچہ قیامت کی دلیل دی اور فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ مُردہ کھیتی کو مینہ برسا کر زندہ کر دیتا ہے اسی طرح نسیمِ ایزدی کا

ایک جھونکا مُردوں کو زندہ کر دے گا۔

آیت ۴۱ :۔

فرمایا: اِس دُنیا میں خدا کا خوف کھانا قیامت کے دن خوف کی حالت میں خدا کے حضور پیش ہونے سے بہتر ہے۔

آیت ۴۲، ۴۳ :۔

پھر اصل مضمون کی طرف عود کر کے فرمایا: قرآن تمہارے عزّت اور شرف کا ضامن ہے۔ یہ ایک پُر حکمت کلام ہے جو سراسر سچّائی پر مشتمل ہے۔

آیت ۴۴ :۔

جب رسولِ پاکؐ نے قرآن پیش کیا تو کافروں نے طرح طرح کی باتیں بنائیں۔ ان سب باتوں کا مجملاً جواب دیا اور فرمایا: یہ کوئی نیا اعتراض نہیں کرتے۔ جو اعتراض یہ تجھ پر کرتے ہیں پہلے رسولوں پر بھی ان کے ہم مشربوں نے یہی اعتراض کئے تھے۔

آیت ۴۵ :۔

جب قرآن نے اپنی فصاحت اور بلاغت کو اپنی سچّائی کی دلیل کے طور پر پیش کیا تو کافروں نے کہا: بھلا یہ کونسی اَن ہونی بات ہے کہ ایک عرب نے فصیح عربی میں کلام کیا۔ بات تو تب تھی کہ کسی غیر زبان میں جسے یہ نہ جانتا ہوتا کلام کرتا۔ فرمایا: یہ تو نہ ماننے کے بہانے ہیں۔ اگر ہم یہ کلام کسی اَور زبان میں نازل کرتے تو تم کہتے کہ پہلے صحیفوں میں تو ایک عرب رسول کے آنے کی پیشگوئی تھی۔ یہ عربی اور عجمی کا امتزاج کیا ہے اور یہ کیسی کتاب ہے کہ ہم اس کی آیات کو سمجھتے ہی نہیں۔ پھر فرمایا: بات دراصل یہ ہے کہ تم قرآن کو گوشِ ہوش سے نہیں سُنتے۔

آیت ۴۶ :۔

فرمایا: تمہارا قرآن کا انکار کرنا کوئی نئی بات نہیں ہم نے ایک ایسی ہی کتاب موسیٰ کو بھی دی تھی اور ان لوگوں نے بھی اس کا انکار کیا تھا۔

آیت ۴۷ :۔

فرمایا: قرآن تمہیں نیکی کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر تم نیک عمل کروگے تو تمہیں ہی فائدہ ہوگا اور اگر

بُرے عمل کرو گے تو اس کی سزا بھی تم ہی بھگتو گے۔

آیت ۴۸، ۴۹:-

فرمایا: دیکھو خدا تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ تمہیں بار بار کہہ رہا ہے کہ قیامت برحق ہے۔ پس اپنے جھوٹے خداؤں کی بات نہ مانو اور قیامت پر اور قرآن پر جو علم للساعۃ ہے ایمان لاؤ۔

آیت ۵۰ تا ۵۲:-

فرمایا: کافر کی یہ حالت ہے کہ عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتا ہے اور شکر نہیں کرتا لیکن اگر ذراسی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس ہوجاتا ہے اور ہمارے حضور لمبی لمبی دعائیں کرتا ہے۔ لیکن جب ہم اس کی تکلیف دُور کر دیتے ہیں تو ناشکری کرتا ہے اور قیامت کا انکار کر دیتا ہے۔

آیت ۵۳:-

فرمایا: اے قرآن کے منکرو! کچھ غور کرو۔ کیا ان حقائق کے پیشِ نظر جو ہم نے بیان کئے ہیں تمہیں اِس بات کا کوئی امکان نظر نہیں آتا کہ شاید قرآن خدا ہی کی طرف سے ہو؟ کیا تم نے سوچا کہ اگر یہ امکان سچ نکل آیا تو پھر تمہارا کیا حال ہوگا؟

آیت ۵۴:-

آخر میں فرمایا: ہم عنقریب چاردانگِ عالم میں اپنے نشان دکھائیں گے اور ثابت کر دیں گے کہ قرآن سچّی کتاب ہے۔ تم قیامت کا کیونکر انکار کرتے ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر نہیں۔
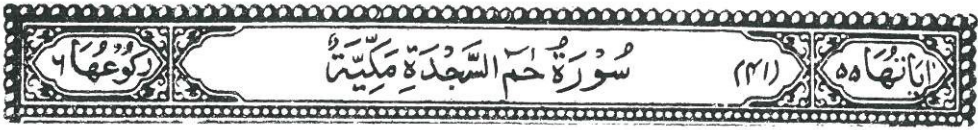
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

حٰمٓ ②

مَیں زندہ خدا ہوں، قائم بالذّات، ہر چیز کے قیام کا باعث ◉

تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ③
کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ④
بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ⑤

یہ وہ قرآن ہے جو رحمٰن اور رحیم خدا کی طرف سے اہلِ علم و نظر کے لئے نازل ہوا ہے، یعنی وہ کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں، ایسی کتاب جو کثرت سے پڑھی جاتی ہے، فصاحت اور بلاغت سے پُر ہے، ماننے والوں کو خوشخبری کا پیغام دیتی ہے اور لوگوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرتی ہے۔ لیکن افسوس کہ اکثر لوگ اس سے اِعراض

کرتے ہیں۔ وہ اسے سُنتے ہی نہیں ◉

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِیۡۤ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡہِ وَفِیۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّمِنۡۢ بَیۡنِنَا وَبَیۡنِکَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۶﴾

وہ رسول کو کہتے ہیں: جس چیز کی طرف تُو ہمیں بُلا رہا ہے ہمارے دل اُس سے محفوظ ہیں، اور ہمارے کان اس کو سُن نہیں سکتے۔ ہمارے اور تیرے درمیان ایک حجاب حائل ہے۔ تُو جو چاہے کر، ہم سے جو ہو گا کریں گے ◉

اَکِنَّۃٌ: جمع کنان وھو الغطاء الّذی یکنّ فیہ الشئ ای یحفظ ویستر (روح البیان)

فِیۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ: ای صمم قال فی القاموس الوقر ثقل فی الاذن او ذھاب السمع کلّہ (روح البیان)

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِیۡمُوۡۤا اِلَیۡہِ وَاسۡتَغۡفِرُوۡہُ ؕ وَوَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ۙ﴿۷﴾

الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۸﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ

ع ۱ / ۹ / ۱۵ مَمْنُوْنٍ ﴿۹﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: مَیں صرف تمہاری طرح کا ایک اِنسان ہوں۔ مجھے بار بار الہام کیا جاتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ پس تم اس کی جناب میں راستبازی کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو۔

ان مشرکوں کے لئے ہلاکت ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔ البتہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں، ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو گا ◉

غَیْرُ مَمْنُوْنٍ: لا یُمَنّ به علیھم من المنّ واصله الثقل او لا یقطع من مننت الحبل اذا قطعتُهٗ (بیضاوی، رُوح البیان)

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ ج

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۱﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: کیا تم اُس خدا کا انکار کرو گے

جس نے زمین کو دو مرحلوں میں پیدا کیا اور دوسروں کو اُس کا ہمسر ٹھہراؤ گے ؟

کس شان کا ہے ربّ العالمین ! اور صرف یہی نہیں کہ اُس نے زمین کو پیدا کیا ۔ اُس نے اس میں پہاڑ بنائے جو اس کی سطح کے اُوپر ہیں اور اس میں بہت سی نعمتیں رکھیں اور اس میں اہلِ زمین کے لئے ٹھیک اندازے کے مطابق خوراک مہیّا کی جس پر سب طلب گاروں کا برابر کا حق ہے ۔ یہ سب کچھ چار مراحل میں وقوع پذیر ہوُا ◉

یَوْمَیْنِ : نوبتین (بیضاوی)

اَقْوَاتَھَا : اقوات اھلھا (بیضاوی، کشاف)

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ⑫

اور یہی نہیں کہ اُس نے زمین بنائی ۔ اس سے بڑھ کر اُس نے یہ کام کیا کہ آسمانوں کی طرف توجہ کی اور ان کو مکمل کیا ۔ اور وہ محض دھوئیں کا ایک بادل تھے ۔ اور جب اس نے آسمانوں اور زمین کو مکمل کیا تو ان سے کہا : میری فرمانبرداری اختیار کرو ، خواہ اپنی مرضی سے خواہ مجبوراً ۔ انھوں نے کہا : ہم مجسّم اطاعت بن کر تیرے حضور حاضر ہیں ◉

ثُمَّ : ان ثم لتفاوت ما بين الخلقين لا للتراخى فى المدّة لقوله : وَالْاَرْضَ بَعْدَ

ذَالِكَ دَحَاهَا (بیضاوی)

فَقَالَ: ف مقدر عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَ حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۱۲﴾

اور اس نے آسمانوں کو دو مرحلوں میں سات آسمان بنایا۔ اور اُس نے ہر ایک آسمان کو اُس کا کام بتایا۔

اور ہم نے نزدیک ترین آسمان کو روشن ستاروں سے مزین کیا اور اُسے آفات سے محفوظ کیا۔

اِس شان کا ہے سب پر غالب، سب کچھ جاننے والے خدا کا قانون ◉

وَحِفْظًا: وحفظنا ها حفظًا (کشاف، املاء، بیضاوی، روح البیان)

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؕ﴿۱۳﴾

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا

لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

اے رسول! اگر یہ لوگ یہ حقائق سُننے کے بعد بھی روگردانی پر مُصِر ہیں تو ان سے کہہ دے: مَیں نے تمہیں اس مہلک عذاب سے خبردار کر دیا ہے جو عاد اور ثمود کے عذاب کی مانند ہوگا، جو اس وقت آیا جب ان کے پاس ہر طرف سے رسول یہ کہتے ہوئے آئے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو لیکن انہوں نے کہا: اگر اللہ کو ہمارے پاس رسول ہی بھیجنے منظور ہوتے تو وہ فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجتا۔ پس ہم اس تعلیم کا انکار کرتے ہیں جو تم لے کر آئے ہو ◉

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ: حال من صاعقةِ عاد (کشاف، بیضاوی)

مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ: من کُلّ جانب (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان، شوکانی)

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

عاد کا تو یہ حال تھا کہ وہ ملک میں بغیر کسی وجہ کے تکبّر کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے: کون ہم سے زیادہ طاقتور ہے؟ کیا ان کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا اُن سے

زیادہ قوّت والا ہے؟ اور صرف یہی نہیں کہ وہ تکبّر کرتے تھے وہ ہمارے نشانات کی حقیقت کو جانتے ہوئے ان کا انکار کرتے تھے ◉

وَكَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ : هو معطوف على فَاسْتَكْبَرُوْا (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

يَجْحَدُوْنَ : الجحود الانكار مع العلم اى ينكرونها وهم يعلمون حقيقتها (روح البیان)

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۷﴾

چنانچہ ہم نے ان پر منحوس دنوں میں ایک تیز آندھی بھیجی تاکہ انہیں دُنیا کی زندگی میں ذلیل کرنے والے عذاب کا مزا چکھائیں۔ اور وہ عذاب جو انہیں آخرت میں ملے گا اس سے بھی زیادہ ذلیل کرنے والا ہوگا۔ وہاں ان کو کوئی بچا نہیں سکے گا ◉

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۚ ﴿۱۸﴾

ع ۲ ۱۶ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٩﴾ ع

رہے ثمود، سو ہم نے انہیں ہدایت کی راہ دکھائی، لیکن انہوں نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح دی۔ چنانچہ ان کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں ایک ذلیل کرنے والے عذاب نے ان کو اپنے چنگل میں لے لیا۔ لیکن ہم نے اس عذاب سے ان لوگوں کو بچا لیا جو ایمان لائے تھے اور تقویٰ شعار تھے ◉

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٢٠﴾

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢١﴾

لوگو! کچھ اس دن کا بھی دھیان کرو جس دن اللہ کے دشمن اکٹھے کر کے قطار در قطار جہنّم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ اور جب وہ جہنّم کے پاس پہنچیں گے تو ان کے کان، اور ان کی آنکھیں، اور ان کے اعضاء ان کے خلاف ان کی بداعمالیوں کی گواہی دیں گے ◉

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا: ما مزيدة للتاكيد (كشاف، بيضاوی، رُوح البيان)

جُلُوْدُهُمْ: والجلود عبارة عن الابدان والقلوب (مفردات) قيل الجلود ههنا كناية عن الفروج (مفردات) فراء نے (لین) اور ابنِ عباس نے (رُوح البیان) فروج ہی کے معنے کئے ہیں۔

وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ اپنے اعضاء سے کہیں گے : تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی !

وہ کہیں گے : ہمیں اسی اللہ نے بولنے پر مجبور کیا جس نے ہر چیز کو نطق عطا کیا۔

لوگو ! اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تمہیں دوبارہ لوٹ کر جانا ہوگا ◉

اَنْطَقَنَا اللّٰهُ : ما نطقنا باختیارنا (بیضاوی)

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

بدکردارو ! تم بُرے کام کرتے وقت اِس وجہ سے نہیں چھپتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں، اور تمہارے اعضاء تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ تم تو لوگوں سے چھپتے تھے۔ تمہیں اپنے اعضاء کی گواہی کا کیونکر خوف ہوتا۔ تم تو یہ سمجھتے تھے کہ اللہ

کو تمہارے بیشتر اعمال کی خبر ہی نہیں ◉

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ .... الخ: کنتم تستترون من النّاس عند ارتکاب الفواحش مخافۃ الفضاحۃ (بیضاوی، کشاف، رُوح البیان) یہ فقرہ عبارت کے ماحول سے اُبھر رہا ہے۔ ہم نے اسے ترجمہ میں ملفوظ کر دیا ہے۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

تمہارے اسی نظریہ نے جو تم نے اپنے رب کے متعلق قائم کر رکھا تھا تمہیں ہلاکت تک پہنچایا اور بالآخر تم ہلاک ہوگئے ◉

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۵﴾

اگر وہ صبر کریں تو دوزخ ان کا ٹھکانا ہے۔ اور اگر وہ عتاب سے بچنے کی خواہش کریں تو ان کو عتاب سے نہیں بچایا جائے گا ◉

خطاب سے غیبت کی طرف التفات ابعاد اور عتاب کے اظہار کے لئے ہے۔ دیکھئے تمہید ص۳۔

دوسری جگہ آیا ہے: اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ (۱۴: ۲۱)

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ

اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۳ / ۱۷

ہم نے ان کے لئے بعض ایسے ہمنشیں مقرر کر دیئے ہیں جو انہیں ان کا حال اور مستقبل خوشنما کر کے دکھاتے ہیں۔ ان پر فرد جرم عائد ہو چکا ہے اور ان کا حال وہی ہے جو اُن سے پہلے انہی جیسے جنّ و اِنس کا ہوا تھا۔ وہ سراسر گھاٹے میں ہیں ◉

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

کافر کہتے ہیں: اس قرآن کو نہ سُنو۔ اور جب یہ پڑھا جائے تو شور مچا دو تاکہ تم غالب آجاؤ ◉

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

ہم ان کافروں کو ایک سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے اور انہیں ان کے بد اعمال کا بدلہ دیں گے ◉

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ : جزاء سوء اعمالهم (رازی) جزاء سیئات اعمالهم الّتی هی فی نفسها اسواء (روح البیان) ویجب ان یکون التقدیر اسوا جزاء الّذین کانوا یعملون (کشاف) موخرالذکر اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: انہیں ان کے اعمال کا بدترین بدلہ دیں گے۔

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ

الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۹﴾

اللہ کے دشمنوں کا یہی اجر ہے، یعنی دوزخ، وہاں ان کے لئے مستقل ٹھکانا ہے، ہماری آیات کا دیدہ دانستہ انکار کرنے کا اجر ◉

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۳۰﴾

وہاں کافر کہیں گے: اے ہمارے ربّ! ہمیں جنّ و انس میں سے وہ لوگ دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اگر تُو ان کو ہمیں دکھا دے تو ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روندیں گے تاکہ وہ ذلیل ہوں ◉

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۱﴾

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا

نَدَّعُوْنَ ﴿۳۲﴾ؕ

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۳﴾ؑ ع ۴ ۱۸

وہ لوگ جو کہتے ہیں : ہمارا رب اللہ ہے ، پھر ایمان پر استقامت اختیار کرتے ہیں ، ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں : خوف نہ کھاؤ اور غم نہ کرو اور اس جنّت کی بشارت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دُنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی۔ تمہیں آخرت میں وہ سب کچھ ملے گا جس کی تم خواہش کرو گے اور وہ سب کچھ ملے گا جو تم طلب کرو گے ، بخشنہار ، رحم کرنے والے خدا کی طرف سے تحفہ ◉

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

اُس شخص سے بہتر کس کی بات ہو گی جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے ، نیک عمل بجا لاتا ہے اور کہتا ہے : میں نے اللہ کے حضور سرِ تسلیم خم کر دیا ہے ◉

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ

كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾

اے شخص! نیکی اور بدی یکساں نہیں۔ بدی کا مقابلہ بہتر سے بہتر نیکی سے کر۔ اگر تُو ایسا کرے گا تو وہ شخص جس کے اور تیرے درمیان عداوت ہے تیرے جگری دوست کی مانند ہو جائے گا ◉

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۶﴾

لیکن یہ نیک بختی صرف انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں۔ یہ صرف انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں ◉

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۷﴾

اے شخص! اگر شیطان تجھے کسی وسوسہ میں مبتلا کرے تو اس کے خلاف اللہ کی پناہ مانگ۔ وہ دعاؤں کو سُنتا ہے، ہر بات کو جانتا ہے ◉

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ

خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۳۸﴾

اس کے نشانوں میں سے رات اور دن، اور سورج اور چاند چند نشان ہیں۔ تم نہ سورج کی پرستش کرو اور نہ چاند کی۔ تم اس اللہ کی پرستش کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو تو صرف اسی کی اطاعت کرو ◉

فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ﴿۳۹﴾ السجدۃ

اے رسول! اگر یہ لوگ اللہ کی پرستش سے انکار کریں اور اکڑ دکھائیں تو یاد رکھ کہ اس سے اس کی خدائی میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ وہ لوگ جو ہر آن تیرے رب کی حضوری میں رہتے ہیں، شب و روز اس کی تسبیح کرتے ہیں اور کبھی نہیں تھکتے ◉

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۰﴾

اور اس کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ وہی زمین جو تجھے ویران نظر آتی ہے جب وہ اس پر مینہہ برساتا ہے تو ہری بھری ہو جاتی ہے۔ وہی خدا جو مُردہ زمین کو زندہ

کرتا ہے وہی مُردوں کو زندہ کرے گا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخۡفَوۡنَ عَلَیۡنَا ؕ اَفَمَنۡ یُّلۡقٰی فِی النَّارِ خَیۡرٌ اَمۡ مَّنۡ یَّاۡتِیۡۤ اٰمِنًا یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ ۙ اِنَّہٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۴۱﴾

وہ لوگ جو ہماری آیات سے انحراف کرتے ہیں ہم سے پوشیدہ نہیں۔ کیا وہ شخص بہتر ہے جو قیامت کے دن خوف کی حالت میں آئے گا اور آگ میں ڈالا جائے گا یا وہ شخص جو بے خوف و خطر آئے گا اور جنّت میں جائے گا؟ لوگو! تم جو چاہو کرو۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھتا ہے ◉

اَفَمَنۡ یُّلۡقٰی فِی النَّارِ خَیۡرٌ اَمۡ مَّنۡ یَّاۡتِیۡۤ اٰمِنًا: حذف من الاوّل مقابل الثانی ومن الثانی مقابل الاوّل والتقدیر افمن یاتی خائفا ویلقٰی فی النّار خیرام من یاتی اٰمنا ویدخل الجنّۃ (رُوح البیان)

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِالذِّکۡرِ لَمَّا جَآءَہُمۡ ۚ وَ اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیۡزٌ ﴿ۙ۴۲﴾

لَّا یَاۡتِیۡہِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ لَا مِنۡ خَلۡفِہٖ ؕ تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ حَکِیۡمٍ حَمِیۡدٍ ﴿۴۳﴾

وہ لوگ جنہوں نے اس کتاب کا انکار کیا جو ان کے لئے شرف اور عزّت کی ضامن ہے سراسر گھاٹے میں ہیں۔ یہ ایک بہت ہی کثیر النفع، عدیم المثال کتاب ہے۔ جھوٹ اس پر نہ سامنے سے حملہ کر سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ یہ اُس خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے جس کی ہر بات حکمت سے پُر ہے، جو اپنی ذات میں حمد کے لائق ہے ◉

اِنَّ الَّذِیْنَ: خبر ان محذوف (بیضاوی)

عَزِیْزٌ: کثیر المنافع عدیم النظیر۔ فھو من العز الّذی ھو خلاف الذل او منیع لا تتأتی معارضتہ وابطالہ وتحریفہ فھو من العزّۃ بمعنی الغلبۃ (رُوح البیان)

لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ: او مما فیہ من اخبار الماضیۃ والامور الآتیۃ (بیضاوی، رُوح البیان) یعنی اِس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ جھوٹ نہ اس کی ماضی کی خبروں میں داخل ہوسکتا ہے نہ آئندہ کی خبروں میں۔

مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۴۴﴾

اے رسول! تیرے متعلق اس کے سوا کچھ نہیں کہا جاتا جو تجھ سے پہلے رسولوں کے متعلق کہا گیا تھا۔ یاد رکھ! تیرا ربّ بہت بخشنے والا ہے، لیکن جب وہ عذاب دیتا ہے تو بڑا دردناک عذاب دیتا ہے ◉

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی

وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۵﴾ ع ۵ ۱۲ ۱۹

اگر ہم اِس قرآن کو کسی غیر زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ کہتے : اس کی آیات کو کیوں کھول کر بیان نہیں کیا گیا؟ یہ کیا ماجرا ہے؟ غیر زبان اور عربی رسول۔

اے رسول! تُو ان سے کہہ : قرآن مومنوں کے لئے ہدایت اور شفاء کا موجب ہے۔ البتہ وہ لوگ جو اس پر ایمان نہیں لاتے کانوں سے بہرے ہیں اور قرآن اُن سے پوشیدہ ہے۔ ان کی مثال بالکل ان لوگوں کی طرح ہے جنہیں کسی دُور کے مقام سے پکارا جاتا ہو ◉

اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ : وھو تمثیل لھم (بیضاوی، رُوح البیان)
کمال مماثلت کی وجہ سے حرفِ تشبیہ کو گرا دیا گیا ہے۔ جیسے کہتے ہیں : وہ تو بالکل گدھا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۶﴾

اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی لیکن اس کے متعلق بھی ایسے

ہی اختلافات رونما ہوئے۔ اگر تیرے ربّ کا حکم پہلے سے صادر نہ ہو چکا ہوتا تو ان لوگوں کا جھگڑا کبھی کا چکا دیا جاتا۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن کے بارے میں سخت شک اور خلجان میں پڑے ہوئے ہیں ◉

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٧﴾

جو نیک عمل کرتا ہے اپنی جان کے لئے کرتا ہے۔ اور جو بُرا عمل کرتا ہے اس کا وبال اسی کی جان پر ہو گا۔ اے رسول! تیرا ربّ اپنے بندوں پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کرتا ◉

الجزء ۲۵

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٨﴾ ج

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٩﴾

قیامت کا علم صرف اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے۔اس کے

علم کے بغیر نہ کوئی پھل اپنے شگوفہ سے باہر نکلتا ہے اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچّہ جنتی ہے۔ جس دن وہ مُشرکوں کو پکارے گا اور کہے گا: ذرا بتاؤ تمہارے وہ خود ساختہ خدا کہاں ہیں جنہیں تم نے میرا شریک ٹھہرا رکھا تھا، وہ کہیں گے ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اِس بات کا گواہ نہیں کہ وہ تیرے شریک ہیں۔ یہی نہیں، ان کے وہ معبود جن کی وہ اس سے پہلے عبادت کرتے تھے اُن سے کھو جائیں گے اور وہ جان لیں گے کہ ان کے لئے کوئی مفر نہیں ◉

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٥٠﴾

انسان اچھی چیزوں کو مانگنے سے کبھی نہیں تھکتا۔ لیکن اگر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ مایوس اور نا امید ہو جاتا ہے ◉

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ

غَلِيْظٍ ﴿۵۱﴾

اور اگر ہم اسے اس کی تکلیف کے بعد اپنی رحمت سے نوازتے ہیں۔ تو وہ کہنے لگتا ہے: یہ میرا حق ہے، مجھے یقین نہیں کہ قیامت کبھی آئے گی۔ اور اگر مجھے اپنے ربّ کے حضور لوٹ کر جانا ہی پڑا تو میرے لئے اس کے ہاں بڑے بڑے انعام واکرام ہیں۔

ہم ایک دن کافروں کو ان کے اعمال کی حقیقت سے ضرور آگاہ کریں گے اور انہیں بہت سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے ◉

وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۲﴾

جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ ناشکری کرتا ہے اور ہم سے پہلو کتراتا ہے۔ لیکن جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں کرنے لگتا ہے ◉

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾

اے رسول! تُو ان سے کہہ: ذرا مجھے بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہوا اور تم نے اس کا انکار کیا تو تم سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو اس کی مخالفت میں اتنے دُور نکل

گئے ہو؟ ⦿

مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ هُوَ فِیۡ شِقَاقٍۢ بَعِیۡدٍ : ای من اضل منکم فوضع الموصول موضع الصلة شرحًا لحالهم (بیضاوی)

سَنُرِیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَفِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَقُّ ؕ اَوَلَمۡ یَكۡفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ ﴿۵۴﴾

ہم عنقریب انہیں اپنے نشان چار دانگ عالَم میں دکھائیں گے اور خود ان کے اپنے اندر، یہاں تک کہ ان پر یہ بات روشن ہو جائے گی کہ قرآن ایک سچّی کتاب ہے۔ کیا تیری صداقت کے لئے یہ دلیل کافی نہیں کہ تیرا ربّ ہر ایک بات پر نگران ہے ⦿

اَوَلَمۡ یَكۡفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ : اولم یکفهم فی صدقك ان ربك لا یغیب عنه شیٔ (جلالین)

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ فِیۡ مِرۡیَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۵﴾ ع

دیکھو! ان لوگوں کو شک ہے کہ وہ اپنے ربّ کے حضور پیش ہونگے۔ سُنو: ہر چیز اس کے حیطۂ قدرت میں ہے۔ ⦿

مُحِیۡطٌ :۔ علمًا وقدرةً (جلالین)

سُورَۃُ الشُّورٰی

ربطِ آیات

اِس سورۃ میں بھی رسالت، توحید اور معاد کا ذکر ہے۔

آیت ۲، ۳ :۔

۴۰ سے ۴۶ تک تمام سورتوں کا عنوان حٰمٓ ہے اور یہ ایک ہی مضمون کو بیان کرتی ہیں۔ اِن تمام سورتوں کا مضمون رسالت، توحید اور معاد ہے۔ عنوان میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے تمہاری جسمانی زندگی کا سامان کیا ہے اسی طرح اس نے تمہاری روحانی زندگی کا سامان کیا ہے۔ وہ زندہ خدا ہے پہلے بھی بولتا تھا اور اب بھی بولتا ہے اور پہلے بھی لوگوں کی ہدایت کا سامان بہم پہنچاتا تھا اور اب بھی پہنچاتا ہے۔

اِس سورۃ کا ذیلی عنوان عٓسٓقٓ ہے۔ اِس میں اللہ تعالیٰ کے علیم، سمیع اور قدیر ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کب اور کسے اپنی رسالت سے نوازے۔ تمہارا اس میں کچھ دخل نہیں۔ زمین پانی سے سیراب ہونے کے لئے دست بدعا تھی چنانچہ اس نے آسمان سے پانی نازل کیا اور وہ اِس بات پر قادر ہے کہ اپنے نبی کی سچائی زور آور حملوں سے ثابت کر دے۔

آیت ۴ :۔

فرمایا: نہ یہ قرآن نیا ہے اور نہ یہ نبی۔ جس طرح ہم پہلے انبیاء کے ذریعہ لوگوں کو اپنا پیغام دیتے تھے اسی طرح اب اِس رسول کے ذریعہ اپنا پیغام بھیج رہے ہیں۔

آیت ۵ :۔

فرمایا: نبوّت اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی آئینہ دار ہے۔ اس کی حاکمیّت کا تقاضا ہے کہ تمہیں اپنی راہوں سے آگاہ کرتا رہے۔

آیت ۶ :۔

فرمایا: نبی کے بھیجنے کا وقت یہی تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہے اور اس نے اہلِ زمین کی مغفرت کا سامان کیا ہے۔ جس طرح آسمان پھٹ کر اس سے بارش کا نزول ہوتا ہے اسی طرح عالمِ روحانی کا حال ہے۔

آیت ۷ :۔

نبوت کے منصب کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کی کہ تیرا کام صرف تبلیغِ رسالت ہے، تُو لوگوں کے اعمال کا ذمہ دار نہیں کہ اِس لئے کہ وہ ایمان نہیں لاتے تُو ان پر زبردستی کرنے لگے۔

دُنیا میں سب سے زیادہ ظلم مذہب کے نام پر ہُوا ہے۔ ماضی قریب میں اس کی بدترین مثال عیسائی پادری تھے۔ وہ لوگوں کی رُوح کو بچانے کے لئے، انہیں طرح طرح کے عذاب دیتے تھے۔ ان کی ایک سزا یہ تھی کہ ملزم کا ہر روز ایک ناخن اتارتے۔ پھر ہر روز اُنگلی کی ایک پور کاٹتے۔ اِس طرح آدمی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھ ماہ میں مارتے تھے۔ قرآن نے اِس طریق کو سختی کے ساتھ روکا ہے۔

آیت ۸ :۔

فرمایا: ہم نے قرآن اِس لئے نازل کیا ہے کہ تُو اہلِ زمین کو آنے والے خطرات سے خبردار کرے اور قیامت کے دن سے ڈرائے۔ یہی کام پہلے انبیاء کرتے رہے ہیں اور یہی تیرا کام ہے۔

آیت ۹ :۔

آیت ۷ والے مضمون کی طرف عود کر کے بتایا کہ اسلام جبر کا قائل نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو جبر منظور ہوتا تو اپنی تقدیر الجاء جاری کرتا اور کسی کو انکار کی مجال نہ ہوتی۔

آیت ۱۰ :۔

جب جبر سے منع کیا تو گویا کہا کہ تیرا کام صرف لوگوں کو سمجھا کر راہِ راست کی طرف ہدایت کرنا ہے۔ چنانچہ لوگوں کو سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ جب صرف اللہ ہی کارساز ہے، صرف وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور صرف وہی قادرِ مطلق ہے تو تم اس کے علاوہ دوسروں کی عبادت کیوں کرتے ہو؟

آیت ۱۱:-

فرمایا: تمہارا کفار سے جو جھگڑا ہے اس کا فیصلہ اللہ نے کرنا ہے۔ تمہارے لئے جائز نہیں کہ مذہب کے نام پر کشت و خون کرو۔

آیت ۱۲ تا ۱۴:-

اللہ تعالیٰ کے بعض انعامات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جب اس نے تمہاری مختصر زندگی کے لئے اتنا اہتمام کیا ہے تو تمہاری ابدی زندگی کے لئے کیوں کوئی اہتمام نہیں کیا ہوگا۔ اس نے تمہارے لئے جو راستہ تجویز کیا ہے وہ وہی ہے جس کی تمام پہلے انبیاء تلقین کرتے آئے ہیں، اور وہ اطاعت اور فرمانبرداری کا راستہ ہے۔

آیت ۱۵ تا ۱۷:-

فرمایا: اللہ تعالیٰ تو لوگوں کو متحد کرنا چاہتا ہے اور یہ لوگ فرقوں میں تقسیم ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے اِس لئے بھیجا ہے کہ تُو ان کو توحید کی تعلیم دے اور ملّتِ واحدہ بنا دے۔

ملّی اتحاد کے لئے فکری اتحاد ضروری ہے۔ قرآن فکری اتحاد کا نکتہ مرکزی توحید کو قرار دیتا ہے، نہ وطن کو نہ قوم کو، نہ رنگ کو نہ نسل کو۔

آیت ۱۸، ۱۹:-

فرمایا: قرآن انسان کی تمام ضرورتیں پُورا کرتا ہے۔ یہ ایسی شریعت ہے جو ہر معاملہ میں توازن قائم کرتی ہے۔

قرآن نے تعزیری احکام کو چھوڑ کر اپنے تمام احکام کی سینکشن ایمان بالقیامت کو قرار دیا ہے اِس لئے جب توحید اور رسالت کا ذکر کرتا ہے تو قیامت کا ذکر بھی کر دیتا ہے۔ چنانچہ اِس جگہ بھی فرمایا کہ قیامت کا آنا یقینی ہے۔

آیت ۲۰، ۲۱:-

فرمایا: جب اِس عارضی دُنیا میں اس نے تمہارے رزق کا بندوبست کیا ہے تو ابدی زندگی کیلئے کیوں نہیں کیا ہوگا۔ تم دیکھتے ہو کہ تمہیں دُنیا کا رزق کام کرنے سے ملتا ہے۔ آخرت کا بھی یہی حال ہے جو آخرت کے لئے کام کرے گا اسے آخرت کا رزق وافر ملے گا۔

آیت ۲۲ :-

فرمایا : دُنیا کے کارخانہ میں تو ایک ہی قانون چل رہا ہے ۔پس خدا بھی ایک ہی ہے ۔تم بتوں کے نام پر جو ظلم وستم روا رکھ رہے ہو یہ کس خدا کا بنایا ہوا قانون ہے ؟

آیت ۲۳ :-

فرمایا : قیامت کے دن کافروں کو عذاب دیا جائے گا اور مومنوں کو انعام ۔قرآن توحید اور شرک کے ذکر کے ساتھ قیامت کے ذکر کو منسلک کر دیتا ہے کیونکہ قیامت پر ایمان ہی انسان کو توحید پر قائم رکھتا ہے اور شرک سے باز رکھتا ہے ۔

آیت ۲۴ :-

جب رسولِ پاک نے اس زور سے شرک کی بیخ کنی کی اور خدائے واحد کی پرستش کا حکم دیا تو کافروں نے سمجھا کہ اِس تعلیم کے پسِ پردہ ضرور کوئی غرض پنہاں ہے ۔

فرمایا : اے رسول تُو ان سے کہہ : مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا ۔مَیں تو چاہتا ہوں کہ تم کو اللہ تعالیٰ کی محبّت نصیب ہو اور تم اس کے مقرب بنو ۔

آیت ۲۵ :-

جب کافر قرآن کا جواب نہ دے سکے تو کہا یہ اللہ پر افترا ہے ۔

فرمایا : یہ عجیب افترا ہے کہ دل اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں ۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ جھوٹ کو مٹاتا ہے اور حق کو غلبہ دیتا ہے ۔پھر مفتری کے دل پر تو اللہ مُہر لگا دیتا ہے لیکن رسول کا دل خدا تعالیٰ کی محبّت ، انوارِ الٰہیہ اور معارف سے بھر دیا گیا ہے ۔پس یہ افترا کیونکر ہوا ۔

آیت ۲۶ ، ۲۷ :-

فرمایا : توبہ کرو اور ایمان لاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنو ۔

آیت ۲۸ :-

کفار کے اِس اعتراض کا جواب دیا کہ رسول تو رحمت ہوتا ہے ۔اس کے آنے کے ساتھ تو ہمیں وافر رزق ملنا چاہیئے تھا ، مگر اس رسول کے آنے کے بعد تو ہم پر قحط آنے لگے ہیں ۔

فرمایا : قحط تو تمہیں سرکشی سے باز رکھنے کے لئے آتے ہیں ۔اگر تمہارے انکار اور بغاوت کے باوجود

ہم تمہیں رزق کی فراوانی سے سرفراز فرماتے تو تم اُور سرکش ہو جاتے۔

آیت ۲۹ :-

فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ نے لمبی رُوحانی خشک سالی کے بعد تم پر رحمت کی بارش کی ہے اسی طرح تمہاری قحط سالی کے دن بھی بدل دے گا۔ تم اس کے بندے بن جاؤ اور اس کی حمد کے گیت گاؤ پھر دیکھو وہ تمہیں کیا کیا انعام دیتا ہے۔

آیت ۳۰ تا ۳۲ :-

فرمایا: اللہ نے زمین و آسمان بیکار نہیں بنائے۔ اور نمو اور زندگی کا جو عمل تمہیں جابجا نظر آتا ہے اس کی بھی کوئی غرض و غایت ہے۔ اس کارخانہ کی غرض کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ تم پر جو مصیبت آتی ہے تمہارے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہے اور پھر بھی اللہ تعالیٰ تمہارے بہت کچھ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کی کوشش کرو۔ تم اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔

آیت ۳۳ تا ۳۶ :-

فرمایا: تم جہازوں کے ذریعہ طرح طرح کے فائدے اُٹھاتے ہو۔ لیکن کیا تم نے کبھی سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں اس چیز سے محروم کر دے جس سے تم جہازوں کو چلاتے ہو یا اسے غیر متوازن کر دے تو پھر تمہارا کیا حال ہوگا۔

آیت ۳۷ تا ۴۷ :-

فرمایا: تم خدا کی دی ہوئی متاع حقیر یعنی دنیوی مال و اسباب میں کھو گئے ہو حالانکہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے دائمی متاع کا بھی انتظام کیا ہے جو اس کے مومن اور صالح بندوں کو ملے گی۔ پھر ان مومن بندوں کے اوصاف بیان کئے ہیں جو دُنیا میں اصلاح کرتے ہیں۔ مصلحین کے ذکر کے ساتھ ظالموں کا اور ان کے انجام کا ذکر بھی کر دیا تاکہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آجائیں۔

آیت ۴۸ :-

پلٹ کر پھر قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا ہے تاکہ دلوں میں خوفِ خدا پیدا ہو۔

آیت ۴۹ :-

پھر اصل مضمون کی طرف عود کر کے فرمایا: اے رسول! تیرا کام ان کو زبردستی مسلمان کرنا نہیں

صرف تبلیغ کرنا ہے۔ ہم خود ان کے اعمال کے نتیجہ میں اسی دُنیا میں ان کو پکڑیں گے۔

آیت ۵۰، ۵۱:۔

فرمایا: یہ لوگ نبوّت کا انعام جو کہ سراسر اللہ کی رحمت ہے خود تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ نبی ایسا شخص ہونا چاہیئے تھا اور کبھی کہتے ہیں ایسا، حالانکہ خود اس دُنیا کے انعام واکرام بھی ان میں ہم ہی تقسیم کرتے ہیں۔ جب ان کو بیٹے اور بیٹیاں تک ہم ہی دیتے ہیں تو وہ کون ہوتے ہیں جو نبوّت کا انعام تقسیم کریں۔

آیت ۵۲ تا ۵۴:۔

ان کے اِس اعتراض کا جواب دیا کہ خدا ہم سے روبرو کلام کیوں نہیں کرتا اور رسول کے ذریعہ سے ہمیں کیوں پیغام بھیجتا ہے۔

فرمایا: اس کے براہِ راست کلام کی تین صورتیں ہیں۔ یا تو وہ وحی کرتا ہے یا من وراء حجاب بولتا ہے اور یا فرشتہ کے ذریعہ سے کلام کرتا ہے لیکن اِس طرح کا کلام ہر کس وناکس سے نہیں کرتا۔ یہ دولت من یشاء من عبادہ کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ عام لوگوں کے لئے اس کا یہی قانون ہے کہ وہ بعض انسانوں پر اپنا کلام نازل کرتا ہے اور وہ اسے لوگوں کو پہنچا دیتے ہیں۔ سو اس نے رسول پر اپنا یہ کلام نازل کیا ہے اور اسے حکم دیا ہے کہ اس کو لوگوں تک پہنچا دے۔ اب تمہارے اور رسول کے درمیان فیصلہ کرنا اس کا کام ہے ؛
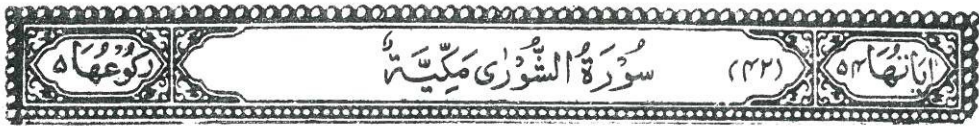
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

حٰمٓ ②

عٓسٓقٓ ③

مَیں زندہ خدا ہوں، قائم بالذّات، ہر چیز کے قیام کا باعث، سب کچھ جاننے والا، سب کچھ سُننے والا، ہر بات پر قادر ◉

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④

اے رسول! جس طرح اُس نے تجھ پر یہ کلام نازل کیا ہے اسی طرح وہ تجھ پر اور تجھ سے پہلے لوگوں پر کلام نازل کرتا آیا ہے۔
وہ اللہ ہے، سب پر غالب، بڑی حکمتوں کا مالک ◉

كَذٰلِكَ: مثل ذالك الايحاء (جلالين، شوكانى، كشاف، بيضاوى، رُوح البيان)

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ

الْعَظِيمُ ﴿٥﴾

جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔
وہ بہت بلند، بہت بڑا ہے ◉

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٦﴾

قریب ہے کہ آسمان اس کی ہیبت سے اُوپر سے پھٹ جائیں۔
فرشتے اپنے ربّ کی تسبیح اور تحمید میں مشغول ہیں اور ہر آن
اہلِ زمین کے لئے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ
بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

يَتَفَطَّرْنَ : من عظمة الله وخشيته (روح البيان، شوکانی)
دوسری جگہ فرمایا وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا

(۶۹: ۱۶، ۱۸)

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٧﴾

اللہ کی اُن لوگوں کے حال اور اعمال پر نظر ہے جو اس کے
سوا دوسروں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ اے رسول تُو ان کا

نگران نہیں ہے ◉

حَفِیْظٌ : رقیب علیٰ احوالھم و اعمالھم (بیضاوی)

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ⑧

جس طرح ہم نے ہر ایک نبی پر اپنا کلام اس کی قوم کی زبان میں نازل کیا اسی طرح ہم نے تجھ پر عربی قرآن نازل کیا تاکہ تُو اہلِ مکّہ کو اور اس کے اِردگرد کے رہنے والوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرے اور لوگوں کو اُس دن سے ڈرائے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، جس دن تمام لوگ جمع کئے جائیں گے، کچھ جنّت میں اور کچھ جہنّم میں ◉

وَكَذٰلِكَ : وقال الکاشفی وہمچنانکہ وحی کردیم بہر پیغمبر بزبان قوم او وحی کردیم بتو قرآنے بلغتِ تو (روح البیان) اِس میں یہ بتایا ہے کہ عربی اُمّ الالسنہ ہے اور ایک وقت آئے گا کہ یہ تمام دُنیا کی زبان ہوگی۔ ایک ہی خدا ہوگا اور ایک ہی رسول۔ ایک ہی قوم ہوگی اور ایک ہی زبان۔

وَمَنْ حَوْلَهَا : اگر دُنیا کے نقشہ کو دیکھا جائے تو مکّہ زمین میں ناف کی طرح ہے۔ پس من حولھا میں ساری دُنیا آجاتی ہے۔

وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ : النّاس (جلالین)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ

مِّنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ﴿۹﴾

اگر اللہ اپنی مرضی چلاتا تو تمام لوگوں کو ایک اُمّت بنا دیتا۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ جو لوگ اللہ کی بجائے بُتوں کی عبادت کرتے ہیں ان کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ مددگار ◉

فِیۡ رَحۡمَتِہٖ : جائز ہے کہ اِس جگہ جنّت کو رحمت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہو۔ اِسے علمِ بیان میں تسمیۃ الشئی باسم حالہ کہتے ہیں (دیکھئے مختصر المعانی الحقیقۃ والمجاز ص ۳۷۳) علامہ شوکانی اس کے معنی دین الحق کرتے ہیں۔ سیاق وسباق عبارت کے لحاظ سے یہی معنے زیادہ موزوں ہیں۔

وَلٰکِنۡ یُّدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ : ویدخل من یشاء فی عذابہ (رُوح البیان)

اَلظّٰلِمُوۡنَ : ظلم کے معنے ہیں وضع الشئی فی غیر محلہ۔ عبادت صرف اللہ کا حق ہے غیر اللہ کی عبادت ظلم ہے۔

اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۚ فَاللّٰہُ ہُوَ الۡوَلِیُّ وَ ہُوَ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۫ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۰﴾ ع ۲

کیا اُن لوگوں نے اُس کے سوا کوئی اور کارساز بنا لئے ہیں؟ لیکن کارساز تو صرف اللہ ہی ہے۔ وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے، وہی ہر چیز پہ قادر ہے ◉

وَمَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِیۡہِ مِنۡ شَیۡءٍ فَحُکۡمُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبِّیۡ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ ٭ۖ وَ اِلَیۡہِ اُنِیۡبُ ﴿۱۱﴾

اے رسول! تُو مومنوں سے کہہ: تمہارا کفار سے جو بھی جھگڑا ہے اس کا فیصلہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ اس شان کا ہے اللہ، میرا رب۔ مَیں اسی پر توکّل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ◉

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ: حكاية لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم للمؤمنين لقوله بعده ذالكم الله ربّي (روح البيان)

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑫

وہ آسمان اور زمین کا موجد ہے۔ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے ہیں۔ اسی طرح اس نے چوپایوں کے لئے بھی ان کی جنس سے جوڑے بنائے ہیں۔ اس نے تمہاری افزائشِ نسل کا یہی طریق بنایا ہے۔ کوئی چیز اس کے ٹکر کی نہیں۔ وہ سب کچھ سُنتا، سب کچھ دیکھتا ہے ◉

يَذْرَؤُكُمْ: والضمير فى يذرؤكم للمخاطبين والانعام الا انه غلب فيه العقلاء (شوکانی، بیضاوی، رُوح البیان)

فِيْهِ: فى هٰذا التدبير (بیضاوی، کشاف، جلالین، رازی، رُوح البیان)

مجھے فیہ میں تحدید اور تقیید کا مفہوم نظر آتا ہے۔ بے شک انسان دوسرے جانداروں کی افزائشِ نسل کے نئے طریق ایجاد کر سکتا ہے لیکن چوپایوں کے لئے اور خصوصًا انسانوں کے لئے ازدواجی طریق ہی چلے گا اگرچہ اس کی صورت میں کوئی تبدیلی کر لی جائے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

آسمان اور زمین کے تمام خزانے اسی کی ملکیت ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے کھلا رزق عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تُلا رزق دیتا ہے۔ وہ ہر بات کو خوب جانتا ہے ◉

مَقَالِيْدُ: خزائن (بیضاوی) فالمقالید المفاتیح وھی کنایۃ عن الخزائن وقدرتہ علیھا وحفظہ لھا (روح البیان) مقالید کا لفظ بتاتا ہے کہ ہر ایک خزانہ کی ایک کُنجی ہے۔ جسے خزانہ کی تلاش ہے اسے کُنجی کی تلاش کرنی چاہیئے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

لوگو! اس نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس پر عمل کرنے کی اس نے نوح کو تاکید کی تھی، جو اب اس رسول پر الہام کیا گیا ہے، اور جس پر عمل کرنے کی اس نے ابراہیم، موسٰی اور عیسٰی کو تاکید کی تھی۔ اس کا ماحصل یہ ہے

کہ اطاعت کو اپنا شعار بناؤ اور جُدا جُدا مسلک اختیار نہ کرو۔

اے رسول! جس بات کی طرف تو مشرکوں کو بُلاتا ہے وہ ان کو بہت گراں گزرتی ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ کر لے آتا ہے۔ وہ اس شخص کو اپنی راہ دکھاتا ہے جو اسکے حضور بار بار جُھکتا ہے ◉

وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ : حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ محبت کے اظہار کے لئے غیبت سے تکلّم کی طرف التفات کیا ہے۔

یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ : یجلب الیہ (کشاف، بیضاوی)

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۵﴾

لوگوں نے باہمی عناد کی وجہ سے جُدا جُدا فرقے بنا لئے اور وہ بھی صحیح علم آچکنے کے بعد۔

اے رسول! اگر تیرے ربّ کا حکم پہلے سے صادر نہ ہو چکا ہوتا کہ ان کو ایک معلوم وقت تک مُہلت دی جائے گی تو ان لوگوں کا جھگڑا کبھی کا چکا دیا جاتا۔

رہے وہ لوگ جنہیں پہلے لوگوں کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ قرآن کے بارے میں سخت خلجان میں پڑے ہوئے

ہیں ⊙

مِن بَعدِهِم : مِن بَعدِ مَن قبلھم (شوکانی)

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؕ ﴿۱۶﴾

اے رسول! چونکہ یہ لوگ جُدا جُدا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں تو انہیں اس مسلک کی طرف بُلا جو انہیں متحد کر دے گا۔ اور تُو اپنے مسلک پر اسی طرح قائم رہ جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے۔ تُو ان کی باطل خواہشوں کی پیروی نہ کر اور کہہ: مَیں تمام ان کتب پر ایمان لاتا ہوں جو اللہ نے نازل کیں۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے جھگڑوں کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کروں۔ اللہ ہمارا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ ہم اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے اور تم اپنے اعمال کا بدلہ پاؤ گے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی وجہ مخاصمت نہیں۔ قیامت کے دن اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ بالآخر ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ⊙

فَلِذٰلِكَ : فلاجل ذالك التفرق (بیضاوی، کشاف، روح البیان)

فَادْعُ : الی الاتفاق علی الملة الحنیفة (بیضاوی، کشاف، روح البیان)

وَاسْتَقِمْ : علیها وعلی الدعوة الیها (کشاف، روح البیان)

لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ : کل مجازی بعمله (بیضاوی، جلالین، رازی)

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا : خصومة (کشاف، بیضاوی، جلالین، روح البیان)

اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا : یوم القیامة (بیضاوی) لفصل القضاء (جلالین)

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾

جو لوگ اللہ کے دین کے بارے میں لوگوں کے اس کو قبول کرنے کے بعد جھگڑا کرتے ہیں ان کا جھگڑا ان کے ربّ کے نزدیک سراسر باطل ہے۔ ان پر اللہ کا غضب ہے، اور ان کے لئے ایک سخت عذاب ہے ◉

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ

اَلَآ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ﴿۱۹﴾

اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے وہ کتاب نازل کی جو تمہاری تمام ضروریات کو پورا کرتی ہے، اور وہ قانون نافذ کیا جو توازن قائم رکھتا ہے۔

اے شخص! تجھے کیسے پتہ چلے کہ شاید قیامت قریب ہی ہو؟ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کے لئے بیتاب ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اس کی وجہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس کا آنا یقینی ہے۔ یاد رکھو! جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں راہِ راست سے بہت دُور بھٹک گئے ہیں ◉

فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ: دیکھئے نوٹ زیرِ آیت ۳۴:۹۔

اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ﴿۲۰﴾ ع ۲/۱۰/۳

اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے۔ وہ بڑی قوتوں کا مالک ہے، سب پر غالب ہے ◉

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ

مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ ﴿۲۱﴾

جو آخرت کی کھیتی کے لئے عمل کرتا ہے ہم اس کی کھیتی کو خوب رونق بخشتے ہیں۔ اور جو صرف اس دُنیا کی کھیتی کے لئے عمل کرتا ہے ہم اسے اس میں سے کچھ دے دیتے ہیں، لیکن آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ◉

یُرِیْدُ: بعملہٖ (جلالین)

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾

کیا ان لوگوں کے کچھ ایسے خدا بھی ہیں جنھوں نے ان کے لئے وہ قانون بنایا ہے جسے اللہ نے جائز قرار نہیں دیا؟ اگر اللہ کا فیصلہ پہلے سے صادر نہ ہو چکا ہوتا تو ان کا اور مومنوں کا جھگڑا کبھی کا چکا دیا جاتا۔ یاد رکھو! ایسے ظالموں کے لئے ایک دردناک عذاب مقدر ہے ◉

لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ: بین الکافرین والمؤمنین (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان، شوکانی)

تَرَى الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾

تُو دیکھے گا کہ قیامت کے دن ظالم اپنے اعمال کی وجہ سے ڈر رہے ہوں گے۔ لیکن ان کے اعمال کا وبال ان پر پڑ کر رہے گا۔

اس دن وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے جنّت کے مرغزاروں میں ہوں گے۔ وہ جس چیز کی خواہش کریں گے اپنے ربّ کے حضور موجود پائیں گے۔ یہ کتنا بڑا فضل ہے ◉

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ: یوم القیامۃ (جلالین، رُوح البیان، بیضاوی)

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۴﴾

یہ وہ انعام و اکرام ہیں جن کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں۔

اے رسول! تُو ان سے کہہ: مَیں اپنی خدمت کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تمہاری تمام ترمحبّت اللہ کا قُرب حاصل کرنے کے لئے وقف ہو جائے۔

جو نیک عمل بجا لاتا ہے ہم اس پر اس کی نیکی کا حُسن اور

کھول دیتے ہیں۔ اللہ بہت بخشنے والا، بہت نکتہ نواز ہے ◉

اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی : الا التودّد الی اللہ والتقرب بطاعته (شوکانی، رازی، بیضاوی)

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ؕ وَ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۵﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول نے جھوٹ بولا ہے اور قرآن اپنی طرف سے بنا کر اللہ کی طرف منسوب کر دیا ہے؟ اے رسول! اگر اللہ نے تجھے محروم ہی کرنا تھا تو وہ تیرے دل پر مُہر لگا دیتا۔ اللہ جُھوٹ کو مٹاتا ہے اور حق کو اپنے کلام کے ذریعہ سچّا ثابت کرتا ہے۔ وہ دلوں کے سب بھید جانتا ہے ◉

فَاِنْ یَّشَا : خذلانك (بیضاوی)

اگر قرآن افترا ہے تو یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ ایسی علم و حکمت سے پُر کتاب جس کی نظیر لانے سے دُنیا عاجز ہے ایک اُمّی نے بنا دی۔ اگر رسول نے افترا کیا ہے تو خدا کو اس کا دشمن ہونا چاہیئے تھا کیونکہ اس کا دستور ہے کہ وہ باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو سچّا ثابت کرتا ہے لیکن بجائے اس کے کہ وہ اُس کے دل پر مُہر لگاتا اس نے اسے اس علم سے نوازا جو صرف اسی کے ہاں ملتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۶﴾

وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، وہی ان کے گناہوں سے

درگزر کرتا ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے ◉

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾

وہی ان لوگوں کی دعاؤں کو سنتا ہے جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں اور انہیں اپنے فضل سے ان کی خواہش سے زیادہ دیتا ہے۔ رہے کافر، سو ان کے لئے سخت عذاب ہے ◉

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا : ای یستجیب لھم فحذف اللام کما حذف فی قولہ تعالیٰ وَإِذَا كَالُوهُمْ (۸۳ : ۳) (کشاف، بیضاوی) یستجیب اللہ دعاء الذین اٰمنوا علی اضمار المضاف (روح البیان)

وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ : علی ما سألوا و استحقوا (بیضاوی، روح البیان)

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾

اگر اللہ اپنے بندوں کو وافر رزق دے دیتا تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگتے۔ وہ ایک اندازے کے مطابق جتنا چاہتا ہے رزق نازل کرتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے ظاہر و باطن سے واقف ہے ◉

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا

وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۹﴾

جب لوگ بارش سے مایوس ہو جاتے ہیں تو وہ ان پر مینھہ برساتا ہے اور اپنی رحمت کو عام کرتا ہے ۔ وہ اپنے بندوں کا نگہبان ہے، حمد کے لائق ہے ◉

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۳۰﴾ ع

آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور وہ حیوانات جو اس نے ان میں جا بجا پھیلا رکھے ہیں اس کے نشانوں میں سے چند نشان ہیں ۔ وہ جب چاہے لوگوں کو اکٹھا کر سکتا ہے ◉

وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ : وقوله تعالیٰ وبثّ اشارة الی ایجاده تعالیٰ مالم یکن موجوداً واظهاره ایّاه من دابّة حی علی اطلاق اسم المسبب علی السبب ای الدبیب مجاز ارید به سببه وهو الحیاة فتکون الدابة بمعنی الحیّ (روح البیان)

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۱﴾

تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے تمہارے اپنے ہی عملوں کا پھل ہوتا ہے ۔ اور وہ تمہارے اکثر قصور معاف کر دیتا ہے ◉

وَمَآ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۖۚ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۳۲﴾

تم زمین میں اُس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ اللہ کے سوا نہ کوئی تمہارا نگہبان ہے نہ بچانے والا ◉

مُعۡجِزِيۡنَ : ھربًا (جلالین، رُوح البیان)

وَمِنۡ اٰيٰتِهِ الۡجَوَارِ فِى الۡبَحۡرِ كَالۡاَعۡلَامِ ؕ ﴿۳۳﴾ اِنۡ يَّشَاۡ يُسۡكِنِ الرِّيۡحَ فَيَظۡلَلۡنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۙ ﴿۳۴﴾ اَوۡ يُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا كَسَبُوۡا وَيَعۡفُ عَنۡ كَثِيۡرٍ ۫ ﴿۳۵﴾ وَّيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۶﴾

وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح چلتے ہیں اس کے نشانوں میں سے چند نشان ہیں۔ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے اور جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ اس میں تمام ان لوگوں کے لئے نشان ہیں جو اللہ کے کاموں میں صبر و ہمّت سے غور کرتے ہیں۔ اور اس کی نعمتوں کی قدر کرتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہے تو تُند و تیز آندھی چلا کر اہلِ کشتی کے گناہوں

کے باعث کشتیوں کو تباہ کر دے۔ اور اگر وہ چاہے تو اکثر
لوگوں کو معاف کر دے اور بچا لے۔ وہ کشتیوں کو اس لئے
تباہ کرتا ہے تاکہ اہلِ کشتی کو سزا دے اور تاکہ وہ لوگ جو
ہمارے نشانوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں جان لیں کہ ان کیلئے
کوئی مفر نہیں ۞

اَلْجَوَارِ: واحد: جاریۃ کشتی۔ یہ لفظ اصل میں الجواری ہے ی تخفیف ہوگئی اور کسرہ اس کا بدل قرار پایا۔

اَعْلَام: جمع عَلَم۔ بمعنی الجبال وکل مرتفع علم (روح البیان)

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ: الّذی ذکرمن السفن اللاتی یجرین تارۃ ویرکدن تارۃ اخری علی حسب مشیئۃ اللہ تعالیٰ (روح البیان)

لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ: لکلّ من وکلّ ھمتہ علی النظر فی ایات اللہ والتفکر فی الائہ، اولکلّ مؤمن کامل الایمان فان الایمان نصفان، نصف صبر ونصف شکر (بیضاوی)

شاعر کہتا ہے ؎

فکم من مُنْعَمٍ علیہ غیرُ شاکرٍ
وکم من مُبْتَلی غیرُ صابرٍ (شوکانی)

موخر الذکر اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: اس میں تمام ان لوگوں کے لئے نشان ہیں جو مصیبت میں صبر وہمت سے کام لیتے ہیں اور خوشحالی میں اللہ کی نعمتوں کا شکر کرتے ہیں۔

اَوْ یُوْبِقْھُنَّ بِمَا کَسَبُوْا وَیَعْفُ: معطوف علی الجواب (اہلاء) اویھلکھن بارسال الریح العاصفۃ المغرقۃ واصلہ اویرسلھا فیوبقھن لانہ قسیم یسکن (بیضاوی)

عَنْ کَثِیْرٍ: المعنی اویرسلھا عاصفۃ فیوبق ناسًا بذنوبھم وینجی ناسا علی العفو منھم (بیضاوی)

وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا: عطف علی علۃ مقدرۃ مثل لینتقم منھم ویعلم (بیضاوی)

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۷﴾ ۚ

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ۚ

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۹﴾ ۚ

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

لوگو! تمہیں جو متاعِ حقیر دی گئی ہے وہ دُنیا کا مال و اسباب ہے۔ لیکن اس سے بہت بہتر اور بہت پائدار وہ متاع ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لاتے ہیں اور اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہیں، جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور اِس بات میں ممتاز ہیں کہ جب انہیں غصّہ آتا ہے تو درگذر کرتے ہیں، جو اپنے ربّ کی آواز پر لبّیک کہتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے اہم مسائل باہم مشورے سے طے کرتے ہیں اور اس رزق میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں، اور جو اس

بات میں ممتاز ہیں کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے وہ اس کا مقابلہ
کرتے ہیں ◉

وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ : ای هم الاحقاء بالغفران فی حال الغضب (کشاف)

وَجَزَٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٤١﴾

بُرائی کا بدلہ بُرائی کے برابر ہے۔ لیکن جو شخص معاف کرتا ہے
اور بگڑی بات کو بناتا ہے اس کا اجر اللہ کے ذمّہ ہے۔ یاد
رکھو اللہ ظالموں سے محبّت نہیں کرتا ◉

وَلَمَنِ ٱنتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ﴿٤٢﴾

اُن لوگوں پر کوئی گرفت نہیں جو ظلم سہہ لینے کے بعد اس کا
بدلہ لیتے ہیں ◉

إِنَّمَا ٱلسَّبِيلُ عَلَى ٱلَّذِينَ يَظْلِمُونَ ٱلنَّاسَ وَيَبْغُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٣﴾

گرفت تو اُن لوگوں پر ہو گی جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور
بغیر کسی عذر کے زمین میں فساد کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن
کے لئے ایک دردناک عذاب ہے ◉

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ ع۴ ۵

رہے وہ لوگ جو ظلم پر صبر کرتے ہیں اور ظالم کو معاف کرتے ہیں، سو جاننا چاہیئے کہ ظلم پر صبر کرنا اور ظالم کو معاف کرنا بڑی بلند ہمتی کا کام ہے ◉

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ ج

جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کے بعد اس کا کوئی نگہبان نہیں۔ تُو دیکھے گا کہ جب ظالم عذاب کو دیکھیں گے تو کہیں گے: کیا دُنیا میں واپس لوٹنے کی بھی کوئی راہ ہے؟ ◉

مَرَدّ: رجعة الی الدنیا (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾

تُو دیکھے گا کہ وہ دوزخ کے سامنے اس حال میں پیش ہوں گے

کہ ذلت کی شرم سے جھکے ہوئے ہوں گے اور دوزخ کو کنکھیوں
سے دیکھ رہے ہوں گے۔
اس وقت مومن کہیں گے : اصل گھاٹے میں تو وہ لوگ ہیں
جنہوں نے قیامت کے دن اپنی جانیں اور اپنے لوگوں کی جانیں
ہار دیں ۔اس وقت آفاق میں صدا گونجے گی : خوب سُن لو ! ظالم
دائمی عذاب میں رکھے جائیں گے ⦿

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۷﴾

اس وقت ان کا کوئی دوست نہیں ہو گا جو اللہ کے مقابلہ میں
ان کی مدد کر سکے ۔یاد رکھو ! جسے اللہ چھوڑ دے اس کے لئے
نجات کی کوئی راہ نہیں ⦿

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ
لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ
مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۸﴾

لوگو ! پیشتر اِس کے کہ اللہ وہ دن لائے جو ٹالے سے نہیں
ٹلے گا اپنے رب کی آواز پر لبیک کہو۔ اس دن تمہارے
لئے نہ کوئی مفر ہو گا اور نہ کوئی انکار کی گنجائش ہو گی ⦿

مِنَ اللّٰهِ : مرد کا یا یاتی کا صلہ ہے۔

مَلْجَاءٍ : مفر (بیضاوی)
مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ : المراد الانکار المنجی (روح البیان)

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

اے رسول! اگر وہ تیری پند و نصیحت کے باوجود اعراض کریں تو یاد رکھ کہ ہم نے تجھے ان کا داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔ تیرا کام صرف ہمارا پیغام پہنچانا ہے۔

ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب ہم ان کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں تو وہ اترانے لگتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ ہمارے انعامات کو یکسر بھول جاتے ہیں اور ناشکری کرنے لگتے ہیں

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ : ينسى النعمة رأسا (بیضاوی)

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۵۰﴾

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۱﴾

آسمان پر اللہ ہی کی حکومت ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔ اور کبھی وہ بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے۔ اور وہ جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ وہ بہت جاننے والا، بڑی قدرتوں کا مالک ہے ◉

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾

کسی انسان کا یہ مقام نہیں کہ اللہ اس سے روبرو کلام کرے۔ اس کے کلام کی صرف یہ صورت ہے کہ یا تو وہ اپنے بندے پر وحی نازل کرتا ہے یا اُس سے پردے کے پیچھے سے بولتا ہے یا اپنا فرشتہ بھیجتا ہے اور وہ اس پر اس کے حکم سے اور اس کی منشا کے مطابق وحی نازل کرتا ہے۔ یاد رکھو! وہ بہت بلند، بڑی حکمتوں کا مالک ہے ◉

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ

تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۙ﴿۵۳﴾

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۴﴾ ع ۵

اے رسول! جس طرح ہم نے پہلے رسولوں پر وحی کی ہم نے تجھ پر بھی اپنے حکم سے زندہ کلام نازل کیا۔ اس سے پہلے تجھے نہ یہ معلوم تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے۔ ہم نے قرآن کو ایک ایسا نور بنایا ہے جس سے ہم اپنے اُن بندوں کو جن کو ہم ہدایت دینا چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔ بے شک تُو لوگوں کو سیدھا راستہ دکھا رہا ہے، اُس اللہ کا راستہ جو آسمان اور زمین کی ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ لوگو! خوب غور سے سُنو! تمام اہم معاملات فیصلے کے لئے اللہ ہی کے حضور پیش ہوتے ہیں ◉

كَذٰلِكَ: ای مثل ایحائنا الی غیرك من الرسل (جلالین، روح البیان)

رُوْحًا: سمّاه روحًا لانّ القلوب تحیا بهٖ (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

لَهٗ: خلقًا و ملكًا (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

سُورَۃُ الزُّخرُفِ

ربطِ آیات

یہ سورۃ بھی حٰمٓ کے سلسلہ کی ایک سورۃ ہے اور اِس میں بھی توحید رسالت اور معاد کا ذکر ہے۔

آیت ۳،۲ :-

فرمایا: قرآن اللہ تعالیٰ کا زندہ کلام ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور اِس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ زندہ خدا ہے اور ہر چیز کے قیام کا باعث ہے۔ جس طرح دنیوی زندگی اس کے بنائے ہوئے سورج کے بغیر ممکن نہیں اسی طرح روحانی زندگی روحانی سورج کے بغیر ممکن نہیں۔

آیت ۴ :-

فرمایا: پہلے مختلف قوموں کو ان کی ضرورت کے مطابق مختلف صحیفے دئے گئے۔ اب اللہ تعالےٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام دُنیا کو ایک نکتہ پر جمع کر دے اِس لئے قرآن کے ذریعہ ایک جامع تعلیم بھیجی ہے جس کا ایک مقصد یہ ہے کہ انسان عقل میں ترقی کرے۔

آیت ۵ :-

فرمایا: خدا تعالیٰ کے ہر ایک قانون کے اوپر ایک قانون ہوتا ہے اور اس کے تمام قانونوں کے اوپر ایک قانون ہے جس کو اُمّ الکتاب یا اساسی قانون کہتے ہیں۔ قرآن اس بنیادی قانون کو بیان کرتا ہے جو روحانیت سے تعلق رکھتا ہے۔ گویا یہ تمام علوم کی جڑ ہے۔

آیت ۶ :-

جب قرآن کی شان بیان کی تو کافر کہنے لگے ہمیں قرآن کی ضرورت نہیں ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔

فرمایا: یہ کتاب تو تمہارے عزّت اور شرف کی ضامن ہے۔ تمہاری بے باکی اور تمہارا حد سے گذرنا تو

اِس بات کی دلیل ہے کہ تمہیں اس کتاب کی ضرورت ہے نہ کہ اِس بات کی کہ ہم تمہارے لئے ہدایت کا کوئی سامان نہ کریں۔

آیت ۷ تا ۹ :۔

فرمایا : ہم پہلے لوگوں میں بھی نبی بھیجتے آئے ہیں اور اب تم میں بھی نبی بھیجا ہے۔ پہلے لوگ بھی اپنے انبیاء کا تمسخر اُڑاتے تھے اور تم بھی اپنے نبی کا تمسخر اُڑاتے ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو جس طرح پہلے لوگ جو تم سے زیادہ طاقتور تھے تباہ کر دیئے گئے اسی طرح تم بھی تباہ کر دیئے جاؤ گے اور جہنم میں ڈالے جاؤ گے۔

آیت ۱۰ تا ۱۲ :۔

قیامت اور رسالت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر ایک نبی قیامت کا اور اس کے احوال کا ذکر کرتا ہے کیونکہ عام طبائع قیامت ہی کے خوف سے ایمان کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ چنانچہ رسالت کے ذکر کے ساتھ قیامت کا ذکر بھی کر دیا۔

جب قیامت کا ذکر کیا تو اس کی دلیل بھی دی ۔فرمایا : جس خدا نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے زمین اور آسمان بنائے اور زمین میں تمہارے لئے راستے بنائے کیا اس نے تمہاری ابدی زندگی کا کوئی سامان نہیں کیا اور فضائے روحانی میں تمہاری پرواز کے لئے کوئی راستے تجویز نہیں کئے ؟

دیکھو ! جس طرح وہ مُردہ زمین کو آسمانی پانی سے زندہ کرتا ہے اسی طرح قیامت کے دن ابرِ رحمت کا نزول ہوگا اور مُردے زندہ ہو جائیں گے ۔

آیت ۱۳ تا ۱۵ :۔

فرمایا : تم اعلیٰ درجہ کی مخلوق میں متقابل اصناف کا وجود پاتے ہو۔ یہی حال عالمِ روحانی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے الرّجل کو بھیجا ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ بار آور ہو۔ مبارک ہیں وہ جو دولہا کے لئے چشم براہ ہیں۔

پھر تم دیکھو کہ تمہاری عارضی زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا اہتمام کیا ہے ۔ اگر ایک طرف تمہارے دل میں سفر کی خواہش رکھی ہے تو دوسری طرف سفر کے اسباب بھی مہیّا کر دیئے ہیں یہی حال تمہاری روحانی زندگی کا ہے اس نے تمہارے دل میں فنا اور لقا اور بقا کی تڑپ رکھ دی ہے۔ پس یقین جانو

کہ اسنے اس منزل کے حصول کے ذرائع بھی مہیّا کر دیئے ہیں۔

آیت ۶ تا ۲۰ :۔

جب عالمِ روحانی کی راہوں کی طرف بلایا تو اس راہ میں رکاوٹوں کو دُور کرنا بھی ضروری سمجھا سب سے بڑی رکاوٹ شرک ہے اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک قسم ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں قرار دینا ہے۔ اسکے کئی جواب دیئے ہیں۔

فرمایا: ۱۔ مخلوق میں کسی کو اس کی ہمسری میسّر نہیں۔ ملائکہ اس کے شریک نہیں بلکہ عبادت گذار ہیں۔

۲۔ غور کرو کہ خود تمہارا تو یہ حال ہے کہ بیٹی پیدا ہوتی ہے تو تمہارے چہروں کا رنگ اُڑ جاتا ہے۔ پھر تم اللہ تعالیٰ کے لئے کیوں بیٹیاں تجویز کرتے ہو جبکہ وہ مختار ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

۳۔ عورت فطرتاً کمزور ہے۔ نمائش اس کی فطرت میں ہے اور اس کی عقل پر جذبات حاوی ہیں اور مدلل بات نہیں کرسکتی۔ اب اگر خدا تعالیٰ کی نسل ایک کمزور صنف ہے تو الولد سر لابیہ کے ماتحت ضروری ہے کہ یہ کمزوری اللہ تعالیٰ میں بھی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام کو دیکھو کیسا قرآن مبین ہے۔ پس وہ جو کلام مبین کرنے والا ہے غیر مبین کلام کرنے والی کیونکہ اس کی نسل ہو سکتی ہے۔

۴۔ فرشتوں کے بیٹیاں ہونے کی تم کوئی استنباطی دلیل تو نہیں پیش کرسکتے رہ گئی واقعاتی دلیل سو اس کی تخلیق کے وقت تم موجود نہیں تھے۔ پس تم یہ بات بغیر کسی دلیل کے کہہ رہے ہو۔

آیت ۲۱ :۔

جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں نہیں تو کافر کہنے لگے: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ ہم ان کی عبادت نہ کریں تو اپنی مشیت الجاء جاری کر دیتا اور ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔

فرمایا: یہ تو تم بہت بے علمی کی بات کر رہے ہو۔ کیا تمام وہ معاملات جہاں اللہ تعالیٰ نے مشیت الجاء جاری نہیں کی تم بے سوچے سمجھے جس طرح دل میں آئے کر گذرتے ہو یا عقل اور سمجھ سے کام لے کر فیصلہ کرتے ہو۔ جب چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق تم عقل کو استعمال کرتے ہو تو اِس بارہ میں کیوں نہیں کرتے۔

آیت ۲۲ :۔

سمجھتے ہو۔ ہمارے نزدیک اس کی کوئی قیمت نہیں۔ اگر ہمیں یہ خیال نہ ہوتا کہ اس طرح تمام لوگ کفر کی راہ اختیار کرلیں گے تو ہم کافروں کے گھر سونے چاندی سے بھر دیتے۔ لیکن یاد رکھو! دُنیا کی متاع حقیر ہے حقیقی متاع تو وہی ہے جو آخرت میں ملے گی۔

آیت ۳۷ تا ۴۰:-

فرمایا: اگر تم قرآن سے اعراض کروگے تو تم پر بئس القرین مسلّط کر دئیے جائیں گے اور پھر تم اور تمہارے بئس القرین جہنّم میں داخل کر دئیے جاؤگے۔

آیت ۴۱ تا ۴۵:-

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا: ان پر عذاب نازل ہو کر رہے گا، خواہ تیری زندگی میں خواہ تیرے بعد کیونکہ یہ نہ کانوں سے سُنتے ہیں نہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ پس قطع نظر اس کے کہ ہم ان سے کیا معاملہ کرتے ہیں تو اس کتاب پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہوجا جو تیری اور تیری قوم کی عزّت اور شرف کی ضامن ہے۔

آیت ۴۶:-

پھر شرک کے مضمون کی طرف عَود کرکے فرمایا کہ کسی الہامی کتاب نے شرک کی تعلیم نہیں دی۔

آیت ۴۷ تا ۵۷:-

فرمایا: تیری قوم کے فراعنہ بھی مثیلِ موسیٰ کا انکار کریں گے اور تباہ کر دئیے جائیں گے۔

آیت ۵۸ تا ۶۱:-

فرمایا: جس طرح موسیٰ کی قوم میں ابن مریم آیا اسی طرح مثیلِ موسیٰ کی قوم میں ابنِ مریم آئے گا۔ لیکن تیری قوم کے لوگ اس کو ماننے کی بجائے بڑا شور اور غُل کریں گے اور اپنے علماء کو اس پر ترجیح دیں گے۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ وہ اس پر ایمان لاکر عزّت پائیں گے۔

آیت ۶۲ تا ۶۶:-

فرمایا: مسیح کی آمد کے ساتھ ایک قیامت وابستہ ہے اس کے آنے کے ساتھ بہت تباہیاں آئیں گی، کچھ اس کی زندگی میں اور کچھ اس کے بعد حتیٰ کہ قیامت کا نظارہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے۔ مسیح تمہیں دانائی کی باتیں سکھائے گا اور وہ حکم اور عدل ہوگا، تمہارے اختلافات کا فیصلہ کرے گا۔

فرمایا: اگر ملائکہ خدا کی خدائی میں اس کے شریک ہوتے تو کسی الہامی کتاب میں یہ تعلیم دی گئی ہوتی۔ کسی الہامی کتاب میں اِس تعلیم کا نہ ہونا اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بات غلط ہے۔

آیت ۲۳ تا ۲۶:-

جب کافر دلائل کے میدان میں عاجز آ گئے تو کہنے لگے ہم نے یہ تعلیم اپنے باپ دادوں سے حاصل کی ہے۔

فرمایا: یہ جہالت کی بات ہے۔ ہم نے بات کھول کر بیان کر دی ہے۔ اگر تم اب بھی انکار کرو گے تو تباہ کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۲۷ تا ۲۹:-

فرمایا: اگر باپ دادا ہی کی پیروی کرنی ہے تو تم ابراہیم کی پیروی کیوں نہیں کرتے جو موحد تھا اور جس نے کلمۂ توحید کو اپنی نسل میں جاری کیا

آیت ۳۰، ۳۱:-

فرمایا: تمہاری بے راہ روی کے باوجود ہم نے تم پر احسان کیا اور تمہیں دنیوی ساز و سامان سے نوازا۔ اور پھر ہم نے تم پر مزید احسان یہ کیا کہ تم میں رسول مبین بھیجا جو تمہارے لئے ہدایت کی راہیں کھول کر بیان کرتا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ گے تو دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو گے ورنہ تباہ کر دئے جاؤ گے۔

آیت ۳۲، ۳۳:-

جب کافروں کو رسول پر ایمان لانے کو کہا تو انہوں نے کہا۔ یہ کیا رسول ہے۔ خدا کو کسی بڑے آدمی کو رسول بنا کر بھیجنا تھا تا کہ لوگ اس کی وجاہت کی وجہ سے ایمان لے آتے۔

فرمایا: نبوّت تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ تمہاری دنیوی معیشت کے سامان تو ہم تم میں تقسیم کرتے ہیں، جس کو جو چاہتے ہیں دیتے ہیں، اور ہماری رحمت کے ٹھیکیدار تم بن گئے۔ یاد رکھو! ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں فضیلت دیتے ہیں۔ ہم نے رسول کو تم پر فضیلت دی ہے۔ اگر اس کی اتباع کرو گے تو اس رحمت کے وارث بنو گے جس کے مقابل تمہارا دنیوی مال ایک متاعِ حقیر ہے۔

آیت ۳۴ تا ۳۶:-

پھر فرمایا: معلوم نہیں تم دنیوی مال اور وجاہت کو کیا سمجھتے ہو کہ نبوّت کے لئے بھی اس کو ضروری

آیت ۷۶ تا ۷۸ :-

پھر قیامتِ صغریٰ کے ذکر کے ساتھ قیامتِ کبریٰ کا اور اس کے احوال کا ذکر بھی کر دیا۔

آیت ۷۹ تا ۸۱ :-

پھر اصل مضمون کی طرف عود کر کے فرمایا: تم ہمارے بندے کے خلاف خفیہ مشورے کرو گے لیکن خفیہ مشورے تمہارے کسی کام نہ آئیں گے۔

آیت ۸۲ تا ۸۸ :-

چونکہ مسیح مسلمانوں کے لئے بھی آئے گا اور عیسائیوں کے لئے بھی، مسلمانوں کے ذکر کے بعد عیسائیوں کا ذکر بھی کیا اور ابنیّت کے عقیدہ کا ردّ کیا اور فرمایا۔ اے کم فہمو! کوئی خدا کا بیٹا قیامت کے دن تمہاری شفاعت نہیں کرے گا۔ شفاعت تو وہی کرے گا جو سچ کو سچ کہتا ہے اور جھوٹ کو جھوٹ، اور رازدان اسرار لدنی ہے۔ تم اپنے پیدا کرنے والے کو چھوڑ کر کسی اَور کو کیوں خدا بنا رہے ہو۔

آیت ۸۹، ۹۰ :-

پھر فرمایا: دیکھو! تم پر اتمامِ حُجّت کرنے کے لئے ہم نے اپنا رسول بھیجا ہے۔ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو تمہارا انجام بھی وہی ہوگا جو پہلے مکذّبین کا ہُوا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

حٰمٓ ②

وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ③

مَیں زندہ خدا ہوں، قائم بالذّات، ہر چیز کے قیام کا باعث۔
مَیں اِس بات پر اس کتاب کو گواہ ٹھہراتا ہوں جو حق و باطل
میں تمیز کرتی ہے ◉

مُبِیْن : الّذی أبان طریق الھدٰی من طریق الضلالۃ (رازی)

اِنَّا جَعَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ④

ہم نے اِس کتاب کو جامع جمیع کتب، فصیح اور بلیغ بنایا ہے تاکہ
تم عقل میں ترقی کرو ◉

وَاِنَّہٗ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ ⑤

قرآن اُمّ الکتاب کا حصّہ ہے، ہمارے پاس محفوظ، بہت بلند
شان کا، بڑی حکمتوں سے پُر ◉

اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ﴿۶﴾

کیا اِس لئے کہ تم حد سے گذرنے والی قوم ہو ہم تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیں اور اس کتاب سے محروم کر دیں جو تمہاری عزّت و شرف کی ضامن ہے ◉

اَفَنَضۡرِبُ : والفاء للعطف علی محذوف ای انھملکم فنضرب (بیضاوی، کشاف، روح البیان)

وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِىٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۷﴾

وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۸﴾

ہم نے پہلے لوگوں میں کتنے ہی نبی بھیجے، لیکن جو نبی بھی ان کے پاس آیا انہوں نے اس کا مذاق اُڑایا ◉

فَاَهۡلَـكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۹﴾

اے رسول! ہم نے اِن لوگوں سے قوی تر لوگوں کو پکڑا اور ہلاک کر دیا۔ پہلے لوگوں کے عبرتناک حالات قرآن میں بیان کئے جا چکے ہیں ◉

مِنۡهُمۡ : من قومك (جلالین)

بَطۡشًا : تمیز او حال من فاعل اهلكنا ای باطشین (روح البیان)

مَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ : فی القرآن (بیضاوی)

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ۙ﴿۱۰﴾

اگر تُو اُن سے پوچھے کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کئے تو وہ کہیں گے : ان کو سب پر غالب ، ہر بات کو جاننے والے خدا نے پیدا کیا ◉

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۱﴾

وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا اور اس میں جابجا راستے بنائے تاکہ تم اپنی منزل کو پالو ◉

الَّذِیْ : هٰذا کلام مبتدا غیر متصل بما قبلہٖ (شوکانی، رُوح البیان)

لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ : الٰی مقاصد کم یعنی بسوئے بلا دو دیارے کہ خواہید او بالتفکر فیها الی التوحید الّذی هو المقصد الاصلی (رُوح البیان)

وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۲﴾

وہی ہے جو آسمان سے ایک اندازے کے مطابق ٹھہر ٹھہر کر مینہہ برساتا ہے۔ اور جب ہم مینہہ برساتے ہیں تو اس کے ذریعہ مُردہ زمین کو پھر سے زندہ کرتے ہیں۔ جس طرح ہم مُردہ زمین کو دوبارہ زندہ کرتے ہیں اسی طرح ہم تمہیں دوبارہ زندہ کریں گے ◉

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْفُلْکِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْکَبُوْنَ ﴿۱۳﴾

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

وہی ہے جس نے تمام چیزوں کی متقابل اصناف کو پیدا کیا اور اس نے تمہارے لئے ایسے جہاز اور اونٹ بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پشت پر سوار ہو اور سوار ہونے کے بعد اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اور کہو: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے ان چیزوں کو مسخر کیا ورنہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکتے تھے۔ بے شک ہمیں بالآخر اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنا ہوگا ◉

الْاَزْوَاج: الاصناف (جلالین، بیضاوی، روح البیان)

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶﴾ ع ۱

اگرچہ وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین کا خالق اللہ ہے وہ اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کی بیٹیاں بناتے ہیں۔ بے شک انسان کھلا کھلا ناشکرگزار ہے ◉

وَجَعَلُوْا: متصل بقوله ولئن سالتهم (بیضاوی، کشاف)

جُزْءًا: الجزء عند اهل العربية البنات (شوکانی، روح البیان)

اِنَّ الْاِنْسَانَ : القائل ما تقدم (جلالین) یہاں انسان سے مراد برعایت ال وہ لوگ ہیں جن کا اس سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾

کیا اس نے اپنی ہی مخلوق میں سے اپنے لئے تو بیٹیاں چُن لیں اور تمہیں بیٹوں سے سرفراز کیا ؟ ◉

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۱۸﴾

اور ان کا اپنا یہ حال ہے کہ جب ان میں سے کسی کو اپنے ہاں اُس جنس کی پیدائش کی خبر ملتی ہے جو اُس نے خدائے رحمٰن کے لئے تجویز کر رکھی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر کُڑھنے لگتا ہے ◉

بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا : ای شبہا لانه اذا جعل الملائکة جزأً لِلّٰہِ ولبعضا منه نقد جعله من جنسه ومماثلا له لان الولد لا یکون الا من جنس الوالد: یعنی انهم نسبوا الیه هٰذا الجنس (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان) یعنی جب وہ کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں تو دراصل خدا کو مؤنث قرار دیتے ہیں کیونکہ والد اور مولود کا ایک ہی جنس سے ہونا ضروری ہے۔

اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ ﴿۱۹﴾

کیا انہوں نے اللہ کے لئے وہ جنس تجویز کر رکھی ہے جو زیورات

میں نشوونما پاتی ہے اور بحث کے وقت اپنی بات کھول کر نہیں بیان کر سکتی ◉

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۳۰﴾

ان لوگوں نے فرشتوں کو جو خدائے رحمٰن کے بندے ہیں دیویاں قرار دے رکھا ہے۔کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ ان کا بیان قلمبند ہو گا اور ان سے اس بارے میں پوچھا جائیگا ◉

وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ کہتے ہیں: اگر اللہ چاہتا کہ ہم فرشتوں کی عبادت نہ کریں تو ہم کبھی ان کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں اس بارے میں کچھ بھی علم نہیں۔ وہ محض اٹکل سے کام لے رہے ہیں ◉

خدا تعالیٰ کی مشیتِ الجاء جاری نہ کرنے کو اس کی اجازت پر محمول کرنا کمال بے علمی ہے۔

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۲﴾

کیا اس سے پہلے ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جس سے وہ سند لے رہے ہیں؟ ◉

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

بات یہ ہے کہ ان کے پاس نہ کوئی معقولی دلیل ہے نہ منقولی۔
وہ کہتے ہیں: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریق پر چلتے ہوئے
پایا اور ہم ان کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں ◉

بَلْ: لاحجة لهم على ذالك عقلية ولا نقلية (بیضاوی)

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ
اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾

ان کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ اے رسول!
تجھ سے پہلے جب بھی ہم نے کسی بستی میں کوئی تنبیہہ کرنے والا
بھیجا اُس کے خوشحال لوگوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو
ایک طریق پر چلتے ہوئے پایا۔ اور ہم ان کے نقشِ قدم پر چل
رہے ہیں ◉

وَكَذٰلِكَ: والامر ما ذكر من عجزهم عن الحجة (روح البیان)

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ
اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۵﴾

ان کے رسولوں نے کہا: کیا تم اپنے باپ دادا کی پیروی کرتے

رہو گے خواہ ہم تمہارے پاس اس سے بہتر چیز لائے ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو عمل کرتے ہوئے پایا۔ وہ کہنے لگے: ہم اس چیز کا انکار کرتے ہیں جو تمہارے ذریعہ بھیجی گئی ہے ◉

قَالَ: کل نذیر۔ (روح البیان)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۲ / ۸

قصہ کوتاہ یہ کہ ہم نے ان کو ان کے انکار کی سزا دی۔ دیکھ! جن لوگوں نے ہمارے رسولوں کی تکذیب کی ان کا کیا انجام ہوا! ◉

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: مجھے ان چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ مَیں تو صرف اس خدا کی پرستش کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا ہے، سو وہ ضرور میری راہنمائی کرے گا ◉

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

ابراہیم نے کلمہ توحید کو اپنی نسل میں قائم کیا تاکہ اس کی قوم ہمیشہ

اللہ کی طرف رجوع کرتی رہے ◉

جَعَلَ کا فاعل اللہ بھی ہو سکتا ہے اور حضرت ابراہیم بھی (بیضاوی، کشاف، شوکانی)

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۰﴾

لیکن باوجود اس کے کہ وہ اپنے مسلک سے ہٹ گئے میں نے ان لوگوں کو اور ان کے آباؤ اجداد کو دنیوی سازوسامان سے نوازا حتٰی کہ ان کے پاس سچائی آئی اور وہ رسول آیا جس نے سچ کو سچ اور باطل کو باطل کر کے دکھا دیا ◉

بَلْ : اضراب عن محذوف ۔ ای فلم یحصل ما رجاہ بل متعت منهم هٰؤلاء المعاصرين للرسول من اهل مكة (روح البیان)

وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

لیکن جب ان کے پاس سچائی آئی تو وہ کہنے لگے : یہ محض فریب ہے۔ ہم اس کا انکار کرتے ہیں ◉

وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۲﴾

یہ لوگ کہتے ہیں : یہ قرآن مکہ اور طائف کی بستیوں میں سے

کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوا ◉

مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ : مکۃ والطائف (کشاف، بیضاوی، روح البیان، شوکانی، رازی)

عَظِيْمٍ : یعنی جو ہمارے معیار کے مطابق عظیم ہو۔ ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو صاحبِ لولاک تھے اور نہ اگلوں میں اور نہ پچھلوں میں کسی کو توفیق ہوئی کہ آپ کی عظمت کی گرد کو بھی چھوئے۔

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾

اے رسول ! کیا تیرے ربّ کی رحمت کو بانٹنے کا اختیار ان لوگوں کو ہے ؟ لیکن خود دنیوی زندگی میں تو ان کا سامانِ زلیست ہم ان کے درمیان تقسیم کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کے درجات ایک دوسرے سے بلند کرتے ہیں تاکہ وہ ایک دوسرے سے خدمت لیں۔ اور تیرے رب کی رحمت تو اس مال و متاع سے جو یہ لوگ جمع کرتے ہیں کہیں بہتر ہے ◉

رَحْمَتَ : المراد بالرحمة النبوّة (بیضاوی، جلالین، روح البیان) قرآن نے اکثر نبوت کو رحمت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ

عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۴﴾

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُوْنَ ﴿۳۵﴾

وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۳ ۱۰ ۹

اگر ہمیں یہ خیال نہ ہوتا کہ اِس طرح تمام لوگ کفر پہ اکٹھے ہو جائیں گے تو ہم خدائے رحمٰن کا انکار کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں، اور سیڑھیاں جن پہ وہ چڑھتے ہیں، چاندی اور سونے کی بنا دیتے۔ اسی طرح ہم ان کے گھروں کے دروازے اور وہ تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں چاندی اور سونے کے بنا دیتے۔ لیکن یہ سب چیزیں تو دنیوی زندگی کا ساز و سامان ہیں۔ تیرے ربّ کے نزدیک آخرت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ◉

عَلَيْهَا: ای علی المعارج (روح البیان)

وَزُخْرُفًا: وجعلنا لهم زخرفا: ای زینة من کلّ شئ ویجوز ان یکون الاصل سقفا من فضة وزخرف (کشاف)

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا

فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۷﴾

وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٨﴾

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ﴿٣٩﴾

جو لوگ خدائے رحمٰن کے کلام سے اِعراض کرتے ہیں ہم ان میں سے ہر ایک پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ یہ شیطان انہیں سیدھے راستے سے روک دیتے ہیں لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ٹھیک راہ پر چل رہے ہیں۔ جب یہ لوگ ہمارے حضور پیش ہوں گے تو ان میں سے ہر ایک اپنے شیطان سے کہے گا: کاش! میرے اور تیرے درمیان بُعد المشرقین کا فاصلہ ہوتا۔ تُو کتنا بُرا ساتھی ہے! ⦿

فَبِئْسَ الْقَرِينُ: انت (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان، شوکانی)

وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿٤٠﴾

اللہ ان سے کہے گا: جب یہ ثابت ہو گیا کہ تم نے ظلم کیا تو آج تمہارا عذاب میں اپنے شیاطین کے ساتھ شریک ہونا

تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے گا ◉

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ : سیقال لھم (شوکانی، روح البیان)

اِذْ ظَّلَمْتُمْ : اذ صحّ انکم ظلمتم انفسکم (بیضاوی)

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۱﴾

اے رسول! کیا تو بہروں کو سنائے گا، یا اندھوں کو اور ان لوگوں کو جو صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں راہ دکھائے گا؟ ◉

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۲﴾ لا

اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

یاد رکھ! اگر ہم تجھے اِس دُنیا سے اُٹھا لیں تو بھی ہم ان کو ضرور سزا دیں گے۔ اور اگر ہم وہ عذاب جس کا ہم نے اُن سے وعدہ کر رکھا ہے تیرے سامنے ان پر نازل کرنے کا فیصلہ کریں تو ہمیں ان پر پوری قدرت حاصل ہے ◉

اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ : وان اردنا ان ننجز فی حیاتك ما وعدناھم فھم تحت ملکتنا وقدرتنا (کشاف)

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ج اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۴﴾

پس قطع نظر اس کے کہ ہم ان کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں تو اس قرآن کو جو تجھے الہام کیا گیا ہے مضبوطی کے ساتھ پکڑ۔ بے شک تُو سیدھے راستہ پر ہے ◉

فَاسْتَمْسِكْ : بالقرآن سواء عجلنا لك المحهود او اخّرناه الی یوم الآخرة (روح البیان، کشاف) ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۵﴾

یہ قرآن تیرے اور تیری قوم کے شرف کا ضامن ہے۔ عنقریب تم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اِس کا حق ادا کیا ہے یا نہیں ◉

وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ : عن قیامکم بحقه (کشاف، بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع ۴ ۱۰/۱۰

اے رسول! اپنے سے پہلے رسولوں سے پوچھ: کیا ہم نے انکی پرستش کے لئے کبھی خدائے رحمان کے علاوہ کوئی دوسرا معبود بھی مقرر کیا ◉

رسولوں سے پوچھنے کے معنی ان کی کتب اور ان کی اُمّت کے علماء سے دریافت کرنا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

ہم نے موسیٰ کو اپنے نشان دے کر فرعون اور اس کے سرداروں

کے پاس بھیجا۔

اس نے ان سے کہا: مجھے تمام جہانوں کے ربّ نے تمہاری طرف بھیجا ہے ◉

اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ: لکم (روح البیان)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۸﴾

لیکن جونہی وہ ان کے پاس ہمارے نشان لے کر پہنچا وہ ان کا مذاق اڑانے لگے ◉

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۹﴾

ہم نے انہیں ایک ہی قسم کے ایک سے ایک بڑھ کر نشان دکھائے۔
اور ہم نے ان پر عذاب نازل کیا تاکہ وہ انکار سے باز آجائیں ◉

اُخْتِهَا: سمّاها اختا لها لاشتراكها فی الصحة والصدق (راغب)

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۵۰﴾

جب بھی ان پر عذاب نازل ہوتا وہ کہنے لگتے: اے صاحبِ علم و فضل! اپنے ربّ کو اس عہد کا واسطہ دے کر جو اس نے تجھ سے کیا ہے پکار کہ ہم سے یہ عذاب ٹال دے۔ہم ضرور تجھ پہ ایمان لے آئیں گے ◉

السّٰحِرُ: العالم الماھر (بیضاوی، جلالین، رازی)

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ: ای تدعولنا فیکشف عنا العذاب (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ: ای مؤمنون (جلالین، رُوح البیان) ایمان کو ہدایت سے تعبیر کیا ہے۔ اسے علم بیان میں تسمیۃ السبب باسم المسبب کہتے ہیں (مختصر المعانی ص۳۷۲)

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿٥١﴾

لیکن جونہی ہم ان کا عذاب ٹال دیتے وہ عہد شکنی کرنے لگتے ◉

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ؕ

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٣﴾

فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٤﴾

اور فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں میں اعلان کیا۔ اس نے کہا: اے میری قوم! کیا مصر کا ملک اور یہ نہریں جو میرے حکم سے چلتی ہیں میری ملکیّت نہیں؟ کیا تم میرے جاہ و جلال کو نہیں دیکھتے؟

کیا یہ حقیقت نہیں کہ ئیں اس شخص سے جو ذلیل ہے اور اپنی
بات بھی کھول کر بیان نہیں کر سکتا کہیں بہتر ہوں؟ اگر یہ شخص سچا
ہے تو کیوں اس کو کسی ملک کی حکومت نہیں دی گئی ؟ یا کیوں
اس کے ساتھ صف باندھے ہوئے فرشتے نہیں آئے ؟ ◉

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ : تحت امری (بیضاوی، رُوح البیان)

اَمْ اَنَا خَیْرٌ : اِس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

۱ - ام منقطع ہے اور اس کے معنی ہیں بل (کشاف، بیضاوی، شوکانی)

۲ - ام متصلہ ہے اور آیت کی تقدیر ہے افلا تبصرون ؟ ام تبصرون انا خیر من ھٰذا الذی هو مهین۔

۳ - ام زائدہ ہے (شوکانی، لین، لسان) اور آیت کی تقدیر ہے افلا تبصرون انا خیر من ھٰذا الذی هو مهين۔ دوسری جگہ فرمایا اَمَّا ذَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۲۷ : ۸۵)

فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ : پہلے زمانہ میں قاعدہ تھا کہ جس کو بادشاہ بناتے تھے اس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہناتے تھے۔ پس اس کے معنی ہیں کہ کیوں اس کو حکومت نہیں دی گئی۔

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۵﴾

فرعون نے اپنی قوم سے فوری اطاعت کا مطالبہ کیا اور انہوں نے اسکی
اطاعت کی۔ وہ فاسق لوگ تھے اور انہوں نے فاسق کی اطاعت
کی ◉

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ : طلب منهم الخفة فی مطاوعته (بیضاوی، رُوح البیان) فاستفزهم (کشاف) ان کو ڈرایا۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ : فلذالك اطاعوا ذالك الفاسق (بیضاوی، رُوح البیان)

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۶﴾

لیکن جب انہوں نے ہمارا غضب بھڑکایا ہم نے ان کو سزا دی
اور ان سب کو غرق کر دیا ◉

ع ۵ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۷﴾

ہم نے ان کو قصۂ ماضی اور آنے والے لوگوں کے لئے عبرت کا
سامان بنا دیا ◉

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ
یَصِدُّوْنَ ﴿۵۸﴾

اے رسول! جب ابنِ مریم کا ظہور تمثیلی رنگ میں ہوگا تیری
قوم اس ظہور کی وجہ سے شور کرنے لگے گی ◉

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ
بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

وہ کہیں گے: کیا ہمارے علماء اچھے ہیں یا یہ شخص؟ وہ اسکے
تمثیلی ظہور کو تجھ سے جھگڑے کا سبب بنا لیں گے۔ وہ بہت
جھگڑا کرنے والے لوگ ہوں گے ◉

اٰلِهَتُنَا: وہ خدا کو نہیں اپنے علماء کو معبود سمجھیں گے اور خدا کی بجائے ان کی بات قبول کریں گے۔
اسی اعتبار سے ان کی طرف اٰلِهَتُنَا کے الفاظ منسوب کئے ہیں۔ توبہ: ۳۱ میں فرمایا اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ
وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ

اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۶۰﴾

آنے والا محض ہمارا ایک بندہ ہو گا جس پر ہم انعام کریں گے۔
ہم اسے بنی اسرائیل کے لئے عبرت کا نشان بنائیں گے ⦿

لِّبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ: کمال مماثلت کی وجہ سے مثیلِ بنی اسرائیل کو بنی اسرائیل کہا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے لتتبعنّ سنن من قبلکم شبرًا بشبرٍ و ذراعًا بذراعٍ (بخاری، بدء الخلق)

وَلَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰٓئِكَةً فِي الۡاَرۡضِ يَخۡلُفُوۡنَ ﴿۶۱﴾

لوگو! تمہیں اس بات سے تعجب ہو رہا ہے کہ تم میں مثیل مسیح آ گیا ہے۔ ہم تو اس اُمت پر اس قدر مہربان ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو تم میں سے بعض لوگوں کو فرشتے بنا دیں جو زمین پر حکومت کریں ⦿

وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۲﴾

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۶۳﴾

یاد رکھو! عیسیٰ قیامت کا نشان ہو گا۔ پس تم قیامت میں شک نہ کرو اور میری اطاعت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں میری اطاعت سے روک دے۔ یاد رکھو! وہ تمہارا معلوم دشمن ہے ⦿

اِنَّهٗ : اِن عیسٰی علیہ السلام (بیضاوی)

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾

جب عیسٰی کھلے کھلے نشان لے کر آیا تو اس نے کہا میں تمہیں دانائی سکھانے آیا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تم سے بعض ان چیزوں کی حقیقت بیان کروں جن کے بارے میں تم آپس میں اختلاف کرتے ہو۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ یاد رکھو! اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ پس صرف اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے ◉

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾

مسیح کے بعد مختلف گروہ آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ ظالموں پر اس عذاب کی وجہ سے افسوس ہے جو اس قدر دردناک ہوگا کہ جس دن وہ نازل ہوگا وہ دن بھی دردناک شمار

ہونے لگے گا ◉

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ : والمراد اختلافهم بعد عيسى عليه السلام (روح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ صرف اِس انتظار میں ہیں کہ قیامت ان پر اچانک ٹوٹ پڑے اور انہیں پتہ بھی نہ چلے ◉

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ ع ۶ / ۱۲

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

اس دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے لیکن متقیوں کا حال جدا ہو گا۔

اللہ ان سے کہے گا : اے میرے بندو جو میری آیات پر ایمان لائے اور جنہوں نے میرے حضور سرِ تسلیم خم کیا آج تمہارے لئے نہ کوئی خوف ہے نہ غم۔ تم اور تمہارے ساتھی عزت

و اکرام کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ ◉

یٰعِبَادِ : یقال لھم (جلالین، روح البیان)

یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَھَبٍ وَّ اَکْوَابٍ ج وَفِیْھَا مَا تَشْتَھِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ ج وَاَنْتُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ج ﴿۷۱﴾

وہاں جنّت کی نعماء سونے کے طشتوں اور پیالوں میں بار بار ان کو پیش کی جائیں گی اور وہاں ان کو تمام وہ نعمتیں میسّر ہوں گی جو دل کو اور آنکھوں کو لبھائیں۔

اے میرے بندو! یہ ہے وہ جنّت جس میں تم ہمیشہ رہو گے ◉

وَاَنْتُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ : یہ آیت ۷۰ کے جملہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ پر عطف ہے۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾

یہ ہے وہ جنّت جو تمہارے اعمال کے نتیجہ میں تمہیں عطا کی جائے گی ◉

لَکُمْ فِیْھَا فَاکِھَةٌ کَثِیْرَةٌ مِّنْھَا تَاْکُلُوْنَ ﴿۷۳﴾

وہاں تمہارے لئے کثرت سے میوے ہوں گے۔ تم جب چاہو گے ان میں سے کھاؤ گے ◉

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَھَنَّمَ خٰلِدُوْنَ صلے ﴿۷۴﴾

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾

رہے مجرم، سو وہ جہنّم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ عذاب ان سے کسی وقت کم نہیں کیا جائے گا اور وہ مایوسی کی تصویر بن کر رہ جائیں گے ◉

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾

ہم ان پر کوئی ظلم نہیں کریں گے۔ خود انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ◉

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾

وہ دوزخ کے فرشتے مالک کو پکار کر کہیں گے: اے مالک! اپنے ربّ سے کہہ کہ ہمارا خاتمہ کر دے۔

وہ کہے گا: تمہیں اسی حالت میں رہنا ہو گا ◉

لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ: والمعنى سل ربنا ان يقضى علينا (بيضاوى، رُوح البيان)

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾

لوگو! ہم تمہارے پاس سچائی لے کر آئے ہیں لیکن تم میں سے اکثر سچائی سے بیزار ہیں ◉

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾

کیا انہوں نے آخری فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر انہوں نے آخری فیصلہ کر لیا ہے تو ہم بھی آخری فیصلہ کر چکے ہیں ◉

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨١﴾

کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی خفیہ باتیں اور خفیہ مشورے نہیں سُن رہے ؟ وہ کس غلط فہمی میں مبتلا ہیں ! ہم ان کی ہر بات سُن رہے ہیں۔ یہی نہیں ، ہمارے فرشتے جو ان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان کی سب باتوں کو لکھ رہے ہیں ⦿

قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨٢﴾ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٣﴾

اے رسول ! تُو ان سے کہہ : اگر خدائے رحمٰن کا کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے مَیں اس کی عبادت کرتا۔ لیکن آسمان اور زمین کا ربّ جو عرش کا بھی ربّ ہے تمام ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ اس کے متعلق بیان کرتے ہیں ⦿

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٤﴾

پس اے رسول ! تُو انہیں چھوڑ دے کہ اپنی غلط باتوں میں

مست رہیں اور اپنے کھیل کود میں لگے رہیں حتیٰ کہ ان کا اس دن سے واسطہ پڑے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ◉

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٥﴾

آسمان پر صرف وہی عبادت کے لائق ہے، اور زمین پر بھی صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔اس کی ہر بات حکمت سے پُر ہے، وہ ہر بات کو جانتا ہے ◉

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ: مستحق لان یعبد فیھما (بیضاوی، روح البیان)

وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٦﴾

تمام نعمتوں کا سرچشمہ وہی خدا ہے جس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر اور ہر اس چیز پر ہے جو ان کے درمیان ہے۔قیامت کا علم صرف اسی کو ہے۔ اسی کی طرف تمہیں چار و ناچار لوٹنا ہو گا ◉

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٧﴾

تمام وہ بُت جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں شفاعت کا

اختیار نہیں رکھتے۔شفاعت کا اختیار تو صرف ان لوگوں کو ہے جو حق کو علی الاعلان حق کہتے ہیں اور رازدانِ اسرارِ لدنی ہیں ◉

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۸﴾

اگر تو ان سے پوچھے کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو وہ کہیں گے: اللہ نے۔ پھر وہ کدھر بہک رہے ہیں! ◉

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

مَیں رسول کی گواہی کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ اے میرے ربّ یہ قوم ایمان نہیں لاتی ◉

وَقِيْلِهٖ : والجرُّ علی اضمار حرف القسم کانّہ قیل واُقسم بقیلہ (کشاف)

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۰﴾ ع ۲۲ ۱۳

پس اے رسول! تو ان سے اِعراض کر اور ان سے کہہ: تمہیں سلام ہے۔ وہ اپنا انجام جلد جان لیں گے ◉

سُوْرَۃُ الدُّخَانِ

ربطِ آیات

یہ سورۃ بھی حٰمٓ کے سلسلہ کی سورتوں میں سے ہے اور اس میں بھی توحید، رسالت اور معاد کا مضمون چل رہا ہے۔ الزخرف میں مثیل ابن مریم کی پیشگوئی کی تھی اس سورۃ میں اس مضمون کو آگے بڑھایا ہے۔

آیت ۲، ۳ :-

مضمون کو انہی الفاظ سے شروع کیا ہے جس سے پچھلی سورۃ کو شروع کیا تھا۔ قرآن مبین کو اللہ تعالیٰ کے حی اور قیوم ہونے کی دلیل ٹھہرایا ہے اور کہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پہلے زندہ تھا اور لوگوں سے کلام کرتا تھا تو وہ اب بھی زندہ ہے اور کلام کرتا ہے۔ اگر وہ پہلے ان کی روحانی ضروریات پوری کرنے کا بندوبست کرتا تھا تو اب بھی کرتا ہے۔

آیت ۴ تا ۸ :-

فرمایا: ہم نے قرآن کا نزول مبارک رات میں کیا ہے۔ جب تاریکی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے اور دُنیا کی تشنگی زبانِ حال سے آسمانی پانی کی ملتجی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش مارتی ہے اور وہ دُنیا میں اپنا رسول بھیجتا ہے۔ چنانچہ قرآن کا نزول بھی اللہ تعالیٰ کے دستور کے مطابق ایسی ہی رات میں ہُوا۔

آیت ۹، ۱۰ :-

قرآن کے نزول کی اصل غرض توحید کا قیام ہے چنانچہ قرآن کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر بھی کر دیا۔

آیت ۱۱ تا ۱۳ :-

فرمایا: جب لوگ انکار پر اصرار کریں گے تو آسمان ایک نمایاں دھوئیں کا باعث بنے گا۔ پھر وہ دھواں لوگوں پر چھا جائے گا اور وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

ان آیات میں ایٹم بم کی پیشگوئی کی ہے۔ آسمان سے مراد حذف مضاف کے ساتھ وہ ہوائی جہاز یا راکٹ ہیں جو آسمان سے حملہ آور ہوں گے۔ صاحبِ علم لوگ جانتے ہیں کہ قرآن حذف مضاف کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔

ایٹم بم گرنے کے ساتھ زمین سے آسمان تک دھوئیں کا ایک ستون کھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دھواں منتشر ہوتا ہے اور جو لوگ اس کی زد میں آجاتے ہیں طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہو کر مرتے ہیں۔

آیت ۱۴، ۱۵ :۔

فرمایا: یہ عذاب اس لئے آئے گا کہ لوگ ہمارے رسول کا انکار کریں گے اور اس کے متعلق طرح طرح کی باتیں کریں گے۔

آیت ۱۶، ۱۷ :۔

پھر فرمایا کہ ہم اس عذاب کا ایک جھٹکا دے کر اس کو روک دیں گے تاکہ لوگ اپنے طور طریقے بدل لیں لیکن جب وہ باز نہیں آئیں گے تو ان پر بطشۃ الکبریٰ مسلّط کر دی جائے گی۔

آیت ۱۸ تا ۳۸ :۔

فرمایا: ہم نے پہلے فرعون کی قوم پر ان کی نافرمانی کے سبب عذاب بھیجا تھا اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ ہم اس وقت کے فرعون کو بھی غارت کریں گے اور فرعونیوں سے تمام وہ چیزیں چھین لیں گے جن پر ان کو ناز ہوگا اور یہ چیزیں ایک اور قوم کو دے دیں گے اور نبی کے ماننے والوں کو ذلّت آمیز عذاب سے نجات دیں گے، ان پر اپنے انعام و اکرام کی بارش کریں گے، اور ان کو علم کے میدان میں سب لوگوں پر فضیلت دیں گے، اور قیامت کے منکرین کو ہلاک کر دیں گے۔

آیت ۳۹ تا ۵۸ :۔

فرمایا: ہم نے زمین اور آسمان بے مقصد نہیں بنائے۔ اگر تم سچائی کے راستہ میں حائل ہو گے تو تباہ کر دیئے جاؤ گے، ایمان لاؤ گے تو اجر پاؤ گے۔

اس کے بعد قیامت اور اس کے احوال کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن

قیامت کو اپنے احکامات کی سینکشن کے طور پر استعمال کرتا ہے اور توحید اور رسالت کے ذکر کے ساتھ اس کے ذکر کو منسلک کر دیتا ہے تا کہ لوگوں کے دل میں قیامت کا خوف پیدا ہو اور وہ ایمان لائیں۔

آیت ۵۹:-

آخر میں پھر قرآن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ لوگ قرآن کو ایک ثقیل کتاب سمجھتے تھے اور اس کے مضمون ان کی سمجھ میں نہیں آتے تھے لیکن وقت کا رسول اس کے مطالب کو آسان کر دے گا اور اس کی زبان سے اس کے معارف ظاہر ہوں گے اور پھر فیصلہ کا دن آئے گا جس کا سب کو انتظار تھا اور حق ظاہر ہو جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

حٰمٓ ②

وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ③

مَیں زندہ خدا ہوں، قائم بالذات، ہر چیز کے قیام کا باعث۔ مَیں اِس بات پر حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب کو گواہ ٹھہراتا ہوں ◉

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ④

فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ⑤

اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ⑥

رَحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ⑦

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا ۘ اِنۡ کُنۡتُمۡ

مُّوْقِنِيْنَ ⑧

ہم نے اِس قرآن کو ایک مبارک رات میں نازل کیا ہے۔ یہ ہمارا دستور ہے کہ ہم لوگوں کو خبردار کرتے رہتے ہیں، یعنی یہ ہمارا دستور ہے کہ ہم رسول بھیجتے رہتے ہیں۔ تمام اہم فیصلے اسی رات کئے جاتے ہیں، یعنی وہ فیصلے جو ہمارے ہاں سے صادر ہوتے ہیں اور جو تیرے رب کی رحمت کے حامل ہوتے ہیں، اس ربّ کے جو آسمان اور زمین کا رب ہے اور ہر اس چیز کا جو انکے درمیان ہے۔ وہ بہت سُننے والا، بہت جاننے والا ہے۔ اگر تم صاحبِ علم و نظر ہو تو حقیقت یہی ہے ◉

اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ : بدل من انّا کنّا منذرین (بیضاوی، روح البیان)

يُفْرَقُ : یفصل (جلالین، روح البیان)

حَكِيْمٍ : محکم (جلالین، رُوح البیان)

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا : امرًا حاصلًا من عندنا (بیضاوی، روح البیان)

اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ : جواب شرط محذوف ہے (بیضاوی، رُوح البیان)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ⑨

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگی بخشتا ہے، وہی موت دیتا ہے۔ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے قدیمی باپ دادوں کا بھی ◉

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ⑩

لیکن ہم پر ایمان لانا تو درکنار یہ لوگ شک میں مبتلا ہیں۔ اور ہماری باتوں کو ہنسی میں اُڑا رہے ہیں ◉

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿۱۱﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾

پس اے رسول! اس دن کا انتظار کر جس دن آسمان ایک نمایاں دھوئیں کا باعث بنے گا: وہ لوگوں پر چھا جائے گا اور وہ چلائیں گے: یہ تو بہت دردناک عذاب ہے۔ اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے ٹال دے۔ ہم ایمان لاتے ہیں ◉

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ : ایٹم بم کی پیشگوئی ہے۔

هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ : فقالوا هٰذا عذابٌ الیم (جلالین، رُوح البیان)

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۵﴾

لیکن وہ ایمان کیونکر لائیں گے۔ ان کے پاس تو وہ رسول آیا جو حق کو باطل سے جدا کرتا ہے۔ لیکن انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کسی نے کہا کہ اس کا علم کسبی ہے اور کسی نے کہا کہ یہ دیوانہ ہے ◉

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى : ای لا ینفعھم الایمان عند نزول العذاب (جلالین) یہاں ایمان کو

الذکرٰی سے تعبیر کیا ہے جس کے نتیجہ میں ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اسے علم بیان میں تسمیۃ الشئ باسم سببہ کہتے ہیں (مختصر المعانی صـ ۳۷۲)

وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ : یقول بعضهم کذا واخرون کذا (روح البیان، بیضاوی)

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۶﴾

لوگو! ہم تھوڑی مدت کے لئے تم سے عذاب ٹال دیں گے اور تم پھر وہی کچھ کرنے لگو گے جو پہلے کرتے تھے ◉

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۷﴾

لیکن جس دن ہم تمہیں سختی سے پکڑیں گے اس دن ہم تمہیں پوری پوری سزا دیں گے ◉

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۹﴾

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۰﴾ ۚ

وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۱﴾

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۲﴾

ان لوگوں سے پہلے ہم فرعون کی قوم کو بھی آزما چکے ہیں۔

ان کے پاس ایک معزز رسول آیا۔ اس نے ان سے کہا: خدا کے بندے میرے سپرد کرو۔ مَیں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ مَیں اللہ کی وحی کا امین ہوں اور مَیں تمہارے پاس اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تم اللہ سے بڑے نہ بنو۔ مَیں تمہارے پاس ایسی دلیل لے کر آیا ہوں جو حق و باطل میں تمیز کرتی ہے۔ مَیں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب کہ کہیں تم مجھے اپنی جفاؤں کا نشانہ نہ بناؤ۔ اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے تعرض نہ کرو ◉

اَنْ تَرْجُمُوْنِ : تؤذونی ضربًا او شتمًا (بیضاوی، روح البیان)

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

لیکن انہوں نے اس کی بات کو کوئی وقعت نہ دی۔ سو اس نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا: یہ لوگ اپنے جُرم پر اصرار کر رہے ہیں ◉

فَدَعَا رَبَّهٗٓ : بعد ما كذبوه (بیضاوی، رُوح البیان) ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۵﴾

اللہ نے کہا: میرے بندوں کو لے کر رات کو یہاں سے نکل جا۔ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ لیکن جب تک تُو سمندر سے گذر نہیں جائے گا وہ ساکن رہے گا۔ اور پھر اس میں تموج آئے گا اور تمہارا پیچھا کرنے والے غرق ہو جائیں گے ◉

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ : ای فقال (بیضاوی، نسفی، روح البیان)

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا : اس کے لفظی معنی ہیں کہ تو سمندر کو اس حال میں چھوڑ کہ وہ ساکن ہو۔ جیسا کہ تمہید میں بیان کیا گیا ہے عربی زبان میں بعض دفعہ امر خبر کے معنی دیتا ہے۔ پس اس کے یہ معنی ہیں کہ جب تک تو سمندر کو نہیں چھوڑے گا وہ ساکن رہے گا۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۶﴾

وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۷﴾

وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۸﴾

کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور عالیشان محل اور آسائش کے سامان جن سے وہ لطف اندوز ہو رہے تھے وہ پیچھے چھوڑ گئے ◉

كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ایسے لوگوں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ اور یہ تمام چیزیں ہم نے ایک دوسری قوم کو دے دیں ◉

وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ : قَوْمًا اٰخَرِيْنَ سے مراد وہ قبطی ہیں جو غرق ہونے والے لوگوں کے بعد ان چیزوں کے وارث بنے۔ یہ بھی جائز ہے کہ اس سے مراد بنی اسرائیل ہوں۔ اس صورت میں اَوْرَثْنٰهَا میں ھا کی ضمیر سے پہلے مضاف محذوف ہوگا اور آیت کے معنی ہوں گے کہ جو چیزیں ہم نے فرعونیوں سے چھینیں ویسی ہی چیزیں بنی اسرائیل کو دے دیں۔ بعض دفعہ کمالِ اتحاد کے اظہار کے لئے تشبیہ کے الفاظ حذف کر دیتے ہیں۔ جس طرح یہ کہنے کی بجائے کہ وہ گدھے کی مانند ہے بعض دفعہ صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ وہ گدھا ہے۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع

بع ۳ ۱۴

اور نہ ان پر آسمان رویا اور نہ زمین ۔ اور نہ انہیں کوئی مہلت دی گئی ◉

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۱﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۲﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت آمیز عذاب سے نجات دی، یعنی اس عذاب سے جو فرعون کی طرف سے ان پر روا رکھا جا رہا تھا ۔ بے شک وہ بہت متکبر اور حد سے گذرنے والا تھا ◉

مِنْ فِرْعَوْنَ: بدل من العذاب علی حذف المضاف، اوجعلہ عذابًا لافراطہ فی التعذیب، اوحال من المھین بمعنی واقعًا من جھتہ (بیضاوی)

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ: ای کان متکبرًا مسرفًا اوحال من الضمیر فی عالیًا ای کان رفیع الطبقۃ من بینھم (بیضاوی) موخر الذکر اعتبار سے آیت کے معنی ہوں گے: وہ سرکشوں کا سرغنہ تھا۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۴﴾

ہم نے بنی اسرائیل کو علم کے میدان میں تمام لوگوں پر فضیلت دی۔

اور ہم نے انہیں ایسے نشان دئے جن میں انعام و اکرام کا پہلو نمایاں تھا ◉

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ : علیٰ کے معنی فی بھی ہو سکتے ہیں چنانچہ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ (۲ : ۱۰۳) کے معنی ہیں فی ملك سلیمٰن (بیضاوی) و یجوز ان یکون المعنی لعلمھم و فضلھم علیٰ ان کلمۃ 'علیٰ' للتعلیل (روح البیان) یعنی یہ بھی جائز ہے کہ اس کے معنی ہوں : ہم نے بنی اسرائیل کو ان کے علم کی وجہ سے تمام لوگوں پر فضیلت دی۔

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۵﴾

اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَ مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۶﴾

فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۷﴾

یہ لوگ کہتے ہیں : زندگی کا انجام وہی موت والی حالت ہے جو زندگی سے پہلی تھی۔ ہم دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو واپس لاکر دکھاؤ ◉

اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی : یعنی انّہ لا یأتینا شیئ من الاحوال الا الموتۃ الاولیٰ (رازی) انّہ قیل لھم : انکم تموتون موتۃ تعقبھا حیاۃ کما تقدمتکم موتۃ قد تعقبتھا حیاۃ، وذٰلک قولہٗ عزّ وجلّ۔ وکنتم اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ۔ فقالوا اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی یریدون مالموتۃ التی من شأنھا ان یتعقبھا حیاۃ الّا الموتۃ الاولیٰ دون الموتۃ الثانیہ (کشاف)

اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۳۸﴾

کیا یہ لوگ تبع کی قوم سے اور ان لوگوں سے جو ان سے پہلے ہوئے بڑھ کر ہیں۔ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا کیونکہ جرم کرنا ان کی سرشت بن چکا تھا ◉

تُبَّعٍ : یمن کے بادشاہوں کا لقب۔

مُجْرِمِیْنَ : کاملین فی الاجرام والآثام (روح البیان) مجرم کا لفظ جو کہ اسمِ فاعل ہے صفتِ مشبہ کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

اِنَّهُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ : ھو تعلیل لاھلاکھم (روح البیان)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۳۹﴾

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے فضول پیدا نہیں کئے۔ ہم نے ان کو ایک مقصد کے ماتحت بنایا ہے لیکن اکثر لوگ اِس بات کو نہیں جانتے ◉

لٰعِبِیْنَ : من غیر ان یکون فی خلقها غرض صحیح۔ یقال لعب فلان اذا کان فعله غیر قاصد به مقصداً صحیحاً وفی التصریفات : اللعب فعل الصبیان یعقبه التعب من غیر فائدة (روح البیان)

مَا خَلَقْنٰهُمَآ : ای وما بینهما (روح البیان، شوکانی)

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۱﴾

یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْـًٔا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۲﴾

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۳﴾ ع ۲ ۱۳ ۱۵

یاد رکھو! اِن سب کا مقرر وقت وہ دن ہے جس دن سچے
اور جھوٹے الگ الگ کر دئے جائیں گے، یعنی وہ دن جس دن
کوئی دوست کسی دوست کے کسی کام نہ آئے گا اور سوائے ان
لوگوں کے جن پر اللہ رحم کر دے کوئی عذاب سے بچ نہ سکے گا۔
بیشک وہ سب پر غالب، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

یَوْمَ الْفَصْلِ: فصل الحق عن الباطل، اوا لمحق عن المبطل بالجزاء، اوفصل الرجل عن اقاربه و اَحِبّائه (بیضاوی) یعنی جس دن حق اور باطل میں تمیز کی جائے گی، سچوں اور جھوٹوں کو الگ الگ کیا جائے گا یا لوگوں کو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے جدا کیا جائے گا۔ یقضی: بین الخلائق (روح البیان) جس دن لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ: ای لا یمنعون مما نزل بهم من العذاب (روح البیان، جلالین)

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۴﴾

طَعَامُ الْأَثِيْمِ ﴿۴۵﴾

كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۶﴾

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۷﴾

اُس دن تھوہڑ کا درخت بدکاروں کا کھانا ہوگا۔ وہ پگھلائے ہوئے
تانبے کی طرح ہوگا اور ان کے پیٹوں میں اِس طرح جوش
مارے گا جس طرح گرم پانی جوش مارتا ہے ◉

اَثِيْم: اثم کا فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

كَالْمُهْلِ: خبر بعد خبر او خبر مبتدا محذوف ای هو کالمهل (روح البیان)

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ إِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۸﴾

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۹﴾ؕ

پھر حکم ہو گا: ان لوگوں کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے وسط میں لے جاؤ۔ پھر ان کے سروں پر کھولتا ہُوا گرم پانی ڈال کر ان کو عذاب دو ◉

ذُقْ ۚۙ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۵۰﴾

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۱﴾

اس وقت ان لوگوں سے کہا جائے گا: ذرا اس عذاب کا مزا چکھو۔ تم اربابِ قدر و منزلت ہو۔ یہ وہی عذاب ہے جس میں تم شک کرتے تھے ◉

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۲﴾ۙ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۳﴾ۚۙ

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۴﴾ۚۙ

كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۵﴾ؕ

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ۙ

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ

وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٧﴾

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٨﴾

اس کے برعکس اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والے ایسے مقامات پر رہیں گے جہاں امن ہی امن ہو گا، یعنی باغوں اور چشموں کے درمیان۔ وہ باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ان کا حال و احوال اسی نہج پر ہو گا۔ اور مزید برآں یہ کہ ہم ان کو سفید رنگت اور موٹی آنکھوں والی عورتوں سے بیاہیں گے۔ وہ جنّت میں امن و امان سے رہیں گے اور ہر قسم کے میوے طلب کریں گے۔ وہ وہاں موت کی تلخی نہیں چکھیں گے۔ وہی موت جو ان کو پہلی بار ملی ان کی آخری موت ہو گی۔ اللہ انہیں جہنّم کے عذاب سے بچائے رکھے گا۔ یہ سب تیرے ربّ کے فضل سے ہو گا۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہو گی ◉

كَذٰلِكَ : الامر كذالك او اثبنا هم اِثابة مثل ذالك (روح البیان، بیضاوی)

اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى: الاستثناء منقطع (روح البیان)

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٩﴾

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع ۳ ۱۷ ۱۶

اے رسول! ہم نے قرآن کے معارف تیری زبان پر جاری کرکے اس کو آسان بنا دیا ہے تاکہ لوگ اس کو سمجھیں اور

اس سے نصیحت حاصل کریں۔

پس ان کی باتوں کی پروا نہ کر۔ نتیجہ کا انتظار کر۔ وہ بھی
اس کے انتظار میں ہیں ◉

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ : بائے آلیہ ہے۔

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ : لعلّهم يفهمونه فيتذكّرون به (بیضاوی، کشاف، روح البیان)

فَارْتَقِبْ : ف محذوف عبارت پر دال ہے۔

سُورَةُ الجَاثِيَة

ربطِ آیات

یہ سورۃ بھی حٰمٓ کے سلسلہ کی سورتوں میں سے ہے اور اِس میں بھی توحید، قرآن اور معاد کا ذکر ہے۔

آیت ۲، ۳ :-

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حی اور قیوم اور عزیز اور حکیم ہونا اِس بات کا متقاضی تھا کہ وہ قرآن نازل کرتا۔

آیت ۴ تا ۱۲ :-

فرمایا: دُنیا کے کارخانہ پر نظر دوڑاؤ۔ اس کے ہر گوشہ سے آواز اُبھر رہی ہے کہ کوئی اس کا بنانے والا ہے اور اس کا کوئی مقصد ہے۔ جس خدا نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے اِس قدر اہتمام کیا ہے کیا اُس نے تمہاری ابدی زندگی کے لئے کوئی اہتمام نہیں کیا ہوگا؟ پس یقین جانو کہ قرآن اسی نظام کی ایک کڑی ہے۔ اس کا انکار کرکے عذاب کے مستحق نہ ہو۔

آیت ۱۳، ۱۴ :-

جب کافروں پر قرآن کی صداقت مبرہن ہوگئی تو وہ کہنے لگے: خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ ہمارے لئے یہ اہتمام کرتا۔

فرمایا: اس نے تمہارے لئے زمین اور آسمان مسخّر کر دیئے۔ پس اس کی نعمتوں کا شکر کرنے کی بجائے انکار کو اپنا وطیرہ نہ بناؤ۔

آیت ۱۵، ۱۶ :-

کافروں کے مسلسل انکار پر مومنوں کو کہا: تم ان سے صرف نظر کرو۔ وہ اپنے کئے کا پھل پائینگے اور تمہیں تمہارے اعمال کا اجر ملے گا۔

آیت ۱۷تا ۲۳ :-

فرمایا : قرآن کوئی نئی چیز نہیں۔ ہم نے اِس سے پہلے بنی اسرائیل کو بھی ایک شریعت دی تھی، اب تم کو قرآن دیا ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے، ہدایت اور رحمت ہے۔ رہا تمہارا یہ اعتراض کہ قیامت کوئی چیز نہیں، سو تم کیوں نہیں سوچتے کہ جب اس کارخانۂ عالم کا ذرّہ ذرّہ ایک خالق کے وجود کا متقاضی ہے تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ خالق جس نے اتنا عظیم الشان کارخانہ بنا دیا اُس نے نیک و بد میں تمیز کا کوئی معیار نہ رکھا ہوگا اور نیکوں اور بدوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرے گا۔

دیکھو! اس نے زمین اور آسمان سچائی کا گھوارہ بنائے ہیں ان میں جھوٹ نہیں پنپ سکتا۔ پھر تمہیں مکافات کا عمل جابجا نظر آئے گا۔ ہر عمل کا ایک ردِّ عمل ہے۔ پس اعمال کی جزا برحق ہے۔

آیت ۲۴تا ۳۶ :-

فرمایا : دراصل تم اپنی شہوات کے غلام ہوگئے ہو، اور سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے اور اِس دنیوی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھتے ہو، اور قیامت کا انکار کرتے ہو، اور جب تمہارے پاس قیامت کا ذکر کیا جاتا ہے تو کہتے ہو کہ اگر قیامت برحق ہے تو ہمارے آباؤ اجداد کو زندہ کرکے دکھاؤ۔ حالانکہ تم سمجھ سکتے ہو کہ حشر نشر کا تعلق اِس دُنیا سے نہیں۔ دیکھو! جب قیامت آئے گی تم سخت گھاٹے میں ہوگے، تمہارا اعمال نامہ تمہارے آگے رکھ دیا جائے گا اور تمہیں جہنّم میں ڈالا جائے گا۔ البتہ نیک لوگوں کو جنّت میں جگہ دی جائے گی۔ اُس وقت تم سے کہا جائے گا: جب دُنیا میں تمہیں قیامت سے ڈرایا گیا تو تم نے کہا ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے۔ بس ایک وہم سا گذرتا ہے لیکن یقین نہیں آتا۔ اس وقت تمہارے اعمال کی حقیقت تم پر ظاہر ہوجائے گی اور جس عذاب کا تم تمسخر اُڑاتے تھے۔ وہی تمہارے گلے کا ہار بن جائے گا اور تم جہنّم میں دھکیل دیئے جاؤگے۔

آیت ۳۷ :-

آخر میں فرمایا : تمام تعریف کا مستحق اللہ ہے، زمین اور آسمان کا رب۔ آسمان اور زمین میں اس کے سوا کوئی بڑا نہیں۔ تم بڑے بننے کی کوشش نہ کرو۔ تکبّر ایمان کو کھا جاتا ہے۔ زمین اور آسمان کے خدا پر ایمان لاؤ۔ وہ عزیز اور حکیم ہے۔ قرآن کا نزول اس کے عزیز اور حکیم ہونے کی دلیل ہے۔ سورت کی ابتداء بھی اللہ کے عزیز اور حکیم ہونے سے کی تھی اس کا اختتام بھی اسی ذکر سے کیا تاکہ دائرہ کے دونوں پہلو مل جائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

حٰمٓ ۝۲

مَیں زندہ خدا ہوں، قائم بالذّات اور ہر چیز کے قیام کا باعث ◉

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۳

یہ کتاب اللہ نے نازل کی ہے جو سب پر غالب ہے جس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۵

مومنوں کے لئے آسمان اور زمین میں بے شمار نشان ہیں۔اسی طرح تمہاری اپنی پیدائش میں اور اُن حیوانات میں جو وہ زمین میں جابجا پھیلا رہا ہے اہلِ علم و نظر کے لئے نشان ہیں ◉

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦﴾

اسی طرح رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں اور اس پانی میں جو اللہ آسمان سے نازل کرتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اور ہواؤں کی گردش میں اہلِ دانش کے لئے نشان ہیں ◉

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ : من مطرٍ وسماہ رزقًا لانہ سببہ (کشاف، بیضاوی، جلالین، روح البیان) اسے علمِ بیان میں تسمیۃ الشئ باسم سببہٖ کہتے ہیں (مختصر المعانی ص ۳۷۳)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

اے رسول! یہ اللہ کی سچی آیات ہیں جو ہم تجھے سُنا رہے ہیں۔ اللہ اور اس کی آیات کا انکار کرنے کے بعد یہ لوگ کس بات پر ایمان لائیں گے ◉

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٨﴾ۙ

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ

لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ⑨

تمام جھوٹوں، بدکرداروں کے لئے ہلاکت ہے۔ وہ اللہ کی آیات کو جو انہیں سُنائی جاتی ہیں سُنتے ہیں اور اس کے باوجود ازراہِ تکبّر اپنے کفر پر اصرار کرتے ہیں اور یوں ہو جاتے ہیں کہ گویا انہوں نے اللہ کی آیات کو سُنا ہی نہیں۔ اے رسول! انہیں ایک دردناک عذاب کی بشارت دے ◉

كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا : ای یصیر کانہ لم یسمعھا (روح البیان)

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ⑩

جب ہماری آیات میں سے کوئی ادھوری بات ان کے علم میں آتی ہے تو وہ ہماری آیات کا مذاق اُڑانے لگتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کُن عذاب ہے ◉

مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ⑪

ان کے آگے جہنّم ہے۔ نہ وہ مال و دولت جو انہوں نے کمائی اور نہ وہ دوست جو انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر بنائے ان کے

کسی کام آئیں گے۔ ان کے لئے ایک بہت بڑا عذاب مقدر ہے ◉

مَا کَسَبُوْا : من الاموال والاولاد (بیضاوی، روح البیان)

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱۲ / ۱۷

یہ قرآن کامل ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت اور دردناک عذاب ہے ◉

هٰذَا : ای القرآن (کشاف، بیضاوی، جلالین، طبری، روح البیان)

هُدًى : ای فی غایۃ الکمال فی الھدایۃ کانّہ نفسھا کقولك : زید عدل (روح البیان)

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اللہ وہ ہستی ہے جس نے سمندر کو تمہارے لئے مسخّر کر رکھا ہے تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور تاکہ تم اس کی نعمتوں کو پا کر اس کا شکر ادا کرو ◉

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ : ولکی تشکروا لنعم المترتبۃ علیٰ ذالك (روح البیان)

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

اُس نے آسمان اور زمین کی ہر چیز تمہارے لئے مسخّر کر رکھی ہے۔ یہ سب اسی کا انعام ہے۔ اس تمام کاروبار میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں ◉

مِنْهُ: خبر لمحذوف ای هی جمیعًا منه (بیضاوی، روح البیان)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

اے رسول! مومنوں سے کہہ کہ ان لوگوں کو جو اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتے ان کے حال پر چھوڑ دیں تاکہ اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے ◉

يَغْفِرُوْا: انّهٗ محمول علی ترك المنازعة فی المحقرات وعلی التجاوز عما یصدر عنهم من الکلمات المؤذیة والافعال الموحشة (رازی) غفر: عفا عنه (اقرب)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۶﴾

جو نیک عمل کرتا ہے اپنی جان کے لئے کرتا ہے اور جو بُرا کام کرتا ہے اس کا وبال اسی کی جان پر ہوگا۔ لوگو! بالآخر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا ◉

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۱۷﴾

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوّت عطا کی۔ اور ہم نے انہیں پاک چیزیں کھانے کو دیں۔ اور ہم نے انہیں تمام لوگوں پر فضیلت دی ◉

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ⑱

اور ہم نے انہیں واضح احکام دئے۔ لیکن انہوں نے باہمی حسد کی وجہ سے ایک دوسرے سے اختلاف کیا، اور وہ بھی اس کے بعد جب ان کے پاس صحیح علم آ چکا تھا۔ تیرا رب قیامت کے دن ان کے تمام جھگڑوں کا فیصلہ کر دے گا ◉

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑲

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ⑳

اے رسول! بنی اسرائیل کے بعد ہم نے تجھے ایک عظیم الشان

شریعت پر قائم کیا ہے جو مثبت احکام پر مشتمل ہے۔ پس اسکی پیروی کر اور بے علم لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ یہ لوگ اللہ کے مقابلہ میں تیرے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ متقیوں کا دوست ہے ◉

ثُمَّ : بعد از بنی اسرائیل (روح البیان)

عَلٰی شَرِیْعَۃٍ : ای سنۃ وطریقۃ عظیم الشان (روح البیان) نکرہ عظمت کے اظہار کیلئے ہے۔

مِنَ الْاَمْرِ : قرآن وہ پہلی الہامی کتاب ہے جو مثبت احکام پر زور دیتی ہے۔ اہل ہنود کے نزدیک سب سے بڑی نیکی اہنسا پر مودھرما ہے۔ بائیبل کے دس احکام میں سے نو منہیات ہیں لیکن قرآن مثبت احکام پر زور دیتا ہے۔ اگر کہیں نہی کا ذکر ہے تو وہ مثبت احکام کی تائید اور حد بندی کے طور پر ہے۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۱﴾

یہ قرآن لوگوں کے دلوں کو روشن کرتا ہے اور اہل علم و نظر کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ ◉

بَصَآئِرُ : بَصِیْرَۃٌ کی جمع۔ بَصر جس کی جمع ابصار ہے آنکھ کو کہتے ہیں۔ اور بَصِیْرَۃ دل کی آنکھ کو۔ حضرت معاویہؓ نے جب ابن عباس کو کہا یا بنی ھاشم تصابون فی ابصارکم کہ اے بنی ہاشم تمہاری آنکھوں میں نقص ہے تو انہوں نے کہا وانتم یابنی امیۃ تصابون فی بصائرکم کہ اے بنی امیہ تمہارے دل کی آنکھوں میں نقص ہے (لسان العرب)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ

کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۟ ع

ع ۲ / ۱۸

کیا وہ لوگ جو بُرے کام کرتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو ہم ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ کرتے ہیں اور ان کی موت کو بھی ایسا ہی خوش آئند بنا دیں گے جیسا کہ ہم نے ان کی زندگی کو بنایا۔ کیا غلط اندازِ فکر ہے ان کا ! ◉

سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ : المعنی أحسبوا ان نجعلهم فی الاٰخرۃ فی خیر کالمؤمنین ای فی رغد من العیش مساوٍ لعیشهم فی الدّنیا (جلالین)

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۟

اللہ نے آسمان اور زمین سچائی کا گہوارہ بنائے ہیں، اور اس لئے بنائے ہیں تاکہ ہر ایک جان اپنے کئے کا پھل پائے اور لوگوں پر کوئی ظلم نہ ہو ◉

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

کیا تُو نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اللہ نے اسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہ اس کی حالت کو جانتا ہے۔ اس نے اس کے کانوں پر اور اس کے دل پر مُہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ جب اللہ نے اس کو گمراہ قرار دے دیا تو اب کون اس کو ہدایت دے سکتا ہے۔ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرو گے؟ ◉

عَلٰی عِلْمٍ: حال من الفاعل اَو المفعول (روح البیان)

موخر الذکر صورت میں آیت کے معنی ہوں گے: اللہ نے اسے اس کے علم کی وجہ سے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے۔ یعنی اس کا اپنے علم پر تکبّر اس کی گمراہی کا باعث بن گیا۔

مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ: من بعد اِضلالہ (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۵﴾

یہ لوگ کہتے ہیں: زندگی بس دُنیا ہی کی زندگی ہے۔ یہیں ہم مرتے ہیں، یہیں زندگی پاتے ہیں۔ ہماری موت کا باعث صرف زمانہ ہے۔ اِس بارے میں انہیں کچھ بھی علم نہیں۔ وہ محض اٹکل سے کام لیتے ہیں ◉

مَا هِيَ: ما الحياة (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

نَمُوْتُ وَ نَحْيَا: ای یصیبنا الموت والحیاۃ فیھا ولیس وراء ذالك حیاۃ (روح البیان)

اِس آیت کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک تو وہی ہیں جو متن میں دئیے گئے ہیں۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ یہیں ہم موت کی حالت میں رہتے ہیں اور یہیں زندگی حاصل کرتے ہیں۔ تیسرے معنی یہ ہیں کہ ہم میں سے بعض مرتے ہیں اور بعض زندگی پاتے ہیں۔ چوتھے معنی یہ ہیں کہ ہم اِس دُنیا میں مرتے ہیں اور پھر زندہ ہوتے ہیں گویا تناسخ کے عقیدہ کا ذکر ہے۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

جب ان کے سامنے ہمارے واضح دلائل بیان کئے جاتے ہیں تو لے دے کر ان کے پاس صرف یہی ایک دلیل رہ جاتی ہے کہ کہیں: ہمارے آباء و اجداد کو زندہ کر کے لے آؤ۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو کوئی ٹھوس ثبوت پیش کرو ◉

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ ع

۳ ع ۵ ۱۹

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اللہ ہی تمہیں زندگی بخشتا ہے، وہی تمہیں موت دیتا ہے اور پھر وہی تمہیں قیامت کے دن، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، اکٹھا کرے گا۔

یہ حقائق ہیں لیکن اکثر لوگ ان کو نہیں جانتے ◉

وَ لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یَوْمَئِذٍ یَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

آسمان اور زمین پر اللہ ہی کی حکومت ہے۔جس دن قیامت آئے گی اُس دن جھوٹ بنانے والے بڑے گھاٹے میں ہونگے ◉

وَ تَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃً ۟ کُلُّ اُمَّۃٍ تُدْعٰۤی اِلٰی کِتٰبِہَا ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ ہٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۰﴾

اُس دن تُو دیکھے گا کہ ہر ایک قوم گھٹنوں کے بَل گری ہوئی ہے۔اُس دن ہر ایک قوم کو اس کا اعمال نامہ دکھایا جائے گا۔ پھر اللہ ان سے کہے گا: آج تمہیں تمہارے اعمال کا پھل ملے گا۔ یہ ہمارا تیار کیا ہُوا اعمال نامہ ہے جو تمہارے متعلق سچّی سچّی گواہی دے رہا ہے۔ہم تمہارے تمام اعمال ضبطِ تحریر میں لاتے رہے ہیں ◉

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدْخِلُہُمْ رَبُّہُمْ فِیْ رَحْمَتِہٖ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۱﴾

پھر جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک عمل کرتے رہے تھے وہ
انہیں جنّت میں داخل کرے گا۔ یہ بہت واضح کامیابی ہوگی ◉

رَحْمَتِهٖ : جنّته (جلالین، روح البیان) یہاں جنّت کو رحمت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ اسے علمِ بیان میں تسمیۃ الشئی باسم حالہ کہتے ہیں (مختصر المعانی ص ۳۷۳)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

رہے وہ لوگ جو انکار پر مُصر تھے، سو وہ ان سے کہے گا:
کیا یہ حقیقت نہیں کہ میری آیات تمہیں سُنائی جاتی تھیں۔ لیکن تم نے
تکبّر کیا اور ان پر ایمان نہ لائے؟ اور تم کیونکر ایمان لاتے۔
گناہ تو تمہاری فطرت بن چکی تھی۔ اور جب تم سے کہا گیا کہ اللہ
کا وعدہ سچّا ہے اور قیامت کا آنا برحق ہے تو تم نے کہا: ہم
نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے۔ بس ایک وہم سا گذرتا ہے
لیکن یقین نہیں آتا ◉

فَاسْتَكْبَرْتُمْ : عن الایمان بها (بیضاوی، رُوح البیان)

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾

اُس وقت ان پر ان کے اعمال کی بُرائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور وہی عذاب جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے ان کے گلے کا ہار بن جائے گا ◉

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۵﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۶﴾

پھر آواز آئے گی آج ہم نے تمہیں اسی طرح بھلا دیا ہے جس طرح تم اس دن کے آنے کو بھول گئے تھے۔ تمہارا ٹھکانا جہنّم ہے۔ تمہیں کوئی اس سے بچا نہیں سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے اللہ کی آیات کو مذاق بنا رکھا تھا اور دنیوی زندگی نے تمہیں دھوکہ دے رکھا تھا۔ پس ہمارے ہاں سے دُور ہو جاؤ تم وہ لوگ ہو جو آج کے دن آگ سے نہیں نکالے جاؤ گے اور نہ تم سے یہ کہا جائے گا کہ اللہ کے عتاب کو دُور کرنے کی کوئی کوشش کر لو ◉

وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ : يخلصونكم منها (بیضاوی، رُوح البیان، جلالین)

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا : والالتفات الی الغیبۃ للایذان باسقاطهم عن رتبة الخطاب استهانة بهم (روح البیان) یعنی خطاب سے غیبت کی طرف عدول ان سے بیزاری کے اظہار کے لئے ہے۔ چونکہ اُردو زبان اِس طرزِ بیان سے ناآشنا ہے۔ اِس مفہوم کو "ہمارے ہاں سے دُور رہو جاؤ" کے الفاظ سے ادا کیا گیا ہے۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع

یاد رکھو! تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمان کا بھی رب ہے اور زمین کا بھی رب ہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ آسمان اور زمین میں وہی بڑا ہے۔ وہ سب پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

سُورَۃُ الاَحقَافِ

ربطِ آیاتؑ

یہ سورت حٰمٓ کے سلسلہ کی آخری سورت ہے اور اس میں بھی توحید، قرآن اور معاد کا ذکر ہے۔

آیت ۲، ۳ :۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حی اور قیوم اور عزیز اور حکیم ہونا اِس بات کا متقاضی تھا کہ وہ قرآن نازل کرتا۔

آیت ۴، ۵ :۔

فرمایا: آسمان اور زمین توحید کے علاوہ کسی اَور قانون کو قبول نہیں کرتے۔ ان میں شرک کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ اگر زمین یا آسمان کا کوئی حصہ کسی اَور معبود نے بنایا ہوتا تو وہاں کا قانون مختلف ہوتا۔ لیکن تمام ارض وسما میں ایک قانون کا پایا جانا اِس بات کا ثبوت ہے کہ اُس کی مملکت میں کوئی اس کا شریک نہیں تم کسی الہامی کتاب میں شرک کا ثبوت نہیں پاتے اور نہ اس کے حق میں کوئی علمی دلیل دے سکتے ہو۔

آیت ۶، ۷ :۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کے معبودِ حقیقی ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں کو سُنتا ہے اور مصیبت کے وقت تمہاری مدد کرتا ہے۔ لیکن تمہارے جھوٹے معبود ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں کر سکتے۔

آیت ۸ :۔

جب کافر قرآن کے دلائل کا جواب نہ دے سکے تو کہنے لگے کہ یہ سحر اور فریب ہے۔ ان کا قرآن کو سحر کہنا اور اس کے دلائل کا کوئی جواب نہ دینا خود ان کے دعویٰ کے بے دلیل ہونے کا ثبوت ہے۔

آیت ۹ :۔

جب کافروں نے بات بنتی نہ دیکھی تو کہا کہ قرآن رسول نے خود بنا لیا ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عملی گواہی ثابت کر دے گی کہ یہ سچ ہے یا افترا۔ اگر یہ افترا ہے تو مفتری پر ہمارا عذاب نازل ہوگا اور تم اس کو

بچا نہیں سکو گے۔ لیکن اگر یہ سچ ہے تو تم انکار کرنے کی سزا پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔ سزا دینے میں دھیما ہے۔ پس ایمان لاؤ تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔

آیت ۱۰:۔

فرمایا: یہ کوئی نیا رسول نہیں نہ اس کا پیغام نیا ہے پھر تم کیوں اس کا انکار کرتے ہو۔

آیت ۱۱ تا ۱۵:۔

فرمایا: غور کرو کہ اگر قرآن سچ ہے اور تم نے اس کا انکار کیا تو تمہارا کیا حشر ہو گا خصوصاً جبکہ موسیٰ نے اس کی پیشگوئی کی ہے۔

تم اس کو جھوٹ کہہ کر نہیں چھوٹ سکتے۔ توریت اس کی تصدیق کرتی ہے اور یہ تمام پہلی الہامی کتابوں کا مصدق ہے۔ اگر یہ جھوٹ ہے تو توریت کیوں اس کی تصدیق کرتی ہے اور یہ جھوٹ ہو کر سچّی کتابوں کی کیوں تصدیق کرتا ہے۔ دیکھو! پہلی کتب میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری شریعت عربی میں ہو گی اور قرآن عربی میں ہے۔ پس قرآن کی تعلیم یعنی توحید پر قائم ہو جاؤ تاکہ تم جنّت کے وارث بنو۔

آیت ۱۶ تا ۲۱:۔

جب قرآن کی حقانیت کے دلائل دے لئے تو قرآن کی والدین کے متعلق حُسنِ سلوک کی تعلیم کا ذکر کیا اور فرمایا کہ کیا ایسی پاک تعلیم جھوٹ ہو سکتی ہے۔ پھر گریز کرکے فرمایا تم میں اور ہمارے رسول میں یہ فرق ہے کہ وہ اپنے والدِ بزرگ ابراہیم کی تعلیم پر عمل کرتا ہے اور اس کو اپنی ذرّیت میں جاری کرنے کا متمنّی ہے لیکن تم حیات بعد الموت کا انکار کرکے ابراہیم کو جس نے یہ تعلیم دی بُرا کہتے ہو۔ تم دونوں کو تمہارے اعمال کے مطابق اجر ملے گا۔ تم رسول کا انکار نافرمانی اور تکبّر کے سبب کر رہے ہو۔ یاد رکھو! اس کا نتیجہ جہنّم ہے۔

آیت ۲۲ تا ۲۹:۔

اہلِ مکّہ کی ہٹ دھرمی پر ان کو ہُود کی قوم عاد کا قصّہ سُنایا اور نبی کا انکار کرنے والی دوسری قوموں کے انجام کی طرف توجہ دلائی کہ وہ کس طرح اپنے نبی کا انکار کرکے ہلاک ہو گئے۔ فرمایا: اگر تم بھی باز نہ آئے تو تمہارا بھی وہی حشر ہو گا اور تمہارا جاہ وجلال تمہارے کسی کام نہ آئے گا اور تمہارے جھوٹے معبود تمہاری کوئی مدد نہیں کر پائیں گے۔

آیت ۳۰ تا ۳۲:۔

جب کفار کا ذکر کیا تو بعض ان لوگوں کا بھی کر دیا جو خفیہ طور پر رسول پر ایمان لائے تھے۔

آیت ۳۳ :-

پھر اصل مضمون کی طرف عود کر کے فرمایا: اگر تم ہمارے رسول پر ایمان نہیں لاؤ گے تو تباہ کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۳۴ ، ۳۵ :-

آخر میں ان کے فرسودہ اعتراض کا ذکر کیا کہ ہم دوبارہ کیونکر زندہ کئے جائیں گے اور فرمایا: کیا جس خدا نے زمین اور آسمان بنائے وہ تمہیں دوبارہ زندہ کرنے کی مقدرت نہیں رکھتا۔ دیکھو تم انکار پر اصرار کرو گے تو جہنّم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔

آیت ۳۶ :-

جب کافروں کی مخالفت حد سے بڑھ گئی تو رسول کو حکم دیا کہ اولوالعزموں کی طرح صبر کر اور کفار کے لئے بددعا نہ کر۔ پھر فرمایا: اگر وہ ایمان نہیں لائیں گے تو قیامت کے دن جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔ قرآن ایک نصیحت ہے۔ اُس کے لئے ہلاکت ہے جو اس کو قبول نہیں کرتا ؛

الجزء ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

حٰمٓ ②

مَیں زندہ خدا ہوں، قائم بالذات، ہر چیز کے قیام کا باعث ◉

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ③

یہ کتاب اللہ نے نازل کی ہے جو سب پر غالب ہے، جس کی ہر بات حکمت سے پُر ہے ◉

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ④

ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے صرف حق کی تائید کے لئے اور ایک مقررہ مدت تک کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے بات سُننے سے پہلے ہی اُس کا

انکار کر دیا اس دن کی پروا نہیں کرتے جس سے ان کو خبردار کیا گیا ◉

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا : ماضی کا صیغہ لا کر یہ بتایا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بات سُننے سے پہلے ہی اس کا انکار کر دیا۔

عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ : مِن هَول ذالك اليوم (کشاف)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۵

اے رسول! تُو ان سے کہہ: کیا تم نے اُن چیزوں کی حالت دیکھی جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر معبود بنائے بیٹھے ہو؟ مجھے زمین کا وہ ٹکڑا بتاؤ جو انہوں نے پیدا کیا۔ یا کیا آسمانوں کی خلقت میں ان کا کوئی دخل ہے؟ اگر تم اپنے دعوٰی میں سچے ہو تو مجھے قرآن سے پہلے کی کوئی الہامی کتاب دکھاؤ۔ یا اسلاف کی کوئی بچی کھچی علمی دلیل ہی پیش کرو ◉

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۶

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ⑥

اُن لوگوں سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو اللہ کو چھوڑ کر اُن معبودوں کو پکارتے ہیں جو قیامت تک ان کی بات کا جواب نہیں دیں گے۔ اور جن کو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ ان کو پکار رہے ہیں اور جو روزِ محشر ان کے برخلاف کھڑے ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے ◉

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۗ ⑧

جونہی حق و باطل میں تمیز کرنے والی آیات کافروں کو سُنائی جاتی ہیں تو وہ سچائی کے متعلق اس کے آتے ہی کہہ دیتے ہیں یہ تو کُھلا فریب ہے ◉

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۗ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۗ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۗ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۗ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑨

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول نے یہ قرآن خود بنا لیا ہے ؟ اے رسول ! تُو ان سے کہہ : اگر مَیں نے یہ قرآن خود بنا لیا ہے تو تم مجھے اللہ کے غضب سے بچانے کی قطعاً طاقت نہیں رکھتے۔ وہ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو تم قرآن کے متعلق بناتے رہتے ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے کو وہی کافی ہے۔ وہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

مِنَ اللّٰہِ : من عذاب اللہ (جلالین ، رُوح البیان)

شَہِیۡد : قاضٍ (لسان)

قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَلَا بِکُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۰﴾

اے رسول ! تُو ان سے کہہ : مَیں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ مَیں تو اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف متواتر بھیجی جا رہی ہے۔ اور میرا کام صرف اتنا ہے کہ تمہیں آنے والے خطرات سے واضح طور پر آگاہ کر دوں ◉

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ وَکَفَرۡتُمۡ بِہٖ وَشَہِدَ شَاہِدٌ مِّنۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَلٰی مِثۡلِہٖ

فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ ع

اے رسول! تُو ان سے کہہ: کیا تم نے غور کیا کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہوا اور تم نے اس کا انکار کیا تو تمہارا کیا حشر ہوگا؟ خصوصاً جبکہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اُس جیسا ایک رسول آئے گا۔ اور وہ تو آنے والے پر ایمان لے آیا لیکن تم نے ازراہِ تکبّر اس کا انکار کیا۔ یاد رکھو! اللہ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا ◉

اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ: جواب الشرط محذوف (شوکانی، روح البیان، جلالین)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۲﴾

کافر مومنوں کے متعلق کہتے ہیں: اگر قرآن کوئی اچھی چیز ہوتی تو یہ لوگ اس پر ایمان لانے میں ہم سے آگے نہ ہوتے۔ چونکہ ان لوگوں نے قرآن سے ہدایت حاصل نہیں کی وہ اس کے متعلق طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: یہ وہی پُرانا جھوٹ ہے ◉

وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ: ظرف لمحذوف يدل عليه ما قبله و يترتب عليه ما بعده لا لقوله فسيقولون فانه للاستقبال و اذ للمضى۔ اى و اذ لم يهتدوا بالقرآن كما اهتدى به اهل الايمان قالوا ما قالوا (روح البيان)

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

وہ یہ بات باوجود اِس بات کے کہتے ہیں کہ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب آ چکی ہے جو اس کے لئے بطور پیشرو ہے اور رحمت کا عنوان ہے۔ اور یہ وہ کتاب ہے جو تمام پہلی کتب کی تصدیق کرتی ہے، اور عربی زبان میں ہے۔ یہ کتاب اُس نے اِس لئے نازل کی ہے تاکہ وہ ظالموں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے ◉

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۴﴾ ج

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

یاد رکھو! جو لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس اقرار پر قائم رہتے ہیں ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے نہ غم۔ یہی لوگ جنّت کے مکین ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے ◉

جَزَاءً : منصوب بعامل مقدر ای یجزون جزاءً (روح البیان، بیضاوی)

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۶﴾

ہم نے انسان کو حکم دیا کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اس کی ماں نے مشقّت برداشت کرکے اس کو پیٹ میں رکھا اور مشقّت برداشت کرکے اس کو جنا۔ اُسے اس کو پیٹ میں رکھنے اور دودھ چھڑانے تک تیس مہینے لگے۔ اور جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچا اور چالیس سال کا ہُوا تو اس نے اپنے رب سے کہا: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ مَیں تیری اُن عنایات کا شکر کروں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیں۔ اور وہ نیک عمل بجا لاؤں جو تجھے پسند ہوں۔ اور اے میرے رب! میری اولاد میں نیکی کو قائم کر۔ مَیں تمام علائق سے کٹ کر تیرا ہی ہو چکا ہوں اور تیرے نیازکیشوں میں سے

ہوں ◉

وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ : اس میں اِنِّیْ مُسْلِمٌ سے زیادہ انکساری ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ
نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ
الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کے اچھے اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور
جن کی برائیوں سے ہم درگزر کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو
اہلِ جنّت میں سے ہیں۔ وہ دیکھیں گے کہ جو وعدہ ان سے
کیا گیا تھا سچّا وعدہ تھا ◉

اَحْسَنَ : بمعنی حسن (جلالین، رازی) ولا یلزم منه ان لا یتقبل منهم الاعمال الحسنة بل یکون فیه اشارۃ الٰی ان کل اعمالهم احسن عند اللہ (روح البیان)

فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ : ای هم فی عدادهم فیکون فی موضع رفع (املاء)

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ
اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا
یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖۗ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ
فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ⑲

اور جو شخص اپنے والدین سے کہتا ہے تم پر افسوس ہے ! کیا تم مجھے یہ بتاتے ہو کہ میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے کئی نسلیں گذر چکی ہیں اور ان میں سے کوئی دوبارہ زندہ نہیں ہوُا، اور اس کے والدین اُسے اللہ کی دہائی دے کر کہتے ہیں : تجھ پر افسوس ہے ایمان لے آ اللہ کا وعدہ سچّا ہے، لیکن وہ کہتا ہے : یہ محض پُرانے لوگوں کے قصّے ہیں، اس پر اور اس جیسے تمام دوسرے لوگوں پر فردِ جُرم عائد ہو چکا ہے۔ وہ اسی زمرہ کے لوگ ہیں جو جِنّ و اِنس میں سے ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ سراسر گھاٹے میں ہیں ◉

وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ : ولم يبعث منهم احد (كشاف، بيضاوی، جلالين، روح البيان)

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ⑳

ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے مطابق درجات ہیں "تاکہ وہ انھیں ان کے اعمال کا پورا پورا اجر دے - اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ◉

لِكُلٍّ : من الفريقين (بيضاوی، روح البيان)

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲

جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ان سے کہا جائیگا: تم نے اپنی نعماء اپنی دنیوی زندگی میں ختم کر لیں اور تم نے ان سے پورا پورا حظ اُٹھایا۔ آج تمھیں ذلیل کر دینے والا عذاب ملے گا کیونکہ تم زمین میں بغیر کسی وجہ کے تکبّر کرتے تھے اور اللہ کی نافرمانی کرتے تھے ◉

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۲﴾

اے رسول ! ان لوگوں کو عاد کے قبیلہ کے بھائی ہُند کا بھی قصہ سُنا، اُس وقت کا جب اس نے ریت کے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر اپنی قوم کو ڈرایا۔ (لوگوں کو ان کے انجام سے ڈرانے والے اُس سے پہلے بھی آئے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے)

اُس نے کہا: اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ مجھے ڈر ہے
کہ کہیں تم اس عذاب میں نہ گرفتار ہو جاؤ جو اتنا ہولناک ہوگا
کہ جس دن وہ آئے گا وہ دن ہولناک شمار ہونے لگے گا ◉

اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ: احقاف حِقف کی جمع ہے جس کے معنی ریت کے ٹیلے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اُس بستی کا نام بھی احقاف تھا۔ احقاف کی نسبت فاعل کی طرف بھی ہوسکتی ہے اور مفعول کی طرف بھی۔ موخرالذکر صورت میں آیت کے معنی ہوں گے: جب اس نے اپنی قوم کو جو ریت کے ٹیلوں پر رہتے تھے ڈرایا۔

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ: الیٰ اقوامھم (جلالین)

اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو انذار کیا جا رہا ہے یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی سُنّتِ متواترہ اِسی طرح واقع ہوئی ہے۔ آیت ۱۰ میں فرمایا تھا وَمَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ اسی مضمون کو یہاں دوسرے رنگ میں بیان کیا ہے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾

اُن لوگوں نے اُسے کہا: کیا تُو ہمارے پاس اِس لئے آیا ہے کہ
ہمیں اپنے معبودوں سے برگشتہ کر دے؟ جا لے آ وہ عذاب
جس سے تُو ہمیں ڈرا رہا ہے۔ اگر تُو اپنے دعوٰی میں سچّا ہے تو
ہمیں کوئی قہری نشان دکھا ◉

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

اس نے کہا : تمہارے عذاب کے وقت کا علم تو صرف اللہ کو ہے۔
مَیں تمہیں وہ پیغام کھول کر پہنچا رہا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا
ہے لیکن مَیں دیکھ رہا ہوں کہ تم بے سمجھ لوگ ہو ◉

فَلَمَّا رَاَوۡهُ عَارِضًا مُّسۡتَقۡبِلَ اَوۡدِيَتِهِمۡ ۙ قَالُوۡا هٰذَا
عَارِضٌ مُّمۡطِرُنَا ؕ بَلۡ هُوَ مَا اسۡتَعۡجَلۡتُمۡ بِهٖ ؕ رِيۡحٌ
فِيۡهَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙ﴿۲۵﴾
تُدَمِّرُ كُلَّ شَىۡءٍۢ بِاَمۡرِ رَبِّهَا فَاَصۡبَحُوۡا لَا يُرٰٓى
اِلَّا مَسٰكِنُهُمۡ ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۲۶﴾

اور جب ان لوگوں نے عذاب کو اپنی وادیوں کی طرف بڑھتے
ہوئے دیکھا تو کہنے لگے : یہ بادل ہے جو ہم پر مینہ برسائے گا۔
بادل کہاں ! یہ تو وہی عذاب ہے جس کے لئے تم بیتاب تھے ؛
ایک تُند و تیز آندھی ، دردناک عذاب کی حامل۔ یہ اپنے رب کے
حکم سے ہر ایک چیز کو تباہ کر دے گی۔
دیکھو ! جب ان پر صبح ہوئی تو ان کے مساکن کے سوا
کوئی اور چیز نظر نہ آتی تھی۔ جس طرح ہم نے ان لوگوں کو
سزا دی اسی طرح ہم اِن مجرموں کی قوم کو سزا دیں گے ◉

مُمۡطِرٌ : مطر : بارش۔ مُمۡطِرٌ اسم فاعل۔ بارش لانے والا۔

وَلَقَدۡ مَكَّنّٰهُمۡ فِيۡمَاۤ اِنۡ مَّكَّنّٰكُمۡ فِيۡهِ وَجَعَلۡنَا

لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾

اے اہلِ مکّہ! ہم نے ان لوگوں کو وہ تمکنت عطا کی تھی جو تمکنت ہم نے تمہیں عطا نہیں کی۔ ہم نے انہیں کان، آنکھیں اور دل سب کچھ دیا۔ لیکن چونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے دل ان کے کسی کام نہ آئے اور وہی عذاب جس کا وہ تمسخر اُڑاتے تھے ان کے گلے کا ہار بن گیا ⦿

مَکَّنّٰکُمْ: یا اھل مکّۃ (جلالین، رُوح البیان)

کان، آنکھوں اور دل سے مراد وہ علوم ہیں جو ان ذرائع سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

اے اہلِ مکّہ! ہم تمہارے گردونواح کی کئی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ ہم نے ان کو اپنی آیات طرح طرح سے سمجھائیں تاکہ وہ اپنی فطرتِ صحیحہ کی طرف لوٹ آئیں ⦿

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

آخر ان چیزوں نے ان کی کیوں مدد نہ کی جن کو انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اِس لئے معبود بنا رکھا تھا کہ وہ ان کو اللہ کا مقرب بنا دیں گے۔ مدد کرنا تو درکنار وقت پڑنے پر وہ ان کو چھوڑ گئیں۔ بس اتنا ہی تھا ان کے جھوٹ اور ان کے خودساختہ معبودوں کا کمال ◉

وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

اے رسول! وہ واقعہ بھی یاد کر جب ہم جِنّوں کی ایک جماعت کو تیرے پاس لے آئے۔ وہ قرآن غور سے سُنتے تھے۔جب وہ قرآن کی مجلس میں حاضر ہوئے تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: خاموشی سے سُنو۔ اور جب قرآن کی تلاوت ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے کہ ان کو ان کی غلط روی پر تنبیہہ کریں ◉

نَفَر: یہ لفظ تین سے لے کر دس آدمیوں تک کے لئے بولا جاتا ہے (لسان) اور نہ عورتوں کے لئے اور نہ کسی اور مخلوق کے لئے بولا جاتا ہے۔

فَلَمَّا حَضَرُوْهُ: القراٰن عند تلاوته (روح البیان، شوکانی) القراٰن او الرسول (بیضاوی)

قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۱﴾

یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾

وَ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓىٕكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۳﴾

انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے قوم! ہم ایک ایسی کتاب سُنکر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے، جو تمام ان کتب کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں، جو سچائی کی طرف اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتی ہے۔ اے قوم! اللہ کی طرف بُلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اگر تم ایسا کروگے تو اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں اپنی پناہ میں لے کر ایک دردناک عذاب سے بچا لے گا۔ یاد رکھو! جو لوگ اللہ کی طرف

بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرتے وہ اللہ سے بھاگ کر زمین میں کہیں نہیں جا سکتے۔ ان کا کوئی مددگار نہیں جو اللہ کے مقابل ان کی مدد کرسکے۔ وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں ◉

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی ؕ بَلٰٓی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾

کیا یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ جس اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کئے اور ان کو بنانے سے تھکا نہیں وہ اِس بات پر قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے؟ بیشک وہ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

بَلٰی: ھو قادر علٰی اِحیاءِ الموتٰی (جلالین)

وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَی النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے۔ ان سے کہا جائیگا: کیا یہ عذاب سچ نہیں؟ وہ کہیں گے: بیشک ہمارے رب کی قسم یہ سچ ہے۔

اس پر اللہ ان سے کہے گا: اپنے کفر کی پاداش میں جہنّم کے عذاب کا مزا چکھو ◉

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٦﴾ ع ۴

اے رسول! تُو اسی طرح صبر کر جس طرح تجھ سے پہلے تمام اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔ ان کے لئے عذاب طلب کرنے میں جلدی نہ کر۔ جس دن یہ لوگ وہ عذاب دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو انہیں یوں معلوم ہو گا کہ وہ دُنیا میں دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ قرآن تو ایک نصیحت ہے۔ ہلاک تو وہی لوگ ہوں گے جنھوں نے نافرمانی کو اپنا شعار بنا لیا ہے ◉

بَلٰغٌ: نصیحت، پیغام، وعظ۔